

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد سوم ○ حصہ اول

کتاب الطلاق	کتاب النکاح	کتاب التفسیر
کتاب الذبائح	کتاب الحقیقہ	کتاب الاطعمہ
کتاب الطب	کتاب الاشربہ	کتاب الضاحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۴۲۴۵
احادیث معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحيح البخاری

جلد سوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سنان بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الیاس اعلیٰ علمی مجلس دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت
طباعت: شکیل پرنٹنگ پریس
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۷
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۷
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

فہرست عنوانات تفہیم البخاری شرح صحیح بخاری جلد سوم

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱	۲۱ اکیسواں پارہ	۲۵	قاری سے کہنا کہ بس کرو	۳۶	۵۰	۵۶	۵۱	۵۶
۲	سورہ فاتحہ کی فضیلت	۲۶	کتبی مدت میں قرآن ختم کرنا چاہیے	۳۸	۵۱	۵۷	۵۲	۵۷
۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۲۷	قرآن کی تلاوت کے وقت ردنا	۳۹	۵۲	۵۸	۵۳	۵۸
۴	سورہ کہف کی فضیلت	۲۸	فخر کے لئے قرآن پڑھنا	۴۰	۵۳	۵۹	۵۴	۵۹
۵	سورہ فتح کی فضیلت	۲۹	دلجمی تک تلاوت کرنا چاہیے	۴۱	۵۴	۶۰	۵۵	۶۰
۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۰	کتب النکاح	۴۲	۵۵	۶۱	۵۶	۶۱
۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۱	نکاح کی ترغیب	۴۳	۵۶	۶۲	۵۷	۶۲
۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۲	نکاح کی استطاعت رکھے	۴۴	۵۷	۶۳	۵۸	۶۳
۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۳	نکاح کی استطاعت نہ ہونا	۴۵	۵۸	۶۴	۵۹	۶۴
۱۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۴	کئی بیویاں رکھنا	۴۶	۵۹	۶۵	۶۰	۶۵
۱۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۵	عمل کا مدار نیت ہے	۴۷	۶۰	۶۶	۶۱	۶۶
۱۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۶	تنگ دست کی شادی	۴۸	۶۱	۶۷	۶۲	۶۷
۱۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۷	ایشا رد بھائی چارہ کی ایک صورت	۴۹	۶۲	۶۸	۶۳	۶۸
۱۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۸	عبادت کے لیے نکاح سے پرہیز	۵۰	۶۳	۶۹	۶۴	۶۹
۱۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۳۹	کنواریوں سے نکاح	۵۱	۶۴	۷۰	۶۵	۷۰
۱۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۰	غیبات سے نکاح	۵۲	۶۵	۷۱	۶۶	۷۱
۱۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۱	کم عمر کی زیادہ عمر والے سے شادی	۵۳	۶۶	۷۲	۶۷	۷۲
۱۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۲	کس سے نکاح کیا جائے	۵۴	۶۷	۷۳	۶۸	۷۳
۱۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۳	باندیوں سے تعلق نکاح	۵۵	۶۸	۷۴	۶۹	۷۴
۲۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۴	باندی کا مہر	۵۶	۶۹	۷۵	۷۰	۷۵
۲۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۵	تنگ دست کا نکاح	۵۷	۷۰	۷۶	۷۱	۷۶
۲۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۶	نکاح میں کفو دین	۵۸	۷۱	۷۷	۷۲	۷۷
۲۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۷	مال میں کفو	۵۹	۷۲	۷۸	۷۳	۷۸
۲۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۸	عدت کی نخواست سے پرہیز	۶۰	۷۳	۷۹	۷۴	۷۹
۲۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۴۹	آزاد عورت غلام کے نکاح میں	۶۱	۷۴	۸۰	۷۵	۸۰
۲۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۰	چار عورتیں بیک وقت نکاح میں	۶۲	۷۵	۸۱	۷۶	۸۱
۲۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۱		۶۳	۷۶	۸۲	۷۷	۸۲
۲۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۲		۶۴	۷۷	۸۳	۷۸	۸۳
۲۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۳		۶۵	۷۸	۸۴	۷۹	۸۴
۳۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۴		۶۶	۷۹	۸۵	۸۰	۸۵
۳۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۵		۶۷	۸۰	۸۶	۸۱	۸۶
۳۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۶		۶۸	۸۱	۸۷	۸۲	۸۷
۳۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۷		۶۹	۸۲	۸۸	۸۳	۸۸
۳۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۸		۷۰	۸۳	۸۹	۸۴	۸۹
۳۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۵۹		۷۱	۸۴	۹۰	۸۵	۹۰
۳۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۰		۷۲	۸۵	۹۱	۸۶	۹۱
۳۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۱		۷۳	۸۶	۹۲	۸۷	۹۲
۳۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۲		۷۴	۸۷	۹۳	۸۸	۹۳
۳۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۳		۷۵	۸۸	۹۴	۸۹	۹۴
۴۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۴		۷۶	۸۹	۹۵	۹۰	۹۵
۴۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۵		۷۷	۹۰	۹۶	۹۱	۹۶
۴۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۶		۷۸	۹۱	۹۷	۹۲	۹۷
۴۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۷		۷۹	۹۲	۹۸	۹۳	۹۸
۴۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۸		۸۰	۹۳	۹۹	۹۴	۹۹
۴۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۶۹		۸۱	۹۴	۱۰۰	۹۵	۱۰۰
۴۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۰		۸۲	۹۵	۱۰۱	۹۶	۱۰۱
۴۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۱		۸۳	۹۶	۱۰۲	۹۷	۱۰۲
۴۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۲		۸۴	۹۷	۱۰۳	۹۸	۱۰۳
۴۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۳		۸۵	۹۸	۱۰۴	۹۹	۱۰۴
۵۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۴		۸۶	۹۹	۱۰۵	۱۰۰	۱۰۵
۵۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۵		۸۷	۱۰۰	۱۰۶	۱۰۱	۱۰۶
۵۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۶		۸۸	۱۰۱	۱۰۷	۱۰۲	۱۰۷
۵۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۷		۸۹	۱۰۲	۱۰۸	۱۰۳	۱۰۸
۵۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۸		۹۰	۱۰۳	۱۰۹	۱۰۴	۱۰۹
۵۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۷۹		۹۱	۱۰۴	۱۱۰	۱۰۵	۱۱۰
۵۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۰		۹۲	۱۰۵	۱۱۱	۱۰۶	۱۱۱
۵۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۱		۹۳	۱۰۶	۱۱۲	۱۰۷	۱۱۲
۵۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۲		۹۴	۱۰۷	۱۱۳	۱۰۸	۱۱۳
۵۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۳		۹۵	۱۰۸	۱۱۴	۱۰۹	۱۱۴
۶۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۴		۹۶	۱۰۹	۱۱۵	۱۱۰	۱۱۵
۶۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۵		۹۷	۱۱۰	۱۱۶	۱۱۱	۱۱۶
۶۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۶		۹۸	۱۱۱	۱۱۷	۱۱۲	۱۱۷
۶۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۷		۹۹	۱۱۲	۱۱۸	۱۱۳	۱۱۸
۶۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۸		۱۰۰	۱۱۳	۱۱۹	۱۱۴	۱۱۹
۶۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۸۹		۱۰۱	۱۱۴	۱۲۰	۱۱۵	۱۲۰
۶۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۰		۱۰۲	۱۱۵	۱۲۱	۱۱۶	۱۲۱
۶۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۱		۱۰۳	۱۱۶	۱۲۲	۱۱۷	۱۲۲
۶۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۲		۱۰۴	۱۱۷	۱۲۳	۱۱۸	۱۲۳
۶۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۳		۱۰۵	۱۱۸	۱۲۴	۱۱۹	۱۲۴
۷۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۴		۱۰۶	۱۱۹	۱۲۵	۱۲۰	۱۲۵
۷۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۵		۱۰۷	۱۲۰	۱۲۶	۱۲۱	۱۲۶
۷۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۶		۱۰۸	۱۲۱	۱۲۷	۱۲۲	۱۲۷
۷۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۷		۱۰۹	۱۲۲	۱۲۸	۱۲۳	۱۲۸
۷۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۸		۱۱۰	۱۲۳	۱۲۹	۱۲۴	۱۲۹
۷۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۹۹		۱۱۱	۱۲۴	۱۳۰	۱۲۵	۱۳۰
۷۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۰		۱۱۲	۱۲۵	۱۳۱	۱۲۶	۱۳۱
۷۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۱		۱۱۳	۱۲۶	۱۳۲	۱۲۷	۱۳۲
۷۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۲		۱۱۴	۱۲۷	۱۳۳	۱۲۸	۱۳۳
۷۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۳		۱۱۵	۱۲۸	۱۳۴	۱۲۹	۱۳۴
۸۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۴		۱۱۶	۱۲۹	۱۳۵	۱۳۰	۱۳۵
۸۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۵		۱۱۷	۱۳۰	۱۳۶	۱۳۱	۱۳۶
۸۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۶		۱۱۸	۱۳۱	۱۳۷	۱۳۲	۱۳۷
۸۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۷		۱۱۹	۱۳۲	۱۳۸	۱۳۳	۱۳۸
۸۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۸		۱۲۰	۱۳۳	۱۳۹	۱۳۴	۱۳۹
۸۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۰۹		۱۲۱	۱۳۴	۱۴۰	۱۳۵	۱۴۰
۸۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۰		۱۲۲	۱۳۵	۱۴۱	۱۳۶	۱۴۱
۸۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۱		۱۲۳	۱۳۶	۱۴۲	۱۳۷	۱۴۲
۸۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۲		۱۲۴	۱۳۷	۱۴۳	۱۳۸	۱۴۳
۸۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۳		۱۲۵	۱۳۸	۱۴۴	۱۳۹	۱۴۴
۹۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۴		۱۲۶	۱۳۹	۱۴۵	۱۴۰	۱۴۵
۹۱	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۵		۱۲۷	۱۴۰	۱۴۶	۱۴۱	۱۴۶
۹۲	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۶		۱۲۸	۱۴۱	۱۴۷	۱۴۲	۱۴۷
۹۳	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۷		۱۲۹	۱۴۲	۱۴۸	۱۴۳	۱۴۸
۹۴	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۸		۱۳۰	۱۴۳	۱۴۹	۱۴۴	۱۴۹
۹۵	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۱۹		۱۳۱	۱۴۴	۱۵۰	۱۴۵	۱۵۰
۹۶	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۲۰		۱۳۲	۱۴۵	۱۵۱	۱۴۶	۱۵۱
۹۷	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۲۱		۱۳۳	۱۴۶	۱۵۲	۱۴۷	۱۵۲
۹۸	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۲۲		۱۳۴	۱۴۷	۱۵۳	۱۴۸	۱۵۳
۹۹	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۲۳		۱۳۵	۱۴۸	۱۵۴	۱۴۹	۱۵۴
۱۰۰	سورہ بقرہ کی فضیلت	۱۲۴		۱۳۶	۱۴۹	۱۵۵	۱۵۰	۱۵۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۷۶	پیغام نکاح کا ذکر	۷۶	۱۰۴	دعوت شادی قبول کرنا	۸۹	۱۲۱	کنزاری کے بعد ثیب سے نکاح	۱۰۶
۷۷	خطبہ نکاح	۷۷	۱۰۵	عورتوں اور بچوں کی شمولیت ولیمہ	۹۰	۱۲۲	متحد بیویوں سے تعلق خاص	۱۰۷
۷۸	نکاح اور ولیمہ میں دقت	۷۸	۱۰۶	دعوت سے لوٹ آنا	۹۰	۱۲۳	دن میں بیویوں سے تعلق	۱۰۷
۷۹	مہر کی ادائیگی کا ذکر	۷۹	۱۰۷	نئی دھن ولیمہ میں	۹۱	۱۲۴	بیماری میں کسی بیوی سے اجازت	۱۰۷
۸۰	قرآن پر نکاح کرنا	۸۰	۱۰۸	شادی کا مشربوب	۹۱	۱۲۵	کسی بیوی سے محبت کی زیادتی	۱۰۸
۸۱	انگوٹھی مہر میں	۸۱	۱۰۹	عورتوں کی خاطر داری	۹۲	۱۲۶	حاصل نہ ہونے والی چیز پر غور کرنا	۱۰۸
۸۲	نکاح کی شرطیں	۸۲	۱۱۰	عقدتوں کے بارے وصیت	۹۲	۱۲۷	خیریت	۱۰۹
۸۳	وہ شرطیں جو جائز نہیں	۸۳	۱۱۱	خود کو اور بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ	۹۲	۱۲۸	عورت کی ناراضگی	۱۱۱
۸۴	شادی والے کے لیے زرد رنگ	۸۴	۱۱۲	بیوی کے ساتھ حسن سلوک	۹۳	۱۲۹	غیرت کے مسائل میں	۱۱۲
۸۵	باب ۸۵	۸۵	۱۱۳	اپنی بیٹی کو نصیحت	۹۳	۱۳۰	مرد کم ہو جائیں گے۔	۱۱۲
۸۶	دو لہا کو دعا دینا	۸۶	۱۱۴	شوہر کی اجازت بغیر نفلی روزہ	۹۴	۱۳۱	غرم کے سوا	۱۱۳
۸۷	دھن کا بناؤ سنگی ر	۸۷	۱۱۵	عورت کا بستر سے الگ ہونا	۹۴	۱۳۲	لوگوں کی موجودگی میں	۱۱۳
۸۸	غزوے سے پہلے دھن کے پاس	۸۸	۱۱۶	شوہر کے گھر آنے کی اجازت	۹۵	۱۳۳	عورتوں کی چال	۱۱۴
۸۹	زئصال کی دھن	۸۹	۱۱۷	باب ۱۱۷	۹۵	۱۳۴	تہمت کا خوف نہ چھوٹو	۱۱۴
۹۰	سفر میں دھن کے ساتھ	۹۰	۱۱۸	شوہر کی ناشکری	۹۶	۱۳۵	عورتوں کا باہر نکلنا	۱۱۵
۹۱	دن کے دقت غلوت	۹۱	۱۱۹	بیوی کا خاوند پر حق	۹۶	۱۳۶	عورتوں کا مسجد کیلئے اجازت چاہنا	۱۱۵
۹۲	دھن کا نخل کا بچھونا	۹۲	۱۲۰	بیوی شوہر کے گھر کی نگران	۹۷	۱۳۷	رضاعت کا ذکر	۱۱۵
۹۳	دھن کا بناؤ سنگی ر کر نیوالیاں	۹۳	۱۲۱	مرد کی برتری	۹۷	۱۳۸	کوئی عورت شوہر سے دوسری {	۱۱۶
۹۴	دو لہا یا دھن کا تحفہ	۹۴	۱۲۲	آپ کی بیویوں سے ایک ماہ علیحدگی	۹۸	۱۳۹	عورت کی بات نہ کرے	۱۱۶
۹۵	دھن کے لیے کپڑے	۹۵	۱۲۳	عورتوں کو مارنا	۹۸	۱۴۰	کسی مرد کا کہنا الخ	۱۱۶
۹۶	جب خاوند بیوی کے پاس آئے	۹۶	۱۲۴	عورت کی اطاعت نہ کرے؟	۹۹	۱۴۱	طویل سفر کے بعد رات کو الخ	۱۱۶
۹۷	ولیمہ ضروری ہے	۹۷	۱۲۵	شوہر کی طرف سے نفرت کا خطرہ	۱۰۰	۱۴۲	بابیسواں پارہ	۱۱۷
۹۸	ولیمہ ایک بکری کے گوشت سے	۹۸	۱۲۶	عزل کا حکم	۱۰۰	۱۴۳	بچہ کی خواہش	۱۱۸
۹۹	ایک بیوی کا ولیمہ دوسری سے زیادہ	۹۹	۱۲۷	سفر کے لیے انتخاب بیوی	۱۰۱	۱۴۴	جس کا شوہر گھر موجود نہ ہو	۱۱۹
۱۰۰	ایک بکری سے کم کا ولیمہ	۱۰۰	۱۲۸	عورت اپنی باری دے سکتی ہے	۱۰۱	۱۴۵	عورت کی زینت خاوند کے لئے ہے	۱۱۹
۱۰۱	دعوت ولیمہ قبول کرنا	۱۰۱	۱۲۹	بیویوں میں انصاف	۱۰۲	۱۴۶	نابالغ بچے	۱۲۰
۱۰۲	دعوت میں شرکت نہ کرنا گناہ ہے	۱۰۲	۱۳۰	ثیب کے بعد کنزاری سے شادی	۱۰۲	۱۴۷	بچی کو غصہ سے مارنا	۱۲۰
۱۰۳	سری پائے سے دعوت	۱۰۳						

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۵۶	طلاق کا طریقہ	۱۲۱	۱۸۴	لعان اور طلاق	۱۴۶	۲۱۲	دست رضاعت	۱۶۹
۱۵۷	حائضہ کی طلاق	"	۱۸۵	مسجد میں لعان کرنا	۱۴۸	۲۱۳	مفقود الخیر کی بیوی کا خرچ	"
۱۵۸	بیوی کے سامنے طلاق	۱۲۲	۱۸۶	سنگسار	۱۴۹	۲۱۴	عورت کا گھر کا کام	۱۷۰
۱۵۹	مریض کی طلاق	۱۲۳	۱۸۷	لعان کرنے والی کا مہر	۱۵۰	۲۱۵	عورت کے لیے خادم	"
۱۶۰	بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۱۲۵	۱۸۸	لعان کرنے والوں سے	۱۵۱	۲۱۶	مرد کا بال بچوں کی خدمت کرنا	۱۷۱
۱۶۱	طلاق کے الفاظ کے بارے میں	۱۲۶	۱۸۹	لعان کرنے والوں میں جدائی	۱۵۲	۲۱۷	اگر مرد خرچ ذکر سے	"
۱۶۲	تر "نہر پر حرام ہے"	"	۱۹۰	رط کا لعان کرنے والی کا ہونگا	"	۲۱۸	شوہر کے مالی سے خرچ لینا	۱۷۲
۱۶۳	لم تحرم ما اصل اللہ	۱۲۷	۱۹۱	اے اللہ معاملہ صاف فرما دے	"	۲۱۹	عورت کا کپڑا	"
۱۶۴	قبل نکاح کے طلاق نہیں	۱۲۸	۱۹۲	بیوی کو تین طلاق دینا	"	۲۲۰	عورت کی مدد	"
۱۶۵	کسی کے چہرے سے بیوی کو بہن کہہ دیا	۱۲۹	۱۹۳	مطلقہ کو اگر حیض نہ آئے	۱۵۳	۲۲۱	سنگ دست کا خرچ کرنا	۱۷۳
۱۶۶	زبردستی کی طلاق	۱۳۰	۱۹۴	حمل والیوں کی میعاد	"	۲۲۲	وارث کے ذمہ	"
۱۶۷	خلع	۱۳۱	۱۹۵	مطلقہ عورتیں	۱۵۴	۲۲۳	لا وارث بچے	۱۷۴
۱۶۸	اختلافات کا ذکر	۱۳۲	۱۹۶	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ	۱۵۵	۲۲۴	واپس کا دودھ پلانا	"
۱۶۹	کینیز کی بیع	"	۱۹۷	مطلقہ اگر خوف کھائے	۱۵۶	کتاب الاطعمہ		
۱۷۰	غلام کے نکاح میں کینیز کا اختیار	۱۳۵	۱۹۸	مطلقہ اگر حمل سے ہو	"	۲۲۵	پاکیزہ چیزیں کھاؤ	۱۷۵
۱۷۱	بریرہ کی سفارش آپ نے فرمائی	۱۳۶	۱۹۹	اگر دو طلاق دی ہوں	۱۵۷	۲۲۶	کھانا خرد کرتے وقت ہم اللہ کا	۱۷۶
۱۷۲	باب ۱۷۲	"	۲۰۰	حائضہ سے رجعت	۱۵۸	۲۲۷	برتن میں سامنے سے کھانا	۱۷۷
۱۷۳	مشترک عورتوں سے نکاح نہ کر د	"	۲۰۱	بیوہ کا سوگ	"	۲۲۸	جس نے تل کر کھایا	"
۱۷۴	اسلام قبول کرنے والی	۱۳۷	۲۰۲	عدت میں سرمرہ لگانا	۱۵۹	۲۲۹	کھانے میں دانتا ہاتھ استعمال کرنا	۱۷۸
۱۷۵	نصرانی یا عربی عورت	۱۳۸	۲۰۳	عدت میں خوشبو لگانا	۱۶۰	۲۳۰	شکم سیر ہو کر کھانا	"
۱۷۶	ایلا کا ذکر	۱۳۹	۲۰۴	عدت میں رنگے کپڑے	۱۶۱	۲۳۱	اندھے تل کر کھانا	۱۸۰
۱۷۷	مفقود الخیر کا حکم	۱۴۰	۲۰۵	مرنے والوں کی بیویاں	"	۲۳۲	چپاتی اور خوان	"
۱۷۸	تہبار	۱۴۱	۲۰۶	زنا کی کٹائی	۱۶۲	۲۳۳	ستو	۱۸۲
۱۷۹	طلاق میں اشارہ	۱۴۲	۲۰۷	مہر اگر غلوت ہو چکی ہو	۱۶۳	۲۳۴	کھانا سلوم ہونے کے بعد کھانا	"
۱۸۰	لعان	۱۴۳	۲۰۸	اللہ تعالیٰ کا فرمان	"	۲۳۵	ایک کا کھانا دوسرے کے لیے	۱۸۳
۱۸۱	لعان کرنے والے کی قسم	۱۴۴	۲۰۹	نفس کے مسائل	۱۶۴	۲۳۶	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	"
۱۸۲	لعان کر نیوالے کی قسم کھانا	"	۲۱۰	بیوی بچوں پر خرچ کرنا واجب ہے	۱۶۵	۲۳۷	مومن کا کھانا	"
۱۸۳	لعان کی ابتداء	"	۲۱۱	مرد کا خرچ حج کرنا	۱۶۶	۲۳۸	ٹیک لگا کر کھانا	۱۸۵

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۳۹	بھٹنا گوشت	۱۸۵	۲۶۷	کھجور کے درخت کا گوند	۲۰۱	۲۹۱	مکڑی کی چوڑائی سے شکار	۲۱۵
۲۴۰	خزیرہ	"	۲۶۸	عجڑہ کھجور	۲۰۲	۲۹۲	تیرکان سے شکار	"
۲۴۱	پنیر	۱۸۶	۲۶۹	دو کھجور ایک ساتھ کھانا	"	۲۹۳	کنکری اور غلہ سے شکار	۲۱۶
۲۴۲	چندر اور جو	۱۸۷	۲۷۰	مکڑی	"	۲۹۴	کتے سے شکار	"
۲۴۳	گوشت کا نرچا	"	۲۷۱	کھجور کے درخت کی برکت	"	۲۹۵	کتا اگر شکار سے کھائے	۲۱۷
۲۴۴	دست کی ہڈی کا گوشت	"	۲۷۲	ایک وقت دو طرح کا کھانا	۲۰۳	۲۹۶	جب شکار ایک دو روز بعد ملے	۲۱۸
۲۴۵	پھری سے گوشت کاٹنا	۱۸۸	۲۷۳	مہانوں کو گروہ گروہ بنا کر کھانا	"	۲۹۷	شکار کے ساتھ دوسرا کتا پاتا	"
۲۴۶	کھانے میں عیب نہ نکالنا	۱۸۹	۲۷۴	لبھسن وغیرہ	۲۰۴	۲۹۸	مشق شکار	۲۱۹
۲۴۷	جو میں پھونکنا	"	۲۷۵	پیلو کا درخت	"	۲۹۹	پہاڑوں پر شکار	۲۲۰
۲۴۸	نبی کریم کیا کھاتے تھے؟	"	۲۷۶	کھانے کے بعد کلی کرنا	"	۳۰۰	دوریا کا شکار	۲۲۱
۲۴۹	تلبینہ	۱۹۱	۲۷۷	انگلیاں چاٹنا	۲۰۵	۳۰۱	ٹڈی کھانا	۲۲۲
۲۵۰	ثرید	"	۲۷۸	رومال	"	۳۰۲	نجرسیوں کے برتن	"
۲۵۱	کھانے کی چیز رکھنا	۱۹۲	۲۷۹	کھانے کے بعد دعا	"	۳۰۳	ذبیحہ پر بسم اللہ، اللہ اکبر	۲۲۳
۲۵۲	حیس	"	۲۸۰	خادم کے ساتھ کھانا	۲۰۶	۳۰۴	جو جانوروں کے نام ذبح کیا گئی	۲۲۴
۲۵۳	چاندی کے برتن میں کھانا	۱۹۳	۲۸۱	کھانے کے بعد شکر یہ	"	۳۰۵	اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے	"
۲۵۴	پیلو کا گوشت	۱۹۴	۲۸۲	ایک کی دعوت ہو تو دوسرے کا حکم	"	۳۰۶	پتھر اور دھوا جو خون بہا دے	۲۲۵
۲۵۵	کھانے کا ذکر	۱۹۵	۲۸۳	اگر کھانا حاضر ہو	۲۰۷	۳۰۷	عورت اور کنیز کا ذبیحہ	۲۲۶
۲۵۶	سالن	"	۲۸۴	کھانا کھا چکنے کے بعد	"	۳۰۸	دانت وغیرہ سے ذبیحہ	"
۲۵۷	میٹھی چیز اور شہید	۱۹۶		کتاب الحقیقہ	"	۳۰۹	گنواروں کا ذبیحہ	"
۲۵۸	کدو	۱۹۷	۲۸۵	اگر حقیقہ کا ارادہ نہ ہو	۲۰۹	۳۱۰	اہل کتاب کا ذبیحہ	۲۲۸
۲۵۹	مکلف کا کھانا	"	۲۸۶	حقیقہ میں	۲۱۰	۳۱۱	پالتو جانور جو بدک جائے	"
۲۶۰	دوسروں کو کھانا	"	۲۸۷	فرع	۲۱۱	۳۱۲	سحر اور ذبح	۲۲۹
۲۶۱	شوربہ	۱۹۸	۲۸۸	عتیرہ	۲۱۲	۳۱۳	زندہ جانور کا کھانا	۲۳۰
۲۶۲	گوشت کے خشک ٹکڑے	"		تہذیب ۲۳	"	۳۱۴	مرغی	۲۳۱
۲۶۳	دستر خوان سے نکال کر دینا	۱۹۹		۱۱	"	۳۱۵	باب ۳۱۵	۲۳۲
۲۶۴	تازہ کھجور لکڑی کے ساتھ	"		کتاب الذبائح	"	۳۱۶	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۳۳
۲۶۵	باب ۲۶۵	"	۲۸۹	شکار پر بسم اللہ کہنا	۲۱۳	۳۱۷	درندہ اگر گوشت کھائے	۲۳۴
۲۶۶	تازہ اور خشک کھجور	۲۰۰	۲۹۰	مکڑی سے شکار کرنا	۲۱۴	۳۱۸	مردار کی کھال	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۱۹	مشک	۲۳۵	۳۳۵	جب شراب حرام ہوئی	۲۵۱	۲۴۲	مبتکر مشروب	۲۶۷
۳۲۰	خوگوش	"	۳۳۶	شہد کی شراب	۲۵۲		کتاب الموصیٰ	
۳۲۱	گروہ	۲۳۶	۳۳۷	جو عقل کو مخمور کر دے	۲۵۳	۳۴۳	مریض کا کفارہ	۲۶۸
۳۲۲	جب ایگھی میں چوہا گر جائے	"	۳۳۸	جو شراب کا نام بدل لے	"	۳۴۵	مرض کی شدت	۲۶۹
۳۲۳	جانوروں کے چہروں پر داغنا	۲۳۷	۳۳۹	نبید بنانا	۲۵۴	۳۴۶	سخت آزمائش	۲۷۰
۳۲۴	مجاہدین کی جماعت الخمر	"	۳۴۰	ممانعت کے برتنوں کی اجازت	"	۳۴۷	بیار پرسی	"
۳۲۵	کوئی اونٹ اگر بدک جائے	۲۳۸	۳۴۱	کھجور کا شربت	۲۵۵	۳۴۸	بے ہوشی کی عیادت	۲۷۱
۳۲۶	پاک چمیزوں سے کھاؤ	۲۳۹	۳۴۲	ہر نشہ کی ممانعت	۲۵۶	۳۴۹	مرگی کا مریض	"
	کتاب الاضاحی	۲۵۳		شیرہ کا حکم	"	۳۸۰	تائینا کی فضیلت	۲۷۲
۳۲۷	قربانی سنت ہے	۲۴۰	۳۴۳	دودھ پینا	۲۵۷	۳۸۱	عورتوں کی عیادت کرنا	"
۳۲۸	قربانی کے جانور	"	۳۴۴	میٹھے پانی کی طلب	۲۵۸	۳۸۲	بچوں کی عیادت	۲۷۳
۳۲۹	مسافر اور عورتوں کی قربانی	۲۴۱	۳۴۵	دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش	۲۶۰	۳۸۳	لسبقی والوں کی عیادت	"
۳۳۰	قربانی کے دن گوشت کی خواہش	"	۳۴۶	میٹھی چیز کا شربت	۲۶۱	۳۸۴	مشک کی عیادت	۲۷۴
۳۳۱	بقر عید کے دن قربانی	۲۴۲	۳۴۷	کھڑے ہو کر پینا	"	۳۸۵	مریض کے پاس جماعت	"
۳۳۲	عید گاہ میں قربانی	"	۳۴۸	اونٹ پر بیٹھ کر پینا	۲۶۲	۳۸۶	مریض پر اٹھ رکھنا	"
۳۳۳	آپ کی قربانی	"	۳۴۹	پینے میں داہنی طرف سے	"	۳۸۷	مریض سے کیا کہا جائے	۲۷۵
۳۳۴	بکری کے ایک سالہ بچہ کی قربانی	۲۴۳	۳۵۰	جلس میں اگر بڑا آدمی ہو	"	۳۸۸	عیادت کے لیے سوار ہونا	۲۷۶
۳۳۵	قربانی کا جانور اپنے اٹھ سے ذبح کرنا	۲۴۴	۳۵۱	حوض سے منہ لگا کر پینا	۲۶۳	۳۸۹	مریض کا کچھ کہنا	۲۷۷
۳۳۶	دوسرے کی قربانی ذبح کرنا	"	۳۵۲	بچوں کی خدمت کرنا	"	۳۹۰	مریض کا کہنا کہ چلے جاؤ	۲۷۸
۳۳۷	نماز عید کے بعد قربانی کرنا	"	۳۵۳	برتن ڈھکنا	"	۳۹۱	مریض سے دعا کرنا	"
۳۳۸	نماز سے پہلے کی قربانی	۲۴۶	۳۵۴	مشک میں منہ لگانا	۲۶۴	۳۹۲	مریض کی موت کی تنہا	"
۳۳۹	ذبیحہ پر پاؤں رکھنا	۲۴۷	۳۵۵	مشک کے منہ سے پینا	"	۳۹۳	مریض کے لیے دعا	۲۸۱
۳۴۰	ذبح کے وقت اللہ اکبر	"	۳۵۶	برتن میں سانس لینا	۲۶۵	۳۹۴	مریض کی عیادت کے لیے وضو کرنا	"
۳۴۱	قربانی کا ہا نور حرم میں بھیجنا	"	۳۵۷	دو یا تین سانس میں پینا	"	۳۹۵	بخار اور دوا دینا ہونے کی دعا	"
۳۴۲	کتنی گوشت کھایا جائے	"	۳۵۸	سوسنے کے برتن میں پینا	"		کتاب الطب	
	کتاب الاشیہ	۲۴۰	۳۵۹	چاندی کے برتن میں پینا	"	۳۹۶	ہر بیماری کا علاج ہے	۲۸۲
۳۴۳	بلاشبہ شراب حرام ہے	۲۵۰	۳۶۰	پیالوں میں پینا	۲۶۶	۳۹۷	کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا	"
۳۴۴	انگوڑی شراب	۲۵۱	۳۶۱	آپ کے پیالہ میں پینا	"		علاج کر سکتی ہے؟	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۹۸	تین چیزوں میں شفا	۲۸۳	۲۲۶	طاعون میں صبر	۲۹۹	۲۵۲	گدھی کا دودھ	۳۱۶
۳۹۹	شہد سے علاج	"	۲۲۷	قرآن اور سحوفات سے دم	"	۲۵۳	جب مکھی برتن میں پڑ جائے	۳۱۷
۴۰۰	اونٹ کے دودھ سے علاج	۲۸۴	۲۲۸	سودہ فاقہ سے دم	"			
۴۰۱	اونٹ کے پیشاب سے علاج	"	۲۲۹	جھاڑنے میں بکریوں کی شرط	۳۰۰			
۴۰۲	کلونجی	۲۸۵	۲۳۰	نظر بد کے لیے	"			
۴۰۳	مرضی کے لیے تبلیتہ	"	۲۳۱	نظر لگنا حق ہے	۳۰۱			
۴۰۴	ناک میں دوا ڈالنا	۲۸۶	۲۳۲	سانپ اور بکھیر میں جھاڑنا	"			
۴۰۵	دریائی قسط	"						
۴۰۶	کس وقت پچھنے لگوانا	"						
۴۰۷	سفر میں پچھنے لگوانا	۲۸۷	۲۳۳	نبی کریم کا دم کرنا	۳۰۲			
۴۰۸	بیماری میں پچھنے لگوانا	"	۲۳۴	جھاڑنے میں پیسہ تک مارنا	۳۰۳			
۴۰۹	سر میں پچھنے لگوانا	"	۲۳۵	ٹکلیف میں دم کرنا	۳۰۵			
۴۱۰	آدھے سر کی درد کے پچھنے	۲۸۸	۲۳۶	عورت جو مرد پر دم کرے	"			
۴۱۱	سر منڈانا	"	۲۳۷	جس نے دم نہیں کیا	"			
۴۱۲	داغ لگوانا	۲۸۹	۲۳۸	شگون	۳۰۶			
۴۱۳	آنکھ دکھنا	۲۹۰	۲۳۹	قال	۳۰۷			
۴۱۴	ہیڈام	"	۲۴۰	ہمارے کوئی اصل نہیں	"			
۴۱۵	من آنکھ کی شفا ہے	۲۹۱	۲۴۱	کہانت	"			
۴۱۶	دوا میں ڈالنا	"	۲۴۲	جادو	۳۰۹			
۴۱۷	باب ۱۷	۲۹۲	۲۴۳	شرک اور جادو	۳۱۰			
۴۱۸	عذرہ	۲۹۳	۲۴۴	کیا جادو کو نکالا جاسکتا ہے	"			
۴۱۹	دستوں کا علاج	"	۲۴۵	جادو	۳۱۱			
۴۲۰	صغریٰ کوئی اصل نہیں	۲۹۴	۲۴۶	بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں	۳۱۲			
۴۲۱	ذات الجنب	"	۲۴۷	عجمہ سے جادو کرنا	"			
۴۲۲	خون بند کرنے کے لیے	۲۹۵	۲۴۸	ہمارے کوئی اصل نہیں	۳۱۳			
۴۲۳	بٹنار	"	۲۴۹	امراض میں تدبیر	۳۱۴			
۴۲۴	ناموافق زمین میں جانا	۲۹۶	۲۵۰	نبی کریم کو زہر دیئے جانے پر	"			
۴۲۵	طاعون کے متعلق	"	۲۵۱	زہر پینا	۳۱۵			

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱- سورۃ فاتحہ فی فضیلتہ

باب فُضِّلَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُمِيتِي قَدْحًا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أُصِيتِي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ إِذَا دَعَاكُمْ تَعَرَّوْا قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَآخِذَ بِيَدِي قُلْنَا أَرَدْنَا أَنْ تُخْرِجَ تِلْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُتُ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَحَدَكُمْ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَ الْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُذِيتُ

۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے غیب بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عامر نے اور ان سے ابوسعید امین معنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نماز پڑھ رہا تھا اس لیے میں نے کوئی جواب نہیں دیا دھر میں نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، اس پر آنحضرت نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں پکاریں تو ان کی پکار پر لبیک کہو" پھر آنحضرت نے فرمایا: مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت میں تمہیں کیوں نہ بتا دوں! پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے آنحضرت مجھے قرآن کی سب سے عظیم

سورت بتائیں گے۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ وہ سورت "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔ یہی "سبع مثنیٰ" ہے اور یہی وہ "قرآن عظیم" ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ ۲۔ مجھ سے محمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے معبد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ رات میں ہم نے (ایک قبیلہ کے پڑوس میں) پڑاؤ کیا۔ پھر ایک نوپڑی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو چھوڑے ڈس لیا ہے اور ہمارے قبیلہ کے لوگ موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی جھاڑ چونک کرنے والا بھی ہے؟ ایک صاحب اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم جانتے تھے کہ وہ جھاڑ چونک نہیں جانتے لیکن انھوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑا تو اسے صحت ہو گئی اس نے اس کے بدلہ میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا جب وہ جھاڑ چونک کر واپس آئے تو ہم نے ان سے کہا، کیا واقعی کوئی منتر جانتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دی تھی۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ لیں، ان بکریوں کا کوئی پرچہ نہ ہو چنانچہ ہم نے

۲۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دُهَيْبُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَتَزَلْنَا لِمَجَاعَةٍ جَارِيَةٍ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَقِّ سَلِيحُهُ وَإِنْ لَفَرْنَا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَأَى فِقَامَ مَحَارِجِلٍ مَا كُنَّا نَأْتِيهِ بِرُتِيَّةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ مَا مَرَّ لَهُ بِشَلْهِينَ شَاءَ دَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجِعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُخْبِرُنَا رُتِيَّةً أَكُنْتَ تُرَفِّي قَالَ لَا مَا رَتَيْتُ إِلَّا بِإِمْرٍ الْكَلْبِيِّ قُلْنَا لَا تَخْذُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْنَسَانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَُا رُتِيَّةٌ أَفَسُمُّوْا مَا صُرِفُوا لِي بِسَهْوٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

ہشامؓ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِينَرٍ عَنْ حَدَّثَ شَيْءٍ مَعْبُدٍ ابْنِ سِينَرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَحْتَدِثُ +
اور مہر نے بیان کیا، ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی۔
ان سے معبد بن سیرین نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

۲۔ سورہ بقرہ کی فضیلت +

۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شہد نے خبر دی انھیں سلیمان نے انھیں ابراہیم نے انھیں عبدالرحمن نے اور انھیں ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی دو آیتیں پڑھیں۔ اور ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمن بن زید نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ بقرہ کی دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ اور عثمان بن ہشام نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے، اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔ پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ اٹھانے لگا۔ میں نے (اسے) پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا پھر (انھوں نے حدیث بیان کی جیسا کہ اس سے پہلے کتاب الوکالت میں تفصیل کے ساتھ گذر چکی ہے) اس نے کہا جو صدقہ فطر چرانے آیا تھا کہ جب تم اپنے ستر پر سونے کے لیے لیٹو تو آیہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ پھر صبح تک کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھاری ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمھارے قریب بھی نہ آ سکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس نے تجھیں صحیح بات بتائی اگرچہ وہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا +

۳۔ سورہ کہف کی فضیلت +

۴۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی سورہ کہف پڑھ رہے تھے۔ ان کے ایک طرف ایک گھوڑا رسی سے بندھا ہوا تھا اس وقت بادل کا ایک

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفْتَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْمُهَيْبِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَني رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةٍ رَمَمَاتٍ فَأَتَانِي ابْنُ جَعْلٍ يَعْتُو مِنِ الطَّلَامِ فَأَخَذَتْهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَصَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى ذِي رَأْسِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَهُوَ كَذَّابٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ +

باب فضلی سورۃ الکہف

۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَلَمَّا جَانِبَهُ حَصَانٌ مَرْبُوطَةٌ بِشَطْنَيْنِ فَخَشَتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذْنُو

مکڑا ان پر سایہ لگن ہوا اور قریب سے قریب تر ہونے لگا ان کا گھوڑا اس کی وجہ سے بدکنے لگا۔ پھر صبح کے وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ (بادل کا گھوڑا) سکینت تھی جو قرآن کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

۴۔ سورہ فتح کی فضیلت :

۵۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے اور ان سے ان کے والدین نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں چل رہے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے کچھ پوچھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا، آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، تیسری مرتبہ پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے آپ کو) تیری ماں تجھے روئے، تو نے حضور اکرمؐ سے تین مرتبہ امر اصر کیا۔ اور آنحضرتؐ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنی اڑنی کو موڑا اور لوگوں سے آگے ہو گیا مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو پکار رہا تھا، بیان کیا کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی بیان کیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا (سلام کے جواب کے بعد) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے پوری اس کائنات سے زیادہ

عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے آیت ”اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا“ کی تلاوت کی :

۵۔ ”سورہ قل ہوا اللہ احد“ کی فضیلت۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روایت عمرہ بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں۔

۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں عبدالرحمن نے، انھیں عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی مسعود نے انھیں ان کے والد نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب (خود ابوسعید رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن نعمان

وَجَعَلَ قَرْنَهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ إِتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالنُّفَرِ :

باب فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ :

۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَحُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ تَكَلَّمْتَ أَمْ لَكَ نَزَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَكْتُ بَعْضِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ الثَّانِي وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا نَشِئْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ قَالَ فَقُلْتُ لَعَنَ خَفِيفُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَعَنَ أَنْزَلْتَ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةَ كُحِّي أَحَبُّ إِلَيَّ وَمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا :

باب فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - وَبِهِ

عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي مَسْعُودَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ :

جسد مبارک پر پھرتی تھی برکت کی امید میں :

۹۔ ہم سے قتیبہ بن سید نے روایت کی کہ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میلان کی ان سے عقل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام کے لیے بیٹھے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ کر کے "قلیٰ ہمدانہ" (سورہ احلام) قل اعوذ برب الفلق (سورہ الفلق) اور قل اعوذ برب الناس (سورہ الناس) پڑھ کر ان پر پھونکتے تھے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ سر اور چہرہ اور جسم کے آگے کے حصے سے شروع کرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے :

۱۰۔ قرآن کی تلاوت کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نزول :

۱۰۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابیہان نے حدیث بیان کی کہ ان سے محمد بن ابراہیم نے کہ اسید بن حفص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رات کے وقت آپ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کا گھوڑا آپ کے پاس ہی بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو آپ نے تلاوت بند کر دی۔ اور گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب آپ نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ آپ کے صاحبزادے بھی جو کہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے آپ نے تلاوت بند کر دی اور صاحبزادے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر ادر پر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابن حفص! تم پڑھتے رہے ہوتے، تم نے تلاوت بند کی ہوتی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میری کھلی نہ کھل دے۔ وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر ادر پر اٹھایا اور پھر کبھی کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری می دکھائی دی جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں تھیں۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو وہ چیز مجھے نہیں دکھائی دی۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا انھیں معلوم بھی ہے وہ کیا چیز تھی؟ اسید

رَجَاءَ بَرَكَتِهَا :

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُمَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَلَاحِ شَبَّهَ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَلَاحَ مَرَاتٍ :

باب نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ :

۱۰۔ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ النَّبِيِّ سُورَةَ الْبَقَرَةِ دَفَرَسَهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَتَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ تَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَتْ وَكَانَ ابْنُهُ يَخْبِي قُرْبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تَصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَأَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا لَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْلُعَ يَخْبِي وَكَانَ مِنْهَا خَيْرٌ يُبَا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفَتْ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَمَةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَارِيحِ خَدَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدَارَى مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ يَذْكُ الْمَلَائِكَةُ ذَكَرْتُ بِصَوْتِكَ وَكَوْ تَرَاتٍ لَا صَبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ خُبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ
أُسَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ:
أَخْبَسَ دَيْكَةً وَدَوَّكُونَ سَعَى حِجَّتِهِمْ وَأَبَى الْبَاهُ دَلَّ بَيَانَ كَمَا كَرِهَ سَعَى يَدَيْهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ لَمْ يَبَانَ كِيَانُ كِيَانِ الْإِنْسَانِ سَعَى الْإِسْمَاعِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ لَمْ يَأْوَ رَأَى سَعَى سَعَى حَضِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَأْوَ رَأَى

**باب مَن قَالَ لَوْ يَتْرُكُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ
الدُّفْتَيْنِ**

۸۔ امت کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو قرآن چھوڑا، وہ سب بلا استثناء دو لوگوں کے درمیان
محیطہ میں محفوظ ہے۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ
هَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَادُ
ابْنُ مَعْقِلٍ عَلَى بَنِي عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَادُ بْنُ
مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
شَيْءٍ قَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدُّفْتَيْنِ قَالَ
وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيفِ فَقَالْنَا هُوَ فَقَالَ
مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدُّفْتَيْنِ
ابن رفیع بیان کرتے ہیں کہ ہم محمد بن حنفیہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور آپ سے بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے جو بھی وحی منہ چھوڑی، وہ
سب دو لوگوں کے درمیان (قرآن مجید کی صورت میں) محفوظ ہے۔

۹۔ قرآن مجید کی فضیلت دوسرے تمام کلاموں پر

باب فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا
كُتَيْبٌ حَدَّثَنَا تَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَوْسَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا طَلِبَتْ دَرِيْعُهَا
طَلِبَتْ وَالدِّيُّ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا
طَلِبَتْ وَالدِّيُّ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا
مَثَلُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا
الْحَنْظَلَةُ طَعْمُهَا مَثَلُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلَّا تُرْجِعَهُ طَعْمُهَا

۱۲۔ ہم سے ابو خالد ہدیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنه نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی (مومن کی) مثال جو
قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ سنتے کی ہے جس کا مرا بھی لذت بخش ہو تب ہے
اور جس کی خوشبو بھی نشاط افروز ہوتی ہے۔ اور جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا
اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مرا تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو
نہیں ہوتی اور اس فاجر منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے لیکن
کے پھل کی سی ہے کہ اس کی خوشبو نشاط بخش ہوتی ہے لیکن مرا کر دیا جاتا

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَانَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ
ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا، اندرائش کی سی ہے جس کا مرا بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔
۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔
ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ

میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندہ شتہ استون کی عمر کے مقابلہ میں تمھاری (امت محمدیہ کی) عمر ایسی ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت اور تمھاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگانے چاہے اور ان سے کہا کہ ایک قیراط مزدوری پر میرا کام آدھے دن تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اب میرا کام آدھے دن سے عصر تک (ایک ہی قیراط کی مزدوری پر) کون کرے گا؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک ڈو دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ پچھلے لوگوں نے کہا کہ ہم نے کام زیادہ کیا لیکن مزدوری کم پائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمھارا کچھ حق مارا گیا ہے انھوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہوں دوں۔

۱۰۔ کتاب اللہ پر عمل کی وصیت +

۱۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرف کی پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض کی گئی کہ مسلمانوں کو تو وصیت کا حکم ہے اور خود انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی وصیت کی تھی۔

۱۱۔ جو قرآن مجید کو گا کہ نہیں پڑھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”کیا ان کے لیے کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔“

۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوبکر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں بخشی جتنی توجہ سے اس نے نبی کو قرآن خوش الحانی سے پڑھنے لٹا، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے ایک شاگرد کہتے تھے کہ (سنی نبی کا) منہم یہ ہے کہ باوازا بلند پڑھتے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَاءٍ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَقْلُكُمْ دَمْلٌ مِثْلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَنَاءً فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي رَأَى نَصِيفَ النَّهَارِ عَلَى قِيَرٍ أَطِ قَعَمَكِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ لَيْلٍ مِنْ لَيْلٍ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ قَعَمَكِ النَّصَارَى ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيَرٍ أَطِ قِيَرٍ أَطِ قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ مَنْ ظَلَمْتُمْ مَنْ حَقُّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَنَآكَ فَهَلْ أَدِينُهُ مِنْ شَيْءٍ

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَالِحَةُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَمْ رُودًا يَحَا وَلَعَبُؤُسٍ قَالَ أَدُمِّي بِكِتَابِ اللَّهِ

وَأَرْوَاهُ عَنْهُمُ نَحْنُ كُنَّا نَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ وَتَوَلَّاهُ تَعَالَى أَوْ لَمْ يَكُنْهُمْ أَتَانَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهِ

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَأْتِي النَّبِيَّ مَا أَزِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَشَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبُ لَهُ يُرِيدُ يَجْمُرُ بِهِ

۱۵۔ اوس رحمتہ اللہ علیہ سے ایک مثل روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت میں کس طرح کی آواز (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِيَنْفِي مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَنْفِي بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ تَفْسِيرُهُ يَسْتَفْعِي بِهِ +

بَابُ اِغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ +

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَمَتَّتُ بِهِ آتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ +

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَآتَاهُ النَّهَارُ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُذِنَتْ لِي وَمَعِيَ مَا أُذِنَ فَلَا أُفْعِلُتُ وَمَعِيَ مَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ

۱۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے سنا، سفیان نے فرمایا کہ ”تفسیر“ کا مفہوم ہے ”تفسیر“۔

۱۲۔ صاحب قرآن پر رشک +

۱۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، اشعیب نے زہری، ابی سے زہری نے بیان کیا ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا، رشک تو بس دُوبی پر ہوتا چلبیٹے، ایک تو دجسے اللہ نے قرآن مجید کا علم دیا اور وہ اس کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں گھڑا رہا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے محتاجوں پر رات دن صدقہ کرتا رہا۔

۱۸۔ ہم سے علی بن ابیہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے انھوں نے ذکوان سے سنا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشک تو بس دُوبی پر ہونا چاہیے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے کہ اس کا پڑوسی سس کہہ رہا ہے کہ کاش مجھے بھی اس جیسا علم ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ

دلیہ از صغر سابقہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس تلاوت کو سن کر اللہ کی خشیت پیدا ہو۔ حدیث رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت ہے کہ قرآن مجید کو اہل عرب کے ہجر اور ان کی آواز کے مطابق پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب کے لب و لہجہ کو قرآن مجید کی تلاوت میں استعمال کرنے سے پرہیز کرو میرے بھائی! ایسی پیدا ہوگی جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی اور ان کے دل نقشے میں مبتلا ہوں گے۔ دراصل تلاوت ممنوع ہے جس میں گویوں کی نقل کی جائے، کوئی شخص جب گانے کا عادی ہو جاتا ہے تو گانا اس کے دل و دماغ پر اس طرح حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ ہر وقت بس لگتا رہتا ہے اور اگر کسی چیز کو اچھے لب و لہجہ میں پڑھنے کی کوشش کرے گا تو لازماً اس کے گانے کا محضو لہجہ عود کر آئے گا قرآن مجید کی تلاوت میں اسی روش کی ممانعت ہے خوش الحانی پسندیدہ ہے لیکن اگر گویوں کا لب و لہجہ اختیار کر لیا جائے تو ممنوع اور گناہ ہے۔ حدیث میں ”نبی“ کے بجائے بعض روایتوں میں ”عبد“ (بندہ) آیا ہے گویا خوش الحانی کے ساتھ بندے کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ ہے لیکن بس یہی ضروری ہے کہ اس خوش الحانی کے ڈانڈے غنا گویوں کے لب و لہجہ کے ساتھ نہ مل جائیں اور عرب بھی غنیوں اور دوسری اپنے گانے کی محضو محفلوں میں گانوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اور ظاہر ہے کہ ممانعت میں وہ لب و لہجہ بھی شامل ہے جو اہل عرب گانے کے لیے استعمال کرتے ہیں +

اسے حق کے لیے ٹٹا رہا ہے (اسے دیکھ کر دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کے جتنا مال حاصل ہوتا اور میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔
۱۳۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

يُحْيِيهِ فِي الْحَيِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ وَمَثَلُ مَا أُوتِيَ فَلَوْلَئِ قَعِلْتُ وَمَثَلُ مَا يَعْصَلُ
بَابُ خَيْرِكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ

۱۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے مرثدہ بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثدہ نے خبر دی، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اور انھوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس بلکہ (قرآن مجید کی تعلیم کے لیے) بٹھا کر رکھا ہے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ مَا قُلْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي امْرِئٍ عُثْمَانٌ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَلِكَ أَكْثَرُ أَتَعُدُّنِي مَقْعِدِي هَذَا

۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ بن مرثدہ نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُفَّانٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَفْضَلَكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

۲۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو اللہ اور اس کے رسول کے لیے مہرب کر دیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے عورتوں میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر انھیں (مہربیں) ایک کپڑا لاکے دو انھوں نے عرض کی کہ مجھے تو یہ میر نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر انھیں کچھ دو۔ ایک لڑکے کی انگوٹھی ہی سہی، وہ اس پر بہت پریشان ہوئے کہ یہ نہ ان کے پاس یہ بھی نہیں تھی، آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا تمہارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ انھوں نے عرض کی فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے تمہارا ان سے اس قرآن کی وجہ سے نکاح کیا جو تمہارے پاس محفوظ ہے۔

۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُوَظٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهَا قَدْ دَعَيْتُ نَفْسَهَا إِلَيْهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي التَّلَاسُوفِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ رَوَّجِيهَا قَالَ أَعْطَاهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ قَالَ أَعْطَاهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَيْهْدٍ فَأَعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ فَتَعَدِّي وَجَعَلُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۲۲۔ تلاوت قرآن، حافظ کی مدد سے

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَتَنْظُرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهَا كَذَبَتْ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَذَبْتُ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَوَزَّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ نَافِظًا هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا أَرَارِي قَالَ سَهْلٌ سَأَلَهُ وَدَاوُدُ فَلَمَّا سَمِعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْتَمِدُ بِإِزَارِكَ إِنْ تَبَسَّطْتَ لَوْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ تَبَسَّطْتَ لَوْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ جُلُوسُهُ ثُمَّ قَامَ فَدَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْتَبِعًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْفُرَانِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا هَا قَالَ أَتَقْرَأُ وَهِيَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَلَكَ مِنَ الْفُرَانِ

نے فرمایا جاؤ میں نے تمہارے نکاح میں انہیں اس وجہ سے دیا کہ تمہیں قرآن کی سورتیں یاد ہیں۔

باب لَا سِتْرَ كَارِ الْفُرَانِ وَ

تَعَا هُوَ ۝

۲۲۔ م سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضورؐ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا دیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ ان کے بارے میں کوئی فیصلہ آنحضورؐ نے نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اسٹھ اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آنحضورؐ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیں۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ دھرم کے لیے بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز میرے ہاں ہو۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کی نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! وہ بھی مجھے میرے لیے، البتہ یہ ایک تمہ میرے پاس ہے، سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا کہ خاتون کو اس میں سے آدھا دے دیجیے جس قدر اکرم نے فرمایا کہ تمہارے اس تمہ کا وہ کیا کرے گی اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہنا اور اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اسٹھ۔ آنحضورؐ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں، انہوں نے ان کے نام گنائے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ لیتے ہو؟ عرض کی جی ہاں۔ آنحضورؐ

۵۔ قرآن مجید کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہنا اور اس سے غافل نہ ہونا ہے

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِقِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۝

۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدُوَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْ مَا لِأَحَدِهِمْ إِنْ يَقُولَ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ لَيْسَتْ وَاسْتَدَّ كِرْدُ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَوُّتًا مِنْ مُدِّ وَرِ الْجَبَالِ مِنَ النَّعْرِ ۝

۲۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ شَيْبَانَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَنْفِي بَاسًا لَهُمْ أَشَدُّ نَفْثًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عَقْلِهَا ۝

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ ۝
۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي يَاسِينَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْحِلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُتِحَ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَأْسِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ ۝

بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ ۝
۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ أَبِي بَرْغَزَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَنَا

۲۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تارِق نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صاحب قرآن (حافظ قرآن) کی مثال اسی سے بندھے ہوئے اڑنے والے مالک جیسی ہے اگر اس کی نگہبانی رکھے گا تو دوک سکے گا۔ ورنہ وہ بھاگ جائے گا۔

۲۴۔ ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدترین سب سے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (کہنا چاہیے) مجھے بھلا دی گیا اور قرآن مجید کا مذاکرہ و محافظہ جاری رکھو، کیونکہ انسان کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ سے بھی بڑھ کر ہے۔

۲۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر نے حدیث بیان کی اور ان سے منصور نے سابقہ حدیث کی طرح۔ اس روایت کی متابعت بشر نے کی، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا اور ان سے شعبہ نے اور اس کی متابعت ابن جریر نے کی، ان سے عذوہ نے ان سے شیبان نے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۝

۲۶۔ ہم سے محمد بن علاد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید نے ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی توڑ کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔

۱۶۔ سواری پر تلاوت ۝
۲۷۔ ہم سے حجاج بن نہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابویاس نے خبر دی کہا کہ میں نے عبداللہ بن موفیل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ سواری پر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے ۝

۱۔ بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم ۝
۲۸۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عواتہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بزرگہ نے، ای سے سعید بن جبیر نے بیان کیا

کہ جن سورتوں کو تم ”مفصل“ کہتے ہو وہ سب ”محکم“ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال کی تھی اور میں نے محکم سورتیں پڑھ لی تھیں۔

۲۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان ہمیشہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھیں سعید ابن جبر نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ محکم سورتیں کونسی ہیں؟ فرمایا کہ ”مفصل“

۱۸۔ قرآن مجید کو جہوں۔ اور کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا؟ اور اللہ کا ارشاد ہم آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ اسے نہ بھولیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا۔

۳۰۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں سورۃ کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے علی بنی نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے (اضافہ کے ساتھ) بیان کیا کہ میں نے فلاں سورۃ کی (فلاں فلاں آیتیں) ساقط کر دی تھیں اس روایت کی متابعت علی بن مسہر اور عبدہ بن ہشام کے واسطے سے کی۔

۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو رات کے وقت ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو مجھے فلاں فلاں سورتوں میں سے بھلا دی گئی تھیں۔

۳۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے یہ

الَّذِي تَدْعُوهُ الْمَفْصَلُ هُوَ الْمُحْكَمُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَقَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ

۲۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمَفْصَلُ

بَابُ مَنِيَانِ الْقُرْآنِ هَلْ يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَذَا وَكَذَا وَقَوْلُ اللَّهِ خَالِي سَنَقِرُكَ فَلَا تَنْسَى إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى عَنْ هِشَامٍ وَ قَالَ اسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عِيْسَى بْنُ سَهَيْرٍ وَ عُبَادَةُ عَنْ هِشَامٍ

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَلَدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ هُوَ يَقُولُ

مناسب نہیں کہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

۱۹۔ جن کے نزدیک سورہ بقرہ یا فلاں فلاں سورہ (نام کے ساتھ)

کہنے میں کوئی حرج نہیں :

۳۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ اور عبدالرحمن بن یزید نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتوں کو جو شخص رات میں پڑھ لے گا۔ وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔

۳۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے مسور بن مخزوم اور عبدالرحمن بن عبد القاری کی حدیث کی خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سورہ فرقان پڑھتے سنا، میں ان کی تلاوت کو غور سے سننے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے بہت سے طریقوں سے تلاوت کر رہے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا، ممکن تھا کہ میں نمازی میں ان کا سر کپڑ لیتا۔ لیکن میں نے ان کا انتظار کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر لپیٹ دی اور پوچھا، یہ سوتیں جنہیں ابھی ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے میں نے سنا، تمہیں کس نے سکھائی ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو، خود حضور اکرم نے مجھے بھی یہ سورتیں پڑھائی ہیں جو میں نے تم سے سنیں۔ میں انھیں کھینچتے ہوئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے خود سنا کہ یہ شخص سورہ فرقان ایسی قرات سے پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم میں آپ نے نہیں دی ہے۔ آنحضرتؐ مجھے بھی سورہ فرقان پڑھا چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہشام! پڑھ کے سناؤ، انھوں نے اسی طرح اس کی قرات کی جس طرح میں ان سے سن چکا تھا، آنحضرتؐ نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا عمرؓ! اب تم پڑھو۔ میں نے اسی طرح

لَسِيْتُ آيَةً كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ لَنُجِي ۝

۱۹ مَن تَعْبُدْ بَاسًا أَن يَقُولَ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا ۝

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا آدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنَ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ ۝

۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ النَّسَوِيِّ بْنِ مَخْزُومٍ وَهَبُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ يَقْرَأُوهَا فَإِذَا هُوَ يَتْرَاهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ كَمَا يَقْرَأُ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْدْتُ أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَكَلْبَتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَ نَبِيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ بِهَا أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفُودُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ كَمَا تَقْرَأُ نَبِيُّهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ

قراوت کی جس طرح آنحضرت نے مجھے سکھایا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا اسی طرح یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ہے۔ پس تمہارے لیے جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔

۳۵۔ ہم سے بشر بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی ہے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا تو فرمایا کہ اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلادیں جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں سے چھوڑ رکھا تھا۔

۲۰۔ قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن مجید کی تلاوت ادائیگی خارج کے ساتھ صاف صاف کیجیے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قرآن تو ہم نے اسے جدا جدا رکھا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں" اور یہ کہ قرآن مجید کو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے۔ "یفرق" بمعنی یفصل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرنناہ" بمعنی فصلناہ۔

۳۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے داسل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاعلیٰ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے کہا کہ رات میں نے (تمام) مفصل سوزنیں پڑھ ڈالیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جیسے اشار جلدی جلدی پڑھتے ہیں ویسے پڑھ لی ہوں گی۔ ہم نے قراوت سنی ہے اور مجھے (طویل اور مختصر سوزنوں کی) وہ نظائریاد میں جن کی تلاوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اٹھارہ سوزن مفصل کی تھیں اور دو ان سورتوں کی جن کے شروع میں حصہ ہے۔

۳۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مولیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو

فَقَرَأْتُمَا الَّتِي آتَيْنَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرْتُ نَحْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ إِدْمَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ التَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ تَقْدَرُ أَذْكَرُفِي كَذَا ذَكَرْنَا آيَةً اسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا ۝

بَابُ التَّنْوِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا وَقَوْلُهُ وَقَرَأْنَا قُرْآنَهُ لَتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنٍ قَرَأَ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُعْرَضَ كَهَذَا الشَّعْرِ يُفَرِّقُ يَفْصِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ فَفَصَلْنَاهُ ۝

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَدْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذَا أَكْهَدُ الشَّعْرِ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفِظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ وَ سُوْرَتَيْنِ مِنَ الْخَصَرِ ۝

۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّانِي بِهِ لِسَانَكَ

لَتَعْلَمَ بِهِ قَالٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جَبْرِيلُ بِالْوَحْيِ دَكَانَ مِمَّا تَحَرَّكَ بِهِ لِسَانُهُ وَشَفَقَتْهُ فَيَسْتَدُّ عَلَيْهِ دَكَانَ يَعْرِفُ مِنْهُ فَأَنزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِيهَا لَا تُسْمِعُ بِمَعْنَى الْوَحْيِ لَا تَحَرَّكَ بِهِ لِسَانُكَ لَتَعْلَمَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ لَنُحَدِّثَ عَلَيْكَ بِمَا تَدَّأْتَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تُبَيِّنَ لِسَانُكَ قَالٌ دَكَانَ إِذَا آتَاهُ جَبْرِيلُ أَلْهَوْا فَإِذَا ذَهَبَ قُرْآنُهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ ۖ

آتے تو آپ سر جھکا لیتے اور جب پہلے جلتے تو پڑھتے جیسا کہ اللہ نے وعدہ کیا تھا ۛ

بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ ۖ

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَوْرِينُ حَازِمُ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا ۖ

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هُشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمَنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ ۖ

بَابُ التَّرْجِيحِ ۖ

۴۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ دَهِيَّ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيْتَهُ يَقْدُرُ

جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے۔ بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ بلایا کرتے تھے، اس کی وجہ سے آپ کے لیے وحی لینے میں بہت بار پڑتا تھا اور یہ آپ کے چہرے سے بھی محسوس ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جو سورہ "لا اقسام یوم القیامت" میں ہے نازل کی کہ "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ بلایا کیجیے، یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھونا، تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے" بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام

۲۱۔ قرآن مجید پڑھنے میں مد کرنا۔

۳۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے مرثع بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن مجید کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ ان الفاظ میں مد کیا کرتے (دیکھ کر پڑھتے) جن میں مد ہوتا۔

۳۹۔ ہم سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ مد کے ساتھ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اور کہا کہ بسم اللہ میں اللہ کی لام کو مد کے ساتھ پڑھتے۔ الرحمن (میں میں) کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم (میں رح) کو مد کے ساتھ پڑھتے ۛ

۲۲۔ قرأت کے وقت حلق میں آواز نہ گھمانا۔

۴۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار تلاوت کر رہے تھے، سواری چل رہی تھی اور آپ سورہ فتح پڑھ رہے تھے یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) سورہ فتح میں سے پڑھ رہے تھے نرمی اور آہستگی

وَهُوَ يَجْعَلُ : کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آوازِ کمرق میں گھاتے تھے بلکہ

۲۳۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت ۔

۴۱۔ ہم سے محمد بن خلف ابو بکر نے حدیث بیان کی ان سے ابو یحییٰ حمادی نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے داؤد علیہ السلام جیسی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

۲۴۔ جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سنتا پسند کیا۔

۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعش نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کے سناؤ میں نے عرض کی، میں آپ کو قرآن سناؤں، آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سنتا پسند کرتا ہوں۔

۲۵۔ قرآن مجید پڑھوانے والے کا پڑھنے والے سے کہنا کہ بس کرو۔

۴۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کو پڑھ کر سناؤں، آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا ہاں سناؤ۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھی۔ جب میں آیت ”کَلَيْفَ إِذَا جُئْنَا مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ بِشَيْءٍ مِّنْهَا“ پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اب بس کرو۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنحضورؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۲۶۔ کتنی مدت میں قرآن مجید ختم کیا جانا چاہیے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پس پڑھو جو کچھ بھی اس میں سے آسان ہو

لہ بعض روایتیں ہیں کہ پڑھتے ہوئے آ، آ، آ کرتے تھے۔ غالباً سواری کی حرکت سے یہ آواز پیدا ہوتی تھی۔ تصدقاً آپ اس طرح نہیں پڑھ رہے ہوں گے۔

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ :

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَاطِيُّ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أَدْنَيْتُ مِنْ مَرَامِ الْمُرَائِلِ دَاوُدَ :

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمَعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ :

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ :

بَابُ قَوْلِ الْمُفَرِّقِ لِلْقَارِي حَبْلَكَ :

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ نَحْوَ قَرَأْتُ سُورَةَ التَّيْنِ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَلِمَتٌ إِذَا جُئْنَا مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ بِشَيْءٍ مِّنْهَا يَشْهَدُ وَجْهًا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَبْلَكَ أَلَا نَ فَانْقَضَتْ إِلَيْهِ قَادَا عَيْنَاهُ تَذَرِيَانِ :

بَابُ قَوْلِ الْفَرَّاقِ الْقُرْآنَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَأْ مَا تَيَقَّنْ مِنْهُ :

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَالٍ ابْنِ مُبَرِّمَةَ عَنْ طَرِيقِ بْنِ كَعْبٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ الْقُرَّانِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَتَّبِعُنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ خَبْرَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ عَقْمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَفَقِيهَتُهُ دَهْوِي طَوْتُ بِأَنْبَسِي فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنْ قَرَأَ بِأَيِّ يَتَّبِعُنِي مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَا هـ

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَزَنَةَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ نَجَّاهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَاخِلَ حَيْثُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ذَاتَ حَسْبٍ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَتَبَتْهُ كَيْسًا لَهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُولُ نَعَمْ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ كَوَيْطًا لَنَا فِرَاشًا ذَلُمُ يَفْتَحُنِي لَنَا كَفْنَا مِنْ أَتَيْنَا فَنَلَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقَيْتُ بِهِ فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَيْفَ تَحْتِمُ قَالَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَثَرَاءٍ الْقُرَّانِ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ أُلَيْتُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ قُلْتُ أُلَيْتُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَنْظِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ أُلَيْتُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَصْمَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَلَا نَفَارَ يَوْمٍ دَاخِرًا فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيَالٍ مَرَّةً فَكَيْتَنِي قِيلَتْ رُخْصَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ لِأَنِّي كُيُوتُ وَصَعُفْتُ فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ

۴۴۔ ہم سے علی المدینی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے خود کیا کہ کتنا قرآن پڑھنا کافی ہو سکتا ہے پھر میں نے دیکھا کہ ایک سورت میں تین آیتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے یہ رائے قائم کی کہ کسی کے لیے تین آیتوں سے کم پڑھنا مناسب نہیں۔ علی المدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبدالرحمن بن یزید نے، انھیں علقمہ نے خبر دی اور انھیں ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے (علقمہ نے بیان کیا) کہ میں نے آپ سے ملاقات کی تو آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا کہ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لیں رات میں۔ وہ اس کے لیے کافی ہیں۔

۴۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرا نکاح ایک شریف خاندان کی عورت سے کر دیا تھا۔ پھر وہ میری بری سے بار بار اس کے شوہر یعنی خود آپ کے متعلق پوچھتے تھے۔ میری بری کہتی کہ بہت اچھا مرد ہے۔ البتہ جب سے ہم یہاں آئے انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم بھی نہیں رکھا ہے اور نہ ہمارا حال معلوم کیا۔ جب بہت دن اسی طرح ہو گئے تو والد نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔ چنانچہ میں اس کے بعد آنحضرتؐ سے ملا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ روزانہ دریافت فرمایا۔ قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ہر رات اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہر چھینے میں تین دن روزے رکھو، اور قرآن ایک مہینے میں ختم کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر دودن بلا روزے کے رہو، اور ایک دن روزے سے۔ میں نے عرض کی مجھے اس سے بھی زیادہ کی ہمت ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر وہ روزہ رکھو جو سب سے افضل ہے یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ، ایک دن روزہ رکھو اور

أَهْلِيهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالتَّهَارِ وَالَّذِي يَقْرُؤُهُ
يَعْرِضُهُ مِنَ التَّهَارِ يَكُونُ أَحَقَّ حَلِيهِ بِالنَّبِيلِ
فَإِذَا أَسَاكَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَا مَا مَا حَصَى وَ
صَامَ وَشَدَّ لَتَ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتْرَكَ شَيْئًا فَارَقَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلِيهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَكَثَرَهُمْ
عَلَى سَبْعٍ ۝

ایک دن بارون سے کے رہو، اور قرآن مجید سات دن میں ختم کرو آپ
فرماتے: کاش! میں نے حضور اکرمؐ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ کیونکہ اب
میں بولہا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید
کا ساتواں حصہ دن میں سنا دیتے تھے۔ جتنا قرآن مجید آپ رات کے
وقت پڑھتے اسے پہلے دن میں سن لیتے تھے تاکہ رات کے وقت آسانی
سے پڑھ سکیں اور جب وقت ختم ہو جاتی اور نڈھال ہو جاتے، قوت مائل
کرنی چاہتے تو کئی کئی دن روزہ نہ رکھنے اور ان دنوں کو شمار کرتے اور پھر
لنتے ہی دن ایک ساتھ روزہ رکھتے کیونکہ آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عہد کر لیا ہے اس میں سے
کچھ بھی چھوڑیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن ہیں (ختم قرآن کا ذکر کیا ہے) اور بعض نے پانچ دن میں، لیکن اکثر نے سات
دن میں ختم کی روایت کی ہے ۝

۴۶- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا غَيْبَانُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَثَرِ الْقُرْآنِ حَدَّثَنِي
إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَا حُسَيْنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ
فِي شَهْرٍ قُلْتُ لِي أَجِدُ قُوَّةَ حَتَّى قَالَ فَاقْرَءُوا
فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ ۝

۴۶- ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ قرآن مجید تم کتنے دن میں
ختم کر لیتے ہو؟ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
خبر دی، انھیں شیبان نے، انھیں یحییٰ نے، انھیں بنی زہرہ کے مولیٰ محمد
ابن عبد الرحمن نے، انھیں ابو سلمہ نے۔ یحییٰ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ
محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قرآن مجید ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کی کہ مجھ میں (اس سے
زیادہ کی) طاقت ہے۔ فرمایا کہ پھر سات دن میں ختم کیا کرو اور اس
زیادہ بلند پروازی نہ کرو ۝

۴۷- قرآن مجید کی تلاوت کے وقت روزا ۝

۴۷- ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں
سفیان نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں عبیدہ نے، اور
انھیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ یحییٰ نے حدیث کا بعض حصہ
عمرو بن مرہ کی واسطہ سے روایت کیا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ)
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی
ان سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے

۴۷- حَدَّثَنَا الْبُكَاءُ عَنْ قَدَاءَ الْقُرْآنِ ۝
۴۷- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ شَيْبَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى لَبُعَى الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرٍو
ابْنِ مُرَّةَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي السُّحْبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أَشْتَرَيْتُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النَّبَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ كَلَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ امْتَةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ لِي كُفْتُ أَوْ أَمْسَلْتُ فَرَأَيْتُ عَيْنِي تَذَرِي قَانِ :

کہ سہ جاؤ آنحضرت نے کُفْتُ فرمایا یا "امس" (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ التَّمْلِیُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَىَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي :

بَابُ مَنْ ذَاكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ تَأْتَلِي بِهِ أَوْ فَخَرِي بِهِ :

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا بَنِي إِجْرَ الزَّمَانِ قَوْمٌ هَدَنَاءُ الْأُسْتَانِ سَقَمَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قُلِّ الْأَبْرِيَّةِ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَجَاوِزُ لَنَا هُهُمْ حَتَّى جَرَهُمْ فَأَيُّمَا لَقِبْتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود نے۔ اعلمش نے بیان کیا کہ حدیث کے بعض حصے مجھ سے عربوں مرہ تھے بیان کیے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوالفضلی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کے سامنے میں کیا تلاوت کروں۔ آنحضرت پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، بیان کیا کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھی اور جب آیت "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید" جئنا بک علی ہؤلآء شہیداً پر پہنچا تو آنحضرت نے فرمایا میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے عبیدہ سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی میں سناتا ہوں، آنحضرت پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔

۴۸۔ جس نے دکھا دے، طلب دنیا یا آخر کے لیے قرآن مجید پڑھا۔

۴۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی ان سے حیثمہ نے، ان سے سدید ابن غفلہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نوجوانوں اور کم عقلوں کی۔ یہ لوگ نہایت عمدہ اور چیدہ باتیں کیا کریں گے لیکن اسلام سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر شکار کو بار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کا قتل قیامت میں اس شخص کے لیے باعث ثواب ہوگا جو انھیں قتل کرے گا۔

۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے، انھیں محمد بن ابراہیم بن حارث تبی نے،

انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اعلان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک جماعت پیدا ہوگی، تم اپنی ناز و کوان کی غماز کے مقابلہ میں کم تر سمجھو گے، ان کے دوزخوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے دوزخے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنے عمل حقیر اور معمولی نظر آئیں گے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کر پاد کرتے ہوئے نکل جاتا ہے (اور وہ بھی اتنی مغنا کی ساتھ کہ تیر انداز تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا اسے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، تیر کے پیر پر دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پس سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

۵۱۔ ہم سے مسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اعلان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے، مسکترے کی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ ہوگا اور خوشبو بھی نرعت انگیر اور وہ مومن جو قرآن پڑھتا تو نہیں لیکن اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی ہے جس کا مزہ تو عمدہ ہے لیکن خوشبو کے بغیر۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ناز بہ بھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مڑا کر ڈا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا۔ اندرائن کی ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے (مادوی کو خشک ہے کہ لفظ مڑ ہے یا خبیث) اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔

۲۹۔ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو، جب تک دل لگے۔

۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن مجید اس وقت

الْحَارِثُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ بَيْنَكُمْ قَوْمٌ تَحْفِزُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ السَّائِلِينَ كَمَا يَمْرُقُ الشَّجَرُ مِنَ الزَّرْمِيَةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرَّيْشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْتَارِي فِي الْفُوقِ ۖ

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَرَجَّبَ طَعْمَهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالَّذِي تَمَرَّطَ طَعْمَهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي تَرِيحَاتِهِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالَّذِي لَحِظْطَلَهُ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ حَمِيَّتْ وَرِيحُهَا مُرٌّ ۖ

بَابُ ۲۹ اِقْرُوا الْقُرْآنَ مَا امْتَلَقْتُمْ تِلْوَ بَنُو

۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقْرُوا

لے یعنی جس طرح تیر شکار کرتے ہیں باہر نکل جاتا ہے وہی مال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آئے ہی توقف کیے بغیر باہر ہو جائیں گے اور جس طرح تیر شکار کے خون وغیرہ کا بھگوئی اثر محسوس نہیں ہوتا وہی مال ان کی تلاوت قرآن کا ہوگا ہے فائدہ اور بے اثر ۖ

الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ
فَقَوْمُوا عَنْهُ ۝

۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ بْنِ الْجَوْدِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ التَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اُتِلَتْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اُخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنْهُ تَابَعَهُ
الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ
وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَابَانُ وَقَالَ عُمَرُ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ
دَقَالَ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدُبٌ أَصَحُّ دَأَكْتُوْهُ

تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے۔ جب جی اچاٹ ہونے لگے تو
پڑھنا بند کر دو ۝

۵۳۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن مہدی
نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلام بن ابی مطیع نے حدیث بیان کی۔ ان
سے ابو عمران جوئی نے اور ان سے جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں
دل لگے جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو۔ اس روایت کی
متابعت حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابو عمران کے حوالہ سے کی
اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اپنی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
حوالہ نہیں دیا اور عند نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو عمران
نے کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے ان کا قول سنا انھوں نے اس
روایت میں آنحضور کا حوالہ نہیں دیا، اور ابن عدون نے بیان کیا ان سے
ابو عمران نے، ان سے عبد اللہ بن صامت نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا قول (اس روایت میں بھی حضور اکرم کا حوالہ
نہیں ہے) اور جندب رضی اللہ عنہ کی روایت اسناداً زیادہ صحیح ہے اور کثرت طرق میں بھی بڑھی ہوئی ہے۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِيِّ بْنِ سَبْرَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ
التَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَا مَهَا فَاحْذَرْتُ
بَيْدِي مَا نَطَلَقْتُ بِهِ إِلَى التَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا نَحْنُ قَارِئًا أَكْبَرُ عَلَيْهِ
قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَعُوا فَأَهْلَكْتَهُمْ ۝

۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الملک بن ميسرة نے حدیث بیان کی ان سے نزال
ابن سبرہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو ایک
آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس کے خلاف سنی تھی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے
ان کا ہاتھ پکڑا اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔
حضور اکرم نے فرمایا کہ تم دونوں صحیح ہو (اس لیے اپنے اپنے طریقوں کے
مطابق) پڑھو شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آنحضور نے فرمایا (اختلاف و نزاع نہ کیا کرو) کہ تم سے پہلے کی امتوں نے اختلاف کیا
اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

يُسَبِّحُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

نکاح کا بیان

۳۰۔ نکاح کی ترغیب۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ"

کتاب النکاح

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ يَقُولُهُ
تَعَالَى فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ
النِّسَاءِ ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَاتَبَهُمْ تَفَاتُوهَا فَقَالُوا دَارَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصْلَى النَّبِيِّ أَبَدًا وَ قَالَ الْآخَرُ أَنَا أَخْرَى أَنَا أَصَوْمُ النَّهْرِ وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَهْتَرِلُ النَّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا أَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمْ الثَّلَاثُ بَيْنَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذًا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا خُفَاكَ اللَّهُ دَأْبُكَ كَذُّهُ لَكَ لِكَيْ آصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيَ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النَّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ۝

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيِّمٍ حَدَّثَنَا بْنُ إِسْرَاحِيْلَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هَمَّ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى دَرَنُ خِفْتُمْ إِلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَمِينِ فَأَنبَأَهَا مَا كَذَبَ كَذِبُ النَّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ دَرَبٍ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَىٰ إِلَّا تَعْدِلُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْتَىٰ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي خَجَرٍ وَبَيْنَهَا ذَرْعَبٌ فِي مَالِهَا وَجَمَلٌ مَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَىٰ مِنْ سُنَّةٍ مَدَّ إِلَيْهَا فَتَهْوَا أَنْ يَتَكَبَّرُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ تَقْسِطُوا لَهُنَّ فَيَكْبُرُوا الصُّدَاقُ وَأَوْزُوا بِنِكَاحٍ مِنْ سَوَاقِنَ مِنَ النَّسَاءِ ۝

۵۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید بن ابی حمید طویل نے خبر دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف، حضور اکرم کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور اکرم کا معمول بتایا گیا تو جیسے انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور اکرم سے کیا مقابلہ، انھوں نے کہا کہ تو تمام اگلی پچھلی نوزائشیں معاف کر دی گئی ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کر دوں گا، دوسرے صاحب نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی نافرمانی نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کن رہ کشی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کر دوں گا پھر حضور اکرم تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے یہی باتیں کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے، اللہ سے تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کے لیے تم سے زیادہ میرے اندر تقویٰ ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزے کے بھی رہتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں درات میں، اور روزنا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے ۝

۵۶۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا انھوں نے یونس بن یزید سے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم بیعتوں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔ دو دو سے، خواہ تین تین سے خواہ چار چار سے، لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی پر بس کر دو۔ یا جو کثیر بختارے ملک میں ہو، اس صورت میں زیادتی نہ ہونے کی توقع قریب تر ہے۔" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے آیت میں ایسی تیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو وہ لڑکی کے مال اور اس کے حسن کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی مہر پر شادی کرنا چاہتا ہو تو ایسے شخص کو اس آیت میں ایسی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے درج ایسے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ اپنی زیر پرورش

یتیم لکھیں گے سوا دوسری لڑکیوں سے شادی کریں۔

باب قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
لَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ
وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مِنْ أَرَبٍ لَهُ فِي

النِّكَاحِ ؟

۵۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا بَلَغَ عُمَانُ يَمِيْنِي فَقَالَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَبَّرْتُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَانُ
هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ بِكُنَا
تُزَوِّجُكَ مَا كُنْتُ تَعْمُدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ
لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَامَلَنِي فَقَالَ يَا
عَلْقَمَةُ فَأْتِي بِي إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَيْتُ تُلَدْتُ
ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ
فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ ؟

نکاح کر لینا چاہیے اور جا استطاعت نہ رکھتا ہوا سے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ خواہش نفسانی میں کمی کا باعث ہے۔

باب مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ
فَلْيَصُمْ ؟

۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي هَمَادٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَ
الْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا تَوَحَّدُ نَبِيًّا
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ

۳۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم میں جو شخص نکاح کی
استطاعت رکھتا ہوا سے نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ یہ نظر کو
نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور
کیا ایسا شخص بھی نکاح کر سکتا ہے جسے اس کی ضرورت
نہ ہو؟

۵۷۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ارمیہ والد نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمن بن مسعود رضی
اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ان سے عثمان رضی اللہ عنہ نے منی میں ملاقات کی۔
اور فرمایا ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر دونوں حضرات
تنبہائی میں چلے گئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ابو عبد الرحمن!
کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کریں، جو
آپ کو گزرے ہوئے ایام کے نفاذ و شباب کی یاد دلا دے۔ چونکہ
عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے
مجھے اشارہ کیا اور فرمایا علقمہ! جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ فرما
رہے تھے کہ اگر آپ کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے
فرمایا تھا اے نوجوانو! تم میں جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے

۳۲۔ جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہوا سے روزہ

رکھنا چاہیے۔

۵۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان
کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے عمار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث بیان
کی، کہا کہ میں علقمہ اور اسود (رحمہما اللہ) کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں نوجوان تھے اور ہمیں کوئی چیز میسر نہیں تھی۔ حضور
اکرم نے ہم سے فرمایا نوجوانوں کی جماعت! تم میں جسے بھی نکاح کی استطاعت
ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچی رکھنے والا اور شر مگاہ کی

یَسْتَلْطَمُ قَعْلِيْهِ بِالْقَوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءُ ۖ
چاہیے کہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خواہشات نفسانی میں کمی کا باعث ہوگا۔

۳۳۔ کئی بیویاں رکھنے کے سلسلے میں ۛ

بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ ۖ

۵۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُؤْنِيْ أَخْبَرَنَا هِشَامُ
ابْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ
مَيْمُونَةَ بِسَرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ لَعَنَهَا
فَلَا تُزْعَرُ عَرْوُهَا وَلَا تُزَلُّ لُؤْهَا وَارْقُفُوا فَإِنَّهُ
كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ كَافٍ
يَقْسِمُ لِيَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ ۖ

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي كَيْلَةٍ
وَاحِدَةٍ ذَلِكَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِيْ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا
بَرْزُبُهُنَّ يُدْبِعُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَبْعَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيْمَنِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ ۖ هَلْ
تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ
الْأَمَةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً ۖ

بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا

لِتَزَوِّجَ امْرَأَةً فَلَهُ مَا نَوَى ۖ

۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَيْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ

۵۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن
یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطاء نے
خبر دی کہا کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام المؤمنین مہمور رضی اللہ
عنها کے جنازہ میں شریک تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ، تو
زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو
لے کر چلنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نو بیویاں تھیں، اٹھ کے
لیے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی بلکہ

۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے
ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک
سی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ حضور اکرم کی نو بیویاں تھیں
اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان
کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ۛ

۶۱۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ربعہ نے، ان سے طلحہ ایمی نے، ان
سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
 دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ
نے فرمایا شادی کر لو، کیونکہ اس امت میں بہتر وہ شخص ہے جس کی بیویاں
زیادہ ہوں۔

۳۴۔ جس نے کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی

یا کوئی نیک کام کیا تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔

۶۲۔ ہم سے یحییٰ بن زریعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے،

لہٰذا راجح مطہرات میں سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی کیونکہ آپ بڑھی ہوئی تھیں اس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔

ان سے علقم بن وقاص نے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمل کا مدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے، اس لیے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہوگی اسے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل ہوگی، لیکن جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی نیت سے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے ارادہ سے ہوگی اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

۳۵۔ ایسے تنگدست کی شادی کرانا جس کے پاس صرف

قرآن مجید اور اسلام ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی

بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۳۴۔ ہم سے محمد المنثی نے حدیث بیان کی، ان سے بکئی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہیں تھیں، اس لیے ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے آپ کو ختمی کیوں نہ کریں؟

آنحضور نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

۳۶۔ کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ تم پسند کرو۔ تم میری

جس بیوی کو بھی چاہو گے میں اسے تمہارے لیے طلاق دے

دوں گا۔ اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

سے بھی ہے۔

۶۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے

حمید طویل نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان

بھائی چارہ کو ادا کیا، سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو بیویاں تھیں، انھوں

نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے اہل (بیوی) اور مال میں سے

آدھا لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے

اہل اور آپ کے مال میں بکثرت دے، مجھے تو باز اس کا راستہ بتا دو۔ چنانچہ

آپ بانٹ کر دے دیے اور یہاں آپ نے کچھ پیر اور کچھ گھنٹے کا نفع کیا یا چندوں کے

الحادث عن علقم بن وقاص عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم العمل بالنية واما لامري ما اتوا فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله صلى الله عليه وسلم ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يبتليها فهجرته الى ماها جبر اليه :

باب ۳۵ تزويج المفسر الذي معه

القرآن والإسلام ينفو سهل عن

النبي صلى الله عليه وسلم :

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ أَبِي

مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَخْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُنَّا نَسَاءُ حَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَلَا تَسْتَحْيِي فَنَاهَا عَنْ ذَلِكَ :

باب ۳۶ قَوْلُ الذَّجَلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ

أَخِي زَوْجِي شَتَّتَ حَتَّى أَنْزَلَ لَكَ عَنْهَا

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

حُمَيْدِ الطَّلَوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ

وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَمَنَ عَلَيْهِ أَنْ

يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُرْتُ فِي عَتَى اسْتَوَيْ قَاتَى اسْتَوَيْ

فَدَرَجَ شَيْئًا مِّنْ أَوْقَطٍ وَهَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَأَاهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زبردنگ کی چکنا ہٹ کا اثر دیکھ کر دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ انھیں فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۳۷۔ عبادت کیلئے نکاح سے گریزا دلنے آپ کو خفیہ بنا نا پسندیدہ نہیں ہے

۶۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، ان سے سعید بن مسیب نے سنا۔ بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا (عبادت کے لیے نکاح نہ کرنا) کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضور انھیں اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زید نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ آپ نے تنہا کی اجازت نہیں دی تھی۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آنحضور انھیں تنہا کی اجازت دیتے تو ہم بھی اپنی شہوانی خواہشات کو دبا دیتے۔

۶۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا اس لیے ہم نے عرض کی۔ ہم اپنے آپ کو خفیہ کیوں نہ کرالیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے منع فرمایا پھر ہمیں اس کی اجازت دیدی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے پر ایک مدت تک کے لیے نکاح کر لیں۔ آپ نے ہمیں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ کر سنائی کہ ”ایمان لانے والو! وہ پاکیزہ چیزیں مت حرام کر دو جو تمھارے لیے اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو بلاشبہ اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ اور صبح نے کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، انھیں یونس بن یزید نے، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں

وَصُرْتُ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْجَرٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سَأَلْتَ قَالَ وَزَنَ نَوَاحِي مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَدْلِفْ وَلَوْ بِشَاةٍ

فہر کیا دیا، عرض کی کہ ایک گھلی برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پھر ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَدْرَنَ لَهُ لَا خُتَصِمْنَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ لِيَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلُ لَا خُتَصِمْنَا

۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَعُزُّوهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا لَسْتَ خُصِمْتَ فَهَمَّا عَنْ ذَلِكَ تُدْرَحُصَ لَنَا أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالتَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي بَنُو دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ شَاتٌ وَدَانَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتِ فَلَا أَحَدٌ مَّا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَلِّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ ذَلِكَ فَسَلِّتْ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ وَمِثْلُ

اور مجھے اپنے پرزنا کا خوف رہتا ہے۔ میرے پاس کوئی چیز ایسی بھی نہیں جس پر میں کسی عورت سے شادی کروں۔ حضور اکرم میری یہ بات سنکر خاموش رہے۔ دو بارہ میں نے اپنی ہی بات دہرائی۔ لیکن آپ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ سہ بارہ میں نے عرض کی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! جو کچھ تم کرد گے اسے درج محفوظ میں لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ تم حتی ہو جاؤ یا باز رہو:

۳۸۔ کنزادین کا نکاح، ابن ابی عیسیٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، آپ کے سوانحی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنزادری لڑکی سے شادی نہیں کی:

باب ۳۸۔ الزَّكَاءُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَوْ يَكْفِيكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَاهَا غَيْرُكَ:

۶۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کسی وادی میں اتریں اور اس میں ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کھایا جا چکا ہو، اور ایک درخت ایسا ہو جس میں سے کچھ بھی نہ کھایا گیا ہو تو آپ اپنا اونٹ ان درختوں میں سے کس درخت میں چرائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس درخت میں جس میں سے اچھی چرایا نہیں گیا ہوگا۔ آپ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنزادری لڑکی سے شادی نہیں کی۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتُ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أَكَلَ مِنْهَا وَوَجَدْتُ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي آيَةٍ كُنْتُ تُرْتَعُ بِعَيْرِكَ؟ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا تَعْبُحِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكَرَاهَا:

۶۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے خواب میں دو مرتبہ تم دکھائی گئیں، ایک شخص تمھاری صورت میں اٹھنے پڑنے میں اٹھنے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑے کو کھولا تو اس میں تم تھیں۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا ہی کرے گا۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ حَوْرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أُمُّاتُكَ فَانْقُضْهَا يَا ذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ إِنْ يَأْتِيَنَّ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْصِهِ:

۳۹۔ یا ہی عورتیں۔ ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازدواج کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ اپنی بیٹیاں اور بیٹیاں مجھ سے نکاح کے لیے مت پیش کیا کرو۔

باب ۳۹۔ النِّسَاءِ - وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَتْ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِي تَكُنَّ وَلَا أَحْوَاتِي تَكُنَّ:

۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُدْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعْضِ لِي فَطُوفٌ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْفِي فَخَسَّ لِي عِزَّةٌ كَمَا نَتَّ مَعَهُ فَأَطْلَقَ بَعْضِي كَأَجْوَدَ مَا أَنْتَ رَاكِبٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ كُنْتُ حَاضًا عِنْدَ عَهْدٍ يُعْرَضُ قَالَ يَكْرَأُ أَمْ نَيْبًا قُلْتُ نَيْبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ قَالَ فَلَمَّا دَهَبْنَا لَيْسَ دُخْلُ قَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا أَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِّكُنَّ تَحْتِظُ الشَّعْفَةَ وَتَسْتَحِذُ الْمُعْبِيَّةُ ۝

۶۹۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عُدوے سے واپس ہو رہے تھے۔ میں اپنے اونٹ کو جو سست تھا، تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آگیا اور اپنا نیزہ میرے اونٹ کو چھو دیا۔ اس کی وجہ سے میرا اونٹ چل بٹھا جیسا کہ کسی عہدہ قسم کے اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی ابھی میری شادی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کی کہ شادی شدہ سے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی تم اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کرتی۔ (جابر رضی اللہ عنہ بھی کنوارے تھے) بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ میں داخل ہوتے والے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضورؐ کی دیر طہر عاراً اعدات ہو جائے تب داخل ہونا کہ پریشان بالوں والی لکھا کرے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے بال صاف کر لیں۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو آدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُجَارٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ نَيْبًا قَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذْرَاءِ وَلِغَارِبِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَا عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ ۝

۷۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حواری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایک شادی شدہ عورت سے۔ حضورؐ نے فرمایا کنواری سے اور اس کے ساتھ کھیل کود سے تم نے کیوں پرہیز کیا۔ حواری نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضورؐ کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، مجھ سے انھوں نے آنحضورؐ کا ارشاد اس طرح بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم بھی اس کے ساتھ کھیل کود کرتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی۔

بَابُ تَزْوِيجِ الصَّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا الْأَثَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَرَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَاشِيَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ لَمَّا آتَا

۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے عراب نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ سے

أَخْوَكُ فَقَالَ أَنْتَ أَخْيُ فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ دَعَى
لِي حَلَالٌ ۝

بَابُ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ
خَيْرٌ وَمَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطْقِهِ
مِنْ غَيْرِ ابْتِجَابٍ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ
تَزَكِيَنَّ إِلَى صَالِحٍ نِسَاءً تَزَكِيَنَّ أَهْنَاهُ عَلَى
وَلَدٍ فِي صُغُرِهِ مَا رَعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدٍ ۝

بَابُ ابْتِجَاذِ الشَّرَائِعِ وَمَنْ آخَتَى
تَجَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدِيُّ
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا
رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَبَنَاتُهُ فَعَلَمَهَا فَاحْسَنَ
تَعْلِيمُهَا وَادْرَبَهَا فَاحْسَنَ تَأْدِيبُهَا ثُمَّ آخَتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ دَائِمَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ فِي فَلَةٍ أَجْرَانِ وَ
أَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوْلَاهُ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ
أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ قَدْ كَانَ
الزَّجَلُ يُرْجَلُ قِيَمًا دُرَّتَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَنِظَلٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَتَقَهَا ثُمَّ
أَصَدَّقَهَا ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَيْلِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عرض کی کہ میں آپ کا بھائی ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دین اور اس کی
کتاب کے مطابق تم میرے بھائی ہو اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) میرے لیے حلال ہے۔
۴۱۔ کس سے نکاح کیا جائے اور کون عورت بہتر ہے اور
مرد کے لیے کس عورت کو اپنی نسل کے لیے اپنی رفیقہ حیات
بنانا مستحب ہے۔

۴۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے
ابو الزبیر نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ پر
سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت تزلن کی صالح عورت
ہے، اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال میں
اس کی بہت عمدہ نگہبان دگران ۝

۴۳۔ باندیوں کو ہمستری کے لیے منتخب کرنا اور اس شخص کا ثواب
جس نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے شادی کر لی ۝

۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد
نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن صالح ہمدانی نے حدیث بیان کی
ان سے شعبی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان
کی۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس
بھی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور خوب اچھی طرح دے، اسے
ادب سکھائے اور پوری نرمی اور لگن کے ساتھ سکھائے اور اس کے بعد
اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور اہل
کتاب ہیں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور پھر مجھ پر بھی ایمان
لائے تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جو غلام بھی اپنے آقا کے حقوق بھی
ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اسے دہرا ثواب
ملتا ہے۔ شعبی نے دلپے شاگرد سے اس حدیث کو سنانے کے بعد فرمایا کہ
بغیر کسی مشقت اور محنت کے اسے سیکھ لو۔ اس سے پہلے طالب علموں کو اس
سے کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا اور ابو بکر نے بیان کیا، ان
سے ابو حنین نے، ان سے ابو بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے باندی کو آزاد کیا (نکاح کرنے کے لیے)، اور وہی آزادی اس کا مہر رکھا ہے۔

۴۵۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے

ابْنُ مَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادٍ
ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَمَا
إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارِكَةٌ فَكَرَّ الْحَدِيثَ
فَاعْطَاهَا مَا جَرَّ قَالَتْ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ
وَإِذَا مَنَى أَجَرَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَلَّكَ أُمُّكُ
يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۝

خبر دی، کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے حاد بن زید نے ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے تین مرتبہ کے سوا کبھی ذمہ معنی بات نہیں نکلی، ایک مرتبہ آپ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزے، آپ کے ساتھ آپ کی بیوی سارہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ پھر پوری حدیث بیان کی کہ بادشاہ سے آپ نے سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بہن یعنی دینی بہن کہا، اس بادشاہ نے پھر سارہ رضی اللہ عنہا کو باجر (بجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے (بجرہ رضی اللہ عنہا) کو دیا اور اجر (بجرہ رضی اللہ عنہا) کو میری خدمت کے لیے دلویا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہی (بجرہ رضی اللہ عنہا) بخاری ماں ہیں۔ اے آسمان کے پانی کے بیو! (یعنی اہل عرب) ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا ثِيَابِي عَلَيْهِ بِصِفَتِهِ بَنَتْ حِجِّي فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَبَيْتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْرٍ وَلَا لَحْمٍ أَوْ بِأَنْطَاجٍ فَأَلْفِي فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالشَّمْنِ فَكَانَتْ وَبَيْتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِيَّاكَ أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَّجَهَا فَنَحْنُ مِنْ أَمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُحْجِّجْهَا فَهِيَ وَمِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَدْخَلَهَا وَطَّلَى لَهَا خَلْعَهُ وَمَتَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهُمَا ۝

۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک قیام کیا اور یہیں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا کے ساتھ خلعت کی۔ پھر میں نے آنحضرت کے ولیمہ کی مسلمانوں کو دعوت دی اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت تھا۔ کستر خوان بچھانے کا حکم ہوا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا اور یہی آنحضرت کا ولیمہ تھا۔ بعض مسلمانوں نے پوچھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا اہبات المؤمنین میں سے ہیں یعنی آنحضرت نے ان سے نکاح کیا ہے، یا باندی کی حیثیت سے آپ نے ان کے ساتھ خلعت کی ہے؟ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آنحضرت ان کے لیے پردہ کا انتظام کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اہبات المؤمنین میں ہیں اور اگر پردہ کا اہتمام نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باندی کی حیثیت سے آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر جب کرب کا وقت ہوا تو آنحضرت نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیٹھے کے لیے جگہ بنائی اور آپ کے لیے پردہ ڈالا تاکہ لوگوں کو نظر نہ آئیں ۝

بَابُ مَنْ جَعَلَ عَتَقَ الْأَمَةِ صَدًّا قَرَبًا ۝

۴۳۔ جس نے باندی کی آزادی کر اس کا مہر

قرار دیا۔

۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

حدیث بیان کی، ان سے ثابت اور شعیب بن حجاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۴۴۔ تنگ دست کا نکاح کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی

روشنی میں کہ: اگر وہ تنگ دست ہیں تو اپنے فضل سے اللہ انھیں

مالدار کر دیگا۔

۴۵۔ ہم سے تنبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو آپ کے لیے وقف کرنے حاضر ہوئی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے نظر اٹھا کر انھیں دیکھا۔ پھر آپ نے نظر کو نیچا کیا اور پھر اپنا سر جھکا لیا۔ جب ان خاتون نے دیکھا کہ آنحضور نے ان کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئیں اس کے بعد آپ کے ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان سے میرا نکاح کر دیجیے۔

آنحضور نے دریافت فرمایا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آنحضور نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو ممکن ہے تمھیں کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کچھ نہیں پایا۔ آنحضور نے فرمایا دیکھ لو اگر لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آگئے اور عرض کی اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! میرے پاس لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے پاس ایک تہمد ہے، انھیں (خاتون کو) اس میں سے آدھا دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ تمھارے اس تہمد کا کیا کریں گی، اگر تم اسے پہن گے تو ان کے لیے اس میں سے کچھ نہیں بچے گا اور وہ پہن لیں تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ اس کے بعد وہ صحابی بیٹھ گئے۔ کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد جب وہ کھڑے ہوئے تو آنحضور نے انھیں دیکھا کہ وہ واپس جا رہے ہیں۔ آنحضور نے انھیں بلوایا۔ جب وہ آئے تو آپ نے حدیث بیان فرمایا کہ تمھیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں

عَنْ ثَابِتٍ وَرُشَيْبِ بْنِ الْحَجَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا؛

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُتَسَرِّعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى:

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ

فَضْلِهِ؛

۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَهْبَ لَكَ

لَفْصِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّيْتُ لَهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ (الْمَرْأَةُ)

أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ

أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا

حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ

قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ خِفَافٌ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ

فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَمَّ بَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا

وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ دَاوُودَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ

ثُمَّ رَجَعَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا

مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِنْ رَأَيْتَ قَالَ سَهْلٌ مَا لَكَ

يَدَاؤُ فَلَمَّا يَضَعُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا ذَاكَ إِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ

عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ

فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ

فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا خَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدَهَا فَقَالَ

لَقَدْ وَهَبْنَا عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ لَعَنَهُمُ قَالَ اِذْهَبْ
فَقَدْ مَكَتْكَهَا بِمَا مَكَتَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

بابُ الْوُكُفَاءِ فِي الدِّينِ وَقَوْلُهُ
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ
قَدِيرًا ۝

۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُزُّوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رَيْبَعَةَ
ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مَقَرَّ شَهْمًا بَدْرًا مَقَرَّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَتَّى سَالِمًا وَأَنَّكَ
بُنْتُ أَخِيهِ هُنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ
رَيْبَعَةَ وَهُوَ مَوْلَى لَامِرَةَ مِنْ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَتَّى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ
كَبَتَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ
دَوْرِيَّتَ مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ
إِلَّا بِأَيْهِهِ إِلَى قَوْلِهِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَى أَبِيهِمْ
فَمَنْ تَمَرُّ يُعْلَمُ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَآخًا فِي
الدِّينِ فَجَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ بِنْتُ سَهْلٍ بِنْتُ
الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنُ حُدَيْفَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا نَرَى سَالِمًا وَلَكِنَّا نَرَى أَنَّكَ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا
قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ۝

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُنْبَاءَ عَةَ
بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتِ الْحَجَّ

موتیں یاد ہیں، انھوں نے گن کر بتائیں۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم انھیں حافظہ
سے پڑھ سکتے ہو؟ انھوں نے عرض کی جی ہاں! آنحضرتؐ نے فرمایا پھر جاؤ میں نے
انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس قرآن کی وجہ سے جو تمھیں یاد ہے۔

۷۵۔ نکاح میں کفو دین کے اعتبار سے۔ اور اللہ تعالیٰ
کا ارشاد ”اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے
پیدا کیا پھر اسے دودھ پالیا اور سرسراں میں تقسیم
کیا“

۷۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی۔
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہیر نے خبر دی اور انھیں
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ
عنہ نے، جو ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت کی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ کو لے پا کر بتایا۔
اور پھر ان کا نکاح اپنے بھائی کی لڑکی ہند بنت الولید بن عتبہ بن ربیعہ
رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے آزاد
کردہ غلام تھے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو
دجو آپ ہی کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنا لے پا کر بتایا تھا۔ جاہلیت کے
زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو لے پا کر بنا لیتا تو لوگ اسے
اسی کی طرف نسبت کر کے بلاتے تھے اور لے پا کر اس کی میراث میں
بھی حصہ پاتا۔ آخر جب یہ آیت اتری کہ ”انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب
کر کے بلاؤ“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَمَا لَكُمْ“ تک، تو لوگ انھیں ان کے آباء
کی طرف منسوب کرنے لگے۔ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا تو اسے ”مولا“ اور
”دینی بھائی“ کہا جاتا۔ پھر سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی ثم العامری رضی اللہ
عنہا جو ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا بیٹا

سمجھتے تھے اور جیسا کہ آپ کر عظم ہے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پھر ابو الیمان نے پوری حدیث بیان کی۔

۷۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماء سامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حنباء بنت زہیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا، شاید

قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حَيْثُ وَ
اَسْتَرْحِيْ قَوْلِيْ اَللّٰهُمَّ عَجِّلِيْ حَيْثُ حَبَسْتِنِيْ وَ
كَأَنْتَ تَحْتَ الْمِقْدَارِ مِنَ الْاَسْوَدِۥ

تھانہ ارادہ حج کا ہے؟ انھوں نے عرض کی اللہ گواہ ہے میرا مرض شدید ہے
آنسوؤں نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کر سکتی ہو، البتہ شرط نکالینا کہ جیب
مناسک حج کی ادائیگی دشوار ہو جائے گی تو حلال ہو جائیں گی، یہ کہہ
کر (مرض کی وجہ سے) رُک جائیں گے۔ ضیاء رضی اللہ عنہا مقدمہ بن ماسود

٨٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُبَيِّدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُشْكِلُ الْمَرْأَةَ أَرْبَعٌ لِمَا لَهَا وَلِحَسَمِهَا وَجَمَالِهَا
وَرِدِّئِهَا فَاطْفَرُ يَدَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ ۝

۸۰۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے پہنچی نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے نکاح چار چیزوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور تم دیندار عورت سے نکاح کرو، تمہارے ہاتھ مٹی میں ملیں ۛ

٨١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ يُنْكَلَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ قَالَ لَمْ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ نَعْدَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يُنْكَلَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَحْيَرُ مِنْ مِلِّ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا ۖ

۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن محرز نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (جو صاحب مال و جاہت تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، آنحضرتؐ نے اپنے پاس موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ یہ اس لائق ہیں کہ اگر یہ نکاح کا بیغام بھیجیں تو ان سے نکاح کیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کہیں تو غور سے سنا جائے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم اس پر خاموش ہے۔ پھر ایک دوسرے صاحب گذرے جو مسلمانوں کے غیر اور غریب لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آنحضرتؐ نے دریافت کیا کہ اگر کسی کے ہاں نکاح کا بیغام بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے؟ ان کی بات کہے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا یہ شخص

باب ۴۶ اَلْاَكْفَاءُ فِي الْمَالِ وَتَرْوِجِ
الْبَقْلِ الْمُسْتَرِيَةِ :

۴۶۔ مال میں کھو۔ اور غریب کا مال دار عورت سے نکاح کرنا۔

٨٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَرَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَهْـنَـةَ سَأَلَ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنَّ خِفْتُمْ أَنْ تَقْسُطُوا

۸۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے میث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، اخصی عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت ۵ اور اگر تمھیں خوف ہو

فِي الْبَتَايَ قَالَتْ يَا أَبَتِ اُحْبِبْ هَذِهِ الْيَتِيمَةَ
تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا فَبَرَّعَ فِي حَجَرِهَا وَمَا لَهَا
وَيُرِيدُ أَنْ يُنْقِضَ صَدَاقَهَا فَتَبَوَّعَ عَنْ نِكَاحِهَا
إِلَّا أَنْ يُقْضَىٰ فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ وَ أُمِرُوا
بِنِكَاحِ مَنْ سَوَّاهُنَّ قَالَتْ لَسْتُ أَسْتَفْتِي النَّاسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَلَسْتُ أَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنِكَحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَهُنَّ أَنْ الْيَتِيمَةَ إِذَا
كَانَتْ قَاتَ بَجَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَ
كَسِبَهَا فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً
عَنْهَا فِي فَلَا فِي الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذُوا
غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَيْسَ لَهُنَّ أَنْ تَنِكَحُوهُنَّ إِذَا
بَرَّعُونَ عَنْهَا فَكَيْسَ لَهُنَّ أَنْ تَنِكَحُوهُنَّ إِذَا
رَغِبُوا زَيْنَهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْضَىٰ طَوْلُهَا لَهَا يُعْطَوْهَا حَقُّهَا
الْأَدْنَىٰ فِي الصَّدَاقِ ۝

کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے کہ متعلق سوال کیا۔
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹے! اس آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہوا ورنہ اس کا ولی اس کی خوبصورتی اور سامان
کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو (اور اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، لیکن)
اس کے مہر میں کمی کرنے کا بھی ارادہ ہو، ایسے ولی کو اپنی زیر پرورش یتیم
لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ اس صورت میں انھیں
نکاح کی اجازت ہے۔ جب وہ ان کا مہر پورا ادا کرنے کے سلسلے میں
انصاف سے کام لیں آیت میں ایسے ولیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی زیر پرورش
یتیم لڑکی کے سوا کسی اور سے نکاح کریں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد سوال کیا تو
اللہ تعالیٰ نے آیت ”وَلَسْتُ أَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ“ سے ”وَتَرْغَبُونَ أَنْ
تَنِكَحُوهُنَّ“ کی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں اگر
خوبصورت اور صاحب مال ہوں تو ان کے ولی بھی ان کے ساتھ نکاح میں
اور ان کے نسب میں رغبت رکھتے ہیں اور مہر پورا ادا کر کے۔ لیکن ان میں
حسن کمی ہو اور مال بھی نہ ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور وہ انھیں
چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جس طرح یتیم لڑکیوں کے ولی انھیں اس وقت چھوڑ دیتے ہیں جبکہ ان کی
طرف کوئی میلان خاطر نہ ہو، اسی طرح انھیں اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اگر ان کی طرف میلان خاطر ہو تو ان سے نکاح کر لیں، سو اس کے کہ وہ ان
یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے سلسلے میں بھی ان کا پورا پورا حق انھیں دیں ۝

۴۷۔ عورت کی نحوست سے پرہیز کے متعلق۔ اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد کہ ”بَلَا شَبِيْهَ بَخَّارِيْ بَيُوتٍ أَوْ مَقْتَحَارِيْ بَعُوضٍ“

تمہارے دشمن ہیں۔“

بَابُ مَا يُتَّقَىٰ مِنْ شُرُومِ الْمَرْأَةِ وَ

تَوَلَّيْهَا تَعَالَىٰ إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَرْوَاحِكُمْ

عَنْ دَوَائِكُمْ ۝

۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِيحٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَ
التَّوَلَّيْهَا وَالْفَرْسِ ۝

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّوْمَ عِنْدَ

۸۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے
صاحبزادے حمزہ اور سالم نے اعلان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نحوست عورت میں، گھر میں اور
گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

۸۴۔ ہم سے محمد بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع
نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن محمد عسقلانی نے حدیث بیان کی
ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درخواست کا ذکر کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی، تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔

۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو حازم نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درخواست کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

۸۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، انھوں نے ابو عثمان نہدی سے سنا اور انھوں نے ابو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے مردوں کے لیے عورتوں کے فنز سے بڑھ کر نقصان وہ اند کوئی نکتہ نہیں چھوڑا۔

۴۸۔ آزاد عورت، غلام کے نکاح میں ہے

۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن نے، انھیں قاسم بن محمد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین مسائل وابستہ ہیں، انھیں آزاد کیا اور پھر اقبیلہ دیا گیا رک اگر چاہیں تو اپنے شوہر سے جن کے نکاح میں وہ غلامی کے زمانہ میں تھیں، اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں، کہ "ولا" آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور حضور اکرم گھر میں داخل ہوئے تو ایک ہانڈی (گوشت کی) چولہے پر تھی۔ پھر آنحضور کے لیے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آنحضور نے اس پر دریافت فرمایا رچو لھے پر ہانڈی (گوشت کی) بھی تو میں نے دیکھی تھی۔ عرض کی گئی کہ وہ ہانڈی اس گوشت

کی تھی جو بریرہ کو صدقہ میں ملا تھا اور آنحضور صدقہ نہیں کھاتے حضور اکرم نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ تھا اور اب ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۴۹۔ چار سے زیادہ عورتیں نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ودودا و تینین اور چار چارہ اور علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ "ودودا تینین یا چار چارہ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ الشَّوْمُ فِي شَيْءٍ فَيُفِي الدَّارَ وَالْمَرْأَةَ وَالْفَرَسَ :

۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ فَيُفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةَ وَالْمَسْكِنَ :

۸۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ :

بابُ الْأُحْرَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ :

۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ عِنْتُكَ فَخُتِرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَوْلَا أَنِّي لَمْ أَغْنَيْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِئَتْ إِلَيْهِ خُبْرٌ قَادِمٌ مِنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ كَمْ أَرَا الْبُرْمَةَ قُفِيلَ لَحْمٌ تُصَدَّقُ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلِي الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَذِهِ :

بابُ لَا يَتَزَوَّجُ الْكَافِرُ مِنَ الْكَافِرَةِ :

يَقُولُهُ تَعَالَى مَثْنً وَثُلُثٌ وَرُبْعٌ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْنَى مَثْنً أَوْ ثُلُثٌ أَوْ رُبْعٌ وَقَوْلُهُ جَلَّ

”اولیٰ اجنتہ شئی وثلث وربع“ میں بھی ثنی اور ثلث اور ربع (دو اور تین) اور ہے۔

ذِکْرُهُ اَوْ لَوْ اَجْحَزَهُ مَثْنٰی وَثَلَاثٌ وَرَبْعٌ
تَعْنٰی مَثْنٰی اَوْ ثَلَاثٌ اَوْ رُبَاعٌ ۝

۸۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی۔ انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد یتیم بڑھک ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو۔ ولی سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرنا چاہیے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی اور حسن معاملت نہ کرنا چاہتا ہو اور نہ اس کے مال کے بارے میں انصاف کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس کے سوا ان عورتوں سے شادی کرے جو اسے

۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ خَفْصَةَ أَلَّا تُنْسَبُوا فِي الْيَتَمَةِ قَالَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَرَدَّجُهَا عَلَى مَا لَهَا وَيُسَبِّحُ مَعَهَا وَلَا يَصُولُ فِي مَا لَهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا كَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنٰی وَثَلَاثٌ وَرُبَاعٌ ۝

پسند ہوں۔ در دو، تین یا چار سے

۵۰۔ ”اور تمہاری وہ عورتیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے“ اور رضاعت سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

بَابُ وَأَمَّا تِلْكَ الَّتِي أَرْضَعَتْكُمْ
وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ ۝

۸۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن ابوبکر نے، ان سے عمرہ بنت عبدالرحمن نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک رضاعی چچا کا نام یا اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا فلاں جو آپ کے رضاعی چچا تھے۔ اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جاسکتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں رضاعت ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَآلُهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ نَلَا يَعْرِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَبِيبًا لَعَرَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ لَعَرَّ الرِّضَاعَةَ تَحْرِمُ مَا تَحْرِمُ الْوِلَادَةُ ۝

۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے جابر بن ربیع نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آنحضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور بشر بن عمر نے

۹۰۔ حَدَّثَنَا مسددٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُزَوِّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ قَالَ لَأَنْهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ وَقَالَ لِبَشْرِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَوْلَهُ :

بیان کیا۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے تنادہ سے سنا اور انھوں نے اسی طرح جابر بن زید سے سنا :

۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي أُخْبِرْ بِبَنَاتِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوْ تَحْتِيبِينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَاجِبٌ مَن شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْبِرْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا تَا تُحَدِّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْلَا تَهْمَا لَمْ تَكُنْ زَيْنَبِي فِي جَوْزِي مَا حَنَنْتُ لِي أَنَّهَا لَا بِنْتَ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَآبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَثَوْبِيَّةٌ مَوْلَاةٌ لِزَيْنَبٍ كَهَيْبٍ كَانَ أَبُو هَيْبٍ أَعْتَقَهَا فَارْضَعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو هَيْبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرْحِيْبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتِ قَالَ أَبُو هَيْبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَ كَوْنِي عِزْرًا قِيْتُ سَمِعْتِ فِي هَذِهِ بَعَثَاتِي ثَوْبِيَّةً :

۹۱۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی اور انھیں ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے خبر دی کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن ابوسفیان کی لڑکی سے نکاح کر لیجیے۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم اسے پسند کر دو گی کہ تمہاری سوکن تمہاری بہن بنے، میں نے عرض کی، تمہارا آپ کے نکاح میں تو میں اب بھی نہیں ہوں اور سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جو بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن کو بھی شریک رکھے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ میرے لیے یہ جائز نہیں ہے (یعنی دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا) میں نے عرض کی، سنا گیا ہے کہ آنحضور ابوسلمہ کی صاحبزادی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہارا اشارہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کی طرف ہے۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور اپنی بہنوں کو مت پیش کیا کرو۔ عروہ نے بیان کیا کہ ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی، ابولہب نے انھیں آزاد کر دیا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی موت کے بعد اسے ایک رشتہ دار (عباس رضی اللہ عنہ) نے خواب میں دیکھا کہ برے حال میں ہے اور خواب میں ہی اس سے پوچھا کہ کیسی گزری؟ ابولہب نے کہا تم لوگوں سے جدا ہونے کے بعد میں نے کوئی خیر نہیں دیکھی صرف اس انگلی کے دریدہ سیراب کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ يَقُولُهُ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ آدَا أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ دِمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ :

۵۱۔ جنھوں نے کہا کہ دو سال کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دو پورے سال اس شخص کے لیے جو چاہتا ہو کہ رضاعت پوری کرے“ اور رضاعت کم ہو جب بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اور زیادہ ہو جب بھی۔

۹۲۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے ان سے

۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے یہاں ایک مرد بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ آپ نے اس بات کو پسند نہیں فرمایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یہ میرے (رضاعی) بھائی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا اپنے بھائیوں کے معاملہ میں احتیاط سے کام لیا کرو کہ رخصت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

۵۲۔ رضاعت کا تعلق شوہر سے :

۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوالقیس کے بھائی اربع رضی اللہ عنہ نے ان کے یہاں اندر آنے کی اجازت چاہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا تھے۔ واقعہ یہ کہ حکم نازل ہونے کے بعد ماہیہ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے انھیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آنکھوں کو ان کے ساتھ اپنے طرز عمل کے

متعلق بتایا۔ آنکھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں انھیں اندر آنے کی اجازت دوں۔

۵۳۔ دودھ پلانے والی کی شہادت :

۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن ابی ہریم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے عبید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ ان سے متیب بن حارث رضی اللہ عنہ نے (عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے) بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عقبہ رضی اللہ عنہ نے بھی سنی ہے لیکن مجھے عبید کی حدیث زیادہ یاد ہے۔ عقبہ ابن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میان بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے فلانی بنت فلاں سے نکاح کیا ہے اس کے بعد ہمارے دل ایک عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آنکھوں نے اس پر چہرہ مبارک پھیر لیا۔ پھر میں آپ کے سامنے آیا اور عرض کی وہ عورت جھوٹی ہے۔ آنکھوں نے فرمایا اس (تمھاری بیوی) سے کیسے معاملہ بنے گا۔ جبکہ یہ (حبشیہ) دغوی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دو (حدیث کے راوی) اسماعیل نے اپنی شہادت اور بیچ کی انگلی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ سَكَتًا كَرِهَةً ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ آخِي قَالَ أَنْظُرُونِ مِنْ إِخْوَانِكُنَّ فَإِنَّمَا الرِّمَاحَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ :

بَابُ ثَمَانٍ فِي الْفَعْلِ :

۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ أَخَا أَبِي الْقَيْسِ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ وَهُوَ عَمَلُهَا مِنَ الرِّمَاحَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلَّنِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَذِنَ لَهُ :

بَابُ ثَمَانٍ شَهَادَةُ الْمُرْضِعَةِ :

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ إِسْهَاطِيمٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ سَمْعَتَهُ مِنْ عُقْبَةَ لِكَيْتِي لِحَدِيثِ عَبِيدٍ أَحْضَطُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ يَدُنْ فَلَانِ فَجَاءَتْ نِسَاءُ امْرَأَةٍ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِيَّيْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دِجِي كَذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْ فَاتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ دِجِيهِ قُلْتُ لَأَتَمَّهَا كَذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ رَجَعَا وَقَدْ رَعِمْتَ أَمَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ وَأَشَارَ لِسُفْيَانَ صَبِيحَةَ التَّبَابِكَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبُ :

أَمْرًا لَهُ دِيرُودَى عَنْ يَحْيَى النُّكْدِي
عَنِ الشَّعْبِيِّ بَابِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ
بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فَلَا يَتَزَوَّجُ وَجَبَّ
أُمُّهُ وَيَحْبِي هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ
يُنْتَ بَعْدَ عَلَيْهِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تُحْرَمْ عَلَيْهِ
إِمْرَأَتُهُ وَدَيُّدُ عَنْ أَبِي نَصْرَانَ ابْنِ
عَبَّاسٍ حَرَمَتْهُ ذَا بُو نَصْرَةَ هَذَا لَمْ
يُحْرَمْ يَسْمَعُهُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ دِيرُودَى
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ
وَالْحَسَنِ وَبَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرِمُ
عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرِمُ حَتَّى
يُكْرِمَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي بِجَامِعٍ وَجَوَّزَهُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَهَرُودَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ
الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحْرِمُ وَهَذَا
مَوْسَلٌ ۝

ایک رات اپنے نکاح میں جمع کیا تھا لیکن جابر بن عبد اللہ نے
اس صورت کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں قطع
صلہ رحمی کا اندیشہ ہے۔ گو یہ صورتیں حرام نہیں ہیں کیونکہ اللہ
تعالیٰ کا ارشاد ہے "اس کے (آیت میں مذکورہ محرمات کے)
سوا تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں" مگر میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی
کی بہن سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔ اور
بجلی کندہ سے روایت ہے کہ شعبی اور ابو جعفر نے فرمایا کہ کوئی
شخص اگر کسی لڑکے کے ساتھ اغلام کر لے تو اس کی ماں سے
ہرگز نکاح نہ کرے۔ یہ بجلی (روایت کے راوی) غیر معروف
(بحیثیت عدالت) ہیں اور ان کی روایت کی کوئی روایت مصاب
بھی نہیں کرتی، اور مکرمر، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے
بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو
اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوئی لیکن ابو نصر کے واسطے سے
بیان کیا جاتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسی صورت
میں بیوی کو اس شخص پر حرام قرار دیا تھا۔ ان ابو نصر کا ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے سماع غیر معروف ہے۔ اور عمران بن حصین، جابر بن زید، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ ان حضرات نے
فرمایا کہ (مذکورہ بالا صورت میں یعنی جب کسی شخص نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کر لیا تو اس کی بیوی کا نکاح) اس پر حرام ہو جاتا ہے۔ اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام نہیں ہوگی۔ جب تک وہ اس کی ماں سے واقعی ہم بستری
نہ کرے۔ ابن مسیب، عروہ اور زہری نے (صورت مذکورہ میں) اپنی بیوی کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ زہری نے بیان
کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی بیوی کا اس کے ساتھ رہنا حرام نہیں ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے ۝

بَابُ ذَرَبَاتِ بَنِيكَمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ
مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيَسُ وَ
النِّسَاءُ هُوَ الْجِمَاعُ وَنَسَاءُ بَنَاتُ
وَأَكْبَاهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي التَّحْرِيمِ يَقُولُ
الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ دَسَلَهُ لَمْ حَبِيبَةً
لَا تُعْرِضَنَّ عَلَى بَنَاتِكَ وَكَذَلِكَ
حَلَالٌ وَلَكِنَّ الْبَنَاتِ مَنْ حَلَالٌ

۵۵۔ اور تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری پردش میں رہی
ہیں اور جو تمھاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم نے محبت
کی ہے "ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "دخول، مسیس،
اور نساء" سے مراد جماع ہے اور جنھوں نے کہا ہے کہ بیوی
کے لڑکے کی لڑکیاں بھی حرام ہونے میں شوہر کے لڑکوں کی
طرح ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حبیبہ رضی اللہ
عنها سے فرمایا تھا کہ تم لوگ میرے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو
نہ پیش کرو۔ اسی طرح پوتوں کی بیویاں بیٹیوں کی بیویوں کی طرح

الْأَبْنَاءُ وَهَلْ تَسْتَوِي الرَّبِيبَةُ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ فِي حَجَرٍ دَرَعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهَا إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا
وَسَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ
ابْنَتِهِ ابْنًا ۝

۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ
قَالَ فَاِنْعَلْ مَاذَا أَكُلْتَ تَنْكِحُ قَالَ أَحْبَبْتَنِي قُلْتُ
لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبْتُ مَنْ شَرِكَنِي نِكَاحًا
قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَّغْنِي أَتَاكَ تَخْطُبُ
قَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ كَذَبْتُ
رَبِيبَتِي مَا حَدَّثْتُ لِي أَرْضَعْنِي وَأَبَاهَا تَوْبِيحٌ فَلَا
تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِي كُنَّ وَلَا أَخَوَاتِي كُنَّ وَقَالَ
الْكَبَيْثُ حَدَّثَنَا هَشَامٌ ذُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ۝

ہیں۔ اور کیا ایسی لڑکیوں کو بھی ”رہیبہ“ کہا جاسکتا ہے جو
اپنی ماں کے شوہر کی پرورش میں نہ ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی ایک رہیبہ (زینب بنت ام سلمہ) کو نکاحات کے لیے
ایک صاحب کے حوالہ کیا تھا اور حضور اکرم نے اپنے نواسے
(حسن بن علی رضی اللہ عنہا) کو بیٹا کہا تھا۔

۹۵۔ ہم سے حمید نے بیان کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے
ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب
رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
عرض کی یا رسول اللہ! (ابو سفیان کی صاحبزادی) آپ کا کچھ میلان
ہے؛ حضور اکرم نے فرمایا پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا۔ میں نے عرض
کی کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا تم سے پسند
کر دوں گا؟ میں نے عرض کی میں کوئی تنہا قوموں نہیں (بلکہ میری دوسری
سوکھیں ہیں ہی) اور میں اپنی بہن کے لیے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے
ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ
میرے لیے حلال نہیں ہیں (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا
جاسکتا) میں نے عرض کی کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضور نے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی لڑکی کے پاس؟
میں نے عرض کی کہ جی ہاں آنحضور نے فرمایا۔ اگر وہ میری رہیبہ (بہوی کے سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ مجھے
اور اس کے والد کو تو بہرے دو وہ پلا یا تھا۔ تم لوگ میرے لیے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔ اور لیث نے بیان کیا ان سے ہشام
نے حدیث بیان کی کہ ان (ام سلمہ کی صاحبزادی) کا نام درہ بنت ابی سلمہ تھا ۝

۵۶۔ (اور تم پر حرام ہے کہ) ”تم دو بہنوں کو ایک ساتھ (نکاح میں)
جمع کرو۔ سوا اس کے جو گزر چکا“ (ذکر وہ معاف ہے)

۹۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں
عروہ بن زبیر نے خبری اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے
خبری کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ!
میری بہن (عروہ) بنت ابی سفیان سے آپ سے نکاح کر لیں۔ آنحضور نے
فرمایا اور تمہیں بھی پسند ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں کوئی میں تنہا تو ہوں
نہیں۔ اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی
شریک ہو جائے۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ میرے لیے حلال نہیں ہے میں نے

بَاب ۵۶ دَانَ تَجْمَعُونَ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۝

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْكَبَيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ
أَخْبَرَتْ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أُحِبُّ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينِ قُلْتُ لَعَمْرُ
لَسْتُ بِمُحَلِّبَةٍ وَآحَبْتُ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ
أُحِبُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ
لَا يَحِلُّ لِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا لَخَدَّتُ

عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے اس طرح کی باتیں سننے میں آتی ہیں کہ آپ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی عاجزادی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے دیانت فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹوکی سے! میں نے عرض کی کہ جی ہاں! فرمایا اللہ گواہ ہے۔ اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی ٹوکی ہے۔ مجھے

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

۵۷۔ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی عورت سے

نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

۹۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عامر نے خبر دی انھیں شعبی نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع کیا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔ اور داؤد اور ابن عون نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے؟

۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابوالترناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں ابوالترناد نے، انھیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع کیا جائے (زہری نے کہا کہ) ہم سمجھتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ بھی حرام ہونے میں اسی درجہ میں ہے کیونکہ عروہ نے مجھ سے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رضاعت سے بھی ان تمام رشتہوں کو حرام کہ جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں؟

۵۸۔ نکاح شغارہ

۱۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ

آتاکَ مُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ لَعَنَ قَالَ قَدْ لَعَنَ كَذَبْتُمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَدَّثْتُ لِي لَهَا لَا بِنْتَ أَخِي مِنَ الرَّمَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضْنِ عَلَيَّ بَنَاتِيكَ وَلَا أَخَوَاتِيكَ؟

اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا، تم لوگ میرے لیے اپنی ٹوکوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو؟

باب لا تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى

حَمَتِهَا؟

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا؟

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي نَيْبِمَةُ ابْنُ دُوَيْبٍ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا - فَزَيَّ حَالَةَ أَيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَرَمُوا مِنَ الرَّمَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ؟

باب الشغار

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَامِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مَنْ لَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ الزَّانُو ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا مَدَائِيْ.

باب ۱۰۱۔ حَلُّ لِسْرَاةٍ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ.

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ حَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَنْجِي الْمَرْأَةَ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ تَرْجِي مَنْ تَفَاءَلُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى رَمَكَ إِلَّا لِيَسَارِعَ فِي هَذَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمَوْدُبِيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِزَيْدٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

باب ۱۰۲۔ نِكَاحُ الْمُحْرِمِ.

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَبْنَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوً مُحْرِمًا.

باب ۱۰۳۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ أَجْرًا.

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَإِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَنِ الْمُحْرِمِ الْأَهْلِيِّيِّ زَمَنَ حَبِيرٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے "نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ دوسرا شخص اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دے گا اور دونوں کے درمیان مہر کا بھی کوئی معاملہ نہ ہو ۵۹۔ کیا کوئی عورت کسی کے لیے اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟

۱۰۱۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان کے والد نے بیان کیا کہ حوالت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا تھا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک عورت اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتے شرعاً نہیں۔ پھر جب آیت "ترجی من تشاء منہن" نازل ہوئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی رضا کے معاملے میں جلدی کرتا ہے۔ اس کی روایت ابو سعید مودب اور محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے کی، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ بعض نے اپنی روایت میں دوسرے کی روایت کے مقابلہ میں اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۰۲۔ حالت احرام میں نکاح۔

۱۰۲۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر بن زید نے حدیث بیان کی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۰۳۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔

۱۰۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے زہری سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے حسن ابن محمد بن علی اطلال کے بھائی عبد اللہ نے اپنے والد (محمد بن الحنفیہ) کے واسطے سے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور بیاہ تو گھر کے گوشہ سے جنگ خیبر کے زمانہ میں منع فرمایا تھا؟

۴۰-۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حزمہ کے بیان کیا، کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے عورتوں کے ساتھ نکاح متہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا تھا تو آپ نے اس کی اجازت دی پھر آپ کے ایک مولیٰ نے آپ سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری یا عورتوں کی کمی یا اسی جیسی صورتوں میں ہر گز تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے بیان کیا، ان سے حسن بن محمد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے تم نکاح متہ کر سکتے ہو اور ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ مجھ سے ایاس بن سلمہ بن الاکوع نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد اور عورت متفق ہو جائیں (ایک ساتھ رہنے پر) اور کوئی مدت متعین نہ کریں تو اسے تین دن تک ساتھ رہنے پر عمل کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ تین دن سے زیادہ اس اتفاق کو رکھنا چاہیں یا ختم کرنا چاہیں، تو انھیں اس کی اجازت ہے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں یہ حکم صرف ہمارے (صحابہ) ہی کے لیے تھا یا تمام لوگوں کے لیے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ اس کا حکم علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کر دیا کہ یہ مرسوم ہو چکا ہے :

۶۲- عورت کا اپنے آپ کو کسی صالح مرد کے لیے پیش کرنا :

۶۰-۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مرحوم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو انھوں کے لیے پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بولیں کہ: کیسی بے حیا عورت تھی، ہائے

۴۰-۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سِوَالٍ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ لَنَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ بَلَدُهُ أَذْ نَحْنُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ عَوْرَتُونَ كَمِي يَا اِسى جیسی صورتوں میں ہر گز تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں !۔

۵۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا مَا تَسْتَمْتِعُونَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَذِنَتْ لَكُمَا نَسَارُكُمَا مِمَّا أَدْرَجْتُمَا شَيْءٌ كَانَ لَكُمَا حَاشَاكُمْ أَمْ لِلنَّاسِ عَاقِبَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ بَيَّنَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسْرُوحٌ :

بَابُ عَرَضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ

الصَّالِحِ :

۶۰-۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الْبُنَاتِي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ قَالَ أَنَسُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَاكَ فِي حَاجَةٍ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَ سَوَآتَا وَ سَوَآتَا قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ رَغِبْتُ فِي النَّيِّبِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَرَصَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهَا؛

بلے شرعی! لمئے بے شرعی! انس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا وہ تم سے بہتر تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انھیں توجہ تھی اس لیے انھوں نے اپنے آپ کو آنحضور کے لیے پیش کیا۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ مِرْعَنَ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَصَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدَّ جَنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالِ أَذْهَبُ فَإِلَيْكَ دَلُوا خَائِمًا مِنْ حَيِّدٍ فَذَاهِبَ ثُمَّ رَجِعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَائِمًا مِنْ حَيِّدٍ وَتَكُنْ هَذَا لَأَرَى دَلَّهَا يَنْصُفُهَا قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِذَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ يَا نَارِكَ إِنْ لَبِثَتْهُ لَوْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَكَانَ لَبِثَتْهُ لَوْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا كَانَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَاةٌ أَوْدَعِي لَكَ فَقَالَ لَكَ مَا ذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورَةٍ يُعَادُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ كُنْتَ كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟

۱۰۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک خاتون نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کیا۔ پھر ایک صاحب نے آنحضور سے کہا کہ یا رسول اللہ! ایک نکاح مجھ سے کر دیجیے، آنحضور نے دیانت فرمایا تمھارے پاس (مہر) کسے کے لیے، کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، آنحضور نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، خواہ لمبے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آ گئے۔ اور عرض کی اللہ گواہ ہے میں نے کوئی چیز نہیں پائی مجھے لمبے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہم میرے پاس ہے اس کا آدھا انھیں دے دیجیے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی (کڑنے کی جگہ اور حصے کے لیے) نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ تمھارے اس تہم کا کیا کرے گی، اگر یہ اسے پس لے گی تو تمھارے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا اور اگر تم پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہیں بچے گا پھر وہ صاحب بیٹھ گئے، دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے (اور جانے لگے) تو آنحضور نے انھیں دیکھا اور بلایا، یا انھیں بلایا گیا درود کی کمان الفاظ میں شک تھا) پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے انھوں نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ چند سورتیں انھوں نے گنائیں، آنحضور نے فرمایا کہ تم نے تمھارے نکاح میں انھیں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمھیں یاد ہے۔

باب ۶۳ عَرَمَنِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ اخْتَتَهُ

عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جِئَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ حُنَيْنِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنَ الْمُصَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَوَّجَ بِالْمَدِينَةِ

۶۳۔ کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر کے لیے پیش کرنا

۱۰۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ جب آپ کی صاحبزادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا (اپنے شوہر) حنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور حنیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ کی وفات مدینہ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي
فَلَيْسَتْ لِي بَالِي ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا
أَتَزَوَّجَ بِنُورِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
فَقُلْتُ لَنْ يَسْتُرَ زَوْجَتَكَ حَفْصَةَ يَنْتِ هَمْرُ
فَعَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ وَكُنْتُ أَوْجَدُ
عَلَيْهِ مَنِي عَلَى عُثْمَانَ فَلَيْسَتْ لِي بَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهَا إِيَّاهُ
فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّتْ وَجَدْتَ عَلَى جَبِّهِ
عَرَضْتَ عَلَى حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ
عُمَرُ قُلْتُ لَعَنَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْفَعْنِي أَنْ
أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا رَأَيْتُ كُنْتُ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لَوْ فُتِّي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا ۝

منورہ میں ہوئی تھی۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن
عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کو
پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے کچھ
دنوں تک انتظار کیا پھر مجھ سے انھوں نے ملاقات کی اور کہا کہ میں اس
فیصلہ پر پہنچا ہوں کہ آج کل نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو
میں آپ کی شادی حفصہ سے کروں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اور
مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کے اس طرز عمل پر مجھے عثمان رضی اللہ عنہ
کے معاملہ سے بھی زیادہ رنج ہوا، کچھ دنوں تک میں خاموش رہا۔ پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے آنحضرتؐ
سے اس کی شادی کر دی۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور
کہا کہ جب تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے سامنے پیش کیا تھا تو
اس پر میرے طرز عمل سے تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی کہ میں نے تمہیں اس کا
کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ہوئی
تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے جو کچھ میرے سامنے رکھا تھا
اس کا جواب میں نے صرف اس لیے نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے اور میں حضور اکرم کے راز کو افشاء نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر آنحضرتؐ چھوڑ دیتے
تو میں حفصہؓ کو قبول کر لیتا ۝

۱۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے یزید بن ابی حنیبلہ نے، ان سے عروک بن مالک نے اور انھیں
زیب بنت ابی سلمہ نے خبر دی کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں معلوم ہوا ہے کہ آنحضرتؐ درہ بنت ابی سلمہ
سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا میں اس سے اس کے
باوجود نکاح کر سکتا ہوں کہ ام سلمہ میرے نکاح میں پہلے ہی سے ہیں اور اگر
میں ام سلمہ سے نکاح نہ کیے ہوتا جب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں تھی
اس کے والد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَنِيبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ
يَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَخَدَّ شَا
أَتَيْتُكَ نَارِيحَ حُدَّةٍ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلِي أُمَّ سَلَمَةَ كَوُ
لَهَا نَزَحٌ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي لَأَنَّ أَبَا هَا
أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ ۝

۱۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (اور تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں
کہ تم ان (زینب عدت) عورتوں کے پیغام نکاح کے بارے
میں کوئی بات اشارہ کہو یا (یہ ارادہ) اپنے دلوں میں ہی

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ
النِّسَاءِ أَدَّأَلْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمَ

پرشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غفور
علیم" تک۔ "اکنتم" بمعنی اضرتم ہے۔ ہر وہ چیز جس کی
حفاظت کرو اور چھپاؤ وہ "مکنون" کہلاتی ہے۔

۱۱۰۔ مجھ سے طلق نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے
منصور نے، ان سے مجاہد نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "فیرا
عرضتم" کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت سے جو عدت میں ہو،
کہے کہ میرا ارادہ نکاح کا ہے اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی صلح عودت
میسر آجائے اور قاسم نے فرمایا کہ (تقریبن یہ ہے کہ) وعدہ عودت سے
کہے کہ تم میری نظریں خریف ہو اور میرا میلان تمہاری طرف ہے اور اللہ
تمہیں بھلائی پہنچائے گا یا اس طرح کے جملے۔ عطاء نے فرمایا کہ تقریبن د
کتنا یہ سے کہے صاف صاف کہے (مثلاً) کہے کہ مجھے منوریت ہے۔
اور تمہیں بشارت ہو اور تم اللہ کے فضل سے کھری ہو اور عورت اس کے
جواب میں کہے کہ تمہاری بات میں نے سنی ہے (بھرا حتم کوئی وعدہ
نکرے۔ ایسی عورت کا دلی بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے اور
اگر عورت نے زنا عدت میں کسی مرد سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور پھر بعد
میں اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تواعدہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

۶۵۔ شادی سے پہلے عورت کو
دیکھنا +

۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حامد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ (نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ
دجبریل علیہ السلام، رشیم کے ایک کڑے میں تمہیں لیے آیا اور مجھ سے کہا
کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو تم
تمہیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی
پورا کرے گا۔

۱۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک

اللہ الْآيَةِ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ
اَكُنْتُمْ اَصْحَابَكُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ
دَاخِرٌ مِّنْهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ

۱۱۰۔ وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا تَائِدٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيمَا عَزَّ مِنْهُمْ يَقُولُ
إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوْ رَدَّدْتُ أَتَى تَيْسَرَ لِي
أَمْرًا مَّا حَيْثُ قَالَ لَقَيْتُهُ يَقُولُ إِنَّا عَلَى كَوْنِنَا
قَرَابَىٰ نِيكَ أَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكَ خَيْرًا
أَزْ تَحْزُنُ لَكَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُعْرِضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ
إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرْ وَأَنْتَ بِحَمْدِ اللَّهِ نَافِقَةٌ وَ
تَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا
يُؤَاعِدُ وَلَيْسَ بِهَا بَعِيرٌ عَلَيْهَا وَإِنْ قَاعَدَتْ رَجُلًا
فِي عِدَّتِهَا فَتَرَ لَكَ حَاجَتَا بَعْدَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا
وَقَالَ الْحَسَنُ وَلَا تَوَاعِدُ ذَهْنَ مِرًّا أَلَّا تَدِينَا كَر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْكِتَابُ أَجَلُهُ تَقْضَى الْوَدْعَةُ
مِنْ اس سے نکاح کیا تو دونوں میں تفریق نہیں کرائی جائے گی (بلکہ نکاح صحیح ہوگا، حسن نے فرمایا کہ "فلا تواعدہن من اسے مراد زنا ہے۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "الکتاب اجلہ" سے مراد عدت کا پورا ہونا ہے۔

يَادِبُ السَّطْرِ إِلَى الْمِرْآةِ قَبْلَ
التَّزْوِيجِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابِتُكَ فِي الْمَنَامِ
يُبْعِي إِلَيْكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَبِيرٍ فَقَالَ لِي
هَذِهِ أَمْرُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ دُبُحِكَ الثَّوْبَ
فَوَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ نِيكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ
اللَّهِ يُمِصُّهُ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا تَنْتِيَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَمْرًا جَاءَتْ

خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو مہر کرنے آئی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی طرف دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر نیچے کر لی اور سر کو جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے صحابہ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! اللہ گواہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ آنحضورؐ نے فرمایا اور دیکھ لو، اگر ایک سوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے سوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا ہتھ ہے۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے پاس چادر بھی نہیں تھی ان صحابی نے کہا کہ ان خاتون کو اس تہد میں سے آدھا عنایت فرما دیجیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ تمہارے ہتھ کا کیا کرے گی، اگر تم اسے پہن گے تو اس کے لیے اس میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس کے بعد وہ صاحب بیٹھ گئے اور دیکھ بیٹھے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس جاتے ہوئے دیکھا اور انھیں بلانے کے لیے فرمایا، انھیں بلایا گیا۔ جب وہ آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس قرآن مجید کتنا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انھوں نے ان سورتوں کو گنایا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ جاؤ میں نے اس خاتون کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کی وجہ سے دیا جو تمہارے پاس ہے۔

۶۶۔ جن حضرات نے کہا کہ عورت کا نکاح ملے بغیر صحیح نہیں۔

بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ”پس انھیں روکے مت رہو“ اس آیت میں بیاہی اور کنواری دونوں طرح کی عورتیں داخل ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور عورتوں کا نکاح مشرکین سے مت کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں“ اور ارشاد ہے کہ ”اور اپنے میں سے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِدْتُ لِأَهْبَ لَكَ تَسْبِيحًا فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ لَمْ يَقْبِضْ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَدَرَيْ جَنِينَهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ يَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ دَكْوًا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا الزَّارِجِيُّ قَالَ سَهْلٌ تَالَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مَعَهُ شَيْءٌ وَ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ فَجَلَسَهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوتِرًا فَأَمَرَهُ بِهَ خَدَّجِي فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مِثْرَةَ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَدَهَا قَالَ أَتَقْرَأُوهَا عَنْ طَهْرٍ قُلَيْدِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْكُمْهَا بِمَا مَلَكَتْ مِنَ الْقُرْآنِ

باب مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا تَعْزِلُوهُنَّ مَدَّخَلٍ بَيْنَهُمُ النِّقَابِ وَكَذَلِكَ يُكْرَهُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا النَّسْرَةَ حَتَّى يُوْمِنُوا وَقَالَ وَانْكِحُوا الْأَيَّالِي مِنْكُمْ

لائٹوں اور میاؤں کا نکاح کراؤ۔

۱۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے امین وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ابن شہاب نے ان سے، کہا کہ مجھے عہدہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے۔ ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا ہر دے کر اس سے نکاح کرتا، دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا کہ فلاں شخص کے پاس (جو اشراف میں سے ہوتا) جلی جاؤ اور اس سے صحبت رکھو۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھو تا بھی نہیں۔ پھر جب دوسرے مرد سے اس کا محل ظاہر ہو جاتا جس سے وہ ماضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو محل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا، ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھی نسل سے پیدا ہو یہ نکاح ”نکاح استبصار“ کہلاتا تھا۔ نکاح کی ایک قسم یہ بھی کہ چند افراد جن کی تعداد دس سے کم ہوتی کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت رکھتے پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی، تو وضع محل پر چند دن گزرنے کے بعد اپنے تمام آشناؤں کو بلا لاتی۔ اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا، سب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا حاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے بچہ جنا ہے، اے فلاں! یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جن کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو رکھتی نہیں تھی۔ یہ کہیاں ہوتی تھیں۔ اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھی جو نشانی سمجھے جاتے تھے، جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنمی تو اس کے پاس آنے جانے

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ رَوَيْتُنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُذُوهُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةٍ أَحَدُهُمْ كَيْفَ كَانَ مِنْهَا نِكَاحُ التَّائِسِ أَيْ يَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَرْيَتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُصِدُّهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَنِكَاحُ الْأَحْرَكَ أَنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ لَا مَرَاتِي إِذَا طَلَقْتُ مِنْ طَهْرَتِي أَرْسَلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْصِرْنِي مِنْهُ وَ يَنْكِحُهَا زَوْجَهَا وَلَا يَسْتَبْصِرُ أَبَدًا حَتَّى يَنْبَغِيَنَّ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْصِرُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا دُجُجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَلَا كَمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغِيَّةٌ فِي تَحَايَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحُ الْإِسْتِبْصَارِ وَنِكَاحُ الْخُرْجَتِيمِ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشْرِ فَيُصِدُّ خُلُونَ عَلَى الْمُرَاةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا وَإِذَا حَمَلَتْ وَدَضَعَتْ وَمَرَّ عَلَيْهَا لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَفْعَلَ حَمْلُهَا أَرْسَلَتْ الْكَبِيرَةَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَسْتَنْبِغَ حَتَّى يَخْتَلِعُوا عَنْهَا نَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدَتْ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تَسْتَبْصِرُ مَنْ أَحَبَّتْ بِأَسْمِهِ فَيَلْجِئُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَنْبِغَ بِهِ الرَّجُلُ وَنِكَاحُ التَّائِسِ يَخْتَلِعُ النَّاسُ الْكَافِرُ فَيُصِدُّ خُلُونَ عَلَى الْمُرَاةِ لَا تَمْتَنِعُ وَمَنْ جَاءَهَا وَهِيَ الْبَغَايَا لَمْ يَنْصِبْنَ حَتَّى أَتَاهَا بِهَيِّتَ رَايَاتٍ يَكُونُ عَلِمًا فَمَنْ آوَاهَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا حَمَلَتْ لَحْدَهَا وَدَضَعَتْ حَمْلُهَا يَجْعَلُهَا لَهَا وَدَعَا أَرْهَمُ الْفَقَاةَ ثُمَّ

والے جمع ہوتے اور کسی قیافہ شناس کو لانے اور بچے کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا ہو جاتا اور اس کا بیٹا کہا جاتا، اس سے کوئی انکار نہیں کرتا تھا پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کو باطل قرار دیا، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کے مطابق آج کل لوگوں کا عمل ہے :

۱۱۴۔ ہم سے بخاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ”وہ دآیات بھی“ جو تھیں کتاب کے اندر ان یتیم لڑکیوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنہیں تم وہ نہیں دیتے ہو جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور اس سے بیزار ہو کر ان سے نکاح کرو۔ ایسی یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کی پرورش میں ہو، ممکن ہے کہ ان کے مال و جائیداد میں بھی شریک ہو، وہی لڑکی کا زیادہ مقدار ہے لیکن وہ اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتا البتہ اس کے مال کی وجہ سے اسے روکے رکھتا ہے اور کسی دوسرے سے اس کی شادی

نہیں ہونے دیتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک بنے (لڑکی کے واسطے سے)

۱۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں عمر بن عبدی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سالم بن زہری، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ابن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ سے بیوہ ہوئیں، ابن حذافہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور بدر کی جنگ میں شریک تھے۔ آپ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور انہیں پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس معاملہ میں غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں اس نتیجہ پہنچا ہوں کہ ابھی نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

۱۱۶۔ ہم سے احمد بن ابی عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان

الْحَقُّ وَاللَّهَ مَا يَلْتَمِزُ يَرُونَ قَالَتْ طَافَ بِهِ وَدَعَى ابْنَةً لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا بَوَّثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ :

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُشْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتِمِّ الْيَسَاءِ إِلَّا فِي لَا تَوْتُوهُنَّ مَا لَيْتَ لَهِنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ يَكُونَ شَرِيكَةً فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا فَيَرْغَبُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضَلُهَا مَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرُهُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرِكَ أَحَدٌ فِي مَالِهَا :

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ثَوَّقِي بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّ يَتِيمَةً أَكَلْتُ حَقَّكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِهَا فَلَقِيتُ لَبَابِي ثُمَّ لَقِيتُ فَقَالَ بَدَأَ إِلَيَّ أَنَّ لَدَا أَتَزَوَّجُ يَرْجُو هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنَّ يَتِيمَةً أَكَلْتُ حَقَّكَ حَفْصَةَ :

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ

یونس نے، ان سے حسن نے آیت "فلا تغفلوا عن" کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن لبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ لیکن جب مدت پوری ہوئی تو وہ شخص میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے (اپنی بہن کا) نکاح کیا، اسے عہداری بری بنایا اور تمہیں عزت دی۔ لیکن تم نے اسے طلاق دے دی اور اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ مگر نہیں خدا کی قسم اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔ وہ شخص بذات خود بھی مناسب تھا اور عزت بھی اس کے یہاں والہیں مانا جا سکتی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "تم عورتوں کو دو کو موت" میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب میں کر دوں گا۔ بیان کیا کہ پھر انھوں نے اپنی بہن کی شادی اس شخص سے کر دی۔

فَلَا تَعْصُلُوهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أَحْتَايَ مِنْ تَجْلٍ لَطَلَقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَتْ وَيَخْطُبُهَا فَخَلْتُ لَهُ زَوْجَتِكَ وَفَرَشْتُكَ وَكَرَّمْتُكَ فَطَلَقَهَا ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا قَالَ اللَّهُ لَا تَعُودُ لِيكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلٌ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَمَا نَزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْصُلُوهُنَّ فَخَلْتُ الْأَنْ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا لِأَيَّتُهَا ۝

۶۷۔ جب دلی خود لوہی سے نکاح کرنا چاہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ان خاتون کے زیادہ حقدار تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک صاحب سے کہا اور انھوں نے آپ کا نکاح پڑھایا۔ ابو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالہ کرتی ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے تم سے نکاح کیا۔ عطاء نے فرمایا کہ (ایسی صورت میں) کسی کو گمراہ بنا لینا چاہیے کہ میں نے تمہارے نکاح کیا یا اس کے خاندان کے کسی فرد سے کہنا چاہیے کہ وہ نکاح کرادے، سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں اپنے آپ کو انھوں کو کہہ کر دیتی ہوں۔ پھر ایک

باب ۶۸۔ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ وَخَاطَبَ الْمُغِيرَةَ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَدْلَى النَّاسِ بِهَا فَا مَرَدَجَلًا فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَدِمَ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكَ لِي أَلَيْسَ قَالَتْ لَعَنَ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتِكِ وَ قَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدُ آتَى قَدْ تَكَلَّمْتَكَ أَدْلَى مَرَدَجَلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبْ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَكَ نَفْسِي لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوَّجْنِيهَا ۝

۱۱۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور آپ سے عورتوں کے بارے میں مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں مسئلہ بتا سکے" آخر آیت تک۔ فرمایا کہ یہ آیت تیمم لوگ کے بارے میں نازل ہوئی جو کسی مرد کی

۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِمْ إِلَى الْآخِرِ الْأَخِيرِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرَّ كُنْهُ فِي مَالِهِ خَيْرٌ عَبَّ

عَنْهَا أَنْ تَنْزَوْجَهَا وَيَكْرِهَ أَنْ يُنْزَوْجَهَا غَيْرَ
كَيْدٍ خُلِيَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيَمَتُهَا فَتَرَاهَا هُوَ اللَّهُ
عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسًا تَجَازَعْنَا أَمْرًا تَعْرِضُ لِنَفْسِهَا عَلَيْهِ
فَنَحْمَقُ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ لَهَا يَرُدُّهَا فَقَالَ
رَجُلٌ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ لَرَجُلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَعْنِدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ
وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
وَلَكِنْ أَشَقُّ بَرْدِي هَذِهِ فَأَعْطِيَهَا التَّيْصَفَ
وَأَخَذَ التَّيْصَفَ قَالَ لَا أَهْلَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
كُنِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

پردش میں ہو۔ وہ مرد اس کے مال میں بھی شریک ہو اور اس سے خود نکاح کرنا
چاہتا ہو اور اس کا نکاح کسی دوسرے سے کرنا پسند کرتا ہو کہ کہیں
دوسرے شخص اس کے مال میں داخل نہ بن جائے اس عرض سے وہ لوگ کورہنے
رکھے تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے ۝

۱۱۸۔ ہم سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خاتون آئیں اور اپنے آپ کو
آنکھوں کے لیے پیش کیا۔ آنکھوں نے انھیں نظر نیچے اور ادا پر کر کے دیکھا
اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنکھوں نے دریافت
فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو
کچھ بھی نہیں۔ آنکھوں نے دریافت فرمایا کہ آپ کی انگوٹھی بھی نہیں؟ انھوں
نے عرض کی کہ ہاں ایک انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی چادر بچھاؤں
کے اُدھی انھیں دیدوں گا اور اُدھی خود رکھوں گا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ نہیں
تمہارے پاس کچھ قرآن بھی ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہے۔ آنکھوں نے

فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمہارے ساتھ ہے۔

باب النکاح الرّجل وکدّ الصّغار
یَقُولُهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ لَمْ يَحْضُرُوا
فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةً أَشْهُرٍ قَبْلَ
الْبُلُوغِ ۝

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ
سِنِينَ دَاخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَ
مَكَلَّتْ عِنْدَهُ تِسْعًا ۝

۶۸۔ کسی شخص کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے (عدت کے سلسلے میں) کہ ”اور وہ عورتیں جنہیں
ابھی حیض نہ آتا ہو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بالغ ہونے سے
پہلے کی عدت تین مہینے رکھی ہے ۝

۱۱۹۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عائشہ نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا
تو ان کی عمر چھ سال تھی، نو سال کی عمر میں رخصت ہو کر آنکھوں کے پاس
آئیں اور نو سال تک آنکھوں کے ساتھ رہیں۔

باب تزویج الرّآب ابنته من الایم
وَقَالَ عُمَرُ خَطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَنكَحَتْهُ ۝

۶۹۔ باپ کا اپنی بیٹی کا نکاح امام سے کرنا اور عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام
نکاح میرے پاس بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آنکھوں سے کر دیا ۝

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرُ بْنُ أَصْبَاحٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ذَاتِي بَحَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَرِ بْنِ قَالِ هِشَامٌ وَأُنْتُ أَتَّهَا كَأَنْتَ حَتَّى تَسْمَعَ سِنِينَ

باب اس سلطان دینی لے قلیل الشیہ
صلی اللہ علیہ وسلم زوہا کھا ہما
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فِقَامَتَ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ تَزَوَّجْنَاهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيتُهَا إِنِّي أَكُفُّكَ لَهَا إِذَا رَأَيْتُ لَكَ مَا لَمْ تَكُنْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجَدَ شَيْئًا فَقَالَ أَلَيْسَ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَوْ بَعِدَ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَ سُورَةُ كَذَا لِسُورَةٍ سَمَّاهَا فَقَالَ تَزَوَّجْنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارا نکاح ان خاتون سے ان سورتوں کی وجہ سے کیا جو تمھارے پاس ہیں

باب لا ینکح الادیب دغیرہ انیکر
والنیب الا برضاها

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَوَى حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحِ الْأَبْرَحَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ وَلَا تُنْكَحِ الْبُكَرَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ

۱۲۰۔ ہم سے معتبیر بن اسباح نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آن نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی، رخصت کر کے لائے تو عمر نو سال تھی۔ ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ آنحضرت کے ساتھ نو سال تک رہیں

۷۰۔ سلطان بھی دلی ہے، جو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خاتون سے، اس ارشاد کے کہ ”میں نے تمھارا نکاح اس سے اس قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے ساتھ ہے۔“

۱۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ دیر تک کھڑی رہیں اس کے بعد ایک صاحب نے کہا کہ اگر آنحضرت کو ان کی ضرورت نہ ہو تو ان کا نکاح مجھ سے فرما دیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس انھیں بھر میں دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد انھیں دے دو گے تو تمھارے پاس پہننے کے لیے تہمد بھی نہیں رہے گا۔ کوئی اور چیز تلاش کر لو، انھوں نے کہا کہ میرے پاس اور کچھ بھی نہیں آنحضرت نے فرمایا کہ کچھ تو تلاش کر لو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی ہے، انھیں وہ بھی نہیں ملی تو آنحضرت نے دریافت فرمایا کیا تمھارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کا انھوں نے نام لیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارا نکاح ان خاتون سے

۷۱۔ باب یا کوئی دوسرا شخص کنواری یا بیابا عورت کا نکاح
اس کی مرضی کے بغیر نہ کرے

۱۲۲۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیر کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت

نہ مل جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کی کیا صورت ہوگی؟ آنحضورؐ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے (جب بھی اس کی اجازت سمجھی جائے گی)۔

۱۲۳۔ ہم سے مرد بن ربیع بن طارق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بیٹھنے نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیک نے، انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولا ابو عمر نے ادران سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کنواری لڑکی (کہتے ہوئے) شرفاق ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کے خاموش ہو جانے سے اس کی رضامندی سمجھی جاسکتی ہے۔

۷۲۔ اگر کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح جبراً کر دیا تو اس کا نکاح ناجائز ہے۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ابْنُكَ تَسْتَحْيِي قَالَ رَضَاهَا صَوْنُهَا

بَابُ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ دَهِجَ كَارِهَةً

فِيكَاحُ مَرْدُودٌ

۱۲۴۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے ان سے عبدالرحمن اور مجمع ابنی یزید بن حارثہ نے، ان سے خنساء بنت خذام انصاریہ رضی اللہ عنہا نے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ یتیم تھیں، انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آنحضورؐ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔

۱۲۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انھیں یزید بن عمری انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن یزید اور مجمع بن یزید نے حدیث بیان کی کہ خذام نامی ایک صحابی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کر دیا تھا، سابق حدیث کی طرح۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجُعَيْمِ ابْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ خُنَسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ الْأَنْصَارِيَِّّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا دَهِجَ فَتَبَيَّنَتْ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدَّ يَكَا حَهْ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْفَرَسِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَجُعَيْمَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَتَى نِكَاحَ ابْنَتِهِ كَهْ نَحْوَهُ

۷۳۔ یتیم لڑکی کا نکاح۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں۔ اور اگر تھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انعام نہ کر سکو گے تو ان کا نکاح کر دو۔ اور جب کسی نے ولی سے کہا کہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دو اس پر ولی تعویضی دیر خاموش رہا (اور پھر قبول کیا) یا یہ کہا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میرے پاس فلاں فلاں چیز ہے۔ یا دونوں خاموش رہے پھر ولی نے کہا کہ میں نے اس عورت سے

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ يَقُولُهُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا

وَإِذَا قَالَ يُلَوِّحُ رَوَّحِي خَلَا نَهْ

فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لَيْسَ شَرٌّ قَالَ زَوَّجْتُكُمَا فَمَوْجَاؤُهُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمھارا نکاح کیا تو یہ جائز ہے اس باب میں سہل رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْزُّهْرِيِّ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنِي عُثَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَهَا يَا أُمَّتَاهُ وَإِنْ جِئْتُمَا إِلَّا تُقْسِطُوا فِي
الْبَيْتِ إِلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا
ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْبَيْتُ مِمَّا تَكُونُ فِي خَيْرٍ وَلِيَّتَهَا
تَبْرَعُ فِي حِمَايِهَا وَمَا لَهَا وَبِرَّيْدٍ أَنْ يَنْتَقِصَ
مِنْ صَدَاقِهَا فَتَهْوَ عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهَا فِي الرِّمَالِ الصَّدَاقِ وَأَمْرًا بِكَاحٍ
مِنْ سِوَاهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى
النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى أَنْ تَرْغَبُونَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنْ
الْبَيْتُ إِذَا كَانَتْ ذَاتُ مَالٍ وَجَاهٍ رَغِبُوا
فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقُ وَإِذَا كَانَتْ
مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَاهِ تَرَكَوْهَا
وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ لَكُمَا يَنْزِلُ عَنْهَا
حَيْثُ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَنْكِحُوَهَا
إِذَا رَغِبُوا بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيَعْطُواَهَا
حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ ۝

چوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان کی طرف رحمان جو نواں سے شادی کر لیں، البتہ جب وہ ان کے ساتھ انصاف کریں اور مہر کے
سلسلے میں ان کا پورا پورا حق دیں (تو ان سے شادی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں)

بَابُ إِذَا قَالَ النِّكَاحُ يُلَوِّحُ رَدَّ جُنَى
فَلَا تَمَنَّا فَقَالَ قَدْ رَدَّ جُنُكَ بِكَذَا وَكَذَا
جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِرَدِّ جُنَى
أَرَضِنْتَ أَوْ قِيلَتْ ۝

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّابُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ

۱۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی۔
انھیں زہری نے، اور بیہقی نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، عرض کی یا ام المومنین! ”اور اگر تمہیں
خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے“ سے ”ما ملکت
ایمانکم“ تک کہ اس آیت میں کیا حکم بیان ہوا ہے؟ عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا میرے بھانجے! اس آیت میں یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا
جو لپٹے والی کی پرورش میں ہو اور ولی کو اس کے حسن اور اس کے مال
کی وجہ سے اس کی طرف توجہ ہو اور وہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح
کرنا چاہتا ہو تو ایسے لوگوں کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح سے روکا گیا
ہے، سوئے اس صورت کے کہ وہ ان کے مہر کے بارے میں انصاف کریں
اور اگر انصاف نہیں کر سکتے تو انھیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے
نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے
آیت ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں“ سے ”وَرَبُّنَا
تک نازل کی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکیاں جب
صاحب مال و صاحب جمال ہوتی ہیں تو ان کے ولی ان سے نکاح کرنے
اور ان کے نسب اور ان کے مہر کے معاملہ میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن جب
مال اور جمال کی کمی کی وجہ سے انھیں وہ پسند نہ ہوں تو انھیں چھوڑ دیتے
ہیں۔ بیان کیا کہ وہ لڑکیاں جب انھیں پسند نہیں ہوتیں اور اس لیے وہ انھیں

۱۲۷۔ اگر تکلیف دہی سے یہ کہے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح
کر دو اور ولی کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے اتنے اتنے
میں کیا تو یہ نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ شوہر سے یہ نہ پوچھے
کہ تم اس پر راضی ہو یا تم نے قبول کیا۔

۱۲۷۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن ابی ہریرہ نے کہ
ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے

آپ کو آنحضرتؐ کے لیے پیش کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے اب عورتوں کی ضرورت نہیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمھارے پاس کپڑے انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس عورت کو کچھ دو، خواہ لہجے کی ایک انگوٹھی ہی سہی۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا تمھارے پاس قرآن کتنا محفوظ ہے؟ عرض کی کہ فلاں فلاں سورتیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر میں نے انھیں تمھارے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ تمھارے پاس قرآن مجید محفوظ ہے۔

۷۵۔ اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح پہنچ جانے کے بعد کسی کو پیغام نہ بھیجنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ اس عودت سے نکاح کرے یا اپنا ارادہ بدل دے۔

۱۲۸۔ ہم سے کمی بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا انھوں نے حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے کہ ہم کسی کے بھاد پر بھاؤ لگائیں (اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا چاہیے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا پہلے ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

۱۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بدگمانی سے بچتے رہو کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کر بد نہ کرو اور نہ (لوگوں کی) بچی گفتگوؤں کو) کان لگا کر سنو۔ آپس میں دشمنی نہ پیدا کرو۔ بلکہ بھائی بن کر رہو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے، یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

۷۶۔ پیغام نکاح نہ دینے کی وضاحت :-

۱۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

نفسہا فقال ما لي اليوم في النساء من حاجة فقال رجل يا رسول الله زوجنيها قال ما عندك قال ما عندي شيء قال اعطها دلو خائما من حديد قال ما عندي شيء قال فما عندك من القرآن قال كذا وكذا قال فقد ملككها بما ملكك من القرآن

باب لا يخطب على خطبة آخيه حتى ينكح أو يدع

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْدِثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بَعْضٌ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْتَزِعَ الْحَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْحَاطِبُ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ثَوْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ دَانَطَتْ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْثَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكَحَ أَوْ يَنْتَزِعَ

باب تفسير ترك الخطبة

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأْتِمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ

سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ آپ نے جو صدمت میرے سامنے رکھی تھی اس کا جواب میں نے صرف اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیلئے نہیں چاہتا تھا کہ حضور اکرمؐ کا راز کھولوں۔ ان اگر حضور انھیں چھوڑ دیتے تو میں انھیں قبول کر لیتا۔ اس روایت کی متابعت یونس، موسیٰ بن عقیہ، ابراہیم بن عتیق نے زہری کے واسطے سے کی۔

۷۷۔ خطبہ :

۱۳۱۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ دو افراد مدینہ کے مشرق کی طرف سے آئے، اور خطبہ دیا۔ (تقریر کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بعض تقریروں میں جا دو ہوتا ہے :

۷۸۔ نکاح اور ولیمہ میں دف بجانا :

۱۳۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، کہا کہ بیع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب میں دہلین بنا کر بٹھائی گئی آنحضرتؐ اندر تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے اسی طرح جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ پھر ہمارے یہاں کی کچھ لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے باپ اندر چھا جو جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے، کا مرثیہ پڑھنے لگیں، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکی نے پڑھا "اور ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورتوں کو ان کا مہر خوشدلی سے دو۔ اور مہر زیادہ رکھنا، اہلک سے کم مہر لگنا جائز ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم ان میں سے کسی کو اگر

لَتَبْتَ ابَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَتَاكَ حَتَّى حَصَصَ بِنْتُ عُمَرَ فَلَيْتَ لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَعْتَرِجْ اَنْ اَرْجِعَ لَيْلِكَ فَبِمَا عَرَضْتَ اِلَّا اَنِي قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُدْفِنِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُ زَكَاةٍ لَعَلَّهَا تَابِعَهُ يُونُسُ وَ مُوسَى بْنُ حَقْبَةَ وَابْنُ اَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :

بَابُ الْخُطْبَةِ :

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِجْعًا :

بَابُ صَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالتَّوَلُّمَةِ :

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَ تَالِيبُ الرُّمَيْثِيُّ بِنْتُ مَعُوْذِ بْنِ عَفْرَةَ جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَتَّى بَنَى عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتَ مَتْنِي فَجَعَلَتْ جُوزِيَّاتٍ تَنَايَضِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قَتَلَ مِنَ اَبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِخْذُ حَقَّ وَفِيَّتَا نَبِيِّيْ فَعَلِمَهُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ دَعْنِي هَذِهِ وَتَوَلَّيْ بِالَّذِي كُنْتُ تَقُولُ لِي :

خبر رکھتا ہے جو کچھ کل ہونے والا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ چھوڑ دو، اس کے سوا جو کچھ تم پڑھ رہی تھیں وہ پڑھو۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالتَّوَلُّا التَّسَاءُ صَدَقَاتِهِمْ غَنَکَ وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَ اَذْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ - وَقَوْلِهِ

بہت زیادہ مہر دو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "یا تم نے ان کے لیے کچھ دہر کے طور پر مقرر کیا ہو۔" اور سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ دوسرے کی ایک انگوٹھی ہی سی:

لَعَالِي دَاتِبْتُمْ أَحَدَهُنَّ تَنْظَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا - وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَغْيِرُوا لَهُنَّ - وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَّ

خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاشَةِ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ دَعَنْ تَتَادَةً عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاجٍ مِنْ ذَهَبٍ

يَا بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَيُغَيَّرُ صَدَقَةُ

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ لَبْنِي الْقُرْمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْتُكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَوَفَّيْتُهَا رَأَيْتُكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَتْ لَهَا قَدْ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لَكَ فَزَوَّجْتُهَا رَأَيْتُكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكَيِّفِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ إِذْ هَبَ فَاطْلُبْ ذَكَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا دَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ

۱۳۳۔ ہم سے سیان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر (سونے کے مہر پر) نکاح کیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی بشاشت ان میں دیکھی تو ان سے دریافت فرمایا: انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر پر نکاح کیا اور قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا (سونے کی توڑ کے ساتھ)

۸۰۔ تسمان مجید پر نکاح کرنا۔ اور بلا مہر (نکاح کرنا)

۱۳۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے اب حازم سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بے کر دی ہے، حضور اکرم نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ پھر کھڑی ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بے کر دیا، آنحضرت جو چاہیں کریں حضور اکرم نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ انھوں نے اپنے آپ کو آنحضرت کے لیے بے کر دیا، آنحضرت جو چاہیں کریں۔ اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان کا نکاح مجھ سے کر دیجیے۔ حضور اکرم نے ان سے دریافت فرمایا انھوں نے پاس کچھ دہر کے لیے، ہے، انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔

قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ
كَذَا أَوْ سُورَةُ كَذَا قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ أَتَمَّكَتُكَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝

آنحضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور تلاش کرو، ایک لوسہ لک انگوٹھی بھی اگر مل جائے
وہ گنتے اور تلاش کیا۔ پھر واپس آ کر عرض کی کہ میں نے کچھ نہیں پایا۔
لوسہ کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا تمھارے پاس
کچھ قرآن ہے؛ انھوں نے عرض کی کہ جی ہاں، میرے پاس فلاں فلاں سورتیں ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پھر جاؤ۔ میں نے تمھارا نکاح ان سے اس
قرآن کی وجہ سے کیا جو تمھارے پاس محفوظ ہے ۝

بَابُ الْيَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتِمِهِ
مِنْ حَدِيثٍ ۝

۸۱۔ سامان اور اسباب اور لوسہ کی انگوٹھی
مہر میں۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجَ وَكَو
يَخَاتِمُهُ مِنْ حَدِيثٍ ۝

۱۳۵۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی
ان سے سفیان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد نے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب سے فرمایا نکاح کرو خواہ
لوسہ کی ایک انگوٹھی پر ہی ہو۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ
عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ
وَقَالَ الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ
فِي مَصَاهِرَتِهِمْ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي
فَصَدَقَنِي وَدَعَانِي فَوَلَّى لِي ۝

۸۲۔ نکاح کے وقت کی شرطیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ
حقوق کے ختم کے وقت بھی شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اور
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور خوب
کی۔ فرمایا کہ جو بات انھوں نے مجھ سے کہی سچ کہی اور جو
وعدہ کیا پورا کیا۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ وَمُثَنَّمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَرْبٍ عَنْ
أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُثْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ
أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَخْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۝

۱۳۶۔ ہم سے ابوالوید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی۔
ان سے لیب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے،
ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ
پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا،
یعنی نکاح کی شرطیں۔

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي
النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ مَسُودٍ لَا تَشْطَرُطُ
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اخْتِبَاهَا ۝

۸۳۔ وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں، ابن مسعود رضی
اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط
نہ لگائے۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ زَكَرِيَّا
هُوَ ابْنُ أَبِي زَيْدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي مَلَكَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے
جو ابوزائدہ کے صاحبزادے ہیں، ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے
ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس لیے کرے تاکہ اس کی جگہ اپنے لیے خالی کرے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

۸۴۔ شادی کرتے والے کے لیے زرد رنگ اور اس کی روایت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد رنگ کا نشان تھا۔ حضور اکرمؐ نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا اسے مہر کتنا دیا؟ انھوں نے کہا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر وہ یہ کر دو۔ خواہ ایک کبریٰ ہی کا ہو۔

۸۵۔

۱۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح پر دعوت دلیہ کی اور مسلمانوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا رکھانے سے فراغت کے بعد آنحضرتؐ باہر تشریف لے گئے جیسا کہ نکاح کے بعد آپ کا دستور تھا۔ پھر آپ امہات المؤمنین کے حجر میں تشریف لے گئے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور انھوں نے آپ کے لیے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (دو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے اس لیے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضورؐ کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے۔

۸۶۔ دُلہا کو کس طرح دعا دی جائے۔

۱۴۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی جو زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بہر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ حَقَّهَا كَمَا تَسْأَلُهَا مَا قَدَّرَ لَهَا ۚ

باب الصُّفْرَةِ لِلْمَنْزُوجِ وَرَدَاةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ أَمْرٌ مُفْرَقٌ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقَّتْ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِمَ ذَكَرْتُ بِشَاةٍ ۚ

باب

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَدْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِينَتَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُونَ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجْرَ امْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَبْدُو عَوَاوِيدَ عُونَ لَمْ تُصَرِّفَ قَرَأَى رَجُلَيْنِ فَوَجَعَهُمَا لَا أَدْرِي أَخْبَرْتَهُ أَوْ أَخْبَرَ بِخَوْدِ جِهَمَاهُ ۚ

لے گئے آپ نے ان کے لیے دعا کی اور انھوں نے آپ کے لیے دعا کی۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو (دو حضرات میں سے) دو صحابہ کو دیکھا کہ وہ اس گھر میں جہاں دعوت تھی بیٹھے ہوئے تھے اس لیے آپ پھر واپس تشریف لے گئے (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ میں نے خود آنحضورؐ کو خبر دی یا کسی اور نے خبر دی کہ وہ دونوں حضرات چلے گئے۔

باب كَيْفَ يُدْعَى لِلْمَنْزُوجِ ۚ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَمْرَ مُفْرَقٍ قَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ

انھوں نے عرض کی کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تمہیں برکت دے۔ دعوتِ دلیر کرو، خواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

۸۷۔ دُھن کا بناؤ سنگار کرنے والی عورتوں اور دُھن

کو دعا۔

۱۴۱۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے گھر کے اندسے لگائیں۔ گھر کے اندر تبدیلہ انصار کی خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے دُھن کے ساتھ موجود عورتوں سے کہا، خبرد برکت کے ساتھ اور اچھے نعیب کے ساتھ۔

۸۸۔ جس نے غزوہ سے پہلے دُھن کے پاس جانا پسند کیا۔

۱۴۲۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عطاء نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ انبیاء میں سے ایک نبی علیہ السلام نے غزوہ کیا اور غزوہ سے پہلے اپنی قوم سے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہ چلے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۸۹۔ جس نے نوسال کی عمر کی بیوی کے ساتھ

خلوت کی۔

۱۴۳۔ ہم سے قیس بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عروہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کے ساتھ خلوت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور وہ آنحضرتؐ کے ساتھ نو سال تک رہیں۔

اِمْرَاَةٌ عَلَى وَزْنِ ثَوْبَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ يَارَكَ اللَّهُ لَكَ اَوْلَادُكَ وَبَشَائِعُ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدَيْنَ الْعُرُوسَ وَالْعُرُوسِ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْنِي أُخْتِي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ نَقَلْنَ عَلَى الْخَبَرِ وَالْبُرُكَةِ وَ عَلَى خَيْرِ طَائِفَةٍ

بَابُ مَنْ أَحَبَّ النِّسَاءَ قَبْلَ الْعَدُوِّ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي يَحَا وَتَوَلَّيْنِي يَحَا

ابھی اس کے پاس خلوت میں نہ گیا ہو اور اس کے ساتھ خلوت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ

تِسْعِ سِنِينَ

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سِتٍّ وَبَنَى يَحَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَ مَكَثَتْ حَتَّى دَا سَعَا

لہ یہ حدیث اس سے پہلے ہی متعدد طرح سے آچکی ہے اور ایک موقع پر نوٹ میں اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ عرب جیسے گرم خطے میں عورتیں عموماً نوسال کی عمر میں بالغ ہو جایا کرتی تھیں اور اس عمر میں ان کی شادی ہو جایا کرتی تھی اور وہ رخصت ہو کر اپنے شوہروں کے یہاں پہلی جاتی تھیں۔ ابتداء بلوغ کا تعلق موسمِ ادراب و ہوا کے ساتھ بھی بہت حد تک ہے۔ بہت زیادہ گرم خطوں میں عورتیں اور مرد جلد بالغ ہو جاتے ہیں اس کے برعکس بہت زیادہ سرد خطوں میں بلوغ اوسطاً اٹھارہ بیس سال میں ہوتا ہے۔

باب النِّسَاءِ فِي السَّقَرِ

۹۰۔ سفر میں دھن کے ساتھ خلوت کرنا

۱۴۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں اسمعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان (راستہ میں) تین دن تک قیام کیا اور وہاں ام المؤمنین صفیہ بنت حبیبہ کے ساتھ خلوت کی۔ میں نے مسلمانوں کو آنحضورؐ کے ولیمہ پر بلایا لیکن اس دعوت میں ردی اور گوشت بھی نہیں تھا، آنحضورؐ نے دسترخوان کھانے کا حکم دیا۔ اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا اور یہی آنحضورؐ کا ولیمہ تھا، مسلمانوں نے (صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کہا) کہ اہبات المؤمنین میں سے ہیں یا آنحضورؐ نے (انھیں کنیز ہی رکھا ہے) کیونکہ آپ بھی جنگ خیبر کے قیدیوں میں سے تھیں اس پر بعض حضرات نے کہا کہ اگر آنحضورؐ ان کے لیے پردے کا اہتمام کریں تو پھر وہ اہبات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپ ان کے لیے پردہ نہ کرائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کنیز کی حیثیت سے ہیں چنانچہ جب کوچ ہوا تو آنحضورؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر بیچے بلکہ بنائی اور لوگوں کے اور ان کے درمیان پردہ ڈالوایا۔

۹۱۔ دن کے وقت دھن کے پاس جانا، سواری اور روشنی

کے اہتمام کے بغیر

۱۴۵۔ مجھ سے فروہ بن ابی العزرا نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تھی، میری والدہ میرے پاس آئیں اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ پھر مجھے کسی چیز نے خرفزدہ نہیں کیا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے۔ یہ چاشت کا وقت تھا۔

۹۲۔ محل کے کچھوے اور اس جیسی چیزیں عورتوں کے لیے

۱۴۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن المنکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے جب انھوں نے شادی کی) فرمایا تم نے جھالدار چادریں بھی لے لیں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس جھالدار چادریں کہاں! آنحضورؐ نے فرمایا کہ جلد ہی ہو جائیں گے۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ فَدَعَا الْمُؤْمِنِينَ إِلَى وَاجِمَةٍ مِمَّا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبَرٍ وَلَا تَحْمِلُ أَمْرًا بِالنِّسَاءِ فَالْتَمَعُوا فِيهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالْأَقِطِ وَاللَّسَنِ فَكَانَتْ وَاجِمَةً فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ لِمَ دَعَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا لَإِنْ حَجَّجَهَا فَيَمَى مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يُحْجَّجْهَا فَيَمَى مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أُرْخِلَ دَخَلُوا لَهَا خَلْفَهُ وَهَمَّ الْحُجَّابُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ التَّائِيں

باب النِّسَاءِ بِالنِّسَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ

وَلَا نِيَرَانِ

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا ثَوْبَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا عَمِّيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتَنِي أُتْحَى فَأَدْخَلَنِي الدَّارَ فَلَوْ يَدْخُلُنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُجِي

باب الْأَنْعَامِ دَخْوَهَا لِلنِّسَاءِ

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذَ ثَوْبًا طَلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآفَى كُنَّا أَنْطَاطَ قَالَ لَهَا سَتَكُونُ

باب ۹۳ التَّيْنَةُ الَّتِي يُهْدِيَنِ الْمَرْأَةُ إِلَى زَوْجِهَا :

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكَ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُ :

باب ۹۴ الْهَدْيَةُ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ

إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَّهُ جَاءَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَكَرَبْنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَمَوْعَتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِحَبَاتٍ أَمْسَلِيهِمْ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا يَرْثَبُ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَةً فَقُلْتُ لَهَا لَا فَعَلْتُ فَعَمَدَاتُ إِلَى تَمْرَةٍ مِمَّنْ دَاقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ فَأُتِلَتْ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعُهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رَجُلًا سَتَاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَعِينَتْ قَالَ فَعَمَدْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصَّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَذْغُوا عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ

۹۳۔ وہ عورتیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس پہنچاتی ہیں :

۱۴۷۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی ان سے اسراریل نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انصار نے ایک (تیم) لڑکی کی شادی ایک انصاری صحابی سے کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! تمہارے پاس لہو (دھڑ) بجانے والا نہیں تھا، انصار دف کو پسند کرتے ہیں :

۹۴۔ دولہا یا دلہن کو تحفہ دینا۔ ابراہیم نے بیان کیا،

ان سے ابو عثمان نے، ان کا نام جدد ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، ابو عثمان نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ (لہو کی) مسجد بنی رفاعہ میں ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گندہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کی طرف سے ہوتا تو آپ ان کے پاس جاتے اور انہیں سلام کہتے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے دولہا بنے تو مجھ سے ام سلمہ نے کہا کہ کیوں نہ ہم حضور اکرم کو کوئی ہدیہ دیں۔ میں نے کہا کہ مزدودو۔ چنانچہ کھجور، گھی اور پنیر کا طبلہ بنا کر ایک ہانڈی میں میرے ساتھ حضور اکرم کے پاس بھیجا۔ میں اسے لے کر جب آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اسے رکھ دو۔ پھر مجھ سے چند افراد کا نام لے کر فرمایا کہ انہیں بلالو اور تمہیں جو بھی مل جائے اسے بلالو، بیان کیا کہ میں نے آنحضور کے حکم کے مطابق کیا۔ جب میں واپس آیا تو آنحضور کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور اپنا ہاتھ اس طبلہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اللہ نے جو چاہا آپ نے اس پر پڑھا۔ اس کے بعد دس دس آدمیوں کو وہ طبلہ کھانے کے لیے آنحضور بلانے لگے، آپ ان سے فرماتے جاتے تھے کہ پہلے اللہ کا

نام پڑھ لو۔ اور ہر شخص اپنی طرف سے کھائے، بیان کیا کہ
تمام لوگ اس عیدہ کو کھا کر الگ ہو گئے۔ جسے جانا تھا، وہ
چلا گیا اور کچھ لوگ گھر ہی میں بائیں کرتے رہے (انس
رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا کہ مجھے دان کے گھر میں مٹھرے
سہنے کی وجہ سے، بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی (کیونکہ
اس سے آنحضورؐ کو تکلیف تھی) پھر حضور اکرمؐ ازدواجِ مطہرات
کے مجرد کی طرف چلے گئے۔ پھر میں بھی آنحضورؐ کے پیچھے گیا۔
اور آنحضورؐ سے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ آنحضورؐ واپس تشریف
لائے اور گھر میں داخل ہو کر پردہ ڈال دیا۔ میں اس وقت
حجرہ ہی میں موجود تھا۔ آنحضورؐ اس وقت اس آیت کی تلاوت
کر رہے تھے ”لَا إِيْمَانَ دَلُوْا نَبِيَّ كُفْرُوْا فِيْ مَمْتٍ جَايَا
كُفْرُوْا بِجَزْءٍ وَفَتْ كُفْرُوْا كُفْرُوْا كُفْرُوْا كُفْرُوْا كُفْرُوْا كُفْرُوْا
اِجَازَتِ دِيْ جَايَا (اور اس وقت بھی) ایسے طور پر کہ اس کی
تیاری کے منتظر نہ رہو۔ البتہ جب تم کو بلایا جائے تب جایا کرو
پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی
لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی
ہے۔ سو وہ تھا ماثرم و لحاظ کر کے تم سے کچھ نہیں کہتے اور
اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شر ماتا ابو عثمان کہتے ہیں کہ انسؓ نے

لَهُمْ اَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَتَبَاسُلُ كُلُّ
رَجُلٍ مِّمَّائِيْهِ قَالَ حَتّٰى تَصَدَّقُوْا
كُلُّهُمْ عَنْهَا نَخْرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ
وَبَقِيَ نَفَرٌ يَّتَخَذُوْنَ قَالٌ وَجَعَلْتُ
اَعْتَمْتُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجْرَاتِ وَخَرَجْتُ فِيْ
لَا شَرِيْهِ فَقُلْتُ لَا تَهْمُ قَدْ ذَمَبُوا فَرَجَعُ
فَدَخَلَ الْبَيْتِ وَارْتَحَى السِّتْرَ وَارْتَحَى
كَيْفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بِيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ
يُخْرَجَ نَكْرُ اِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِلِيْنَ
اِنَّهُ وَلَكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَاَدْخُلُوْا
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مَسْتَأْذِنِيْنَ
لِحَدِيْثٍ اِنْ ذِكْرُكُمْ كَانَ يُوْذَى النَّبِيُّ
فَيَسْتَحْجِيْ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْجِيْ مِنْ
الْحَقِّ. قَالَ أَبُوْ عُمَانَ قَالَ اَلَسْ اَتَتْهُ
خَدَمَ رَسُوْلٍ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشْرَ سِنِيْنَ ۝

کہا کہ میں نے دس سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے ۝

۹۵۔ دامن کے لیے کپڑے اور زیور وغیرہ مستعار

باب ۹۵ استعارة الثياب للعدوس

لینا ۝

وغيرها ۝

۱۴۹۔ مجھ سے عیدین اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے باپ نے، وہ عائشہؓ
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسماءؓ سے جو رانا لگاتھا وہ گم ہو گیا تھا۔
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا۔
ماہ میں انھیں نماز کا وقت آگیا دپانی نہ ہونے کی وجہ سے انھوں نے
نازبے وضو پڑھی۔ جب اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی
تو تیمم کی آیت اتری، اسید بن حبیر نے کہا اے عائشہ! اللہ آپ کو
جزلے خیر سے۔ خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی حادثہ ہوا خدا نے آپ پر

۱۴۹۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا
اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَارْسَلُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهِ
فِيْ طَلَبِهَا مَا ذَرَكْنَاهَا لِقَادَةٍ فَصَلُّوا اِلَيْهِ وَصَوَّوْ
فَلَمَّا اَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا ذَلِكِ
اَلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ النَّاسِمْ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُبَيْرٍ
جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا قَدْ اَللّٰهُ مَا نَزَلَ بِكَ اَمْرٌ

قَطًّا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مَخْرَجًا وَ جَعَلَ
لِلْمُسْلِمِينَ بَرَكَهٗ ۝

باب ۹۶ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا آتَى أَهْلَهُ ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مُنْصَبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
لَوْ أَنَّ أَحَدًا هُوَ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ يَا سَعْدُ
اللَّهُ اللَّهُ جَنَّبَنِي الشَّيْطَانَ وَ جَنَّبَ الشَّيْطَانَ
مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدَّرَ بَيْنَنَا فِي ذَلِكَ أَوْفَعِي وَلَكِنْ
لَوْ يَصْرُخُ شَيْطَانُ أَبَدًا ۝

باب ۹۷ الْوَلِيمَةُ حَتَّى ۝ وَقَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ رَأَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْلُو
وَلَوْ بِشَاةٍ ۝

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْأَيْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ
سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَهْلًا فَيُؤَاظِمُنِي عَلَى خِدْمَةٍ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ
وَتَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ
عَشْرَيْنَ سَنَةٍ فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ
الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَدْلَى مَا أُنْزِلَ
فِي مُبْتَدئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهًا عَرُوسًا فَدَاعَا الْقَوْمَ فَاصْبُوا
مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَالُوا الْمَكْثَ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَ

نجات دی۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے برکت و مہلت
نصیب ہوئی۔

۹۶۔ جب میاں اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا پڑھے؛

۱۵۰۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے کرب
نے، ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو بسم اللہ پڑھے اور یہ دعا کہے۔
اللَّهُمَّ جَنَّبْنِي الشَّيْطَانَ (اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ
اور جو اولاد تو تم کو عطا کرے اس کو شیطان سے دور رکھ) تو ان کے
یہاں جو بچہ پیدا ہوگا اسے شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۹۷۔ ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

۱۵۱۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی۔ میری
ماں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی
تھی۔ میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ صلی
وصال ہوا تو میں بیس برس کا تھا۔ حجاب کے بارے میں جو آیت
ناسل ہوئی اس سے میں... خوب واقف ہوں۔ اور ازل ثلث نزل
آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش ہے۔ جب صبح کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دھن بنیں، تو
آپ نے اپنی قوم کو بلا کر کھانا کھلایا، کھانا کھانے کے بعد اکثر تو
ان میں سے چلے گئے۔ مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے رہے اور انھوں نے بڑی دیر لگائی۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ اس خیال
سے نکل گیا کہ شاید یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجْتُ مَعَهُ يَكُنِّي يَحْدُوهُ فَمَسَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجَّةَ عَائِشَةَ ثُمَّ طَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ كَأَنَّهُمْ يَقُومُوا فَرَجَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَدَعَ عَتَبَةُ حُجَّةَ عَائِشَةَ وَطَلَنَ أَتَهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسَّيْرِ دُنُو لِيُعَابُ +

باب ۹ اُولَیْمَہ دَلُو بِشَاۃ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَعَا مَدَّ فُتُهَا قَالَ وَزَنَ نَوَاقِ مِنْ ذَهَبٍ +

۱۵۳۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ قَالَ لَنَا مَدُّوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ لَهَا جُرُونٌ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَتَايَسُكَ مَالِي وَانْزِلْ لَكَ عَنْ أَحَدِيْ امْرَأَتِي قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَخَرَجَ إِلَى الشَّوْنِيِّ نَبَاعَ وَاشْتَرَى فَاصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَیْمَہ دَلُو بِشَاۃ +

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاۃ +

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ

اور میں ٹہلے رہے۔ اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور آپ کے ساتھ میں بھی آیا۔ جب زینب کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہیں، گئے نہیں۔ پھر آپ اُٹھے آئے اور میں بھی آیا۔ جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا۔ اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۹۸۔ ولیمہ کریں اگرچہ ایک ہی بکری ہو +

۱۵۲۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حیدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس سے سنا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری عورت سے خادہ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا وہ بولے ایک گھٹلی کھجور کے وزن برابر سونا دیا تھا +

۱۵۳۔ حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا کہ جب مہاجرین میں آئے تو انھار کے گھروں میں اُتے۔ عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ربیع کے یہاں اترے، انھوں نے کہا اے جہانی عبدالرحمن ابن عوف! میں تجھ اپنا مال دیتا ہوں اور اپنی ایک سیوی کو طلاق دیکر تجھ سے شادی کر دیتا ہوں۔ عبدالرحمن بولے آپ کا مال اور میرا اللہ آپ کو مبارک کرے۔ اس کے بعد عبدالرحمن نے بازار جا کر خرید و فروخت شروع کر دی۔ کچھ گھی اور پیڑ حاصل کیا۔ پھر شادی کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا ولیمہ کریں اگرچہ ایک بکری ہو۔

۱۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ تھا۔

۱۵۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے

ان سے شعیب نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور اسے آزاد کرنا ہی ہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں مال دیکھ لایا۔

۱۵۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے جب نکاح کی تو مجھے بھیجا۔ میں جا کر لوگوں کو کھانے کے لیے بلالایا۔

۹۹۔ کسی بیوی کا کسی بیوی سے زیادہ ولیمہ کرنا۔

۱۵۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، انھوں نے کہا کہ حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا تذکرہ ان کے سامنے آیا۔ فرمانے لگے کہ جس قدر زینبؓ کے ولیمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کیا، اتنا میں نے کسی بیوی کے ولیمہ میں کرتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بکری کا ولیمہ کیا تھا۔

۱۰۰۔ ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا۔

۱۵۸۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن صنف نے، ان سے ان کی ماں صفیہ بنت شیبہ نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کا ولیمہ چار سیر جوہی میں کر دیا تھا۔

۱۰۱۔ دعوت ولیمہ قبول کرنا۔ اور اگر سات دن تک کوئی ولیمہ وغیرہ کھلائے (در جائز ہے) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن یا دو دن میں موقت نہیں فرمایا۔

۱۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک نے خبر دی۔ ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی دعوت ولیمہ کے لیے بلائے تو ضرور جاؤ۔

شُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَقَ صَفِيَّةً وَنَزَّوَجَهَا وَجَعَلَ خَتَمَهَا مَدَامَةً وَأَذَلَّ عَلَيْهَا خَيْبٍ :

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَأُرْسِلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا إِلَى الطَّعَامِ :

۹۹۔ بَابُ مَنْ أَذَلَّ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ الْبَعْضِ :

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَلَّ عَلَى أَحَدٍ نِسَاءً مَا أَذَلَّ عَلَيْهَا أَوْ لَمْ يَشَأْ :

بَابُ مَنْ أَذَلَّ بِأَقَلِّ مِنْ شَأٍ :

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَذَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنٍ مِنْ شَعِيرٍ :

بَابُ حَتَّى إِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالِدَعْوَةِ وَمَنْ أَذَلَّ سَبْعَةَ أَيَّامٍ دَعْوَةً وَلَمْ يُؤَقِّمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ :

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا :

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُوا الْعَارِفُ دَا جَبَبُوا الدَّاعِيَ وَاعُودُوا الْمَرِيضَ ۝

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِينَ وَالتَّبَاجِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِسِ قَابِزِ الْقَسْرِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَارْفَاقِ السَّالِمِ وَلَا جَابِدِ الدَّاعِيَ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّاهِبِ وَعَنْ آيَةِ الْبَيْتِ وَحِينَ الْمَيِّتِ وَالْقَبْرِ وَالْأُسْتَبْرَقِ وَالْيَمِيحِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِنْشَاءِ السَّلَامِ ۝

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو سَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَدِيهِ وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ حَادٍ مَهُمٌ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَذَرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفْعَلَ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ التَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَتْ سَقَتْهُ إِيَّاهُ ۝

يَابِلُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ مَنْ آجٍ هُرْبَةً أَتَى كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ

۱۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے، ان سے ابو موسیٰ نے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہدیدوں کو قید سے چھڑاؤ، لوگوں کی دعوت قبول کرو اور بیماروں کی عیادت کرو ۝

۱۶۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے، ان سے معاویہ بن سوید نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ بیمار کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا، چھینکے والے کو جواب دینا، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا۔ سلام کو پھیلانا اور دعوت قبول کرنا، ان سب چیزوں کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا، اور ان چیزوں سے ہمیں منع فرمایا سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، ریخی گڑے جو سوار گھوڑے پر ڈالتے ہیں اور ریخی اور پارچہ جات، کنان، استبرق کے عمدہ ریخی کپڑے۔ ابو الاحوص کی ابو عوانہ اور شبیبانی نے لفظ انشاء السلام میں متابعت کی ۝

۱۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابی حازم نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے، کہا کہ ابواسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، ابواسید کی نئی دلہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہی تھی، سہل نے کہا تمہیں معلوم ہے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کھلایا تھا، آپ کے واسطے اس نے کھجوریں بھجور کھیں تھیں۔ آپ جب کھا چکے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا دیں ۝

۱۰۲۔ (جس شخص نے دعوت قبول کی) اور دعوت میں شرکت نہ کی تو اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ۝

۱۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ جس ولیمہ میں امراء کی دعوت ہو

اور غریب و بلاء جہاں تو وہ کھانا سب سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شخص دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے۔ تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۳۔ جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی ۛ

۱۶۴۔ ہم سے عبلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی پائے کے کھانے کی بھی دعوت مجھے دی جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر یہ سب چیزیں میرے پاس ہر شے بھیجی جائیں تو میں ان کو کھوں گا۔

۱۰۴۔ شادی وغیرہ میں دعوت قبول کرنا ۛ

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی جو اہل بیت ہیں ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، ان سے نافع نے بیان کیا، کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے لیے جب کوئی تمہیں بلائے تو قبول کر لو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دعوتوں میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے ۛ

۱۰۵۔ دعوت ولیمہ میں عورتوں اور بچوں کو

لے جانا ۛ

۱۶۶۔ ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی جو مصیب کے بیٹے ہیں۔ ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے، کہ ایک مرتبہ انصار کی عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے گئے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے اور فرمایا: خدا یا! تم لوگ مجھے اور آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۰۶۔ کیا دعوت میں اگر کوئی بری بات دیکھے تو لوٹ

الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۛ

بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ ۛ

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ تَقَبَّلْتُ ۛ

بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا ۛ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَمَاجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَاحِبٌ ۛ

بَابُ دَعَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

إِلَى الْعُرْسِ ۛ

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُصَبِّبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُفِيلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَكَأَمُّ مُنْتَشًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ۛ

بَابُ هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا

آئے، ابن مسعودؓ ایک مکان میں تصویر دیکھ کر لوٹ آئے تھے ابن عمرؓ نے ابو ایوب کو بلایا تھا۔ انھوں نے دیوار پر تصویر دیکھی، ابن عمرؓ بولے اس میں ہم پر عورتیں غالب آگئی ہیں، ابو ایوبؓ نے کہا، جن لوگوں پر مجھے اس کا خوف تھا وہ بہت بھی، مگر تم پر مجھے یہ اندیشہ نہ تھا۔ بخدا میں کھانا نہ کھاؤں گا۔ پھر واپس لوٹ آئے۔

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیلؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالکؓ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نافعؓ سے، ان سے عاصم بن محمدؓ نے، ان سے عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے تیکے خریدے تھے جن پر تصویریں تھیں آنحضرتؐ ان تصویروں کو دیکھ کر دروازہ پر رک گئے امدانہ نہ آئے میں نے آپ کے چہرے پر کراہت کو محسوس کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ (آپ فرمائی) مجھ سے جو گناہ سرزد ہوا ہو۔ تو آپ نے فرمایا یہ تیکے کیسے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا میں نے یہ تیکے اس لیے خریدے ہیں کہ آپ ان پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا تصویر دالوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور مرد زنا کے طور پر کہا جائے گا، تم نے جو کچھ یہ کیا ہے، اسے لندہ کر دو۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

۱۶۸۔ نئی دھن کا دلیمہ میں مہان مردوں کی خدمت کرنا۔

۱۶۸۔ ہم سے سعید بن ابی مریمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسانؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازمؓ نے حدیث بیان کی، ان سے سہلؓ نے، کہا کہ جب ابو اسیدؓ سعدیؓ نے شادی کا کھانا کھلایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو دعوت دی۔ اس موقع پر کھانا ان کی دھن ام اسید رضی اللہ عنہا ہی نے بنایا کیا اور انھوں نے ہی سب کے سامنے کھانا رکھا، انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں اور جب آنحضرتؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو انھوں نے ہی اس کا شربت بنایا اور آنحضرتؐ کے سامنے پینے کے لیے پیش کیا۔

فِي السَّعْوَةِ وَرَأَىٰ مِنْ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ وَدَعَا ابْنَ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَىٰ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْحِدَادِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هَلْبَنًا عَلَيْهِ النَّسَاءُ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَىٰ عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَىٰ عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَلْطَعُهُمْ كُلَّ طَعَامًا فَرَجَعَهُ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا اشْتَرَتْ غُرُورَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَوَلَّمْنَا دَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا بَدَأَ خُلِّيَ تَعَرَّفْتُ فِي وَجْهِهِ أَنْكَرَ هَيْئَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ التَّمْرِقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَصْحَبَ هَذِهِ الصُّورَ يُجَدُّ بَوْنُ يَوْمَ النِّيمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَفَقْتُمْ وَقَالَ إِنْ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرَّجَالِ فِي الْعَرَسِ وَخِدْمَتِهِمْ فِي النَّفْسِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا اسِيدٍ السَّعْدِيِّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قُرْبَةً إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتَهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمْرَاتٍ فِي ثَوْبٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنْ اللَّيْلِ فَلَمَّا نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَتْهُ لَهَا فَسَقَتْهُ فَتَجَعَّدَتْ بِذَلِكَ

بَابُ الْتَغْنِيمِ وَ الشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسَكَّرُ فِي الْعُرْسِ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَادِثُهُ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعُرْدُوسُ فَقَالَتْ أَدْقَالُ أَتَدْرُونَ مَا أَلْفَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبِ

بَابُ الْمَدَانَةِ مَعَ التَّيَا وَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَّا الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْبَضِيعِ لِأَنَّهُ أَقْبَتَهَا كَسْرَتْهَا فَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَنِهَا عَوَجٌ

بَابُ الْوَصَائِي بِالنِّسَاءِ

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحَقُّ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُبَيْعِيُّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا مَا تَحَنَّنَ خُلُقُهُ مِنْ نِكَاحٍ دَانَ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصِّلَةِ أَغْلَاةٍ فَإِنْ دَهَبَتْ نَفْسُهُ كَسْرَتْهُ وَإِنْ تَوَكَّنَتْ لَوَيْزَلٍ أَعْوَجَ فَاستَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

۱۰۸۔ شادی کے موقع پر کھجور کا شربت اور ایسا مشروب بنانا جو نشہ آور نہ ہو

۱۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن عبد الرحمن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، کہا کہ میں نے سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی، اس دن ان کی بیوی ہی سب کی خدمت کر رہی تھی حالانکہ وہ لہن تھی۔ بیوی نے کہا یا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا (راوی کو شک تھا) کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے آنحضرت کے لیے کیا تیار کیا تھا؟ میں نے آپ کے لیے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت سے کھجور کا شربت تیار کیا تھا

۱۰۹۔ عورتوں کی خاطر داری۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عورتیں پسلی کی طرح ہیں

۱۶۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت مثل پسلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کر لو گے

۱۱۰۔ عورتوں کے بارے میں وصیت

۱۶۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد نے، ان سے ميسرة نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو لو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے معاملہ کی وصیت کرتا ہوں

۱۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے سہیل بن سلمان سے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن دینار نے اوران سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنی بیویوں کے ساتھ گفتگو اور بہت زیادہ خوش طبعی سے اس خوف کے در سے پرہیز کرتے تھے کہ کہیں ہمیں بارے میں کوئی حکم نہ نازل ہو جائے پھر جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو ہم نے اسے خوب کھل کے گفتگو کی، خوش طبعی کی۔

۱۱۱۔ خود کو اور اپنے بیوی بچوں کو دوزخ سے بچاؤ:

۱۴۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اوران سے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا۔ پس امام نگہبان ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنے بیوی بچوں کا نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ مال پس تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا (اس کی رعیت، زیر نگرانی چیز کے بارے میں)۔

۱۱۲۔ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت:

۱۴۲۔ ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن اور علی بن حجر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں میمنی بن یونس نے خبر دی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اوران سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ گیارہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھیں اور خوب پختہ عہد و پیمان کیے کہ اپنے اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ سب سے پہلی عورت نے کہا کہ میرا شوہر ایک لاعزادہ کا گوشت ہے وہ بھی پیٹاڑی چوٹی پر رکھا ہوا۔ نہ راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ گوشت ہی فربہ اور عمدہ ہے کہ اسے وہاں سے لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ دوسری نے کہا کہ میں اپنے شوہر کی باتیں نہ پھیلاؤں گی مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ بیٹھوں، البتہ اگر اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے چھپے ہوئے خوب سے بھی پردہ اٹھاؤں گی تیسری نے کہا کہ میرا شوہر لمبا ترنگا ہے۔ اگر بات کروں تو طلاق ملتی ہے اور اگر ناموش رہوں تو ملتی رہتی ہوں، چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تنہا میری رات کی طرح (مقتل) ہے نہ زیادہ گرم نہ بہت ٹھنڈا۔

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ سَالْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ لَا يَسَاطِرُ إِلَى نِسَائِهِ نَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةً أَنْ يَنْزِلَ فَيَسْأَلُنَا شَيْءٌ فَلَمَّا تَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَكُّمَنَا دَا نَبَسَطْنَا:

بَابُ تَوَاقُّفِ النَّسَلِ وَأَهْلِيكُمْ نَا:

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَلَا مَأْمُورَاجَ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ:

بَابُ حُسْنِ الْمَعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ:

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَئِنْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ دَلْعَا قَدَانِ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي تَحْتِ جَمَلٍ غَيَّبَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلَ فَيُذْخِلُنِي وَلَا سَهْلَ فَيُخْرِجُنِي قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرًا إِنْ أَحَافُ أَلَا أَدْرَهُ إِنْ أَدْرَكَهُ أَدْرَكَ عَجْرَةً وَبَحْرَةً قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي النَّعَشْتُ لَنْ أَنْطِقُ أُحَلِّقُ دَرَنْ أَسْكُتُ أَعْلَقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي أَكْمَلِي تَهَامَةً لَوْحًا وَدَقَقًا وَلَا مَخَانَةَ وَلَا سَامَةً قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ مَهْدًا

وَإِنْ خَرَجَ اسْتَدْرَاجًا لِّمَنْعَةٍ قَالَتْ السَّادِسَةُ
 زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَمْ تَكُنْ شَرِيبًا أَشْتَقُّ وَإِنْ ائْتَمَّ
 الثَّقَلُ لَا يُؤْلِجُ الْكَلْبَ لِيَعْلَمَ أَنْتَ قَالَتْ السَّابِعَةُ
 زَوْجِي غَيَا يَأْكُلُ أَوْ يَبَا يَأْكُلُ طَبَا قَالَتْ كُلُّ دَاوُدَ
 شَجَلِكِ أَوْ قَلْبِكِ أَوْ جَمْعُ مَلَايِكَةٍ قَالَتْ الثَّامِنَةُ
 زَوْجِي الْمُسُّ مَسُّ الْأَرَبِ وَالزَّرِيمُ رِيحُ زَرْبٍ
 قَالَتْ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ التَّجَادِ
 عَظِيمُ التَّرْمَادِ قَوِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ الثَّادِ قَالَتْ
 الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَاتَ مَالِكٌ خَيْرٌ
 مِنْ ذَلِكَ لَكَ إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُبَارِكِ كَلِيلَاتُ
 الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَتَقَنَّ
 أَتَمَّتْ هَوَالِكُ قَالَتْ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي أَوْ
 كَرِيحُ أَنْاسٍ مِنْ حَيْثُ أَذْنِي وَمَلَأَ مِنْ شَجَرٍ
 عَصْدِي وَتَحَجَّجَنِي فَبَعَجَتْ إِلَى نَفْسِي دَجْدِي
 فِي أَهْلِ غَيْمَةٍ يَشُقُّ لِحْيَتِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ
 وَطَاطِيٍّ وَدَائِسٍ وَنُتْقٍ فَوَيْدَةٌ أَقْوَرُ فَتَلَا
 أَتَبَحُّ وَدَقْدُقٌ قَالَتِ الثَّانِيَةُ وَاشْرَبْ قَاتِفَتُهُ أُمُّ
 أَبِي زَرْجٍ قَمَا أُمُّ أَبِي زَرْجٍ غَنُومَةٌ رَدَاخٌ وَبَيْتُهَا
 مَسَاخٌ إِنْ أَبِي زَرْجٍ مَسَاخٌ إِنْ أَبِي زَرْجٍ مُضِجَةٌ
 كَمَلُ شَطْبَةٍ دَيْسِيَّةٌ لِي زَارِعُ الْجَعْرِ يَنْتُ
 أَبِي زَرْجٍ قَمَا يَنْتُ أَبِي زَرْجٍ طَوْعُ أَيْبِهَا وَطَوْعُ
 أُمِّهَا وَمِلٌّ كِسَايُهَا وَغَيْطُ جَارَتِهَا جَارِيَّةُ
 أَبِي زَرْجٍ نَمَا جَارِيَّةُ أَبِي زَرْجٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا
 تَحْيِيثًا وَلَا تُنْقِثُ مِيزَتَ تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا
 تَعْشِيْنَا قَالَتْ خَدِجَةُ أَبُو زَرْجٍ وَالْأَدْكَابُ مُخَضُّ
 قَلْبِي أَمْرًا مَعَهَا وَكَدَانُ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ
 مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرَمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَكَلَحَهَا
 كَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَآخَذَ
 حَظِيًّا وَآرَحَ عَلَى نَعْمَا تَوْشِيًّا أَعْطَانِي مِنْ كُلِّ

نہ اس سے خوف ہے نہ اکٹا ہٹ۔ پانچویں نے کہا کہ میرا شوہر ایسا ہے کہ
 جب گھر میں آتا ہے تو جیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔
 اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں کرتا۔ چھٹی نے کہا کہ
 میرا شوہر جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب
 پینے پر آتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی
 کپڑا اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، ادھر ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد
 معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا کہ میرا شوہر گمراہ ہے یا عاجز، سینہ سے
 دبانے والا، تمام دنیا کے عیوب اس میں موجود ہیں، میری ہڈی یا زخمی
 کرے یا دونوں کی گرگزے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا شوہر ہے کہ اس کا چھوٹا
 خرگوش کے چھوٹے کی طرح (نرم) ہے اور اس کی خوشبو زرب (ایک
 گھاس کی خوشبو کی طرح) ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا شوہر اپنے ستونوں
 والا، لمبی نیام والا، بہت زیادہ یونے والا (سخی) ہے اس کا گھر دارالمشورہ
 کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرے شوہر کا نام مالک ہے، اور
 تھیں معلوم ہے مالک کون ہے، وہ ان تمام تعریفوں سے بلند والا ہے
 جو دین میں آسکیں، اس کے اونٹ اپنے تھان پر بہت ہوتے ہیں۔
 لیکن صبح کو جب گاہ میں جانے والے کم ہیں اور جب وہ باجے کی آواز
 سن لیتے ہیں تو یقین کر لیتے ہیں کہ اب انھیں (بھانوں کے لیے) ذبح
 کیا جائے گا۔ گیارہویں نے کہا کہ میرا شوہر ابو زرع ہے۔ اس نے
 میرے کانوں کو زبور سے بوجھ کر دیا ہے۔ میرے بازوؤں کو چربی سے
 بھر دیا ہے۔ میرا اس قدر لاڈ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ مجھے اس نے
 چند بکریں کے مالک گھرانے میں ایک کونے میں پڑایا یا پھر وہ مجھے ایک
 ایسے گھرانے میں لایا جو گھوڑوں اور کچا وہ کی آواز والا تھا اور جہاں کئی بوٹی
 کھیتی کو کاہنے والے اور نارج کو صاف کرنے والے (سب ہی موجود
 تھے) اس کے یہاں میں بولتی تو اس میں کوئی نکادت والا نہیں تھا، اور
 سوئی تو صبح کر دیتی، پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی اور ابو زرع کی ماں
 تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں، اس کا توشہ خانہ بھرا ہوا تھا اور
 اس کا گھر خوب کشادہ تھا، اور ابو زرع کا بیٹا، میں آپ کے اوصاف کیا
 بیان کروں، اس کے سونے کی جگہ کھجور کی ہری شاخ سے دو شاخہ بنکے
 کی جگہ جیسی تھی (یعنی چھری سے جسم کا تھا) اور بکری کے چارہ کے پھر کا

رَأَيْتُ زَوْجًا قَالَ كُلُّيْ أَمْ زَرْعٌ وَمِنْ بَيْتِي أَهْلًا
قَالَتْ فَكُلُوا جَعَلْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَطْعَامِي مَا بَكَرَ
أَصْغَبَ ابْنِي زَرْعٌ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ كَلْبَ
كَافِي زَرْعٍ لَا مَرْزُوعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ دُرَّةٍ لَعْنَتُ بَيْنَنَا
لَعْنَتُهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَاتَّقَمَ
يَالْمِمْ وَهَذَا أَصَحُّ ۝

دعہ اس کا پیٹ بھر دیتا تھا کہ اس کی خوراک بہت ہی کم تھی اور زرع
کی بیٹی تو اس کی خویاں کیا گنوں، اپنے باپ کی بڑی ہی فزائبردار ذاتی
فرہموتی کم چادر اس کے جسم سے بھر جاتی، اپنی سوکن کے لیے حسد و
غصہ کا باعث۔ اور ابو زرع کی کنیز، تو وہ بھی خویوں کی مالک تھی۔
ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں تھی۔ رکھی ہوئی چیزوں میں سے کچھ نہیں
نکالتی تھی اور نہ ہمارا گھر گھاس پھوس سے بھر رہی تھی، اس نے بیان کیا کہ
ابو زرع ایک دن ایسے وقت باہر نکلا جب دودھ کے برتن بولے
جا رہے تھے۔ باہر اس نے ایک عورت کو دیکھا اس کے ساتھ دھوپے
تھے جو اس کی کوکھ کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ چنانچہ اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ پھر میں نے اس
کے بعد ایک شریف سے نکاح کیا جو تیز گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا اور رات میں خلی نیزہ رکھتا تھا۔ وہ میرے لیے بہت سے موشی لایا اور ہر ایک
میں سے ایک ایک جوڑا لیا اور کہا کہ ام زرع خود بھی اس میں سے کھاؤ اور اپنے عزیزا قارب کو بھی دو۔ اس نے کہا کہ جو کچھ اس نے مجھ
دیا تھا اگر میں سب جمع کروں تو بھی ابو زرع کے سب سے چھوٹے برتن کے برابر کا نہیں ہو سکتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے ایسا ہوں جیسے ام زرع کے لیے ابو زرع تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ سعید
ابن سلمہ نے ہشام کے واسطے سے ”دلائل تعشیش بیننا تعشیشا“ بیان کیا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے ”فاتقمہ“

میم کے ساتھ بیان کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے ۝

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ جَيْشٌ يَتَعَبُونَ بِجَوَائِحِدِهِمْ فَسْتَرَفَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا
رِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَلْعَبُ فَاذْهَبُوا
قَدَارَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهُمَّ ۝

۱۷۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی۔ انھیں عمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ فوجی نیزہ کے کھیل کا مظاہرہ
کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک سے جیر
لیے پردہ کیا اور میں وہ مظاہرہ دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا
اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک نو عمر لڑکی جب کھیل
سستی ہے (تو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے)

۱۷۳۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے بارے

میں نصیحت ۝

بَابُ مَدْعُوطَةِ الرَّجُلِ ابْنَتُهُ

لِحَالِ زَوْجِهَا ۝

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَوْبٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَرَزَلْ حَوِصًا عَلَى
أَنِّي أَسْأَلُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَوْتَانِ مِنْ
أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ

۱۷۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعب نے خبر دی
انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر
دی امان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بہت
دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق

اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّىٰ حَبْرٌ وَحَبْحَتٌ مَعَهُ وَعَدَلٌ وَهَدَانٌ مَعَهُ يَأْذِيَةٌ قَتَبَرٌ ثُمَّ جَاءَ كَسَلَتْ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا تَتَوَمَّنًا فَتَقُلْتُ لَه يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْتَانِ مِنْ أَرْوَاحِ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ وَاعْجَبَا لَكَ يَا أَمِينَ عَنَّا مِنْهُمَا لِعَائِشَةَ وَحُفْصَةَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَاءَ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُوَ مِنْ عَدَايِ الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَادُبُ النَّزُولَ عَلَى الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَا نَزَلَ يَوْمًا فَإِذَا أَنَزَلْتُ جَنَّتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الدُّخَانِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ الْبَسَاءَ قُلْنَا قَدِ امْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ لِأَنَّا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ فَطَوَّقَ نِسَاءً وَنَا يَأْخُذُونَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَغَضِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَمَا جَعَلْتَنِي قَاتِلُكَ أَنْ تُرَا جَعَلْتَنِي قَاتِلٌ وَلَعَلَّ تُشْكِرُ أَنْ أُرَا جَعَلَ قَوْلَ اللَّهِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَعَلْتُهُ وَإِنْ أَحَدُهُمْ لَيَتَهَبَّرُهُ الْيَوْمَ حَتَّىٰ اللَّيْلِ فَا نَزَعْنِي ذَلِكَ وَ قُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ فَا نَزَلْتُ فَا خَذْتُ عَلَى حُفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حُفْصَةُ الْفَاحِشَةُ إِذَا كُنَّ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّىٰ اللَّيْلِ قَالَتْ لَعَنَ فَقُلْتُ قَدْ خَبْتُ وَخَسِدْتُ أَنَا مُنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِعَنْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي الشَّيْطَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "ان توبوا الی اللہ فقد صغت قلوبکم" بالآخر ایک مرتبہ آپ نے حج کیا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی حج کیا ایک حکم جب وہ راستہ سے ہٹے (قضاء حاجت کے لیے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر آپ نے قضاء حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ میں نے اس وقت آپ سے پوچھا کہ امیر المؤمنینؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو بیویاں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان توبوا الی اللہ فقد صغت قلوبکم" عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی، آپ نے فرمایا کہ میں اومیر سے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تعلق رکھتے تھے اور عروالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (حوالی سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے بارہ مرتبہ کرکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے تھے اور ایک دن میں حاضری دیتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ہم خاندان قریش کے لوگ، عورتوں پر غائب رہتے تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے یہاں (حجرت کر کے) آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مطلوب تھے ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترک یہ ترک جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کہیں لگتا ہے؟ خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آنحضرت کو جواب دیتی ہیں اور بعض تو آنحضرت سے ایک دن رات تک الگ تھک رہتی ہیں۔ میں اس بات پر کانپ اٹھا اور کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً وہ نامراد ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پہنے (اور مدینہ کی طرف) روانہ ہوا۔ پھر میں (ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کے گھر گیا) جو حضرت عمر کی ما جزدی ہیں (اور میں نے اس سے کہا) حفصہ! کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک دن رات تک

وَسَلَّمَ وَلَا تَوَلَّ جَنَّتِي فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرْنِي وَسَلِّبْنِي
مَا بَدَا لِي وَلَا يَغْتَرَنَّكَ إِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ أَذَى
ضَائِمُكَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ عَدَدْنَا أَنَّ
غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِنُغْزِيَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَوَجَعَنَا لَيْتًا عِشَاءً
وَمَضَى بَابِي صَرِيحًا شَدِيدًا فَقَالَ أَتَحَرُّهُ
فَفُزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ الْيَوْمَ
أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ
وَحَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ
فَجَمَعْتُ عَلَى شَيْءٍ فَعَلَيْتُ صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِبَةً لَهُ فَأَعْتَزَلَ فِيهَا وَ
دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا
يُبْكِيكَ أَلَمْ أَلِنْ حَدْرَتِكَ هَذَا أَطَلَقْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَاهُوَ
ذَا مُعْتَزَلٌ فِي مُشْرِبَةٍ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ
إِلَى الْمُنْتَبِرِ فَإِذَا حَوْلُهُ رَهْطٌ يُبْكِي بَعْضُهُمْ
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا جِئْتُ
فَجِئْتُ الْمُشْرِبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ لَهُ أَسْوَرُ اسْتَأْذِنَ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْعَلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لِي فَصَمْتُ فَانْفَرَرْتُ
حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمُنْتَبِرِ
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِفُلَانٍ اسْتَأْذِنَ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لِي

عنفہ رہتی ہے؛ انھوں نے کہا کہ جی ہاں (ایسا ہوا جائے) میں نے اس پر کہا
کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامزد ہوئی کیا تمہیں اس کا
کوئی خوف نہیں رہتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفہ کی وجہ سے انشر تم پر
عنفہ ہوا اور پھر تم تنہا ہی ہو جاؤ گی۔ حضور اکرمؐ سے مطاببات نہ کیا کرو
نہ کسی معاملہ میں آنحضرتؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آنحضرتؐ کو چھوڑا کرو۔ اگر تمہیں
کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ بخاری سوکن جو تم سے زیادہ
خوبصورت ہے اور حضور اکرمؐ کو تم سے زیادہ عزیز ہے ان کی وجہ سے
تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی
طرف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم تھا کہ کھ غسان ہم پر
حملہ کے لیے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی ابی باری پر
مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے
پر بڑی زبردور سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھر کا رہبر
نکلا تو انھوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی، کیا
غسان چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ نہیں! حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس
سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرمؐ نے ازدواج مطہرات کو طلاق دے
دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسر و نامراد ہوئی مجھے تو اس کا خوف لگا ہی
رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلدی ہوگا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے
پہنے (اور مدینہ کے لیے روانہ ہو گیا) میں نے فکر کیا کہ حضور اکرمؐ کے ساتھ
پڑھی (خانہ کے بعد) حضور اکرمؐ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں
تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو وہ رود ہی تھی۔ میں نے کہا
اب روٹی کیا ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی خبر کر دیا تھا۔ کیا آنحضرتؐ نے تمہیں
طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ حضورؐ اس وقت
بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا
اس کے ارد گرد کچھ صحابہ موجود تھے اور ان میں سے بعض رورہے تھے۔
تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم بھری غالب
آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے
میں نے آنحضرتؐ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لیے اندرانے کی اجازت
لے لو۔ غلام ندر گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا اس نے مجھ
سے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اور آنحضرتؐ سے آپ کا ذکر کیا لیکن

فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ اِنَّ بَيْنَ
وَحْدِ الْاُنْبَرِ لَمَعَلْبَنِي مَا اَحَدٌ فَيُسْتُ الْغُلَامَ
فَقُلْتُ اَسْتَاذِنُ لِعَمْرٍو فَاَخْلَ فَعَرَجَعَهُ اِلَيَّ
فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَكَيْتُ
مُنْصَرِفًا قَالَ اِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوَنِي فَقَالَ قَدْ
اَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ
مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَمِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ دَبِيئَةٌ
فِرَاشٌ قَدْ اُتُوا بِرِمَالٍ بِحَبْنِهِ مَتَكِّئًا عَلَى
وَسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْثٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَعَرَفْتُ دَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَطَلَقْتُ
نِسَاءَكَ فَوَفَّرَ اِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَعَلْتُ اللَّهُ اَكْبَرُ
فَعَرَفْتُ دَنَا قَائِمٌ اَسْتَاذِنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ لَنَدْبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اِذَا اَقْوَمُ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغْفِرُكَ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكَ اَوْ
مَا مِثْلُكَ دَاخِلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيْنِيْدَ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَسُّمَةً اُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ دَأَيْتُهُ
تَبَسُّمَةً فَدَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ
فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَزِيْدُ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهْبَةِ ثَلَاثَةٍ
فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِذْعُ اللَّهُ فَلْيَتَوَشَّعْ عَلَى
اُمِّيكَ فَاِنْ فَاَرِسَادَ الزُّرْمِ قَدْ دَسِمَ عَلَيْهِمْ
وَاَعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللَّهَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَتَكِّئًا فَقَالَ
اَوْ فِي هَذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ اِنَّ اَوْلِيَّكَ
قَوْمٌ عَجَلُوا عَلَيْنَا فَعَمَّ فِي الْحَيَوةِ الدُّنْيَا فَعَلْتُ

آنحضرت خاموش ہے، چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب ہوا، اور دوبارہ آکر میں نے غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آکر پھر کہا کہ میں نے آنحضرت کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آنحضرت خاموش ہے۔ میں پھر واپس آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عرض کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر آنحضرت سے کیا اور آنحضرت خاموش ہے۔ میں واپس آکر واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرتؐ اس بان کی چارپائی پر جس سے چٹائی بٹنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے اس پر کوئی بستر بھی نہیں پڑا ہوا تھا۔ بان کے نشانات سے آنحضرتؐ کے پہلو مبارک پر نشان پڑے ہوئے تھے۔ جس نمک پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کی یا رسول اللہؐ! کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازدواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضرتؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا انہیں میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرتؐ کو خوش کرنے کے لیے کہا کہ یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ آنحضرتؐ اس پر مسکرا دیئے پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! آپ کو معلوم ہے میں حفصہؓ کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جوتم سے زیادہ خوبصورت اور نرم سے زیادہ رسول اللہؐ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس پر حضور اکرمؐ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آنحضرتؐ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آنحضرتؐ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا گواہ ہے میں نے آنحضرتؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکھنی۔ سوانہیں چڑھیں (جو وہاں موجود تھے) میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اللہ سے دعا فرمائی کہ وہ آپ کی امت کو فراموشی عطا فرمائے۔ فارس و درم کو فراموشی اور دعوت

حاصل ہے اور انہیں دیا دی گئی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی عبارت نہیں
 کہنے کے آنحضور بھی ایک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ
 گئے اور فرمایا ابن خطاب! تمہارا نظریں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں
 یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں سے
 دی گئی ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت
 کی دعا کیجیے کہ مجھ نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال
 دل میں رکھا، چنانچہ حضور اکرم نے اپنی ازواج کرا سی جب سے اتنیس
 دن تک الگ رکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہا نے آنحضور کا راز عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے کہہ دیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں
 اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور پر
 عتاب کیا تو آنحضور کو اس کا بہت رنج ہوا۔ اور آپ نماز و اراج سے
 الگ رہنے کا فیصلہ کیا، پھر جب اتنیس کی رات گزر گئی تو آنحضور عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور آپ سے ابتداء کی۔ عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ مجھ سے
 یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے اور ابھی تو اتنیس ہی دن گزرے ہیں۔ میں تو ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ
 اتنیس کا ہے۔ وہ مہینہ اتنیس ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تمیز (جس میں ازواج مطہرات کو آنحضور کے
 ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آنحضور اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور
 مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا، تو میں نے آنحضور ہی کو پسند کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار کیا اور سب سے
 دی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا کہہ چکی تھیں۔

۱۱۴۔ شوہر کی اجازت سے عورت کا نفلی رمزہ

رکھنا۔

۱۱۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے
 خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے امدان سے ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر موجود ہے
 تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی رمزہ نہ رکھے۔

۱۱۵۔ جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات

گنارے۔

۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عری نے
 حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِي فَاَعْتَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ
 حِينَ أَنْشَأَهُ حَقْلَةً إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
 لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
 مِنْ شِدَّةِ مَوْجِبَةٍ عَلَيْهِمْ حِينَ عَائِشَةُ اللَّهُ
 فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى
 عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَدْ أَقْسَمْتُ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيَّ
 شَهْرًا أَقْرَبًا أَصْبَحْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
 أَحَدًا هَاحِدًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ نَكَّانَ
 ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ
 ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِهَا
 أَقْرَبَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرَتْهُ ثُمَّ خَبَرَ
 نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ وَمِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

بَابُ مَعْنَى الْمَرْأَةِ إِذَا زَوَّجَهَا

تَطَوُّعًا.

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُدَبَّرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةَ
 دَبْلُهَا شَأْ هَذَا إِلَّا بِإِذْنِهِ.

بَابُ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً

فِرَاشَ زَوْجِهَا.

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرِي
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کرے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں

۱۷۷۔ ہم سے محمد بن حرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے زرارہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلک رات گزارتی ہے، تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنے عمل سے باز نہ آجائے

۱۱۶۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں آنے کی کسی کو اس کی ہرمنی کے

بغیر اجازت نہ دے

۱۷۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔

ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (غلی) روضہ رکھے اور عورت کسی کو اس کے گھر میں اس کی ہرمنی کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے اور عورت جو کچھ بھی اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی مرضعہ اجازت کے بغیر (حسب دستور اور سلیقہ سے) خرچ کرے گی تو اسے بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ اس حدیث کی روایت ابوالزناد نے موسیٰ کے واسطے سے بھی کی ہے کہ ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا) اور اس میں نذرہ کا بھی ذکر ہے

۱۱۷۔

۱۷۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث

بیان کی، انھیں تمیمی نے خبر دی انھیں ابوعثمان نے، انھیں اسامہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوں تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت غریبوں کی تھی۔ ملہار جنت کے دروازہ پر (حساب کے لیے) روک لیے گئے تھے۔ البتہ

سہ غریب نے ہر ہر معاملہ میں الگ الگ اجازت ضروری نہیں قرار دی ہے بلکہ عام اجازت کافی ہے۔ صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کے مال میں سے حسب دستور خرچ کرتی ہے تو اسے اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو اس کا ثواب ملے گا کہ وہ ماکہ کے لایا تھا، اس حدیث میں بھی آخری ٹکڑے سے یہی مراد ہے

فِي هَرِيَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ قَابَتِ أَنْ تَبْجِي لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهَا جِرَةً فَوَاضِ زَوْجَهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

بَابُ لَا تَأْذَنَ لَهُ لَأَةً فِي بَيْتِ

زَوْجِهَا لِأَحَبِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا انْفَقَتْ مِنْ تَفَقُّةٍ عَنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ كَأَنَّهُ يُؤَدِّي لَهَا مِنْ شَطَرِهِ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادٍ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ

بَابُ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَالْمُعَابِدُ الْجِدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ الْمُعَابِدَ النَّارِقِينَ

جہنم والوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی عام عورتیں تھیں :

۱۱۸۔ مشرک ناشکری، عیسائی، سہرا، شہرہ، ساتھی کے معنی

میں ہے معاشرہ سے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ کی

روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے :

۱۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

خبر دی، انہیں زید بن اسلم نے، انہیں عطاء بن یسار نے، اور انہیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آنحضرتؐ نے لوگوں کے ساتھ اس

کی ناز پڑھی۔ آنحضرتؐ نے بہت طویل قیام کیا، اتنا طویل کہ سورہ بقرہ پڑھی

جائے۔ پھر طویل رکوع کیا، رکوع سے سراٹھا کر پھر بہت دیر تک قیام کیا

یہ قیام پہلے قیام سے کچھ کم تھا۔ پھر آپؐ نے دوسرا طویل رکوع کیا یہ رکوع

طوالت میں پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر دوبارہ قیام کیا اور

بہت دیر تک حالت قیام میں رہے یہ قیام پہلی رکعت کے قیام سے کچھ

کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا۔ پھر

سراٹھا یا اور سجدہ میں گئے۔ جب آپؐ ناز سے فارغ ہوئے تو گرہن ختم

ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ سورج اللہ چاند اللہ کی نشانیوں

میں سے درخشاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت یا کسی کی حیات کی

درجہ سے نہیں ہوتا اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ

نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنی جگہ سے

بڑھ کر کوئی چیز لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ

نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تھی دیا آنحضرتؐ نے یہ فرمایا راوی کہ

ٹھک تھا، مجھے جنت دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے

لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اور اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک

اسے کھاتے۔ اور میں نے دوزخ دیکھی، آج کا اس سے زیادہ ہستناک

منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اس میں عورتوں کی تعداد

زیادہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آنحضرتؐ

نے فرمایا وہ... ناشکری کرتی ہیں، کسی نے کہا کیا اللہ کے ساتھ کفر

کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا (نہیں) یہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور

أَمَرَ بِحُرِّ النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا
حَامَةً بَنِي دَخَلَهَا الْبَسَاءُ :

باب کفران العیش وھو الذبح و

ھو الخلیط من الماشقہ فیہ عن ابی

سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُلُوكِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ

الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

اس کے احسان کا انکار کر قی ہیں اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ پھر بھی تمہاری طرف سے کوئی چیز اس کے لیے ناگوار خاطر ہوگی تو کہہ دیجی کہ میں نے تو تم سے کبھی بدلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔

۱۸۱۔ ہم سے عثمان بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عمران نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جہانک کر دیکھا تو اس کے اکثر درجے دسے غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جہانک کر دیکھا تو اس کی اکثر درجے دالی عورتیں تھیں۔ اس حدیث کی متابعت ابراہیم ابویوسف نے فرمائی ہے۔

۱۱۹۔ تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔ اس کی متابعت ابو جعفر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اذاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسلم بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (دو زمانہ) دن میں دو دفعہ رکعتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو دو دفعہ بھی رکھو اور بارہ دفعہ رکعتے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

۱۲۰۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔

۱۸۳۔ ہم سے عیسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امیر مکارم نگہبان ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے

وَيَنْفَعُ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُمَا لَمْ تَنْفَعْهُمَا شَيْئًا تَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرَ أَقْطُ

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ مَا أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَبُو بَرْزَةَ وَاسْمُهُ بْنُ زُرَيْرٍ

بَابُ لِيُزَوِّجَكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَهُ أَبُو حَجِيَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَلَا أُخْبِرُكَ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صَوْمَ وَأَفْطِرَ وَفِعْ وَنَعْرَ فَإِنَّ لِي جَسَدًا عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِي عَيْنًا عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِي زَوْجًا عَلَيْكَ حَقًّا

بَابُ الْمَرْأَةِ رَاضِيَةً فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاجِعٌ وَكُلُّكُمْ مُسْتَرْجِعٌ عَنْ رَجْعَتَيْهِ وَالْأَمِيرُ رَاجِعٌ وَالرَّجُلُ رَاجِعٌ عَلَى أَهْلِهِ بَيْنَهُ وَالْمَرْأَةُ رَاضِيَةٌ

عَلَى بَيْتِ زَوْجَتَا دَوْلِدِهِ فَمَلَكَو رَاجِ دُكْلُكُو
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ:

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: اَلْوَجَالُ قَوْمًا
عَلَى النِّسَاءِ يَمَّا تَكُنُّ اَنْفُسُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ اِلَى قَوْلِهِ اِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَدِيًّا كَثِيْرًا:

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَلَى رَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ
فِي مَشْرِيقِهِ لَهُ فَنَزَلَ لِنِسْوَةٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ
يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اِنَّكَ الْبَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ اِنَّ
الشَّهْرَ نِسْءٌ وَ عِشْرُونَ:

بَابُ هَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ وَهَذَا كُو
عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ حَبِيَّةَ رَفَعَهُ غَيْرَ
أَنْ لَا تُهَجَّرَ اِلَّا فِي الْبَيْتِ وَالْأَوَّلُ
أَمْرٌ:

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي
حُمَيْدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَنِيفٍ
أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ أُمَّ سَكْمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِيهِ
شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَ عِشْرُونَ يَوْمًا عِنْدَ
عَلَيْهِمْ أَوْدَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَلَفْتَ
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ
يَكُونُ تِسْعَةً وَ عِشْرُونَ يَوْمًا:

بچوں پر نگران ہے۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی
رہیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”مرد خدوتوں کے سردھرے ہیں
اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر بڑائی
دی ہے“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بیشک اللہ بڑی رحمت والا
بڑا عظمت والا ہے“ تک:

۱۸۴۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج
مطلہات سے ایک مہینہ تک علیحدگی رکھی اور اپنے ایک بالا خانہ میں قیام
کیا۔ پھر آنحضور اسی دن بعد تشریف لائے تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ! آپ
نے تو ایک مہینہ کے لیے عہد کیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ یہ مہینہ
اتیس (۲۹) کا ہے۔

۱۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواج سے ایک
مہینہ کے لیے علیحدگی، اور ان کے حوروں سے الگ دوسری
مکہ قیام۔ معاویہ بن حیدہ سے منقول ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرنے لگے کہ ”اپنی بیوی سے
انہما ملا علی کے لیے اگر الگ رہنا ہے تو گھر میں رہتے
ہوئے الگ رہنا چاہیے“ لیکن یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے
اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن صنیف نے خبر
دی، انھیں عکرمہ بن عبد الرحمن بن حارث نے خبر دی اور انھیں ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک واقعہ تک
وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک
نہیں جائیں گے۔ پھر جب اسی دن گزر گئے تو آنحضور ان کے پاس
صبح کے وقت گئے یا شام کے وقت گئے، آنحضور سے عرض کیا گیا کہ
آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے، آنحضور نے فرمایا
کہ مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے:

۱۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعفور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابو الضحیٰ کی مجلس میں (ہبیینہ پر) بحث کی تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی، آپ نے فرمایا کہ ایک دن صبح ہوئی قرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج روبرو تھیں ہر زوجہ مطہرہ کے پاس ان کے گھروالے موجود تھے۔ میں مسجد کی طرف گیا تو وہ بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ادھر گئے۔ آنحضرتؐ اس وقت ایک کمرہ میں تشریف رکھتے تھے انہوں نے سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا انہوں نے پھر سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر سلام کیا اور اس مرتبہ بھی کسی نے جواب نہیں دیا تو آواز دی (بعد میں اجازت ملنے پر) آنحضرتؐ کی خدمت میں گئے اور عرض کی کیا آنحضرتؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دیدی ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک ہبیینہ تک ان سے

مگر رہنے کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ اتنی دن تک الگ رہے اور پھر اپنی ازواج کے پاس گئے۔

۱۲۳۔ عورتوں کو مارنا پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ”اور انھیں اتنا ہی مار دو جو ان کے لیے اذیت دہ

نہ ہو۔“

۱۸۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کہ پھر دوسرے دن اس سے ہم بستر ہوگا۔

۱۲۴۔ عورت گناہ میں اپنے شوہر کی اطاعت نہ

کرتی ہے۔

۱۸۸۔ ہم سے غلام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، آپ مسلم کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے صفیہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اپنی بیٹی کی شادی کی تھی۔ اس کے بعد لڑکی کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے اڑ گئے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَكَّرْنَا عِنْدَ أَبِي الضَّحَى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَتَحَنَّا يَوْمَ مَا ذَنَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلَهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلَأٌ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَنَزَّحَ أَحَدٌ فَتَنَادَاهُ فَتَدَخَّلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلَقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ الْيَتُّ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَكُنْتُ لِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ۝

باب مَا يَكْرَهُ مِنَ عَرَبِ النِّسَاءِ

رَقُولُهُ دَا ضِرْبُوهُنَّ مَضْرِبًا غَيْرَ

مُتَرَجِّمٌ ۝

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اللَّهِ بْنِ أُمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يَجْمَعُهَا فِي إِحْيَا الْيَوْمِ ۝

باب لَا تُطْبِئُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي

مُعَاوِيَةَ ۝

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ رَدَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ

لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا آمَرَني أَنْ آمِلَ فِي شَعْرِهَا
فَقَالَتْ كَذَابُهُ قَدْ لُعِنَ الْمُدَّجِلَاتُ ۝

بَابُ دِيَانِ امْرَأَةٍ خَافَتْ مِنْ بَعْدِهَا
نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا ۝

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دِيَانِ امْرَأَةٍ
خَافَتْ مِنْ بَعْدِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ
الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْنِزُ مِنْهَا فَيُرِيدُ
طَلَاقَهَا وَيَنْزَوِجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي
وَلَا تُطَلِّقْنِي فَمَنْ تَزَوَّجَ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ
مِنَ التَّنْفَعِ عَلَيَّ وَالنِّسَاءِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۝

سانس مردیں اور معذور سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے اس سے
کہا ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ (دوسرے بال) جوڑ لے۔ آنحضرتؐ نے اس پر
فرمایا کہ معنوی بال سر پر بنانے والوں پر لعنت کی گئی ہے ۝
۱۲۵۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور
اعراض کا خوف ہو۔

۱۸۹۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبری
انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے آیت ”اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت اور
اعراض کا خوف محسوس کرے“ کے متعلق فرمایا کہ آیت میں ایسی عورت کا
بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو اور وہ مرد اسے اپنے پاس زیادہ دھاتا
ہو۔ بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے بجائے دوسری
عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اس سے کہے کہ
مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے سوا کسی اور سے شادی
کر سکتے ہو۔ میرے خرچے سے بھی تم آزاد ہو اور تم پر باری کی بھی کوئی پابندی
نہیں تراسی کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ ”پس ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے“ ۝
۱۲۶۔ عزل کا حکم ۝

۱۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطائے نے اور ان سے
جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
ہم عزل کیا کرتے ہیں ۝

۱۹۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے میان نے حدیث
بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں عطائے نے خبری انھوں
نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا۔ ہم عزل کرتے
تھے ۝

۱۹۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زہری نے، ان
سے ابن عمر بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
ایک غزوہ میں، ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا پھر

بَابُ الْعَزْلِ ۝
۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا
نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ
كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقَدَانُ يَنْزِلُ دَعْنُ عَمْرٍو عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَانُ يَنْزِلُ ۝

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
أَصَبْنَا سَبِيًّا فَلَمَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو۔ میں مرتبہ آپ نے یہ فرمایا د پھر فرمایا قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے رت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۷۔ سفر کے ارادہ کے وقت اپنی کئی بیویوں میں سے

انتخاب کے لیے قرعہ اندازی؟

۱۹۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد بن امین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی مہیکہ نے حدیث بیان کی ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام کا نکلا۔ حضور اکرمؐ رات کے وقت معمولاً چلتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلتے ایک مرتبہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ آج رات کیوں نہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھو سکو اور میں بھی اعمال نے یہ تجویز قبول کر لی۔ اور ہر ایک دوسرے کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ آنحضورؐ نے انہیں سلام کیا۔ پھر چلتے رہے۔ جب پڑاؤ ہوا تو حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں نہیں ہیں (اس غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس درجہ رنج ہوا کہ جب لوگ سوار یوں سے اتر گئے

تو ام المومنین نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں (جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے) ڈال دیے اور دعا کرنے لگیں کہ اے میرے رب! مجھ پر کوئی بھاری سانپ مسلط کر دے جو مجھے دس لے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آنحضورؐ سے (اپنی غلطی کی معذرت خواہی کے لیے) کچھ کہہ سکوں؟

۱۲۸۔ عورت اپنے شوہر کی باری اپنی سوکن کو دے سکتی ہے اور

اس کی تقسیم کس طرح کی جائے؟

۱۹۴۔ ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام المومنین سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں خندان کی باری کے دن اور سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن رہتے تھے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آدَاثُكُمْ وَلَتَعْلَمُونَ قَالَتْهَا ثَلَاثٌ مِّنْ لَّسْتِ كَأَيْتِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَأَيْتُ؟

بَابُ ۱۲۷۔ النُّزْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا

أَرَادَ سَفَرًا؟

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ أَبِي آيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُثَيْبَةَ عَنْ النُّعْمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَفْرَجَ بَيْنَ نِسَائِهِ قَطَارَتْ النُّزْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَآرَاكَ بَعِيرِي تَنْطَوِّينَ وَانْظُرْ فَقَالَتْ بَلَى كَرَكِبْتُ لِمَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَبَلٍ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَانْقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرًا أَوْ حَبِيبَةً تَلْدُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا؟

بَابُ ۱۲۸۔ النِّزَاةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا

لِزَوْجَتِهَا وَكَيْفَ يُقْسَمُ ذَلِكَ؟

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَثَّاقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا دَعِيمَ سَوْدَةَ؟

باب ۱۲۹ الْحَدَلُ بَيْنَ النِّسَاءِ وَكَتَبَ
تَسْتَوِيْعُوْنَ اَنْ تَعْدُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ
اِلَى قَوْلِهِ دَايِعًا حَكِيْمًا ۚ
باب ۱۳۰ اِذَا تَزَوَّجَ اَبْرَأُ عَلَى
الْقَيْبِ ۚ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ دَلَّوْا شَيْئًا أَنَّ
أَقْوَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ
قَالَ الشَّيْخُ إِذَا تَزَوَّجَ اَبْرَأُ أَقَامَ عِنْدَهَا
سَبْعًا وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبَ أَقَامَ عِنْدَهَا
ثَلَاثًا ۚ

باب ۱۳۱ اِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبَ عَلَى
اَبْرَأٍ ۚ

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ دَخَلْتُ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ إِذَا
تَزَوَّجَ الرَّجُلُ اَبْرَأُ عَلَى الْقَيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا
سَبْعًا وَتَسَعًا وَلَا إِذَا تَزَوَّجَ الْقَيْبَ عَلَى اَبْرَأٍ
أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ دَلَّوْا
شَيْئًا لَقُلْتُ لَإِنْ أُنْسَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنْ أَيُّوبَ دَخَلْتُ قَالَ خَالِدٌ دَلَّوْا شَيْئًا قُلْتُ
رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

۱۲۹۔ بیویوں کے درمیان انصاف (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)
اگر تم اپنی متعہ بیویوں کے درمیان انصاف نہ کر سکو (تو)
ایک ہی عورت سے شادی کر دو) ارشاد "واسعاً حکماً" تک ہے
۱۳۰۔ جب شادی شدہ عورت کے بعد کسی کنواری عورت
سے شادی کرے ہے

۱۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے حدیث بیان کی
اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے درادی ابو قلابہ یا انس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آنے
والی حدیث) ارشاد فرمائی، لیکن بیان کیا کہ دستور یہ ہے کہ جب کنواری سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک رہنا چاہیے اور جب شادی شدہ سے
شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک رہنا چاہیے
۱۳۱۔ کنواری بیوی کے بعد جب کسی نے شادی شدہ عورت
سے شادی کی ہے

۱۳۱۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابوب اور خالد نے حدیث بیان
کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دستور
یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری
عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ
عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر
باری مقرر کرے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس
رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی اور سفیان
نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری، انھیں ابوب اور خالد نے، خالد نے
کہا کہ اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے

اس شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن ساتھ ہی اس پر اپنی عدم رضا کا بھی اظہار کر دیا ہے کیونکہ عام حالات میں
کئی بیویاں کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنا مشکل ہے۔ نبی کو چار سے زیادہ بیویوں کے نکاح میں رکھنے کی اجازت کا یہ بھی ایک راز ہے کہ نبی انصاف اور
عدل قائم رکھ سکتا ہے لیکن عام لوگوں کے لیے چار کے درمیان بھی انصاف قائم رکھنا دشوار ہے اور چار سے زیادہ میں تو ممکن ہی نہیں۔ کئی بیویوں کی موجودگی کی نزاکت ہی
کی وجہ سے شریعت نے اس کا تاؤن بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ ممکنہ مزید انصاف قائم رکھا جاسکے

۱۳۲۔ جو اپنی متعدد بیویوں کے پاس گیا اور آخر میں ایک غسل کیا۔

۱۹۷۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن نذیع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اس وقت آنحضورؐ کے نکاح میں نویں تھیں۔

۱۳۳۔ مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن میں جانا۔

۱۹۸۔ ہم سے فروغ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور کسی کے قریب بھی بیٹھتے تھے، ایک دن آنحضورؐ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور معمول سے زیادہ ٹھہرے۔

۱۳۴۔ جب مرد بیماری کے دن کسی ایک بیوی کے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری بیویوں سے اجازت لے اور اسے اس کی اجازت دی جائے۔

۱۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس مرض میں وفات ہوئی۔ اس میں آپ پوچھا کرتے تھے کہ کل میری باری کس کے یہاں ہے، کل میری باری کس کے یہاں ہے، آپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار تھا۔ چنانچہ آپ کی تمام ازواج نے آپ کو اس کی اجازت دے دی کہ آنحضورؐ جہاں چاہیں بیماری کے دن گزاریں۔ آنحضورؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آگئے اور یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضورؐ کی اسی دن وفات ہوئی جو میری باری کا دن تھا اللہ تعالیٰ نے جب حضور اکرمؐ کو اپنے یہاں بلایا تو آنحضورؐ کا سر مبارک میرے

باب ۱۲۱ مَن كَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ فِي شَيْءٍ دَايِدٍ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمَاءٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْتِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَمْعُ لَسْوَةٍ :

باب ۱۳۳ دُخُولُ الذَّكَرِ عَلَى نِسَائِهِ فِي النَّيْمِ :

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّنَّ مِنْ لَحْدِهِنَّ فَمَا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاخْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ :

باب ۱۳۴ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُعْرَسَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَ لَهُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الْكَذِي مَاتَ فِيهِ آيُنَ أَنَا عَدَا آيُنَ أَنَا عَدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْأِجَهُ لِيَكُونَ حَيْثُ نَسَاءُ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ حِينَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ مَاتَ فِي الْيَوْمِ الْكَذِي كَانَ يَسْأَلُ عَنْهُ عَلَى ذِيهِ فِي بَيْتِي فَبَعَثَهُ اللَّهُ وَارَتْ رَأْسَهُ كَبَيْنَ غُرِّي وَسَحَرِي دَخَلَ رِيقُهُ رِيقِي :

لے ریح کا داتمہ ہے۔ احرام سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کے ساتھ رات میں وقت گزارا تھا۔

سینے پر تھا اور آنحضور کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے ملا رہا

باب ۳۵ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ

أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ :

۱۳۵۔ مرد کا اپنی بعض بیوی کے ساتھ بعض کے مقابلہ میں

زیادہ دل لگا دے :

۲۰۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ بیٹی! اپنی اس سوکن کو دیکھ کر دھوکے میں نہ آ جانا جسے اپنے حسن پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ناز ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہی بات حضور اکرم ﷺ کے سامنے دہرائی تو آنحضور مسکرا دیے :

۱۳۶۔ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر غور کرنا سوکن کے سامنے اپنے

ساتھ شوہر کے تعلق کو بڑھا چڑھا بیان کرنے کی مانعت ہے :

باب ۳۶ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يَنْلُ وَمَا يَنْلِي

مِنْ اخْتِيارِ الصَّوْرةِ :

۲۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور مجھ سے محمد ابن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ ایک خاتون نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے۔ اگر اپنے شوہر کی طرف سے ان چیزوں کے حاصل ہونے کی بھی داستانیں اُسے سناؤں جو حقیقت میں میرا شوہر مجھے نہیں دیتا تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو چیز حاصل نہ ہو اس پر غور کرنے والا اس شخص جیسا جو جھوٹ کا ڈہرا کر پکڑا اپنے ہوئے ہے (یعنی سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے)

۱۳۷۔ غیرت۔ اور مردانے سیزہ کے واسطے سے بیان کیا

کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے

ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو اسے اپنی سیدھی تلوار سے

قتل کر دوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الثَّوْبِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِيَ خَمْرَةٌ فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ تَشِيعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَفْتِي بِمَا لَمْ يَنْلُ يَعْطُ كُلًّا رِيسَ تَوْبِي زَوْرٍ :

باب ۳۷ الْغَيْرَةِ قَوْلُ وَرَّادٍ عَنِ

الْمُخْبِرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ

رَجُلًا مَعَ امْرَأَةٍ ضَرَبْتُ بِالسَّيْفِ

غَيْرَ مُصَفِّحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

لہ ضعف کہ جب سے حضور اکرم ﷺ تازہ مسواک نہیں چبا سکتے تھے حضور اکرم ﷺ چونکہ اس وقت مسواک کرنا چاہتے تھے اس لیے امام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کی اور آنحضور کو دی، اسی کی طرف حدیث کے آخری جملہ میں اشارہ ہے :

تھیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے۔ یقیناً میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

۲۰۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیعی نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں یہی وجہ ہے کہ اس نے بکاروں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ سے زیادہ کوئی اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں ہے۔

۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر غیرت مند اور کوئی نہیں کہ وہ اپنے بندہ یا بندگی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو مجھے معلوم ہے تو تم چہنٹے کم اور روئے زیادہ۔

۲۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے ان سے ابوسلمہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے انکی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضور فرما ہے اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۵۔ ہم سے ابوالعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرتا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے۔

۲۰۶۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے اسما، بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زبیر

وَسَلَّمَ أَلْفَعْبُونٌ مِنْ غَيْرَةٍ سَعْدٍ كَرْنَا
أَغَيْرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغَيْرُ مِنِّي ۝

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتَّابٍ
أَلْعَمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ
مَنْ أَجَلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ دَمًا أَحَدٌ أَحَبَّ
لِلَّيْلِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ ۝

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا
أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ إِذَا أَمَّتَهُ يَزْنِي
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ كَضَحِكُكُمْ
قَلِيلٌ وَبَكَايُكُمْ كَثِيرٌ ۝

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ
اللَّهِ وَهَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَئِنْ اللَّهُ
يَعَارُ غَيْرَهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۝

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسَاءَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ ۝

وَلَا مَسْئُولَ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ تَأْخِذٍ وَغَيْرَ فَرَسٍ
فَكُنْتُ أَعْلَفُ فَرَسَهُ وَاسْتَقْبَحْتُ الْمَاءَ وَأَخَذْتُ
عَزْبَةً وَأَخْبَنُ وَلَوْ أَنَّكَ أَحْسَنُ أَخْبَرُ وَكَانَ
يَعْبُرُ جَارَاتٍ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنْتُ نِسْوَةً مَذْقِ
وَكُنْتُ أَتَقُولُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الدُّبَابِ الَّتِي أَقْطَعُهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ
مَوْجِي عَلَى ثُلُغِي فَرَسِي فَعِثْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى
رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
مَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ عَانِي ثُمَّ قَالَ لِمَنْ
لَا حُرَّ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَأَسْتَحْيِيْتُ أَنْ أَسِيرُ مَعَ
الْوَجَالِ وَذَكَرْتُ الدُّبَابَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ غَيْرَ
الْتِمَاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنِّي قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَنْعَنِي الدُّبَابَ فَقُلْتُ
لَعَلَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى
رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ
لِأَزَلَّتْ فَأَسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَهَرَنْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى أَغْدَى عَلَى مِنْ تَكُونُكَ مَعَهُ
قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ
تَكُونُنِي سِبَاسَةَ الْفُوسِ فَكَأَنَّمَا أَغْتَفَنِي ۝

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو ان کے پاس ایک اونٹ اور ان
کے گھوڑے کے سواروں نے زمین پر کوئی مال کوئی غلام کوئی چیز نہیں
تھی۔ میں ہی ان کا گھوڑا جراتی۔ پانی پلاتی، ان کا ڈول سیتی، اور ان کا
گوندھتی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی، انصار کی کچھ روٹیاں میری
روٹی پکا جاتی تھیں، یہ بڑی سچی اور با وفا عورتیں تھیں، زبیر رضی اللہ عنہ
کی وہ زمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دی تھی، اس سے
میں اپنے سر پر گھوڑوں کی گٹھلیاں گھرایا کرتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے
تہاں فرسخ دور تھی، ایک روز میں آ رہی تھی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں
کہ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی۔ آنحضرت
کے ساتھ قبیلہ انصار کے کئی افراد تھے۔ آنحضرت نے مجھے بلایا پھر اپنے
اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا ارخ، ارخ؛ آنحضرت چاہتے تھے کہ مجھے اپنی
سواری پر اپنے پیچھے سوار کر لیں لیکن مجھے مردوں کے ساتھ چلنے میں شرم
آئی (اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ
بڑے ہی با غیرت تھے۔ حضور اکرمؐ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں
اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں زبیر رضی اللہ عنہ نے پاس آئی اور
ان سے داتو کا ذکر کیا کہ آنحضرت سے میری ملاقات ہو گئی تھی۔ میرے سر پر
گٹھلیاں تھیں اور آنحضرت کے ساتھ آپ کے چند صحابہ بھی تھے۔ آنحضرت نے
اپنا اونٹ مجھے بٹھانے کے لیے بٹھایا لیکن مجھے اس سے شرم آئی اور تھادی
غیرت کا بھی خیال آیا اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا حضور اکرمؐ کا
تھامے سر پر گٹھلیوں کا بوجھ دیکھنا آنحضرت کے ساتھ تھامے سوار ہونے سے زیادہ
مجھ پر گراں ہے۔ بیان کیا کہ آنحضرت کے بعد ابو بکر رضی اللہ

عنہ نے ایک خادم بھیج دیا جس نے گھوڑے کی رکھوال (دغیر) سے مجھے چٹکا لے دیا جیسے انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ قَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ أَحَدَى أَمَتَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ بِصَفْحَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَوَّبَتْ النَّبِيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْنِهَا يَدَ الْخَادِمِ
فَسَقَطَتِ الصَّفْحَةُ فَأَنْفَلَقَتْ جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَمَسَ الصَّفْحَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ
فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّفْحَةِ وَيَقُولُ

۲۰۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے
یہاں تشریف رکھتے تھے اس وقت ایک زوجہ مطہرہ (زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت کے لیے ایک برتن میں کچھ کھانے کی چیز بھیجی
جس کے گھر میں حضور اکرمؐ اس وقت تشریف رکھتے تھے، انھوں نے
خادم کے ہاتھ پر دغیر میں، مارا جس کی وجہ سے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ پھر
حضور اکرمؐ نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور جو کھانا اس برتن میں تھا

عَارَتْ أُمَّكُمْ تَوَسَّيْنَ الْعَادِمَ حَتَّىٰ آتَىٰ بِمَصْحَفَةٍ
مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَذَكَرَ الصَّحْفَةَ
الصَّحِيفَةَ إِلَىٰ النَّبِيِّ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَآمَسَكَ
الْمَسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كُسِرَتْ ۝

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَذَاتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَيَّعَرْتُ
قَصْرًا فَهَلَكْتُ لِمَنْ هَذَا أَتَاؤُا لِعِمْرَانَ الْخَطَّابِ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَنْعِنِي إِلَّا عَلِيٌّ بِكَفِّهِ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ
أَرِجْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَدْعِيكَ أَغَارُ ۝

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا تَائِبٌ رَأَيْتُنِي فِي
الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَسَّيْتُ إِلَىٰ جَانِبِ قَصْرِ
فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعِمْرَانَ كُفْتُ غَيْرَتَهُ
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا لِكُنَى عَمْرٍو وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ لَوْ قَالَ
أَوْعَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ ۝

۱۳۸۸۔ بِأَمْرِ غَيْرَةٍ النَّسَاءِ وَوَجِدْهُنَّ ۝

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ لَأَعْلَمُوا إِذَا كُنْتُ عَقْفِي رَأَيْتُهُ وَإِذَا كُنْتُ
عَلَىٰ قَضْبِي قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُونَ

اسے بھی اس میں جمع کرنے سے اور خادم سے، فرمایا کہ تمھاری ماں کی
غیرت آگئی ہے۔ اس کے بعد خادم کو روکے رکھا، اس نے بہت ضرر
میں وہ برتن ٹوٹا تھا ان کی طرف سے یا برتن منگایا گیا اور آنکھوں نے دن
نیا برتن ان زوجہ مطہرہ کو واپس کیا جن کا برتن ٹوڑ دیا گیا تھا اور ٹوٹا ہوا
برتن ان کے یہاں رکھ لیا جن کے گھر میں وہ ٹوٹا تھا ۝

۲۰۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدّمی نے حدیث بیان کی ان سے محمد نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
جنت میں داخل ہوا۔ یا آپ نے یہ فرمایا کہ میں جنت میں گیا۔ وہاں میں
نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ
عمر بن خطاب کا۔ میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری
غیرت مجھے معلوم تھی۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن ابی رسول اللہ! میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

۲۰۹۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبرنا انھیں
یونس نے، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابن مسیب نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے آنکھوں نے فرمایا خواب میں میں نے اپنے آپ
کو جنت میں دیکھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک محل کے کنارے ایک
عورت دستک نہ رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے
کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ میں ان کی غیرت کا خیال کر کے
واپس چلا آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت مجلس ہی میں موجود تھے
اس پر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت
کروں گا؟

۱۳۸۸۔ عورتوں کی غیرت اور ان کی ناراضگی ۝

۲۱۰۔ ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میں خوب پہچانتا ہوں کہ کب تم مجھ سے خوش
ہو اور کب تم مجھ پر ناراض ہو۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے عرض کی۔

ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتَ عِنْدَ رَأْسِيَّةٍ فَإِنَّكَ تَقُولُ لِيْنِ لَا دَرَبَ لِيْ سِوَاكَ ذَا كُنْتُ عَقْبِي قُلْتُ لَا دَرَبَ إِلَّا هَيْمٌ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْتِكَ ۝

آنحضوریہ بات کس طرح سمجھتے ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں بلکہ ہیم کے رب کی قسم! بیان کیا کہ میں نے عرض کی ہاں خدا گواہ ہے۔ یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا ذکر ہی چھوڑتی ہوں (قلبی تعلق اس وقت بھی باقی رہتا ہے)

۲۱۱۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے حضرت نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی عورت پر مجھے اتنی عبرت نہیں آتی تھی جتنی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتی تھی۔ کیونکہ حضور اکرم ان کا ذکر کثرت کیا کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔ اور حضور اکرم پر وحی کی گئی تھی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ان کے موتی کے گھر کی بشارت دے دیں ۝

۱۳۹۔ غیرت کے معاملہ میں کسی شخص کا اپنی بیٹی کی طرف سے

مدافعت کرنا اور اس کے لیے انصاف کی طلب ۝

۲۱۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے مسور بن محرز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ہاشم بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انھیں اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا، کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

جو چیز اس کے لیے باعث ناگواری ہے وہ میرے لیے باعث ناگواری ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اسی سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

۱۴۰۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تم دیکھو گے کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے پیچھے اس کی خوشامد کرتی پھرتی ہیں۔ کیونکہ مرد کم ہونگے

۲۱۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضَرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا عَزَّتْ عَلَيَّ أَمْرَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا عَزَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةُ يَكْفُرُ ذِكْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّهَا وَتَنَاسَاهُ عَلَيْهِمَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْنِيَّهَا بَيْتًا لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ۝

يَا بَلَّ ذَيْتِ الرَّجُلِ عَلَى ابْنَتِهِ فِي

الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ ۝

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَرِ أَنَّ هِشَامَ ابْنَ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يَطْلُقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَأَمَّا هِيَ بِضْعَةٌ مِثْلِي يُرِيدُنِي مَا أَرَا بِهَا وَبُؤْذُنِي مَا أَدَاهَا فَمَكَدَا قَالَ ۝

يَا بَلَّ يَفْعَلُ الرِّجَالُ وَيَكُونُوا لِنِسَاءٍ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ تَبِعَهُ أَرْبَعُونَ أَمْرًا يَلْدُنَ بِهِ

مِنْ بَيْتِ الرِّجَالِ كَكُنْزَةِ النِّسَاءِ ۝

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأَحْسَنُ كُنْزِكُمْ حَدِيثًا يَمْنَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ كُنْزُهُ بِهٖ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ أَلْعَلُّ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقْلُ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونُوا لَخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَلْبُ الْأَوَّاحُ ۝

بَابُ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالذُّخُولُ عَلَى الْمَوْتَةِ ۝

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا نُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَهْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا كُمْ وَالذُّخُولُ عَلَى النِّسَاءِ فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَرَأَيْتَ الْخَمْرَ قَالَ الْحَمْرُ الْمَوْتُ ۝

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِزَوْجَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ رَأَيْتَ خَرَجْتَ حَاجَةً وَكُنْتُ فِي غَدْوَةٍ كَذَلِكَ فَقَالَ رَجِعْ فَجِئَ مَعَ امْرَأَتِكَ ۝

بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ حَتَّى اتَّانِ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔

۲۱۳۔ ہم سے حفص بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میرے سوا یہ حدیث تم سے کوئی اور نہیں بیان کرے گا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھایا جائے گا اور اہل حالت بڑھ جائیں گے، زنا بڑھ جائے گا اور لوگ شراب زیادہ پینے لگیں گے، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ حالت یہ ہو جائے گی کہ پچاس عورتوں پر ایک مرد رہ جائے گا۔

۱۴۱۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور ایسی عورت کے پاس جانا جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

۲۱۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں جانے سے بچتے رہو۔ اس پر قبیلہ انصار کے ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! دیور کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (وہ اپنی بھانجی کے سامنے جا سکتا ہے یا نہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔

۲۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معبد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میری بیوی رجم کرنے گئی ہے اور میرا نام فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر تم واپس جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ رجم کرو۔

۱۴۲۔ لوگوں کی موجودگی میں ایک طرف کسی اجنبی عورت سے کسی مرد کی گفتگو جائز ہے۔

۲۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا (انور) نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انھوں نے ان سے ایک طرف (مجلس سے) اتنے فاصلہ پر کہ (اہل مجلس ان کی بات نہ سن سکیں) گفتگو کی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مردوں کا کسی

عورت کے پاس جانا ممنوع ہے *

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عہدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ گھر میں ایک محنت بھی تھا۔ اس محنت نام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں عیدان کی بٹی دکھاؤں گا۔ کیونکہ وہ سامنے آتے ہے تو (موتا پے کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑی ہوتی ہیں اور جب پیچھے

۱۴۴۔ جب جہمت کا خوف نہ ہو تو کسی عورت کا اہل بیت اور

دوسرے اجنبی مردوں کو دیکھنا *

۲۱۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم غفلی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ نے، ان سے اوزاعی نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے ہیں۔ میں جہت کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (جگہ) کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے آخر میں ہی اٹا گئی، تم عہدی اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایک نوعمر لڑکی جو کھیل کود کی شائق ہو کتنی دیر تک اس میں دلچسپی لے سکتی ہے (اور انھوں نے اتنی دیر تک کھڑے مانسہ رضی اللہ عنہا کے لیے پردہ کیے رہے)

۱۴۵۔ عورتوں کا اپنی ضرورتوں کے لیے باہر نکلنا *

۲۱۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغیراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ دَلَّ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوَحَّ النَّاسِ إِلَيْهِ *

گفتگو کی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ تم لوگ (یعنی انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہو۔

۱۴۳۔ مَا يُنْهَى مِنَ دُخُولِ الْمَشْرِيقِ

بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ *

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ هَادِي ابْنَتِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْمُحَنَّتُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ إِنَّ تَنَحَّرَ اللَّهُ لَكُمْ السَّائِلَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ كَأَنَّهَا تُقِيلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدِيرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُمْ *

چھرتی ہے تو اٹھ ہوجاتی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے (ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے) فرمایا کہ یہ (محنت) تمھارے پاس اب نہ آیا کرے *

۱۴۴۔ نَظَرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَ

نَحْوِهِ مِنْ غَيْرِ بَيْتِهِ *

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَفَلِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي بِرِدَائِهِ دَأَانَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي السَّجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا أَلَذِي أَسَامُ فَأَقْدُرُوا قَدْ رَأَيْتُ رِبَاةَ الْحَدِيثِ السُّوْتِ الْحَرَنِعَةِ عَلَى الْكُهُودِ *

۱۴۵۔ خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ *

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا فُرْدَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَيْدٍ كَيْلًا فَرَأَاهَا عُمَرُ
فَعَرَفَهَا فَقَالَ أَتَاكَ دَالِيٌّ يَا سَوْدَةُ مَا تُحْفَيْنِ
عَيْنَا نَرَجَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَدَّكَ ذَلِكَ لَهُ فَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنِّي
يَدِيهِ لَعَرَفْتُ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرَفَعَهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ
أَفَوْنُ نَكُنْ أَنْ تَخْرُجِينَ لِحَوَائِجِكُنَّ ۝

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ بنت زیدہ
رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ
لیا اور پہچان گئے۔ پھر کہا، سودہ! مجنازم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔
اگر پردہ کیے ہوئے ہو جب بھی ہم پہچان سکتے ہیں، جب سودہ رضی اللہ
عنہا واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آنحضرتؐ سے اس کا
ذکر کیا۔ آنحضرتؐ اس وقت میرے حجرہ میں نشام کا کھانا کھا رہے تھے
آپ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک بڑی ٹہنی اس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا آپ نے فرمایا کہ
تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکل سکتی ہو۔

باب ۱۱۱ اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي

الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ ۝

۳۳۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا ۝

۱۱۱۔ مسجد وغیرہ میں جانے کے لیے عورت کا اپنے شوہر سے

اجازت چاہنا ۝

۳۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان سے ان
کے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے)
جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ روکو۔

۱۱۲۔ رضاعت کے رشتہ میں عورتوں کے پاس جانا اور

انھیں دیکھنا جائز ہے ۝

باب ۱۱۲ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ

إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ ۝

۳۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے
خبر دی انھیں هشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس
(نذر آنے کا اجازت چاہی لیکن میں نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں، اجازت نہیں دے سکتی پھر حضور
اکرمؐ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا، آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ وہ تو تمھارے چچا ہیں، انھیں اندر بلاؤ۔ میں نے اس پر کہا کہ یا رسول
اللہ! عورت نے مجھ کو دودھ پلایا تھا، کوئی مرد نے حضورؐ کو پلایا ہے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا، میں تو وہ تمھارے چچا ہی (رضاعی) اس لیے وہ تمھارے
پاس آ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا
تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نسب سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں
رضاعت سے بھی وہ حرام ہوتی ہیں ۝

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعِ مَا سَأَدَنَ عَلَيَّ
فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ارْتَعِدْ
عَمَلِي فَإِنِّي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ
قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَاكَ عَلَيْكَ فَلْيَلْبِغْ عَلَيْكَ قَالَتْ مَا لَيْشَهُ وَ
ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ
مَا لَيْشَهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۝

باب ۱۱۸ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ

فَتَنْتَعَتْهَا لِرُوحِهَا ۝

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَتَّوِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ فَتَنْتَعَتْهَا لِرُوحِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۝

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصُ بْنُ سَمُوتٍ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَا شِرَ الْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ فَتَنْتَعَتْهَا لِرُوحِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۝

باب ۱۱۹ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا طُوقَ النَّيْلَةِ

عَلَى نَسَائِهِ ۝

۲۲۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُزَيْنَةَ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُوقَ النَّيْلَةِ بِمَاءَةِ امْرَأَةٍ تَكِيدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَئِمَّا يَقُولُ وَلَيْسَ قَاطِفَ بِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ إِلَّا امْرَأَةٌ يُصَنَّفُ إِنْشَاءً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يُصَنَّفْ ذَكَرَ أَرْبَعِي لِحَاجَتِهِ ۝

باب ۱۲۰ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ نَبَلًا إِذَا

طَالَ الْغَيْبَةُ مَخَافَةَ أَنْ يَخُونَهُمْ

أَوْ يَلْتَمِسُ ۝

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

۱۲۸۔ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ملنے کے بعد اپنے

شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے ۝

۲۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملنے کے بعد اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے، گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ۝

۲۲۳۔ ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کسی عورت سے مل کر اپنے شوہر سے اس کا حلیہ بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے ۝

۱۲۹۔ کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں

کے پاس جاؤں گا۔

۲۲۴۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زبیر، انھیں ابن طاووس نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور اس قربت کے نتیجے میں، ہر عورت ایک بچہ جسے گی جو اس کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ لیجئے لیکن آپ نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے یہاں بھی بچہ پیدا نہ ہوا اور اس ایک کے یہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انھوں نے انشاء اللہ کہہ لیا ہوتا تو حانت نہ ہوتے اور ان کی خواہش پوری ہوتے کی امید نہ زیادہ تھی ۝

۱۵۰۔ طویل سفر کے بعد کوئی شخص اپنے گھر کا اطلاع کے بغیر رات

کے وقت نہ آئے۔ ممکن ہے اس طرح اسے اہل خانہ پر خیانت کا

شہدہ ہو جائے یا وہ ان کے عیوب کی فوج میں لگ جائے ۝

۲۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی

مُحَارِبُ بْنُ قَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَنَّ
تَأْتِيهِ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طَرُوقًا ۚ

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عاصِمُ بْنُ سُكَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا
يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَيْلًا ۚ

ان سے محمد بن وثار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
شخص سے رات کے وقت اپنے گھر (سفر سے اچانک) آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار
فرمایا تھا ۚ

۲۲۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر
دی، انھیں عاصم بن سکیمان نے خبر دی۔ انھیں شعبی نے اور ان سے جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص زیادہ دنوں تک اپنے گھر سے دور رہا ہو
تو اپنے گھر سے رات کے وقت نہ آنا چاہیے ۚ

الحمد لله تفہیم البخاری کا اکیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بائیسواں پارہ

۱۵۱ ہجری خواہش

۲۲۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے شمیم نے، ان سے سیار نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سواری میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیاہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ بیاہی ہے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا، کنواری سے کیوں نہ کی، ہم اس کے ساتھ کھیلنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن حضور اکرم نے فرمایا، ٹہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری آمد لوگوں کے علم میں آجائے اور تمہاری بیویوں میں جو پرانگندہ بال ہیں وہ گنگھا کر لیں، اور موئے زیر ناف صاف کر لیں، شمیم نے بیان کیا کہ مجھ سے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ آنحضور نے حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ، الکیس الکیس، یا جابر! آنحضور کا اس سے اشارہ ہجری کی طرف تھا کہ وہ انائی یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم بستر کی کا مقصد محض قضا شہوت نہ ہو، بلکہ ہجری کی پیدائش بھی ہو۔

۲۳۰۔ ہم سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیار نے، ان سے شعبی

بَابُ هَلَبِ الْوَلَدِ

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَخَلَّيْتُ عَلَى بَعْضِ قُلُوبٍ فَلَمَّا حَقَّنِي تَرَاكِبُ مِنْ خَلْفِي فَأَلْتَفْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدَّثْتُ عَنْهُ بَعْضَ عَمْرُسَ، قَالَ فَكِرًا تَرَفَعْتَ أَمْ ثِيْبًا قُلْتُ بَلْ ثِيْبًا، قَالَ فَهَلَا حَارِيَّةٌ تَلَاَعِيهَا وَلَا قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنَسْجَلٍ فَقَالَ أَمْرُهُو حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَكِي تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَلِدَا الْمَغِيبَةَ قَالَ وَهَذَا ثَنِي الثَّقُفُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسُ يَلْجَأُ مِغْنِي الْوَلَدِ

۲۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيِّدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت) فرمایا، جب رات کے وقت تم مدینہ منورہ پہنچو تو اس وقت تک اپنے گھر میں نہ جانا جب تک ان کی بیویاں جو مدینہ منورہ موجود نہیں تھے اپنا موئے زیر ناف صاف کر لیں اور جن کے بال پر گندہ وہ کنگھا کر لیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ہارے لئے ضروری ہے کہ دانائی کا راستہ اختیار کرو، اس روایت کی متابعت جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

۱۵۲۔ جسکا شوہر گھر پر موجود نہ رہا ہوا ہے (جب وہ واپس آ رہا ہو اپنا موئے زیر ناف کر لینا چاہیے اور کنگھا کرنا چاہیے۔

۲۳۱۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں سیار نے خبر دی انھیں شعبی نے، انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے واپس ہوتے ہوئے جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے ایک سست رفتار اونٹ کو نیزہ سالانے کی کوشش کرنے لگا ایک صاحب نے پیچھے سے میرے قریب پہنچ کر میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے جو ان کے پاس تھی مارا۔ اس سے اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا۔ جیسا کہ تمہیں اچھے اونٹوں کی چال کا تجربہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری شادی نہی ہوئی ہے آنحضورؐ نے اس پر پوچھا کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کنواری سے کی ہے۔ بایا ہی سے۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ بایا ہی سے کی ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیل کرنے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیل کرتی۔ بیان کیا کہ پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو فخر میں داخل ہونے لگی، لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہرات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ پرگندہ بال عورت کٹھک کرے۔ اور جس کا شوہر موجود نہ رہا ہو۔ وہ موئے زیر ناف صاف کر لے۔

۱۵۳۔ اور عورتیں اپنی زینت اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ"

۲۳۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ اس سلسلہ میں لوگوں کی رائے میں اختلاف تھا کہ احد کی جنگ کے موقعہ پر (جب چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا

ح۔ بن عبد اللہ ترمذی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّعْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَئِيسِ الْكُئِيسُ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَئِيسِ:

جیدہ نے حسب کے واسطے سے کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے، الکیس کے ذکر کے سلسلے میں۔

بَابُ ۱۵۲ تَسْتَحِدُّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُطُ

۲۳۱ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَهَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِي لِي قُلُوبٌ فَلَمَّحَنِي رَأَيْتُ مِنْ خَلْفِي فَنَحَسْتُ بَعِيرِي وَبَعِيرِي يَعْتَرِجُ كَأَنَّهُ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَتَى نَارًا مِنَ الْإِيلِ قَالَ لَقَعْتُ فَأَذَا النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ مِنْهُدٍ يُعْرِسُ قَالَ أَتَرَوُجِبْتُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَيْكُرْ أَمْ تُثَيِّبُ؟ قَالَ قُلْتُ بَلْ تُثَيِّبُ، قَالَ فَهَلَّا يَكُرُّ أَتَلَاغِيهَا وَتَلَاغِيكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا دَخَلْنَا لَيْلًا فَقَالَ أَمْهَلُوا هُنَا تَدْخُلُوا الْيَلَّ أَحْمَشَاءُ لِي تَمْسُطَ الشَّعْثَةَ وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ:

بَابُ ۱۵۳ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُؤْلَاهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ:

۲۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی دوا استعمال کی گئی تھی، پھر لوگوں نے سلم بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری صحابی تھے۔ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی شخص ایسا زندہ نہیں جو اس واقعہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، فاطمہ علیہا السلام حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے خون دھو بیٹھیں اور علی کرم اللہ وجہہ اپنی ٹھال میں پانی لارہے تھے۔ پھر یک چٹائی جلانی گئی اور اسے آپ کے رخصوں پر لگایا گیا۔

قَسَاؤُ اسْمُهُ بَنُ سَعْدِ بْنِ الشَّاعِدِيِّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِثِّي، كَانَتْ قَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تُغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلَى يَاقَتِي بِالنَّاءِ عَلَى تَرْمِيمِهِ فَأَخَذَ حَصِيئَةً فَخَرَّقَ فَخَشِي بِهِ جُرْحَهُ؛

باب ۱۵۴ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسَ مِمَّنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ تَرَجِسُ بْنُ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ أَضْحَى أَوْ ظَهْرًا؟ قَالَ تَعْمَدُ وَكَوَلَا مَكَاتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَتَعْنِي مِنْ صَغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ قَطَبَ وَلَمْ يَدْكُرْ أَذْنَاكَ وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَأَتَتْهُنَّ يَهُودِيْنَ إِلَى إِذَا نَهَرَتْ وَخَلَوْنَ وَهِنَّ يَدْعُنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ؛

۱۵۴۔ اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں۔ ۲۳۳۳۔ ہم سے احمد بن محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عابس نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن عباس نے یہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا تھا آپ بقرعید یا عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل نہ ہوتا تو میں ایسے موقع پر حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ کا اشارہ (اس زمانہ میں) اپنے بچوں کی طرف تھا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، اور اس کے بعد خطبہ دیا، آپ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ خواتین کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیا میں نے انھیں دیکھا کہ چہرہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا بڑھا کر (اپنے زیورات) بلال رضی اللہ عنہ کو دینے لگیں۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے

بَابُ ۱۵۵ قَوْلُهُ طَعَنَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي الْحَاصِرَةِ عِنْدَ الْعَتَابِ

۲۳۳۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِسِيدٍ فِي حَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى وَجْهِِي؛

۱۵۵۔ کسی شخص کا اپنی بیٹی کے کوکھ میں غصہ کی وجہ سے مارنا۔ ۲۳۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد الرحمن بن قاسم نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (آپ کے والد) ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ پر غصہ ہوئے اور میری کوکھ میں کچھ لگانے لگے، لیکن میں حرکت بھی اس وجہ سے نہ کر سکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر موجود تھا (اور آپ سو رہے تھے)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

بَابُ ۱۵۶ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاهُ وَعَدَّتْ نِسَاءَهُ وَطَلَقَ النِّسَاءَ أَنْ يَطْلُقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ

جَمَاعَةٍ وَيُشْهَدُ شَاهِدَانِ

۲۳۵ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْءٌ فَلْيُرْاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ امْسَكَ بَعْدَ ذَلِكَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمُتَرَ فَبَلَكَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ

ہم بسری سے پہلے ہونا چاہیے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

بَابُ ۱۵۷ قَوْلُهُ: إِذَا طَلَقْتَ الْحَائِضَ

تَعَدَّتْ بِذَلِكَ الطَّلَاقُ

۲۳۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَلْقِ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرْاجِعْهَا قُلْتُ تَحِيضٌ؟ قَالَ قَمَةً وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرْءٌ فَلْيُرْاجِعْهَا قُلْتُ نَحْتَسِبُ

قَالَ لَمْ آيْتَنِي إِذْ عَجَزَ وَاسْتَرْخَقَ وَقَالَ أَبُو عُمَرَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ ابْنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَسِبْتُ عَلَى يَتَطَلَّقُ

کیا کہ) میرے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”أَحْصَيْنَاهُ“ یعنی ہم نے اسے یاد کیا اور شمار کرتے رہے۔ اور طلاق سنت ”یہ ہے کہ حالت طہر میں عورت طلاق دے، اور اس طہر میں عورت سے ہجرتی نہ کی ہو اور اس پر دو گواہ مقرر کرے۔

۲۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھیں، عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر سے کہو کہ اپنی بیوی سے رجعت کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے، پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو، تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ

۱۵۷۔ اگر حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی صحیح ہوگی۔

۲۳۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن سیرین نے، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حائضہ میں طلاق دے دی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آنحضرت نے اس پر فرمایا کہ چاہیے کہ رجعت کر لیں۔ انس بن سیرین نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ طلاق، طلاق سمجھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا کہ پھر کیا سمجھی جائے گی اور قتادہ نے: ابن کیا، ان سے یونس بن جبر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ آنحضرت نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔ (یونس بن جبر نے بیان کیا کہ) میرے پوچھا، کیا یہ طلاق طلاق سمجھی جائے گی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر (کوئی شخص شریعت کا حکم بجالانے سے عاجز رہے اور حماقت کرتا

ہے تو اس کا کیا علاج ہے (کیا اس کی وجہ سے شریعت کا حکم بدل جائے گا؟) اور ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری یہ طلاق (جو میں نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو دی تھی)، ایک طلاق شامی گئی تھی۔

۱۵۸۰ قَوْلُهُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ
الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

۲۳۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

حَدَّثَنَا الْأَوْثَرُ أَخْبَرَنَا قَالَ سَأَلْتُ الرَّهْزِيَّ أَيْ أَمْرًا وَاجِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ كَتَبَتْ أُخِيذْتُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّتُ مِنْهَا فَالْتَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا: لَقَدْ عُدَّتْ مِنْ عَظِيمِ الْحَقِي بِأَخِيكَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَجَّالٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّهْزِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

زہری نے، انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

ابْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ النَّبَخِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِلٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِلَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا هَهُنَا وَدَخَلَ إِلَيْنِ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي تَحْلِ فِي بَيْتٍ أُمِيمَةً بِنْتُ النَّعْلَانِ بْنِ شَرَّاحِيلٍ وَمَعَهَا دَائِيَّتُهَا حَاضِيَةً لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَيْيْ نَفْسِكَ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهْبِ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلشُّوْقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِبَيْدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لَتُسَكَّنَ فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ: لَقَدْ عُدَّتْ مَعَاذِي، ثُمَّ هَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَأْسَ رِقَبَتَيْنِ وَالْجَهَنَّمَ

۱۵۸۰ جس نے طلاق دی۔ اور کیا مرد اپنی بیوی کو اس کے ساتھ طلاق دے سکتا ہے۔

۲۳۷ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث

بیان کی، اور ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کن بیوی نے آنکھوں سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابنتہ الجون جب حضور اکرم کے یہاں (نکاح کے بعد) لائی گئیں اور آنکھوں ان کے پاس گئے تو انہوں نے (غلط فہمی میں) یہ کہہ دیا کہ میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آنکھوں نے اس پر فرمایا کہ تم نے بہت بڑی چیز سے پناہ مانگی ہے اپنے گھر چل جاؤ (یہ طلاق سے کنایہ ہے۔ مصنف) ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت مجاہد بن ابی سفیان نے کی۔ ان سے ان کے دادا نے، ان سے

۲۳۸ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل

نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قباہر نیکے اور ایک بارغ میں پہنچے، جس کا نام شوط تھا جب ہم بارغ کی دو دیواروں کے درمیان میں پہنچے تو بیٹھ گئے آنکھوں نے فرمایا کہ تم لوگ یہیں بیٹھو پھر آپ بارغ میں گئے۔ جو نیمہ لائی جا چکی تھیں اور انھیں کھجور کے بارغ کے ایک گھر میں جو امیمہ بنت نعان بن شریحیل کا گھر تھا، اتار لیا تھا، ان کے ساتھ ایک دایہ بھی ان کی دیکھ بھال کے لئے تھی۔ جب حضور اکرم ان کے پاس گئے تو فرمایا کہ اپنے آپ کو میرے

حوالہ کر دو۔ انہوں نے کہا کہ (بدستختی اور بد نصیبی کی وجہ سے) کیا کوئی شہزادی کسی عام آدمی کے اپنے آپ کو حوالہ کر سکتی ہے! بیان کیا کہ اس پر حضور اکرم نے انھیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھا کر ان کے اوپر رکھا تو انہوں نے کہا کہ تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنکھوں نے فرمایا تم نے اسی سے پناہ مانگی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے! اس کے بعد آنکھوں نے یہ نہیں سمجھا کہ حضور اکرم ہی تشریف لائے ہیں، اس کی انھیں زندگی بھر منت

بِأَهْلِهَا. وَقَالَ الْمُحْسِنُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَيْسِيُّ أَبُو رِيٍّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي
أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّمَيْمَةَ
بِنْتَ شَرَّاحِيلَ فَلَمَّا أَخَذَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا
فَكَأَنَّهُ كَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ مَجْهَرَهَا
وَيَكْشُوهَُا ثَوْبَيْنِ رَاغِرَيْنِ ۝

باہر ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا، ابواسید، اسے دو رازقیہ کپڑے
پہنا کر اسے اس کے پہنچاؤ اور حسین بن ابوالولید نیسا پوری نے بیان کیا
کہ، ان سے عبد الرحمن نے، ان سے سہل نے، ان سے ان کے والد سہل
بن سعد (اور ابواسید رضی اللہ عنہما نے، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے امیہ بنت شراحیل سے نکاح کیا۔ پھر جب وہ آنحضور کے یہاں لائی گئیں
آنحضور نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیسے انہوں نے اسے ناپسند کیا اس
لئے آنحضور نے ابواسید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کا سامان کر دیں اور رازقیہ کے دو کپڑے انھیں پہننے کے لئے دے دیں۔

۲۳۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّازِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ هَذَا ۝

۲۳۹- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن ابی
الوزیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن۔ نے حدیث بیان کی، ان سے
حمزہ نے ان سے ان کے والد اور عباس بن سہل بن سعد نے، ان سے عباس
کے والد (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ) نے اسی طرح۔

۲۴۰ حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غِلَافٍ يُوْنُسُ بْنُ
جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تَرَجُلُ طَلَقَ امْرَأَتِهِ وَهِيَ
حَاضَةٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرِهَ
ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا أَطْهَرَتْ فَأَرَادَ
أَنْ يَطْلُقَهَا فَيُطْلِقُهَا قُلْتُ نَهَلَ عَنْ ذَلِكَ طَلَقًا
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ ۝

۲۴۰- ہم سے حجاج بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ
نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو غلاف یونس بن جبیر نے
بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی ایک شخص نے اپنی بیوی
کو اس وقت طلاق دی جب وہ حائضہ تھی (اس کا کیا حکم ہے) اس پر آپ نے
فرمایا، تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی تھی
جب وہ حائضہ تھی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آنحضور نے انھیں
حکم دیا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت، اپنی بیوی سے رجعت کر لیں، پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائیں تو اس وقت اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ چاہیں
انھیں طلاق دیں۔ میں نے عرض کی، کیا اسے بھی آنحضور نے طلاق شمار کیا تھا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کوئی عاجز ہے اور حماقت کا ثبوت
دیتا ہے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ مَنْ أَحْبَبَ طَلَّاقَ الثَّلَاثِ لَعَنَهُ
اللَّهُ تَعَالَى: الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَأَمَّا الْكُفْرُ
أَوْ تَسْرِيمُ الْبَيْتِ بِحُسْنٍ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي
مَرِيضٍ طَلَّقَ لَدَارِي أَنْ تَوَثَّ مَبْتُومَةً وَقَالَ
الشَّعْبِيُّ ثَرِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ
إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ
إِنْ مَاتَ الرَّؤُومُ الْأَخِيرُ قَرِيعَةً عَنْ ذَلِكَ ۝

۱۵۹- جس نے تین طلاقوں کی اجازت دی اللہ تعالیٰ کے ارشاد
کی روشنی میں کہ، طلاق تو دو ہی بار کی ہے۔ اس کے بعد یا تو رکھ لینا
ہے قاعدے کے مطابق یا پھر خوش خوافی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مریض کے بارے میں جس نے اپنی
بیوی کو طلاق دے دی تھی، فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ مجھے قطعاً
طلاق دے دی گئی ہے وہ (اپنے شوہر کی) وارث ہوگی۔ شبی
نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی اس پر ابن شبر نے فرمایا، اور عدت

رہی اور یہ کہتی رہیں کہ میں بڑی بد بخت تھی۔ روائیوں میں آتا ہے کہ وہ موت سے پہلے فاتر العقل ہو گئی تھیں۔

پوری کر کے کسی دوسرے شخص سے وہ شادی بھی کر سکتی ہے؛ شبھی نے فرمایا کہ ہاں (وہ شادی کر سکتی ہے عدت پوری ہونے کے بعد) ابن شبرہ نے کہا کہ اگر اس کا دوسرا شوہر بھی مر جائے پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ (کیونکہ ایسی صورت میں وہ بیک وقت دو شوہروں کی وارث ہوگی) چنانچہ شبھی نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا۔

۲۴۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَنْبَأَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ حَاضَرَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْتُ يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ حَاضَرَ عُوَيْمِرَ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِي مَجِيبًا قَدَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ لَكُمْ فِي صَاحِبَتَيْكَ فَاذْهَبْ فَأَجِيبْهَا قَالَ سَهْلٌ فَلَا حَتَاً وَاتَّاعَهُ النَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُوَيْمِرُ: كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَلَهُمَا نَطَلَمَهُمَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَأَنْتَ تَلْقَى سَنَةَ الْمَلَائِكَيْنِ؛

۲۴۱- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر العجلانی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے۔ لیکن پھر تم (شرعی قانون کی رو سے) اسے (شوہر کو) قتل کرو گے۔ یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیکھئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آنحضور نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں حضور اکرم کے کلمات کا عاصم رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ اثر پڑا۔ اور جب آپ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ بتائیے۔ عاصم حضور اکرم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میرے ساتھ کوئی اچھی بات نہیں کی کہ اس طرح کا سوال آنحضور سے کریا جو سوال تم نے پوچھا تھا اس پر آنحضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا، عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ مسئلہ آنحضور سے پوچھے بغیر میں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے۔ اور حضور اکرم کی خدمت میں پہنچے، آنحضور لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کا یہ خیال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے اس لئے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ، اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ جاری ہو گیا۔

۲۴۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةً
بِرَافِعَةَ الْفَرَزْدِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِرَافِعَةَ طَلَّقَنِي
فَبِتُّ خَلَاقًا وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
الزُّبَيْرِ الْفَرَزْدِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهَدْيَةِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَنْجُوِي
إِلَى بِرَافِعَةَ؟ هَـ، حَتَّى يَكُونُ عُسَيْلَتُكَ وَكَذَلِكَ
عُسَيْلَتُهَا

۲۴۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب
نے، کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے
خبر دی کہ زفاعة قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ زفاعة نے مجھے طلاق دے دی
تھی، اور طلاق بھی قطعی۔ پھر میں نے اس کے بعد عبدالرحمان بن زبیر قرظی
رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا، لیکن ان کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے
(یعنی ان میں رجولیت نہیں ہے) آنحضرت نے فرمایا، غالباً تم زفاعة کے
پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن یا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک
تم اپنے موجودہ شوہر کا مزا نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ
نہ چکھ لے۔

۲۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ
فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجِدَ لِلْأَوَّلِ
قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ

۲۴۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، کہا کہ مجھ سے قاسم بن محمد نے
حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صاحب نے
اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی۔ ان کی بیوی نے دوسری شادی کر لی
پھر دوسرے شوہر نے بھی (بم بستی سے پہلے) انھیں طلاق دے
دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ پہلا شوہر اب ان کے
نہیں یہاں تک کہ وہ ہی شوہر بنائی، اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا ہے۔

بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى قُلْ لَا نَمُرُّ بِأَحَدٍ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيْنَتَهَا فَنُتَالِيَنَّ
أَمْ تَكُونُونَ سَرَاجًا جَمِيلًا

۲۴۴ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَبَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
قُلْنَا يَعْنُو ذَٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

۱۶۰ جس نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد،
آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی
بہار کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (دنوی) دے
دلا کر بخوبی کے ساتھ رخصت کروں۔

۲۴۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد
نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق
نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول
کو ہی پسند کیا تھا، لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار (طلاق میں نہیں
ہوا) تھا۔

۲۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ

۲۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخَيْرِ فَقَالَتْ خَيْرُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلًا قَالَ مَسْرُوقٌ لَا أَبِئَالِي خَيْرُهُ وَاحِدَةٌ أَوْ مِائَةٌ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارِي ۚ

میان کی، ان سے اسما جیل نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اختیار کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا، تو کیا محض یہ اختیار طلاق بن جانا مسروق نے کہا کہ اختیار دینے کے بعد اگر تم مجھے پسند کر لیتی ہو تو اس کوئی حیثیت نہیں چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ (طلاق نہیں ہوگی)

باب ۱۶۱ إِذَا قَالَ قَارَأْتَكَ أَوْ سَرَّخْتُكَ أَوْ الْخَلِيشَةَ أَوْ الْبَرِيَّةَ، أَوْ مَا عَلِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ مَكَوْهُنَ سَرَّاجًا جَمِيلًا وَقَالَ وَأَسْرَخْتُكَ سَرَّاجًا جَمِيلًا وَقَالَ قَارَأْتَكَ بِمَعْرِفٍ أَوْ سَرَّخْتُكَ بِأَخْسَانٍ وَقَالَ أَوْ قَارَأْتُكَ بِمَعْرِفٍ بِمَعْرِفٍ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ يَأْمُرُنِي بِفَرَاغِهِ ۚ

۱۶۱۔ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں جھڑکیا، یا میں نے تمہیں رخصت کیا، یا الخلیشہ، یا البریۃ، یا اسی طرح کا کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جس سے طلاق بھی مراد لی جاسکتی ہے تو یہ اس کی نیت پر متوقف ہوگی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں اور ارشاد ہے اس کے بعد یا تو رکھ لینا ہے، قاعدہ کے مطابق یا خوش عنوانی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) جدا ہونے کا مشورہ دے ہی نہیں سکتے۔

باب ۱۶۲ مَنْ قَالَ لِزَمْرَاتِهِ أَنْتِ عَلَى حَرَامٍ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَاقْدَحَ حُرْمَتُ عَلَيْهِ فَسَمَوَهَا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعْمَ أَمْلًا لَهُ لَا يَقَالُ لَطَعَامٍ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيَقَالُ لِمَنْ طَلَّقَ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَقٌّ تَنْجِيهِ تَرَوُجًا غَيْرَ ۚ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ ثَابِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِي هَذَا إِنْ طَلَّقْتَ فَاتْلَا حُرْمَتُ خَتَى تَنْجِيهِ تَرَوُجًا غَيْرَ ۚ

۱۶۲۔ جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے، حسن بصری نے فرمایا کہ اس صورت میں عمل اس کی نیت پر ہوگا اور اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ یہاں طلاق اور فراق کے الفاظ کے ذریعہ اسے ”حرام“ کہا ہے لیکن یہ صورت اس وقت نہیں چلے گی جب کوئی شخص کسی (حلال) کھانے کو اپنے اوپر حرام کرے کہ چونکہ کسی حلال کھانے کو اپنے اوپر حرام نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ مطلقہ عورت کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ (اپنے سابقہ شوہر پر) حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین طلاق کی صورت میں فرمایا ہے کہ یہاں تک کہ عورت (مطلقہ بالثلاث) اس کے سوا دوسرے مرد سے نکاح کرے۔

اور لیث سے نافع کے واسطے سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر ایسے شخص کا مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوئی تو آپ فرماتے کہ کافر تم نے ایک یا دو طلاق دی ہوئی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ لیکن اگر تم نے تین طلاق دی ہے تو اب تمہاری بیوی تم پر حرام (قطعی) ہے یہاں تک کہ تمہارے سوا کوئی دوسرا مرد اس سے نکاح کرے، پھر اگر

وہ بھی طلاق دے تو تمہارے لئے اس سے نکاح جائز ہوگا۔

۲۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ فَتَزَوَّجَتْ نَزْوَجًا شَيْدَرًا
فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ
مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ كَرِيدٍ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ نَزْوَجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ نَزْوَجًا غَيْرًا فَقَدْ حَلَّ
بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِي
إِلَّا هَسَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلَّ لِي زَوْجِي
الْأَوَّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَحِلِّينَ لِرِزْوَجِكَ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْاُخْرَى غَسِيلَتَكَ
وَتَذُوقَ غَسِيلَتَهُ

۲۲۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حوا نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر ایک دوسرے صاحب سے ان کی بیوی نے نکاح کیا، لیکن انہوں نے بھی اس خاتون کو طلاق دے دی اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے ٹکڑی کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) پتا نہ چم ان دوسرے شوہر سے جو جاہلی تھیں اس میں سے کچھ بھی انہیں نہ مل سکا اسی لئے انہوں نے انہیں جلد ہی طلاق دے دی۔ پھر وہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی پھر میں نے ایک دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ وہ میرے پاس تنہائی میں آئے لیکن ان کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑی کی طرح کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے وہ میرے پاس ایک مرتبہ لئے حلال ہو جائیں گے (کریم دوبارہ ان سے نکاح کر لوں) آنحضرت نے فرمایا کہ تمہارے پہلے شوہر پر اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک تمہارے دوسرے شوہر تمہارے مزہ نہ چکھ لیں اور تم ان کا مزہ نہ چکھ لو۔

۱۶۳۔ آپ کیوں وہ عیسیٰ بن حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی ہیں۔

بَابُ لِمَ تَحْضَرُمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

۲۲۷ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

الرَّبِيعَ بْنَ تَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا لَحِزَمَ
إِمْرَأَتَهُ كَيْسَ بَشْرٍ وَقَالَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۲۲۷۔ مجھ سے حسن بن الصباح نے حدیث بیان کی، انہوں نے

ربیع بن نافع سے سنا، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے یحییٰ بن حکیم نے، ان سے سعید بن جبیر نے، آپ نے انہیں خبر دی کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کہا تو یہ کوئی پیسنہ نہیں اور فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

۲۲۸۔ مجھ سے محمد بن حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے

صباح نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء نے یقین کے ساتھ کہا کہ انہوں نے عبید بن عمر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں

۲۲۸ حَدَّثَنَا ابْنُ حَسَنٍ ابْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ

صَبَّاحٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ قُصَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَمْلِكُ عِنْدَ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَتَشَرَّبُ عِنْدَهَا

عَمَلًا فَوَاصِيَةً أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَا أَكْتَنَادَ أَحَلَّ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتُهَا بِإِنِّي أَحْمَدُ مِنْكَ
بِرِيحٍ مَعَاوِيَةٍ أَكَلْتُ مَعَاوِيَةً؛ فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتَاهُمَا
فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ نَيْبِ
ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُ لَهُ فَنَزَلَتْ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ
لِمَ تَحْزَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى أَنْ تَتَوْبَا إِلَى اللَّهِ
بِعَافِيَةٍ وَحَفْصَةُ وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ الْأَهْلِ
لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

شہد تناول فرماتے تھے، چنانچہ میں نے اور حفصہ نے (رضی اللہ عنہا)
یہ آپس میں طے کیا کہ (زینب رضی اللہ عنہا کے یہاں سے اٹھ کر) آنحضور
ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو آنحضور سے یہ کہا جائے
کہ آپ کے منہ سے مغفور (ایک خاص قسم کا گوشت) کی بو آتی ہے کیا آپ
نے مغفور کھایا ہے۔ آنحضور اس کے بعد ہم سے ایک کے یہاں تشریف لائے
تو انہوں نے آنحضور سے یہی بات کہی، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں
نے زینب بنت جحش کے یہاں سے شہد پیا ہے۔ اب دوبارہ ہمیں پیوں
گا (کیونکہ آنحضور اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ وہاں مبارک سے اس
طرح کی بو آئے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی، آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے؟ "نا" ان تنوبا الی اللہ اس
سے مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ "اذا امر النبی الی البعض ازواجہ" میں اشارہ اسی قول کی طرف ہے کہ بلکہ میں نے شہد پیلے۔

۲۲۹ - ہم سے فروہ بن ابی المخرز نے حدیث بیان کی، ان سے علی سہر
نے حدیث بیان کی، ان سے بشام بن عروہ نے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور مٹھی پیریں
پسند کرتے تھے۔ آنحضور جب عصر کی غار سے فارغ ہو کر واپس آتے
تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور بعض سے قریب بھی ہوتے
تھے۔ ایک دن آنحضور حفصہ بنت عمرؓ نے رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف
لے گئے اور معمول سے زیادہ ان کے یہاں ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیبت آئی اور
میں نے اس کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حفصہ کو ان کی قوم کی
کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت
آنحضور کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ، خدا کی قسم ہم اب
اس کا توڑ کریں گے پھر میں نے ام المؤمنین سودہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا
سے کہا کہ آنحضور تمہارے قریب آئیں گے، اور جب قریب آئیں تو کہنا کہ معلوم
ہونا ہے آپ نے مغفور کھا کھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضور اس کے جواب میں
انکار کریں گے، اس وقت کہنا کہ پھر یہ تو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے
غسوس کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضور کہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے
پلایا ہے، تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی کھٹی نے مغفور کے درخت کا سرق چوسا ہو
ہوگا (میں بھی آنحضور سے یہی کہوں گی، اور صفیہ تم بھی یہی کہنا، عائشہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ بخدا، آنحضور جو نبی
دروازے پر آکر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضور

۲۲۹ حَدَّثَنَا كُرْدُوثُ بْنُ أَبِي الْعَدَا حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْقَسَلَ وَالْخُلُوعَ وَكَانَ
إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَمْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُلُّهُنَّ
إِحْدَاهُنَّ. فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَأَخْتَلَسَ
أَكْثَرَ مَا كَانَ يَخْتَلِسُ فَعَرِثَتْ فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ
لِي أَهْدَتْ لَهَا أَمْرًا مِنْ قَوْمِهَا عُلَّةً مِنْ عَسَلٍ
فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَخَمَّالَكَ لَه، فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ
زَمْرَةَ إِنَّهُ سَيْدُ نَوْمِكَ فَإِذَا دَامَ مِنْكَ فَقُولِي
أَكَلْتُ مَعَاوِيَةً فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ
مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَحْدَمَكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ
مَفْتَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ
تَحْلَةُ الْعَرْقُطِ، دَسَا قَوْلُ ذَلِكَ وَقُولِي أَمْتُ يَا صَفِيَّةُ
ذَاكَ قَالَتْ فَقُولِ سُودَةُ قَرَأَ اللَّهُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ
عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبَا دِيَّةَ يَمَّا أَمَرْتَنِي بِهِ فَرَفَا
مِنْكَ فَلَمَّا دَامَ مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَكَلْتُ مَعَاوِيَةً قَالَ لَا قَالَتْ فَمَلَكْهُ الرِّيحُ الَّتِي

سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی چنانچہ جب آنحضورؐ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضورؐ سے کہا، یا رسول اللہ کیا آپ نے منفور کھایا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بوکیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں محسوس کرتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں اس شہد کی مکھی نے منفور کے درخت کا عرق چوسا ہوگا پھر جب آنحضور میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی اس کے بعد صفیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اس کو دہرایا اس کے بعد جب پھر آنحضور حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ وہ شہد پھر نوش فرمائیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ رضی اللہ عنہا بولیں، واللہ ہم آنحضورؐ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے، میں نے اس سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

لَجِدَ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَ لَدَجَرْتُ لَحْلَةً الْعَرْقَةَ فَلَمَّا دَامَ إِلَى قُلْتُ لَهُ تَعْمُو وَالْيَقَ، فَلَمَّا دَامَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَامَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَعْمُو سَوْدَةَ وَاللَّهِ لَقَدْ حَكَمْنَا قُلْتُ لَهَا أَسْكِنِي ۝

۱۶۴۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دے دو۔ قبل اس کے کہ تم نے انہیں باجہ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان کے بارے میں کوئی تدبیر جسے تم شمار کرنے لگو تو انہیں کچھ مال دے دو۔ اور انہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور اسے جو اس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد لکھا ہے اور اس سلسلے میں علی کرم اللہ وجہہ سید بن مسیب، عمرو بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ابان بن عثمان، علی بن سین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن حرم اور شعبی رحمہم اللہ سے روایت منقول ہے (کہ مذکورہ بالا صورت میں عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔)

بِأَوَّلِهِ لَا خَلَاقَ قَبْلَ التَّكْوِينِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا زَكَرْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسُوَّحَ قِمَاطُكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَبِتَعَوُّهُنَّ وَمَسْرُوعُوهُنَّ تَمَّ لِحَاجَتُنِي لَا وَ قَالَ رَبُّنَا يَا سُبْحَانَ اللَّهِ الْفَلَّاحِ بَعْدَ التَّكْوِينِ وَيُزَوِّجُ فِي ذَلِكَ عَنْ عَمِّي وَسَوِيْدِ بْنِ الْمُسْتَيْبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَآلِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ وَآبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَعَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحَ بْنَ سَعِيدٍ وَجُبَيْرَ الْقَاسِمِ وَمَالِكُ بْنُ طَاوُسٍ وَالْحَسَنَ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءُ وَعَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَنَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَمُجَاهِدُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُمَرُ بْنُ هَرِيرٍ وَالشَّعْبِيُّ أَتَاهَا لَا تَطْلُقُ ۝

۱۶۵۔ اگر کسی نے کسی دوسرے کے جبر پر اپنی بیوی کے لئے کہا کہ "یہ میری بیوی ہے، تو اس سے کچھ نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ رضی اللہ عنہا

بِأَوَّلِهِ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ هَذِهِ أَخْتِي فَلَا تَحِلُّ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ

کے متعلق (ظالم بادشاہ کے سامنے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے، آپ

کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔

۱۶۶ - زبردستی کے طلاق کا حکم اور جس پر جبر کیا گیا ہو، جو نشہ میں ہو اور جو پاگل ہو اور اس کا معاملہ طلاق اور شرک وغیرہ میں غلطی اور بھول چوک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "اعمال کا تعلق نیت سے ہے اور ہر شخص کو وہ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے" اور نبی نے اس آیت کی تلاوت کی (اے اللہ) ہماری پکڑ کرنا اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو" اور یہ کہ بخون کا اقرار جائز نہیں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے جس نے اپنے لئے زنا کا خود ہی اقرار کر لیا تھا فرمایا تھا کہ تمہیں جنون تو نہیں ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے (حالت نشہ میں جبر مت شراب سے پہلے) میری دو اوٹنیوں کے کوہان پر دیئے تھے ہم حضور حمزہ رضی اللہ عنہ کو سرزنش کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کی آنکھیں نشہ سے سرخ ہو رہی ہیں پھر انہوں نے حضور اکرم سے کہا کہ، تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، اس کے سوا اور تمہاری کیا پیشیت ہے؟ آنحضور سمجھ گئے کہ یہ اس وقت نشہ میں مدھوش ہیں، اس لئے آپ باہر نکل آئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے جنون ہو اور جو نشہ کی حالت میں ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نشہ میں ہو اور جس پر جبر کیا گیا ہو اس کی طلاق جائز نہیں ہے، عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ جنسوط الحواس کی طلاق جائز نہیں، عطاء نے فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق سے ابتداء کی اور شرط بعد میں بیان کی تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نافع نے کہا کہ اگر کسی نے انہی پوری سے کہا کہ اگر وہ باہر نکلی تو اسے بائن طلاق ہے (تو اس کا کیا حکم ہو گا؟) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ اس کے بعد اگر اس کی بیوی باہر نکل مانی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی، لیکن اگر وہ نہیں نکلی تو کچھ نہیں ہوگا۔ زہری نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے کہا کہ اگر میں فلاں فلاں کام نہ کروں تو میری بیوی

ہذا ۱۶۷ اُخْتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
کی مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں (یعنی دینی حیثیت سے ہم سب بھائی ہیں)۔
بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْأَعْلَاقِ وَالْكَفَرِ
وَالشُّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرُهُمَا وَالْفَلِطِ
وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشَّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِهِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَأَوْ لَا أَخِيذْنَا
إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَا نَا وَمَا لَا يَخُونُ مِنْ أَقْوَابِ
الْمُؤْمُسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلَّذِي أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ أَيْدِي جُنُونٍ؟ وَقَالَ
عَلِيٌّ بَقَرَحَمَزَةً خَوَّاصِي شَارِبِي قَطْفِقِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ حَمَزَةً
فَإِذَا أَحْمَزَتْ قَدْ تَمِلُ حَمَزَةً عَيْنًا قُلْتُ قَالَ
حَمَزَةً هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَيْنِي لِي؟ فَقَرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَدْ تَمِلُ فِي خَوْرَجٍ
وَحَرَجْنَا مَعَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ
قَوْلًا لِمُسْكِرٍ طَلَقًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
طَلَقُ الشُّكْرَانِ وَالْمُسْكِرِ لَيْسَ بِجَائِزٍ
وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَقُ الْمُؤْمُسِ
وَقَالَ عَطَاءُ إِذَا بَا الطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ
نَافِعٌ طَلَقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ حَرَجَتْ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ حَرَجَتْ فَقَدْ بَدَتْ مِنْهُ
وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا أَوْ كَذَا فَأَمْرًا
لَهَا قُلْتُ لَا تَأْسَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ
حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ. ثَمَانِ سَعَى
أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ
بِجَعْلِ ذَلِكَ فِي وَبَيْتِهِ وَأَمَانَتِهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي
إِنْ قَالَ لَا حَاجَتَ لِي فِيكَ نِيَّتُهُ؛ وَطَلَقَ

كَرَّ قَوْمٌ بِلِسَانِهِمْ وَقَالَ قَادٌ إِذَا قَالَ أَدْلَجَلْتُ
ذَنْبِي لَمْ يَزَلْ شَايَتْهَا عِنْدَ كُلِّ مَهْرٍ مَرَّةٍ
فَاسْتَبَانَ حَمَلُهَا فَقَدْ بَاتَتْ، وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا
قَالَ الْمُتَعَيُّ بِأَهْلِكَ نَيْتُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْكَلَامُ
عَنْ وَطْرٍ وَالْبَتَّانُ مَا أَرِيدَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، وَقَالَ
الْزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتَ بِأَمْرٍ آتِي نَيْتُهُ وَإِنْ تَوَيَّ
طَلَقًا فَهُوَ مَا تَوَيَّ وَقَالَ عَلِيُّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ
مُرْفِعٌ عَنْ ثَلَاثَةِ عَنِ الْمُجْتَنِبِ حَتَّى يَبْقِيَ وَعَنِ
النَّصِيبِ حَتَّى يَذْرُبَ وَعَنِ الثَّانِي حَتَّى يَسْتَنْقِطَ
وَقَالَ عَلِيُّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا الطَّلَاقَ
الْمُعْتَوِيَّ.

پرتین طلاق، فرمایا کہ ایہ شخص سے اس کی وضاحت کرائی جائے
گی جو اس نے کہا ہے اور اس قسم کے وقت اس کی نیت کیا تھی
اگر اس نے کوئی مدت خاص کی تعیین کی، جس کی اس نے نیت
کی تھی اور قسم کھاتے وقت جو اس کے دل میں تھی کہ فلاں کام
اس مدت میں کرونگا، تو یہ اس کے دین اور امانت پر پھوڑ
دیا جائے گا (اور اس کی بات مان لی جائے گی) ابراہیم نخعی نے فرمایا
کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے
تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور ہر قوم کی طلاق کا اعتبار
ان کی زبان کے مطابق ہوگا قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے
کہا کہ جب تمہیں حل ٹھرے تو تم پرتین طلاق، تو شوہر کو ہر طہر میں
صرف ایک مرتبہ بیوی سے ہم بستری کر لی جاوے۔ پھر جب اس
اس کا حمل ظاہر ہو جائے گا تو وہ شوہر سے جدا ہو جائے گی اور من نے فرمایا کہ جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے گھر والوں
کے ساتھ رہو تو اس کی نیت کے مطابق عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طلاق کسی وجہ اور ضرورت سے ہوتی ہے،
اور غلام کی آزادی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے، زہری نے کہا کہ جب کسی شخص نے کہا کہ تم میری بیوی نہیں ہو تو اس
کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا اگر اس نے اس سے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت صحیح ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں، جنہوں میں ایک کہ اسے افاقہ ہو جائے، پھر یہاں تک کہ بالغ ہو جائے، سونے
والا، یہاں تک کہ بیدار ہو جائے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجبوظ الحواس کے سوا ہر طلاق جائز ہے۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زَكَوِيٍّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ
تَرَخِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثْتُ بِمِ انْفُسُهَا
مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمَ قَتَادَةُ إِذَا هَلَكَ فِي نَفْسِهِ
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۲۵۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے زہرہ
بن اوئی نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات و تصورات
کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے
ادا کرے (پھر وہ گناہ ہیں) قتادہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق
دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّاتِقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ كُنْتُ رَأَى أَنِّي غَوَّضَ
عَنْهُ فَنُتِلِي بِشِقَّةٍ لِلَّذِي أَعْرَضَ فَسُهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

۲۵۱۔ ہم سے اصبع نے حدیث بیان کی، انھیں ابن وہب نے خبر دی
انھیں یونس نے، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ نے خبر دی اور
انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب مسجد میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ انہوں نے زنا
کر لی ہے، آنحضرت نے اس سے اعراض کیا لیکن پھر وہ آنحضرت کے سامنے

آگے (اور زنا کا اقرار کیا) پھر انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ شہادت دی تو آنحضور نے انہیں مخاطب کیا، اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو۔ کیا واقعی تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں، پھر آنحضور نے انہیں عید گاہ پر رجم کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگا تو وہ بھاگنے لگے۔ لیکن انہیں سڑک کے پاس پکڑ لیا اور جان سے مار دیا گیا۔

۲۵۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور اسید بن سبیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور مسجد میں تشریف رکھتے انہوں نے آنحضور کو مخاطب کیا اور عرض کی کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ آنحضور نے اس سے اعراض کیا لیکن وہ صاحب آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف گئے جدھر آپ نے چہرہ مبارک کر لیا تھا، اور عرض کی، یا رسول اللہ، دوسرے (یعنی خود) نے زنا کیا ہے۔ آنحضور نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا لیکن وہ پھر آنحضور کے سامنے اس رخ کی طرف آ گئے جدھر آنحضور نے چہرہ مبارک اعراض کر کے کر لیا تھا۔ اور یہی عرض کیا آنحضور نے پھر ان سے اعراض کیا۔ پھر وہ چوتھی مرتبہ وہ اسی طرح آنحضور کے سامنے گئے اور اوپر انہوں نے چار مرتبہ (زنا کی) شہادت دی تو آنحضور ان سے بولے اور دریافت فرمایا تم پاگل تو نہیں ہو، انہوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آنحضور نے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں سنگسار کرو۔ کیونکہ وہ شادی شدہ تھے۔ اور زہری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جنہو نے نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ آپ نے بیان کیا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان صحابی کو سنگسار کیا تھا۔ ہم نے انہیں مدینہ منورہ کی عید گاہ پر سنگسار کیا تھا۔ جب ان پر پتھر پڑا تو وہ بھاگنے لگے، لیکن ہم نے انہیں سڑک میں پکڑ لیا اور انہیں سنگسار کیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

أَتْبَعَ شَهَادَاتٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ هَلْ أَحْصَيْتُمْ؟ قَالَ لَعَنَ قَامَرِيَهُ أَنْ يَرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْأَلَتْهُ الْحِجَارُ رَجَعَتْ حَتَّى أَذْأَلَتْهُ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ؛

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِّنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَاخَذِرُ قَدْ رَأَيْتُنِي نَفْسِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشَيْئٍ وَجْهِهِ الَّذِي أَذْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الْآخِرُ قَدْ رَأَيْتُنِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْئٍ وَجْهِهِ الَّذِي أَذْنَى أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الشَّرِيعَةُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَتْبَعَ شَهَادَاتٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَقَالَ: هَلْ يَكُ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْهَبُوا بِهِ فَأَرْجَمُوهُ وَكَهَانَ قَدْ أَحْصَيْنَ وَمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنَّا فِيْمَنْ رَجَمَتْهُ فَرَجَمْنَا بِأَلْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْأَلَتْهُ الْحِجَارُ رَجَعَتْ حَتَّى أَذْأَلَتْهُ بِالْحَرَّةِ وَجُتِلَ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَا حَتَّى مَاتَ؛

بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلُ

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ وَأَجَابَ عَنْ عُمَرَ الْخُلْعِ وَذَوِ السُّلْطَانِ وَأَجَابَ

۱۶۶۔ خلع، اور اس میں طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور تمہارے لئے (شوہروں کے لئے) ہمارے نہیں کہ جو (مہر) تم انہیں (اپنی بیویوں کو) دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔ سو اس صورت کے جب کہ زوجین

اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ (ایک ساتھ رکہ) اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکتے، عمر رضی اللہ عنہ نے سائل (کی عدالت میں حاضری) کے بغیر (نجی طور پر بھی) خلع کو جائز رکھا ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلع کو اس صورت میں بھی جائز قرار دیا ہے۔ جب عورت اپنے سر کی چوٹی کو چھوٹا کرے (خلع میں اپنے شوہر سے بچھا چھڑانے کے لئے) اسے اپنا سارا مال دے دے، یہ طلاق ہے فرمایا کہ، سوا اس صورت کے جبکہ زوجین اس کا خوف محسوس کریں کہ وہ اللہ کے حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، اسے مراد وہ فرائض و حدود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی دونوں پر معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں ضروری قرار دیے ہیں، ابی طاوس نے بیان کیا کہ، طاوس نے کوئی کم عقلوں والی یہ بات نہیں کہی کہ جب تک بیوی شوہر سے یہ نہ کہے کہ: "میں تمہاری وجہ سے نہایت کا غل نہیں کروں گی" اس وقت تک خلع جائز نہیں۔

عُثْمَانُ الْغُلَمِيُّ وَذُو عَيْنَيْنِ رَأَيْتُهَا - وَقَالَ طَاوِسٌ
إِلَّا أَنْ يَخْلَعَا أَنْ لَا يَقِيمَا حَدَّ وَدَّ اللَّهِ فِيمَا
أَفْتَرَضَ بَيْنَ وَاحِدَةٍ مَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي
الْفُسْرَةِ وَالصُّغْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلُ
الشَّهْمَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ لَا أَعْتَسِلُ
لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ،

۲۵۳ - ہم سے اذھر بن جمیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ، مجھے ان کے (ثابت رضی اللہ عنہ کے) اخلاق اور دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، البتہ میں اسلام میں کفر کو پسند نہیں کرتی، کیونکہ ان کے ساتھ رکہ کر ان کے حقوق زوجیت کو نہیں ادا کر سکتی اس پر آنحضور نے ان سے فرمایا، کیا تم ان کا باغ و جو انہوں نے مہر میں دیا تھا واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضور نے (ثابت رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ باغ قبول کر لو اور انھیں طلاق دے دو۔

۲۵۳ حَدَّثَنَا أَذْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ
قَيْسٍ مَا أَفْتَبَ عَلَيْهِ فِي خُلُقِي وَلَا دِينِي وَلَا كُنِّي
أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِيهَا طَلِّقِيهَا

۲۵۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَذَا، وَقَالَ تُرِيدِينَ حَدِيثَهُ
قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَهَا وَأَمَرَ أَنْ تَطْلُقَهَا
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا وَعَنِ
ابْنِ أَبِي تَيْمِيَّةٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۲۵۴ - ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ عبد اللہ بن ابی کی ہیں (جلیلہ رضی اللہ عنہما) نے یہ حدیث بیان کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ انہوں نے عرض کی ہاں کر دوں گی چنانچہ انہوں نے باغ واپس کر دیا اور انہوں نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ انھیں طلاق دیدیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور اس روایت میں بیان کیا کہ، ان کے شوہر نے انھیں طلاق دے دی اور ابی تیمیمہ سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے،

إِنِّي لَأَعْتَبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَا كَيْفِيَّةٍ لَا
أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَوْنِي
عَلَيْهِ حَدِيثِي قَتْلَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ ۝

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس
رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئیں۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے ثابت کے دین اور ان کے اخلاق
کی وجہ سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں انہیں برداشت نہیں کر سکتی، آنحضور نے اس پر فرمایا، پھر کیا تم ان کا باغ واپس کر سکتی ہو
انہوں نے عرض کی جی ہاں۔

۲۵۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ الْمَعْرُوفُ حَدَّثَنَا قُرَاحُ بْنُ لُؤْلُؤٍ حَدَّثَنَا
جَدُّ بَرِّ بْنِ جَانِمٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عَزِيزَةَ مَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً ثَابِتِ
بْنِ قَيْسٍ بَنِي شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَتَيْتُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا
خُلُقٍ إِلَّا إِلَى أَهَائِ الْكُفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَرَوْنِي عَلَيْهِ حَدِيثِي قَتْلَهُ؟
قَالَتْ نَعَمْ، فَزَكَّاتُ عَلَيْهِ وَأَمْرٌ قَعَا قَهْمًا ۝

۲۵۵۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک عمری نے حدیث بیان کی،
ان سے قراد ابو لؤح نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور عرض کی، یا رسول اللہ، ثابت کے دین
اور ان کے اخلاق سے مجھے کوئی شکایت نہیں لیکن مجھے کفر کا خطرہ ہے
آنحضور نے اس پر ان سے دریافت فرمایا کیا تم ان کا باغ (بونا) انہوں نے ہجر
میں دیا تھا (واپس کر سکتی ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں چنانچہ انہوں نے وہ
باغ واپس کر دیا اور آنحضور کے حکم سے ثابتؓ نے انہیں اپنے سے جدا کر دیا۔
ہم سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے کہ جمیلہ (ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی)

بِأَبِ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلُقِ
عِنْدَ الظُّمُورِ رَجَوْهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِنْ
خِفْتُمْ شِقَاقَ بَنِيكُمْ فَإِنْ أَبَوْا بِعُقُوبَةٍ
مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ غَيْرًا ۝

۲۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّبِ بْنِ حَزْمَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
إِنْ بَنِي الْمَغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَهْجَعَهُ عِيٌّ
أَبَتْهُمْ فَلَا أَدْنِ ۝

بِأَبِ لَا يَكُونُ بَيْعَ الْأَمَةِ
طَلَقًا ۝

۲۵۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَرْبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۶۸۔ اختلافات۔ اور کیا (حاکم یا ولی) ضرورت کے وقت خلع
کا مشورہ دے سکتا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اگر تم کو
زوجین کے درمیان اختلافات کا اندیشہ ہو تو اس کے گھر والوں میں
سے ایک حکم بھیجو اللہ تعالیٰ کے ارشاد: خَيْرٌ ۱ تک۔

۲۵۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن حمزہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے
کہ نبی مغیرہ نے اس کی اجازت مانگی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی بیٹی کا نکاح
کر لیں۔ لیکن میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔

۱۶۹۔ کنیز کی بیع سے طلاق نہیں واقع ہوتی۔

۲۵۷۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے

عَنِ النَّعَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي
بَرْنِزَةٍ ثَلَاثِ مِائِينَ: إِحْدَى الشَّائِنِ أَنْهَا أُعْتِقَتْ
فَحَيَّرْتُ فِي رَأْفَتِهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفْوُزٌ يَلْحَمُ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ
خُبْرًا أَوْ مِنْ أَدِيمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا
لَحْمٌ؟ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذُلُّ لَحْمٍ مُصَدِّقٌ بِهِ عَلَى
بَرْنِزَةٍ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: عَلَيْهَا
مَدَقَّةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قاسم بن محمد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے دین کی تین ستین
قائم ہوئیں، اول یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں
اختیار دیا گیا کہ پائیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انھیں کے بارے میں) فرمایا کہ
ولاء اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم
گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکا جا رہا تھا پھر
رکھانے کے لئے آنکھوں کے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش
کیا گیا۔ آنکھوں نے فرمایا کہ میں نے تو دیکھا کہ ہانڈی میں گوشت بھی پک
رہا تھا؟ عرض کی گئی کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہ
کو صدقہ میں ملا تھا، اور آنکھوں صدقہ نہیں کھاتے! آنکھوں نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے سے ہدیہ

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ
عَنْ قَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي تَزَوَّجَ بَرْنِزَةٍ

۱۷۰۔ غلام کے نکاح میں کنیز کا اختیار۔
۲۵۸۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور ہم
نے حدیث بیان کی، ان سے قادہ نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے انھیں غلام دیکھا تھا، آپ کی مراد
بریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (مغیث رضی اللہ عنہ) سے تھی۔

۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ذَاكَ مَغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي تَزَوَّجَ بَرْنِزَةٍ
عَاقِبِي أَنْظُرِي إِلَيْهِ يَشْبَعُهَا فِي سَكَكِ الْمَدِينَةِ
يَنْبُئُ عَلَيْهَا

۲۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ ان سے وہب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ مغیث (رضی اللہ
عنہ) بنی فلان کے غلام تھے آپ کا اشارہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر
کی طرف تھا گویا اس وقت بھی میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی گلیوں میں
وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے چمچے پھر رہے ہیں (کیونکہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی تھیں)۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ تَزَوَّجَ بَرْنِزَةٍ
عَبْدًا اسْوَدَّ يُقَالُ لَهُ مَغِيثٌ عَبْدُ ابْنِ فُلَانٍ
عَاقِبِي أَنْظُرِي إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سَكَكِ
الْمَدِينَةِ

۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بریرہ کے شوہر ایک حبشی
غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا۔ وہ بنی فلان کے غلام تھے جیسے وہ
منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ رضی اللہ
عنہا کے چمچے پھر رہے ہیں۔

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَرْجُومَةِ بَرِيرَةَ

۲۶۱ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِزْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ أَبِي هَالَةَ لَمَّا كَانَ مَوْلَاهُ يَطُوفُ خَلْقَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ بَرِيرَةَ مَغْنِيَةٌ بِرَيْرَةٍ وَمِنْ بَعْضِ بَرِيرَةٍ مَغْنِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا مَا أَجْعَلِيهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ وَقَالُوا أَنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ، قَالَتْ لَأَحْجَاجَةٌ لِي فِيهِ.

صرف سفارش کتابوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۶۲

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَبَى مَوْلَاهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرَكُوا الْوَلَاءَ قَدْ كَرِهْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيْحِمِ فَحَسِبِلَ إِنَّ هَذَا مَا تَصَدَّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

۱۷۱ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش ہے

۲۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالوہاب نے خبر دی ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھے اور ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا، جیسے وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے جب وہ بریرہ کے پیچھے چلے جاتے ہوئے پھر رہے تھے اور آنسوؤں سے ان کی ڈاھی تر جڑی تھی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، عباس، کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں ہوئی؟ آخر حضور اکرم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کاش، تم ان کے بارے میں اپنا فیصلہ بدل دیتیں، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ، کیا آپ مجھے اس کا حکم دے رہے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا میں صرف سفارش کرتا ہوں، انہوں نے اس پر کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۲۔

۲۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی، احسن حکم نے، انہیں ابراہیم نے، اسود نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ وہ اسی شرط پر انہیں بیچ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ ولادہ (آزادی کے بعد) انہیں سے قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آنحضور نے فرمایا کہ انہیں خرید کر آزاد کر دو، ولادہ تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت لایا گیا پھر کہا گیا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا تھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ ان کے لئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اور اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ ”پھر آزادی کے بعد“ انہیں انکے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا کہ ہم انہیں کے ساتھ رہیں اور اگر چاہیں ان سے اپنا نکاح فسخ کریں۔

بَابُ ۱۷۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَا تَكْفُرُوا

الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَ وَلَا مَنَ مَوْنَةً خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَا تَوَاعِبُكُمْ

۱۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو، یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور یقیناً مومنہ کینز مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔“

۲۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ
أَنَّ بَنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ
وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَذَرَهُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَكَأَنَّكَ مِنْ الْأَشْرَارِ شَيْئًا أَكْبَرُ
مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَلَائِكَةُ تَبَتُّهَا عَيْسَى وَهُوَ عَبْدُ
بَنِ عَبَادِ اللَّهِ ۝

بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
وَعِدَّتُهُمْ ۝

۲۶۴ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ عَبَّاسٍ
كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّ الْمُشْرِكِيَّ أَهْلَ حَرْبٍ
يُعَانِي لَهُمْ وَيُعَاتِي كُونَهُ وَمُشْرِكِيَّ أَهْلَ عَهْدٍ لَا يَفْلِكُهُمْ
وَلَا يُعَاتِي كُونَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَ جَرِي إِمْرًا مِنْ
أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ يُخْطَبْ حَتَّى يَخْبُضَ وَيَطْهَرَ فَإِذَا
طَهَّرَ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ نَوَاجِبَهَا مَبْلً
أَنْ تَنْكِحَ مُرَدَّتَ الْبَيْتِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ
أَمَةٌ فَهِيَ حُرٌّ وَإِنْ لَهَا مَالٌ لَهَا جَرِيرٌ ثُمَّ ذَكَرَ
مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ جُحَادٍ، وَإِنْ هَاجَرَ
عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلَ الْعَهْدِ لَمْ يَرُدَّ وَإِذَا
وَمُرَدَّتُ أَمَّا نَحْمُهَا قَالَ عَطَاءُ بْنُ عَبَّاسٍ
كَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُسْرَةَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ
أُمًّا لِحَكِيمِ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ عَمْرِو
الْقُرَيْشِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارَ
الْقُرَيْشِيُّ ۝

عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ وہیں

۲۶۳ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیسٹ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اگر یہودی یا نصرانی عورتوں سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک عورتوں سے نکاح مومنوں کے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر اور کیا مشرک ہوگا کہ ایک عورت یہ کہے کہ اس کے رب عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھے۔

۲۶۴ - اسلام قبول کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح اور ان کی حدت ۔

۲۶۴ م سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے کہ عطاء خراسانی نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کے لئے مشرکین دو طرح کے تھے۔ ایک تو مشرکین اہل حرب، کہ آنحضور ان سے جنگ کرتے تھے اور وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہدہ مشرکین آنحضور ان سے جنگ نہیں کرتے تھے اور نہ وہ آنحضور سے جنگ کرتے تھے، اور جب اہل حرب کے کوئی عورت (اسلام قبول کرنے کے بعد) ہجرت کر کے مدینہ منورہ آتی تو انھیں اس وقت تک پیغام نکاح نہ دیا جاتا یہاں تک کہ انھیں حیض آتا اور پھر وہ اس سے پاک ہوتیں۔ پھر جب وہ پاک ہوتیں تو ان سے نکاح جائز ہو جاتا، پھر اگر ان کے شوہر بھی، ان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لینے سے پہلے، ہجرت کر کے آجاتے تو یہ انھیں کوہلیتیں اور اگر مشرکین میں سے کوئی غلام یا کنیز (بعد الاسلام) ہجرت کرتی تو وہ آزاد سمجھے جاتے۔ اور ان کے وہی حقوق ہوتے جو تمام مہاجرین کے تھے، پھر عطاء نے معاہدہ مشرکین کے سلسلے میں مجاہد کی حدیث کی طرح سے صورت حال بیان کی کہ اگر معاہدہ مشرکین کوئی غلام یا کنیز ہجرت کر کے آجاتی تو انھیں ان کے مالک مشرکین کو واپس نہیں کیا جاتا تھا، البتہ جو ان کی قیمت ہوتی وہ واپس کر دی جاتی تھی۔ اور عطاء نے ابی عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ قریبہ بنت ابی امیہ عرقن خطاب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے (مشرکین سے نکاح کی مخالفت کی آیت کے بعد) انھیں طلاق دے دی تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ام الحکم بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا عیاض بن غنم غری کے نکاح میں تھیں اس وقت اس نے انھیں طلاق دے دی، (اور وہ وہیں

ہجرت کر کے آئیں) اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا

باب ۱۱ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُسْرِكَةُ أَوْ لَمَّا رَضِيَ عَنْهَا
تُكْتَبُ الدِّيَةُ أَوْ الْوَرَقُ. وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ
الْمُسْرِكَةُ قَبْلَ رَدِّهَا بِسَاعَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ
وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيِّ سَمِعْتُ عَلِيًّا
عَنِ امْرِئٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ
رَدُّهَا فِي الْعِدَّةِ وَاجِبٌ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا
إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِحَاجٍ حَدِيدٍ وَصَدَاقٍ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَنْزَوِجُهَا
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي
مَجُوزٍ سَيِّئِينَ أَسْلَمُوا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا
وَإِذَا اسْتَبَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً وَآلَى الْآخَرَ
بِائْتٍ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
قُلْتُ يُعْطَا. امْرَأَتُهُ مِنَ الشُّرَكِيِّ جَاءَتْ
إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيْمَانُ رَدَّهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ
تَعَالَى وَأَتَوْهُم مَّا اتَّفَعُوا قَالَ لَا نَسَا
كَانَ وَاللَّيْنِ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ
هَذَا احْكُمُ فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

۱۷۵۔ جب مشرک یا نصرانی عورت جو معاہدہ مشرک یا عربی مشرک
کے نکاح میں ہو، اسلام لائے۔ اور عبدالوارث نے بیان کیا، ان
سے مخالف نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنه نے کہ اگر کوئی نصرانی عورت اپنے شوہر سے تنہا رہی
پہلے بھی اسلام لاتی تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور داؤد
نے بیان کیا کہ ان سے ابراہیم الصائغ نے عطار سے ایسی عورت
کے متعلق پوچھا گیا جو معاہدہ قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام
قبول کر لے، پھر اس کے بعد اس کا شوہر بھی اس کی عدت کے زمانہ
ہی میں اسلام لے آئے، تو کیا وہ اسی کی بیوی بھی جائے گی؟ فرمایا
کہ نہیں البتہ اگر وہ نیا نکاح کرنا چاہے، فقہ مہر کے ساتھ (تو
کر سکتا ہے) مجاہد نے فرمایا کہ (بیوی کے اسلام لانے کے
بعد) اگر شوہر اس کی عدت کے زمانہ میں ہی اسلام لے آئے تو اس
سے نکاح کر لینا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ مومن
عورتیں مشرک مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد،
مومن عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ اور حسن اور قتادہ نے دو
موجوسیوں کے بارے میں (جو میاں بیوی تھے) جو اسلام لے
آئے تھے، فرمایا کہ وہ دونوں اپنے نکاح پر باقی ہیں اور اگر
ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے (اسلام میں) سبقت کر
جائے اور دوسرا انکار کر دے تو عورت اپنے شوہر سے جدا ہو جاتی
ہے، اور شوہر اسے حاصل نہیں کر سکتا (سوا نکاح جدید کے) اور
ابن جریر نے کہا کہ میں نے عطار سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت
اسلام قبول کرنے کے بعد اگر مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے مشرک شوہر کو اس کا مہر واپس کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے ”اور انھیں وہ واپس کر دو جو انہوں نے خرچ کیا ہو“ عطار نے فرمایا کہ نہیں، یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خاندان
مشرکین کے درمیان تھا اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان باہمی صلح کی وجہ
سے تھا۔

۳۶۵۔ ہم سے ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، اور
ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان

۳۶۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

عُرِّدَتْهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرَدَّدَ
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمْ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ
إِذَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمْ يَمْتَحِنُهُنَّ
بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ
الْمُؤْمِنَاتُ مَهِاجِرَاتٍ فَاْمْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقْرَبُ هَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
فَقَدْ أَقْرَبَا لِمَحْضَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ
وَسَلَّمْ إِذَا أَقْرَبَ بَدَأَ الْفِي قَوْلِهِمْ قَالَ لَهُنَّ مَوَاقِفُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمْ انْطَلِقْنَ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكُنَّ
كَوَالِدَاتِ مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ
وَسَلَّمْ يَدَ امْرَأَةٍ فَطُغْبَارُ أَنْتَ بَايَعَهُنَّ بِالنَّكَاحِ
وَاللَّهُ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمْ عَلَى
النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَ اللَّهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ
عَلَيْهِنَّ فَقَدْ يَأْتِيَنَّكُنَّ كَلَامًا ۝

کی، ان سے جوئس نے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ
بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مومن عورتیں جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آنحضور اخصیض ازمانے تھے، بوجہ اللہ تعالیٰ
کے اس ارشاد کے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو، جب مومن عورتیں
ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو انھیں ازماؤ! آخر آیت تک عائشہ رضی
عنها نے بیان کیا کہ پھر ان (ہجرت کرنے والی) مومن عورتوں میں سے جو اس
شرط کا اقرار کر لیتی (جس کا ذکر اسی سورہ متعہ میں ہے کہ: اللہ کا کسی کو
شریک نہ ٹھہراؤ گی) تو وہ اندامائیں میں پوری بھی جاتی تھی، چنانچہ جب
وہ اس کا اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے
فرماتے کہ اب جاؤ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، ہرگز نہیں، واللہ رضوخ
اکرم کے ہاتھ نے (عہد لیتے وقت) کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا آنحضور
ان سے صرف زبان سے عہد (بیعت) لیتے، واللہ حضور اکرم نے عورتوں
سے صرف انھیں چیزوں کا عہد لیا، جن کا اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ عہد لینے کے

بعد آپ ان سے فرماتے کہ میں نے تم سے عہد لے لیا ہے، یہ آپ صرف زبان سے کہتے (ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں)

۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے

ہیں، ان کے لئے چار جہینے تک ٹھہرے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

ارشاد: سَمِعَ عَلِيمٌ مِّنْكَ: "فَانْصَبُوا" یعنی فانی رچو۔

بِأَنَّ كَوَلِّ اللَّهُ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

مِنْ نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُدٍ إِلَى

قَوْلِهِ سَمِعَ عَلِيمٌ حَانَ فَأَعْوَدُوا رَجَعُوا:

۲۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی
کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے ان سے جبہ طویل نے کہ انہوں نے انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے
اپنی ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا، آنحضور کے پاؤں میں مورچ لگتی تھی، اس
لئے آپ نے اپنے بالاخانہ میں انہیں دن تک قیام فرمایا، پھر آپ وہاں سے
اترے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایک جہینہ کا ایلا کیا تھا، آنحضور
نے فرمایا کہ یہ جہینہ اتنیس دن کا ہے۔

۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلا کے بارے میں،
جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ فرماتے تھے کہ مدت پودھی ہونے کے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهٖ وَسَلَّمْ
مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْصَحَتْ رَجُلَهُ فَأَقَامَ
فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ سِتْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلًا ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ
وَعِشْرُونَ ۝

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ فِي
الْإِيْلَاءِ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْحَجَلِ

إِنَّ أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَغْتَرِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ
اللَّهُ سَعْدًا وَجَلَّ فِي إِنْشَاءِ عِلِّ حَدَّثَنِي بِمَا لَيْكَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمرٍ إِذَا
أَتَبَعَهُ أَشْهُرٌ يُؤَقِّفُ حَتَّى
يُطَلَّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلَّقَ وَيَذْكَرَ
فَالْبَيْتُ عَنْ عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي أَبِي الدَّرْدَاءُ وَعَائِشَةُ وَأَنَسُ
عَشْرًا جَلَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ :

بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ سوا اس کے کہ قاعدہ کے مطابق (اپنی بیوی
کو) اپنے پاس ہی روک لے یا پھر طلاق کا ارادہ کرے، جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا کہ ان سے
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنه نے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا
جائے گا، یہاں تک وہ طلاق دے دے اور طلاق اس وقت تک نہیں
ہوتی جب تک طلاق دی نہ جائے اور اس کی روایت عثمان، علی، ابوہریرہ

اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور بارہ دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے بھی کی جاتی ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمُفْقُودِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ
وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا أَقْبَدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ
فَرَقَصُ امْرَأَتَهُ سَنَةً وَشَتْرَى ابْنُ مَسْعُودٍ
جَارِيَةً وَالْقَسَ صَاحِبُهَا سَنَةً فَلَمْ يَحْدِثْ
وَقُبِعَ فَأَخَذَ يُعْطِي الذِّمَّ لَهُمْ فِي الذِّمَّهِينَ
وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَبَى فُلَانٌ فِلَى
وَعَلَى. وَقَالَ هَكَذَا فَا فَعَلُوا بِاللَّقَطْمَةِ
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يَعْلَمُ مَحَانَهُ
لَا تَزَوُّجُ امْرَأَتَهُ وَلَا يُمْسِكُ مَالَهُ
فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ قُسْتُتْهُ مَنَّتُهُ
الْمُفْقُودُ :

مفقود الخیر کا حکم اس کی بیوی اور اس کے مال کے بارے
میں اور ابن المسیب نے فرمایا کہ جنگ کے وقت صف سے
اگر کوئی شخص گم ہو تو اس کی بیوی کو ایک سال کا انتظار کرنا
چاہیے (اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہیے) (عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک کینز صریحی (اصل مالک
قیمت لئے بغیر کہیں چلا گیا اور گم ہو گیا) تو آپ نے اس
کے پہلے مالک کو ایک سال تک تلاش کیا، پھر جب وہ
نہیں ملا تو (غریبوں کو اس کینز کی قیمت میں سے ایک ایک
دود و درہم دینے لگے۔ اور آپ نے دعا کی کہ اے اللہ، یہ
فلاح کی طرف سے ہے (جو اس کا پہلا مالک تھا اور جو قیمت
لئے بغیر کہیں گم ہو گیا تھا) پھر اگر وہ (آنے کے بعد) اس
صدقہ سے اٹھا کرے گا (اور قیمت کا مطالبہ کرے گا تو اس کا ثواب) مجھے ملے گا اور (کینز کی قیمت کی ادائیگی) مجھ پر واجب
ہوگی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی طرح تم نقطہ (کوئی چیز جو راستہ میں پڑی ہوئی کسی کو مل جائے) کے ساتھ کیا کرو۔
زہری نے ایسے قیدی کے بارے میں جسکی جائے قیام معلوم ہو، کہا کہ اس کی بیوی دوسرا نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال تقسیم کیا جائے گا، پھر
اس کی خبر ملنی بند ہو جائے تو اس کا معاملہ بھی مفقود الخیر کی طرح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸ حَدَّثَنَا عَیُّوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى
الْمُبَاحِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
عَنْ ضَالَّةِ الْعَلَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ
أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ
فَقَضِبَ وَاحْتَرَتْ وَجَنَّتْ وَقَالَ مَالَتْ وَلَهَا مَعَهَا

۲۶۸ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے مباحث کے مولے
یزید نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سائل
کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو کیونکہ یا وہ تمہاری ہوگی یا اگر ایک
تک اعلان کے بعد اس کا مالک نہ ملا (یا تمہارے کسی بھائی کی ہوگی یا پھر
بھڑیے کی ہوگی، اگر یہ انہیں جنگلوں میں پھرتی رہی) اور آنحضور سے

الْحِدَاءُ وَالسَّعَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. وَسُعَيْلٌ عَنِ الْقَطِيعَةِ قَالَتْ: أُعْرِفُ وَكَأَنَّهَا وَعِيقًا مَهْمًا وَعَزِيزًا تَسْتَعِجُ أَنْ جَاءَ مَنْ يُعْرِفُهَا وَإِلَّا قَالَتْ لَهَا بِمَالِكَ، قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَافِعَةَ بِنْتُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانٌ وَلَمْ أَعْظَمْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ أَفَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيثًا يَذْنِبُ مَوْلَى الْمُتَبَعَةِ فِي أَمْرِ الْمَلَائِكَةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَعَنَهُ قَالَ يَحْيَى يَقُولُ رَافِعَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلَى الْمُتَبَعَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ رَافِعَةَ قُلْتُ لَهُ:

گم شدہ اودن کے متعلق سوال کیا تو آنحضور غصہ ہو گئے اور غصہ کی وجہ سے آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے اور آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض! اس کے پاس (مضبوط) کھڑیں (جس کی وجہ سے چلنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوگی) اس کے پاس، شکیزہ ہے جس سے وہ پانی پیتا رہے گا اور درخت کے پتے کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا، اور آنحضور سے لفظ کے متعلق سوال کیا گیا تو آنحضور نے فرمایا کہ اس کی رسی کا (جس سے وہ بندھا ہوا) اور اس کے فوف کا (جس میں وہ رکھا ہوا) اعلان کرو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو پھر اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اسے پہنچا نہ ہو، اور اس کا مالک ہو تو اسے دیدو ورنہ اسے اپنے مال کے ساتھ ملاو۔ سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں ربیعہ بن عبدالرحمن سے ملا اور مجھے ان سے انکے سوا اور کوئی چیز محفوظ نہیں ہے جس نے ان سے پوچھا تھا کہ گندہ چیزوں کے بارے میں منبعت کے حوالہ یزید کی حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ زید بن خالد کے واسطے منقول ہے، تو انہوں نے کہا کہ ہاں (سفیان نے بیان کیا کہ ہاں) یحییٰ نے بیان کیا کہ ربیعہ نے منبعت کے حوالہ یزید کے واسطے سے بیان کیا ان سے زید بن خالد نے، سفیان نے بیان کیا کہ پھر میں نے (برہ راستہ) ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

باب ۴۸ اِظْهَارُ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ مَعِيَ اللَّهُ قَوْلَ النَّبِيِّ تَجَاوَزَكَ فِي تَرْجُمَتِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلَا طَعَامَ مِثْلَيْنِ مِثْلَيْنِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظَهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ تَرْجُو ظَهَارَ الْجَبْرِ. قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا كَامَ الْعَبْدُ شَهْرًا. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ظَهَارُ الْبُخْرِ وَالْعَبْدِ مِنَ الْعُرَةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ. وَقَالَ مِصْرَمَةُ إِنَّ ظَاهِرَ مَنْ أَمَّتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا اِظْهَارُ مِنَ الشَّيْءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا أَوْ فِي بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَفْ لَئِنْ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُشْكِرِ وَقَوْلُ الرَّؤُوفِ

۴۸۔ ظہار اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے، اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی "آیت" فمن لم يستطع فإطعام ستين مسكيناً تک اور مجھ سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہوگا مالک نے فرمایا کہ غلام روزے دو مہینے کے رکھے گا جس بن تر نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام کا اظہار آزاد عورت یا کنیز سے یکساں ہے، حکمر نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ ظہار اپنی بیویوں سے ہوتا ہے۔ "لما قالوا" قاعدہ عربیت کے مطابق دینا قالوا کے اور فی بعض ما قالوا کے منی میں استعمال ہوتا ہے، اور یہی زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی منکر جھوٹ بات کا حکم نہیں دیا ہے۔

۴۹۔ شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی ذی رحم قسم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کیلئے حرام ہو، ظہار کہلاتا ہے۔ اگر

بِأَنَّكَ إِذَا شَاءَ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَمْرِ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَتَذَلُّ اللَّهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يَغْدُو
بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى يَسَابِهِ وَقَالَ عَجَبٌ بَنِي
عَالِبٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَى حُذِي التَّصَفُّ قَالَتْ أَمَّا عُرَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُشُوفِ فَقُلْتُ
لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تَصْلِي فَأَمَّا تِ
يُؤَيِّسُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّتْ أَيَّتُهَا قَوْمَاتُ بَوَاسِيهَا أَنْ تَعْمُوا
أَنْسَ أَوْ مَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى ابْنِ بَكْرٍ أَنَّ
يَتَعَدَّدُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَوْ مَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو لِحَجَرِهِ . وَقَالَ
أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّيْدِ لِلْمُعْهِرِ : أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَ
أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا ، قَالُوا لَا قَالَ
فَعَلُوا .

طلاق اور دوسرے امور میں اشارہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ
آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دے گا ، لیکن اس پر عذاب
دے گا ، اس وقت آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا کہ فوہ
عذاب الہی کا باعث ہے / اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرض کے سلسلہ
میں جو میرا ایک صاحب پر تھا / میری طرف اشارہ کیا کہ آدھا لے
لو (اور آدھا چھوڑ دو) ۔ اسما رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسوف کی نماز پڑھ رہے تھے میں
پہنچی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ لوگ کیا کر رہے
میں ؛ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی تھیں ، اس
لئے انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ
کیا (کہ یہ سورج گرہن کی نماز ہے) میں نے کہا ، کیا یہ کوئی
نشانی ہے ؛ انہوں نے اپنے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں
اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ آگے

بڑھیں ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں اور ابوقتادہ نے
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کے شکار کے سلسلے میں فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لئے کہا تھا
یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا ؛ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں ، آنحضور نے فرمایا کہ پھر (اس کا گوشت) کھاؤ ۔

۲۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو عامر نے

عبد اللک بن عمرو نے حدیث بیان کی ، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی
ان سے خالد نے ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اپنے اونٹ
پر سوار ہو کر کیا ، اور آنحضور جب بھی رکن کے پاس آئے تو اس کی طرف
اشارہ کر کے تکیہ کرتے اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، یا جبر و ما جبر کے سب میں اتنا سوراخ
ہو گیا ہے ، اور آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنایا ۔

۲۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : طَافَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ
حُلْمًا آتَى عَلَى التُّرْكِيِّ أَشَارًا إِلَيْهِ وَكَبَّرَ
وَقَالَتْ نَرَيْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فُتِحَ مِنْ رَأْدِي مَا جُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذَا
وَعَقْدَ تِسْعِينَ +

بیت گزشتہ سانسہ ؛ کوئی شخص انہی بیوی سے ظہار کر لے تو اس وقت تک اس کی انہی بیوی سے قربت یا دوا اسی قربت کا معاملہ حرام ہے جب تک کہ وہ
اس کا کفارہ نہ دے لے ، اس کے کفارے کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا ہے ۔

۲۶۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَاحِدٌ شَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ يَبْدُ وَوَضَعَ أُنْمَلَتْهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخَصِرَ فَلَمَّا يَزِيدُهَا وَقَالَ الْوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا إِلَهُوْهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْصًا حَاكَتْ عَلَيْهَا وَرَاحَ رَأْسُهَا فَأَنَّى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي الْخَيْرِ مَقِيَّةٌ وَقَدْ أَصْبَحَتْ تَحْتَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِ قُلَانٌ؛ لِيُغَيِّرَ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ لِرَجُلٍ لِبَحْرٍ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا فَقَالَ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِيحَهُ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ۝

نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں پھر آنحضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَآشَارَ إِلَى الْمُسْرِقِ ۝

۲۶۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتْ

۲۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفصل نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن علقمہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے، جو مسلمان بھی اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا اور اللہ سے کوئی خیر مانگے گا تو اللہ اسے ضرور دے گا۔ آنحضور نے (اس ساعت کی وضاحت کرتے ہوئے) اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو درمیان انگلی اور چھوٹی کے بیچ میں رکھا جس سے ہم نے سمجھا کہ آنحضور اس ساعت کے بہت مختصر ہونے کو بتا رہے ہیں۔ اور اس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے شعب بن حجاج نے، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، اس کے چاندی کے زیورات جو وہ پہنے ہوئے تھے چھین لئے اور اس کا سر کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے حضور اکرم کے پاس لائے تو اس کی زندگی کی بس آخری دس زبانی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی آنحضور نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس نے مارا ہے، فلاں نے؛ آنحضور نے اس واقعہ سے غیر متعلق شخص کا نام لیا تھا، اس لئے اس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے ایک دوسرے شخص کا نام لیا اور وہ بھی اس واقعہ سے غیر متعلق تھا، تو لڑکی نے تمہیں مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کیا اور اس کے بعد اس یہودی نے بھی اس جرم کا اعتراف کر لیا؛ تو آنحضور نے اس کے لئے حکم دیا اور اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل دیا گیا۔

۲۶۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ فتنہ ادھر سے اٹھے گا اور مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق شیبانی نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آنحضور نے ایک

الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْزِلْ فَأَجِدَهُمْ فِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَسَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدَهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ آمَسَيْتَ إِنَّ عَلَيْنَكَ فَنَاءً أَنْتُمْ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدَهُمْ فَتَنَزَّلَ فَجَدَّ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ ثُمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَذَى مَا يَسِدُّ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: وَإِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ ههنا فَهَذَا أَفْطَرُ الصَّائِمِ ۝

۲۷۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ نِدَاءَ مِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانَهُ مِنْ سَعُودِهِ فَإِنَّمَا يَنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَدِّنُ لِيُجِيعَ قَائِمُكُمْ وَلَكِنَّ أَرْبَ يَقُولُ كَأَنَّهُ يَقْبِى الْقُبْحَ أَوْ الْفَجْرَ أَطْهَرُ يَزِيدُ يَدِيهِ ثُمَّ مَدَّ أَحَدُهُمَا مِنَ الْأُخْرَى وَقَالَ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَمِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَغِيِّ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا خُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ شِدْنِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَا دَاكَ عَلَى جَنْبِهِ حَتَّى تَهْبَنَ بَنَانُهُ وَتَعَفُوا أَنْزَعُوا وَأَمَّا الْبَغِيُّ فَلَا يَزِيدُ يَنْفِقُ إِلَّا لِيَزِمَتْ حُلَّ حُلْفَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَسْخَرُ وَيُسَيِّرُ بِأَضْبَعِهِ إِلَى خَلْقِهِ ۝

صاحب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اگر تم میرے لئے ستو گھول دوں (کو نکد وزہ سے تھے) انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر اندھیرا ہونے میں تو بہتر ہے آنحضور نے پھر فرمایا کہ اگر کر ستو گھول دو۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ اگر آپ اور اندھیرا ہو لینے میں تو بہتر ہے، ابھی دن باقی ہے، پھر آنحضور نے فرمایا کہ اگر دو در ستو گھول لو آخر تیری مرتبہ کہنے پر انہوں نے اگر کر آنحضور کا ستو گھولا آنحضور نے اسے پیا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔

۲۷۴ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یحییٰ نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو (سحری کھانے سے) بلال کی پکار نہ روکے، یا آپ نے فرمایا کہ ان کی اذان، کیونکہ وہ پکارتے ہیں، یا فرمایا کہ اذان دیتے، تاکہ اس وقت نماز پڑھنے والا آرام کے لئے ناز پڑھنے سے) رک جائے اس کا اعلان مقصود نہیں ہوتا کہ صبح صادق ہو گیا۔ اس وقت یزید بن زریع نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے (صبح کاذب کی صورت بتانے کے لئے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیلایا (صبح صادق کی صورت کے اظہار کے لئے) اور لیث نے بیان کیا کہ، ان سے جعفر بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن بزمز نے انہوں نے ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل اور سخی کی مثال دو افراد جیسا ہے جن پر لوہے کی دوز ہیں، سینے سے گردن تک میں، سخی حب بھی کوئی چیز خیر ہے کرتا ہے تو روزہ اس کے چمڑے پر ڈھیلی ہو جاتی ہے اور اس کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے (اور پھیل کر اتنی بڑھ جاتی ہے کہ) اس کے نشان قدم کو مٹا دینا چاہیے لیکن بخیل حب بھی خیر ہے کا الادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ چٹ جاتا ہے، وہ اسے ڈھیل کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ڈھیل نہیں ہوتا اس وقت آپ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۰۔ لعان۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور جو لوگ اپنی بیویوں پر نہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس، ان کی ذات کے سوا، گواہ موجود نہ ہوں، ارشاد من الصادقین، تک۔ اگر گونگا

بَابُ اللَّعَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَزْمُونَ آثَرًا وَأَجْهَرَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِنَّمَا

قَدْ قَدْ الْاَخْرَسُ امْرَاَتَا بِحَتَابٍ اَوْ اَشَارَةٍ
 اَوْ بِاَيْمَانٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَالْمُسْكِلِ لِقَاءِ
 النِّسَاءِ حَتَّىٰ اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَبَّرَ
 الْاِسَاءَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ
 اَهْلِ الْحِجَابِ وَاهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْمَدَنِي
 تَعَالَىٰ مَا شَأْنُكِ اِلَيْهِ قَالُوْنَ كَيْفَ يَكُونُ مَا
 فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَقَالَ الصَّعْدُكِيُّ الْاَمْرُ
 اِسَاءَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا عَدَّةَ وَلَا اِعَانَ
 ثُمَّ تَرَعَمَ اَنْ الطَّلَاقَ بِحَتَابٍ اَوْ اِسْلَامَةٍ
 اَوْ اَيْمَانٍ جَائِزٌ وَلَيْسَ بَيْنَهُ الطَّلَاقُ وَالْعَدَّةُ
 فَرَأَىٰ فَاِنْ قَالَ الْقَدْ قَدْ لَا يَكُونُونَ اِلَّا
 بِحَتَابٍ مَقْبُولٍ لَّهُ عَدَّةُ اِلَيْكَ الطَّلَاقُ لَا
 يَجُوزُ اِلَّا بِحَتَابٍ مَوْذُوًّا بِطَلِّ الطَّلَاقِ
 وَالْقَدْ قَدْ وَحَدَّثَ اِلَيْكَ الْعِشِيُّ وَحَدَّثَ اِلَيْكَ
 الْاَصَمُّ يَلَامُنِ وَقَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ قَدْ
 اِذَا قَالَ اَنْتَ طَالِقٌ قَاشَا بِأَصَابِعِهِ تَمِينِ
 مِنْهُ بِأَشَارَتِهِ وَقَالَ ابْنُ رَاهِيْمٍ الْاَخْرَسُ
 اِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِبَيْدِهِ لَزِمَتْهُ وَقَالَ
 حَمَّادٌ الْاَخْرَسُ وَالْاَصَمُّ اِنْ قَالَ
 بِزَامِهِ جَانًا

اگر طلاق اپنے ہاتھ سے کہے تو وہ پرجاتی ہے حوالہ دے کہ اگر کوئی اور میرے آگے اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

۲۷۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ نَصَابِيْنَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَلنَّسَّ بْنَ
 مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَلَا اُنْفِرُكُمْ بِمَغْبِرٍ مَّوْرٍ اَلنَّصَابِيْنَ قَالُوْا بَلَىٰ يَا
 رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
 بَنُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو
 سَاعِدَةَ ثُمَّ قُلَّةُ بَيْدٍ فَقَبَضَ اَمَاطَةً ثُمَّ بَسَطَهَا
 كَالرَّاحِيْ بَيْدٍ ثُمَّ قَالَ: وَفِي كُلِّ مَوْزٍ اِلْمَامُ

اپنی بیوی پر لکھ کر، اشارہ سے یا کسی مخصوص اشارہ سے نہیں
 لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہوگی، کیونکہ نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض میں اشارہ کو جائز قرار دیا
 ہے اور یہی بعض اہل حجاز اور بعض دوسرے اہل مسلم
 کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اور (مریم
 علیہا السلام نے) ان کی (عینی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا
 تو لوگوں نے کہا کہ ہم سے کس طرح گفتگو کر سکتے ہیں جو ابھی
 گجولوی میں پچھ ہے۔ اور ضحاک نے کہا کہ الارمۃ بمعنی الاشلاء
 ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (اشارہ سے) حد اور
 لعان نہیں ہو سکتی، جب کہ یہ مانتے ہیں کہ طلاق کتابت،
 اشارہ اور ایما سے ہو سکتی ہے، حالانکہ طلاق اور نہمت میں
 کوئی فرق نہیں ہے، اگر وہ اس کے مدعی ہوں کہ نہمت صرف
 کلام ہی کے ذریعہ مافی جائے گی، تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر
 یہی صورت طلاق میں بھی ہونی چاہیے اور وہ بھی صرف کلام ہی
 کے ذریعہ مقبر مانا جانا چاہیے، ورنہ طلاق اور نہمت (اگر اشارہ
 سے ہو تو سب کو باطل تسلیم کرنا چاہیے اور (اشارہ سے غلام
 لکھ کر لڑی کا بھی یہی حشر ہوگا اور یہی صورت لعان کرنے والے کو گتے
 کے ساتھ بھی پیش آئے گی، اور شعبی اور قتادہ نے بیان کیا کہ
 جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلیوں
 سے اشارہ کیا تو وہ مطلقہ جائز ہو جائے گی، ابلیس نے کہا کہ گونگا

۲۷۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اور انہوں نے انس بن مالک
 انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: تمہیں بتاؤں کہ قبیلہ انصار کا سب سے بہتر گھرانہ کون ہے؟
 صحابہ نے عرض کی ضرور بتائیے، یا رسول اللہ حضور اکرم نے فرمایا کہ بنو نجار
 کا۔ اس کے بعد ان کا مرتبہ ہے جو ان سے قریب ہیں۔ یعنی بنو عبد المطلب
 اس کے بعد وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنی الحارث بن خزرج۔ اس کے بعد
 وہ ہیں جو ان سے قریب ہیں بنو ساعدہ پھر آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اشارہ

تخیر

کیا اور اپنی مٹی بند کی، پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی پیر کو پھینکتا ہے پھر فرمایا کہ انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہے۔

۲۷۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت قیامت سے اتنی قریب ہے جیسے اس کی اس سے (یعنی شہادت کی انکلی بیج کی انکلی سے) یا آنحضور نے فرمایا (راوی کو شک تھا) کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ نے شہادت کی اور بیج کی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

۲۷۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابی عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ، اتنے، اتنے اور اتنے کا ہوتا ہے، آپ کی مروتیس دن کی مٹی، پھر فرمایا، اور اتنے، اتنے اور اتنے کا بھی ہوتا ہے، آپ کا اشارہ اتیس دنوں کی طرف تھا، ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا اور دوسری مرتبہ اتیس کی طرف۔

۲۷۷۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برکتیں اور صبر میں دو مرتبہ (آنحضور نے یہ فرمایا) ہاں، اور سختی اور قساوت قلب ان کی کرخت آواز والوں میں ہے جہاں سے شیطان کی دونوں سیٹگیں طلوع ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضر۔

۲۷۸۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الغزیز بن ابی حازم نے خبر دی، انہیں ابی کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت و پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ نے شہادت کی انکلی اور بیج کی انکلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ کھلی رکھی۔

۲۷۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ سَفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ مَرْسُومُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ أَنَا وَالشَّاعِدَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَذَا ثَلَاثِينَ وَفَرَّقَ بَيْنَ الثَّابِتَةِ وَالْوُسْطَى

۲۷۶ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ، وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۲۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُسَوْدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، الْوَيْعَانِ هَهُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَالْمَلَاقُوبَ فِي الْقَدَاوِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ تَبِيعَةً وَمُضَرَ

۲۷۸ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَصَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

۱۸۱۔ جب اشہدوں سے اپنی بیوی کے بچے کا انکار کرے۔

۲۸۱۔ ہم سے یحییٰ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا

کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے (یعنی اس کی صورت خاندان میں سے کسی سے بھی نہیں ملتی) اس پر آنحضور نے فرمایا، تمہارے پاس کوئی اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے دریافت فرمایا، اس کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں، آنحضور نے فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور نے فرمایا کہ اس کی طرح تیار ہو لو کہابی اپنی نسل کے

۱۸۲۔ لعان کرنے والے کو قسم کھلانا۔

۲۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے

حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ انصار کے ایک صحابی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میان بیوی سے قسم کھلائی، اور پھر دونوں میں جھگڑائی کھڑی۔

۱۸۳۔ لعان کی ابتداء رکھنے کا۔

۲۸۱۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے

حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر وہ آئے اور گواہی دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی (جو واقعی گناہ کا مرتکب ہوا ہو) رجوع کرے گا؟ اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے گواہی دکر اپنے بری ہونے کی۔

۱۸۴۔ لعان۔ اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی۔

۲۸۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے

حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور انھیں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویم جملانی رضی اللہ عنہ، عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عاصم آپ کا کیا خیال ہے، ایک

بَابُ ۱۸۱ إِذَا عَرَضَ يَنْفِي الْوَلَدَ

۲۸۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ إِنِّي عَلَّامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مَا أَفَادَتْهَا؟ قَالَ: خُمُرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْسَقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَأَنَّى ذَلِكُ؟ قَالَ: لَعَنَهُ نَزَعَهُ عِزِّي، قَالَ: فَلَعَنَ ابْنَكَ هَذَا أَنْزَعَهُ

انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور اس پر فرمایا کہ یہ کہنے لگا، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی طرح تیار ہو لو کہابی اپنی نسل کے

بَابُ ۱۸۲ خَلَا فِي الْمَلَا عَيْنَ

۲۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوزَيْرَةُ عَنْ تَأْفِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ فَاغْلِقْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَزَّقْ بَيْنَهُمَا

بَابُ ۱۸۳ بَدَأَ الرَّجُلُ بِاللَّعَانِ

۲۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيْةٍ قَدَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ؟ ثُمَّ فَشَهِدَتْ

بَابُ ۱۸۴ اللَّعَانُ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللَّعَانِ

۲۸۲ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ مَوْزِيَةَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَتْ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَتْ لَهُ: يَا عَاصِمُ أَمَا أَيْتَ

شخص اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کریں گے۔ آخر اسے کیا کرنا پڑا یہ؟ عاصم میرے لئے یہ مسئلہ پوچھ دو۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آنحضور نے اس طرح کے سوالات کو پالنے فرمایا اور اظہارِ ناگواری کیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں آنحضور سے جو کچھ سنا اس کا بہت اثر لیا۔ پھر یہ گھر واپس آئے تو عویم رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے۔ اور پوچھا: عاصم آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عویم تم نے میرے ساتھ آچھا معاملہ نہیں کیا، جو مسئلہ تم نے پوچھا تھا آنحضور نے اسے ناپسند فرمایا۔ عویم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا، جب تک میں یہ مسئلہ آنحضور سے معلوم نہ کر لوں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویم رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور اس وقت صحابہ کے درمیان میں موجود تھے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ، آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے گا لیکن پھر آپ لوگ اسے (قصاص) میں قتل کریں گے، تو پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آنحضور نے فرمایا: فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے، جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی حضور اکرم کے پاس اس وقت موجود تھا جب لعان سے فارغ ہوئے تو عویم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ، اگر اب میں بھی اسے (اپنی بیوی کو) اپنے ساتھ رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے انھیں تین طلاقیں حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی دے دیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر یہی لعان کرنے والوں کے لئے طریقہ متعین ہو گیا۔

۱۸۵۔ مسجد میں لعان کرنا۔

۲۸۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے لعان کے بارے میں اور یہ کہ شریعت کی طرف سے متعین اس کا طریقہ کیا خبر دی نبی ساعدہ کے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے (انہوں نے بیان کیا کہ) قبیلہ انصار کے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی رسول اللہ اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی

سے رجلاً و جد مع امرأتہ رجلاً ایقتلہ فقتلوا نہ امر کيف يفعل؟ سل لی یا عاصم عن ذلک فقال عاصم ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقصر ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء ل و عابها حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجع عاصم إلى أهلہ جاءه عویم فقال یا عاصم ما قال لك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقال عاصم بعویم لم تأتني بعید قد كره ترسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسئلة التي سأله عنها، فقال عویم والى ذلك لا أتيت حتى سأله عنها فأقبل عویم حتى جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسط الناس فقال یا رسول اللہ آیت رجلاً و جد مع امرأتہ رجلاً ایقتلہ فقتلوا نہ امر کيف يفعل؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد أنزل فيك و في صاحبك فما ذهب فأت بها، قال سهل قتلا عسا و أنا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نزعنا من ثلاثهما قال عویم كذب عليهما یا رسول اللہ ان أمسكتهما فطلقهما ثلاثا قبل أن يأمركا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن شہاب و كانت سنة المتلاعنين،

باب ۱۸۵ المتلاعنين في المسجد

۲۸۳ حدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا سَاعِدَةُ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ

کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے
 انھیں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی وہ آیت نازل کی، جس
 میں لعان کرنے والوں کے لئے تفصیلات بیان ہوئی ہیں، آنحضرت
 ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پیروی کے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے
 بیان کیا کہ پھر دونوں نے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔
 جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی یا رسول
 اللہ اگر اب بھی میں اس سے اپنے نکاح میں باقی رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا
 کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ لعان سے فارغ ہونے کے
 بعد انہوں نے حضور اکرم کے حکم سے پہلے ہی انھیں تین طلاقیں دے دیں
 حضور اکرم کی موجودگی میں ہی انھیں جدا کر دیا (سہل رضی اللہ عنہ نے یا ابن
 شہاب نے کہا کہ ہر لعان کرنے والے میاں پوی کے درمیان یہی جھوٹی
 کاٹھ مقرر ہوا۔ ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
 ان کے بعد شریعت کی طرف سے طریقہ متعین ہوا کہ دو لعان کرنے والوں
 کے درمیان تفریق کرا دی جائے اور وہ عورت حاملہ تھیں اور ان کا بیٹا اپنی
 ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ بیان کیا کہ پھر ایسی عورت کے میراث کے بارے
 میں بھی یہ طریقہ شریعت کی طرف سے مقرر ہو گیا کہ اگر اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ
 کی ماں وارث ہوگی، اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلہ
 میں فرض کیا ہے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے
 سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، اسی حدیث میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تھا کہ اگر (لعان کرنے والی خاتون) نے سرخ اور پسٹہ قدر بچہ بنا بھیجے ورنہ

رَجُلًا أَيْقُنْهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنزَلَ اللَّهُ فِي
 تَرَابِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَانِ عَيْنِينَ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَى اللَّهُ
 فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ: قَالَ قَتْلًا عَنَّا الْمُسْجِدَ وَلَنَا
 شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَمَ قَالَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنْ أَمْسَلْتُمَا فَلَطَمْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَعَا مِنَ الثَّلَاثِ
 فَنَارَمَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ
 تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَانٍ عَيْنِينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَتْ
 الشَّهَادَةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يَفْرِيقَ بَيْنَ الْمُتَلَانِ عَيْنِينَ
 وَكَأَنْتَ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَتْ ثُمَّ
 جَزَيْتِ الشَّهَادَةَ فِي مِيزَانِهَا أَمْهَا تَرْتُهُ وَيَرْتُ مِنْهَا
 مَا قَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِه
 أَحْمَرٌ قَصِيضٌ كَأَنَّهَا وَهَرٌ فَلَا أَمْرَ أَهَّا إِلَّا قَدْ
 صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِه أَسْوَدٌ
 أَعْيَنَ قَا أَيْتَيْنِ فَلَا أَمْرَ أَهَّا إِلَّا قَدْ صَدَقَ
 عَلَيْهَا جَاءَتْ بِه عَلَى الْمَكْرُورِ مِنَ
 ذَاكَ ۝

دھچک کے ساتھ ایک زہر ملا بانو، پسٹہ قدر عورت یا اونٹ کی تشبیہ اس سے دیتے ہیں تو میں سمجھوں گا کہ عورت ہی سچی ہے اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت
 لگائی ہے لیکن اگر کالا بڑی اکھوں والا اور بڑے سرخوں والا بچہ بنا تو میں سمجھوں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق سچ کہا تھا چنانچہ اس عورت نے اسی ناپسندیدہ صورت کا بچہ بنا بھیجے

۱۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو شہادت
 کے بغیر سنگسار کرتا۔

۲۸۴۔ ہم سے سعید بن غیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے
 حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے
 ان سے قاسم بن عمار نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور عامر رضی اللہ عنہ نے
 اس سلسلے میں کوئی بات کہی کہ میں اگر اپنی پیروی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۲۸۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي

اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ

انْتَصَرَفَ قَاتِلُهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ
قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَامِلٌ: مَا أَتَيْتَ
بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَكَ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَ
كَانَ النَّبِيُّ الدَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ
خَذْلًا أَدَمَ كَشِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ فِجَاءَتُ شَيْعِمَهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي
ذَكَرْتُمْ فَجِئَهَا أَنَّهُ وَحْدَهُ وَلَا عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ: لِإِبْنِ عَبَّاسٍ فِي
الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَوْ رَجَعْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَّجَعْتُ هَذَا
فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَأَنَّكَ تَظْهَرُ فِي الْإِسْلَامِ
الشُّعُورَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ
خَذْلًا :

نے) اس عورت (کے متعلق فرمایا تھا) جو اسلام کے باوجود غاشی کلمے بندوں کرتی تھی۔ ابوصالح اور عبداللہ بن یوسف نے خذلا بیان کیا۔

۱۸۷۔ لعان کرنے والی کا مہر۔

بَابُ مَدَائِقِ الْمَلَائِكَةِ

۲۸۵ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ سَرَاتٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ
لِإِبْنِ عَمْرٍو: رَجُلٌ قَدْ قَاتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ
وَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا
تَائِبٌ تَابَا فَقَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ
فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ تَابَا، فَرَّقَى بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ
فَقَالَ لِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا
أَتَانِي تَحَدَّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَا لِي قَالَ قِيلَ
لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ فَخَلْتُ بِهَا
وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَافْتَهُوْا بَعْدَ مِنْكَ :

تو وہیں قتل کر دوں اور پہلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی راوی عمر رضی اللہ
عنہ ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک
غیر مرد کو پایا ہے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات
کی دہرے ہوا ہے جو آپ نے آنحضور کے سامنے کہی تھی) پھر وہ انہیں
لے کر حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئے اور آنحضور کو واقعہ بتایا جس میں
ملوث ان صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت
واسے (پٹے دیے) اور سیدھے بال والے تھے۔ اور جس کے متعلق انہوں
نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنبہائی میں) پایا، وہ
گھٹے ہونے پر ہم کا، گندمی اور گوشت والا تھا، پھر حضور اکرم نے دعا
فرمائی کہ اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے، چنانچہ اس عورت نے پھر
اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں
نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ حضور اکرم نے میاں بیوی کے درمیان لعان
کرایا ایک شاکر نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہی وہ
عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے
سزا کر سکتا تو اس عورت کو سزا کرتا ابن عباس نے فرمایا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضور

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انہیں اسماعیل نے خبر
دی، انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو
تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عجلان کے مابین بیوی کے درمیان
ایسی صورت میں تفریق کرادی تھی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔
کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو)
بجورع کرے گا لیکن دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم نے ان میں جدائی کر دی
اور آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اہل
میر خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب
نے، (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مل کا کیا ہوگا (جو میں نے مہر میں
دیا تھا) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا
اب تمہارا نہیں رہا اگر تم پر ہو) اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو، اور تم جھوٹے ہو، پھر تو وہ اور زیادہ

۱۸۸۔ امام کا اعلان کرنے والوں سے کہنا کہ تم میں سے ایک جیہنا
بھیٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا۔

۲۸۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا، تو آپ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہیں تمہاری بیوی پر اختیار کا کوئی سوال نہیں، اب معانی نے عمر بن ابی کریرہ سے سنا، وہ اس کو دیکھ کر (بوجہ میں) دیا گیا تھا، آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا مال نہیں ہے، اگر تم اس کے معاملہ میں پے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شہم گاہ کو حلال کیا تھا، اور تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے، سفیان نے بیان کیا کہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی، اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو بعد اکر کے بتایا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عدنان کے میاں بیوی کے درمیان تین جھوٹا ہے تو کیا وہ رجوع کرے گا؟ آپ نے تین مرتبہ یہ اور ایوب کے واسطے محفوظ کی تھی۔ عیسا کہ میں نے تمہیں اس

۱۸۹ نعان کیسے والوں میں جڑائی۔

۲۸۷۔ ہم سے ابراہیم بن مند نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن حواص نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دی تھی جنہوں نے اپنی بیوی پر تہمت لگا لی تھی اور ان دونوں سے قسم لی تھی ۔

۲۸۸ - ہم سے مرد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ انصاریہ کے ایک صاحب اہل ان کی بیوی کے درمیان

بَابُ (١٨٨) قَوْلِ الْإِمَامِ لِمُتْلَا عَيْنِيكَ إِنَّ
أَخَذَ مِمَّا عَابَتْ نَهْلَ مِنْ حَمَاتٍ أَبِي

٢٨٦ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَثَلَةِ عَنِ ابْنِ
مُلَيْكَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَثَلَةِ حِصَابُهَا
عَلَى اللَّهِ أَحَدُهَا حَاقِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا
قَالَ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا
فَهُوَ يُسْتَحْلَلُ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ
عَلَيْهَا قَدْ أَتَيْتُكَ قَالَ سُفْيَانُ حَقَّقْتُهُ مِنْ
عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ
قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ مَا جَلُّ لَكَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
وَقَرَّرَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِضْبَعَيْهِ الشَّابَّةَ وَالْوُسْطَى
قَرَّرَ الشَّيْءَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَحْوَى بَوْنِ
الْأَخْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا حَاقِبٌ
فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيَانُ حَقَّقْتُهُ
مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبُ كَمَا أَفْهَرْتُكَ

بَابُ الْفَرَقِ بَيْنَ الْمَلَأَيْنِ :

٢٨٤ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَرَفَعَ إِلَيْهِمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَّقَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ امْرَأَةً قَدْ فَتَاهَا وَأَحْلَاهُمَا

٢٨٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَنُ رَجُلٌ قَامِرًا

مِنْ الْأَنْصَارِ وَفُتْرَى بَيْنَهُمَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرایا تھا۔ اور دونوں کے درمیان
جہادی کرادی تھی۔

۱۹۰۔ لڑکا لعان کرنے والی کا ہوگا۔

۲۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے تش
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ناخ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب اور ان کی بیوی
کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر ان صاحب نے اپنی بیوی کے بوسے کا انکار کیا
تو انھوں نے دونوں کے درمیان جہادی کرادی اور لڑکا حور سے کو دیا۔

۱۹۱۔ امام کا کہنا کہ اسے اللہ، معاملہ صاف کر دے۔

۲۹۰۔ ہم سے اسحاق بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان بن بلال
نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن قاسم
نے خبر دی، انھیں قاسم بن محمد نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے،
آپ نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس
میں ہوا تو حاصم بن حدری رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی کہ اگر میں اپنی بیوی
کے ساتھ کسی کو ہاؤں تو وہیں قتل کر دوں پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک
صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک
غیر مرد کو پایا ہے۔ حاصم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس
بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرات میں نے حضور اکرم کے سامنے
کی تھی) پھر آپ ان صاحب کو ساتھ لیکر آنحضرت کے پاس گئے اور آنحضرت
کو اس صورت سے مطلع فرمایا، جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا یہ صاحب
زرد رنگ کم گوشت والے اور سیدھے بالوں والے تھے، اور وہ مجھے ہاتھ
نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی، گٹھے جسم کا، زرد بھرے گوشت والا تھا۔
اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے حضور اکرم نے فرمایا، اے اللہ
معاملہ صاف کر دے، پھر انجو ان کی بیوی نے جو بچہ جناہ اسی شخص سے
مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے
پایا تھا۔ پھر حضور اکرم نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا کیا یہ جہادی عورت ہے۔ جس
کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنسار کرتا تو اسے کرتا! ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ آپ نے اس عورت
کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد فحاشی میں مبتلا تھی۔

۱۹۲۔ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت

بِأَنَّ يَلْحَقُ الْوَلَدَ بِالْمَلَاحِقَةِ
۲۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
عَلِيٍّ وَ سَلَمٌ عَنْ بَيْنِ بْنِ رَجُلٍ وَأَمْرًا
مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدَ
بِالْمَرْأَةِ

بِأَنَّ يَلْحَقُ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ
۲۹۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ فَفَرَّقَ الْمَلَاحِقَ مِنْ
تَرْسُولٍ مَلِكٍ عَلَى الْمَرْءِ وَ سَلَمٌ قَالَ عَنِ
عَدِيٍّ فِي خَلِيفَةٍ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ
قَوْمِهِ فَقَدَّحَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
فَقَالَ عَامِمٌ مَا أَتَيْتُ مِنْهُ إِلَّا لِيَقُولَ فَدَّحَّابَهُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ أَمْرًا وَكَانَ
ذَلِكَ الرَّجُلُ مُنْصَرًّا أَقِيلُ الْقِيَمِ سَيْطَ الْمَشْعُورِ وَكَانَ الْكَلْبُ
وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ حَدًّا كَثِيرًا لِلْجَمِّ جَعَدًا أَقْطَطًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنَ قَوْصَتَيْ شَيْهَاءِ بِالرَّحِيلِ
الَّذِي ذُكِرَ وَرُجْمَ أَنْتَ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاحَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْخَلِيفَةِ حِيٍّ أَلْقَى
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَحِمْتُ أَحَدًا لَوَضَعْتُ يَدَيَّ
لَوْ رَحِبْتُ هُنَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَذَكُّ أَمْرًا وَكَانَتْ تَطْهَرُ الْمَوَدَّةَ

بِأَنَّ يَلْحَقُ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ

بَعْدَ الْوَلَدِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ قَلَمٍ مَسَّهَا

گزار کرد و دوسرے شوہر سے شادی کی، لیکن دوسرے شوہر نے
اس سے صحبت نہیں کی

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا
هَيْشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۱۔ ہم سے مروی بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے
والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ بَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَقَهَا
فَتَزَوَّجَتْ الْأَنْصَارِيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَرَّكَ لَهَا أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَمَّهُ لَيْسَ مَعَهُ
إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ فَقَالَ لَا حَقِّي تَذَوَّقِي عُسَيْلَتَكَ
وَيَذَوَّقِي عُسَيْلَتَكَ

۲۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک
خاتون سے نکاح کیا، پھر انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک دوسرے
صاحب نے ان خاتون سے نکاح کر لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے دوسرے شوہر کا ذکر کیا اور کہا
کہ وہ تو ان کے پاس آتے ہی نہیں، اور یہ کہ ان کے پاس رکھ کے (پلو
جیسا ہے) انہوں نے پہلے شوہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کی خواہش ظاہر کی، لیکن آنحضور نے فرمایا کہ نہیں۔ جب تک تم اس (دوسرے شوہر کا
مزانہ مجھ کو اور یہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں) پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا

بَابُ ۱۹۳ وَاللَّائِي يَتَّخِذْنَ مِنَ الْمَخْضِرِ
مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ قَالَ فَجَاهِدْ إِنْ
لَمْ تَعْلَمُوا أَيَّ حِضْنٍ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي
تُعَذِّدْنَ عَنِ الْحِضْنِ وَاللَّائِي وَلَمْ يَحِضْنَ
فَعَدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ

۱۹۳۔ اور تمہاری مطلقہ بیویوں میں سے جو حیض آنے سے
ایسے ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو مجاہد نے فرمایا کہ مغموم
یہ ہے کہ جب تمہیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں
اور جنہیں حیض آنا بند ہو گیا ہو اور جنہیں ابھی
حیض آیا ہی نہ ہو، تو انکی عدت تین مہینے
ہے۔

بَابُ ۱۹۴ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ
أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي خَتْمَةَ حَدَّثَنَا
اللَيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَأْسَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أُمَّسَلَمَ يَقَالُ لَهَا سَبْعَةٌ كَانَتْ

۲۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عبد الرحمن بن ہریرہ نے
نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ زینب بنت ام سلمہ رضی
اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ ایک خاتون جو اسلام
لائیں تھیں اور جن کا نام سبوعہ تھا، اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھیں۔

تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ فِي غَيْرِهَا وَهِيَ حَبْلِي فَخَطَبَهَا أَبُو اسْتَبَلِيلَ
بَنُ بَغْدَادٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْجِسَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا
يُضِلُّهُمُ أَنْ تَنْجِسَ حَبْلِي تَعَذِّي أَخِي الْأَجَلِينَ
فَمَحَكْتُ قَرْنِيَا مِنْ عَشْرِ لِيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْجِ عَنِّي

دن تک رک رہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آنحضور نے فرمایا کہ اب نکاح کرلو۔
۲۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكِيرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ
يَزِيدَ ابْنِ ابْنِ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ عُبَيْدَ اللَّهِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى
أَبِي الْأَرْقَمِ أَنْ يُسْأَلَ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ
أَفْتَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْتَانِي
إِذَا لَفَضْتُ أَنْ أَفْجِعَ

۲۹۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَمَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْوَدِ بْنِ
مَعْرَمَةَ أَنَّ سَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تَفِيَسَتْ بَعْدَ وَقَافٍ
تَوَجَّهَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَسْأَلَتْهُ أَنْ تَنْجِسَ فَوَلَّوْنَ لَهَا فَتَكَحَّتْ

باب ۱۹۵ كَوَلِ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمَلَائِكَةُ
بِتَرْتِصْنِ بِأَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ
أَبُو رَاهِيْلٍ فَيَمْنُ تَزَوُّجٍ فِي الْعِدَّةِ فَتَحَاضَّتْ
عِنْدَهُ ثَلَاثَ حَيْضٍ بَانَثُ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا
تُحْسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
تُحْسَبُ وَهَذَا الصَّحَابُ إِلَى شُعْبَانَ يَنْغُرُ
كَوْلِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ قُرْآنُ
الْمَرْأَةِ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَإِقْرَانُ إِذَا دَنَا
لَهَا رُحَاهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ يَسْلُ قَطْرًا إِذَا لَمْ
تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا

جب کسی عورت کے پیٹ میں کبھی کوئی حمل نہ ہوا ہو تو اس کے لئے کہتے ہیں "ما قرأت بلى قط"

شوہر کا جب انتقال ہوا تو وہ حاملہ تھیں۔ ابوسناہل بن بکک رضی اللہ
عزہ نے ان کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن انہوں نے نکاح کرنے سے
انکار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ نکاح، جب تک عدت کی دو مدتوں میں سے
لمبی مدت نہ گزر لوگی، تمہارے لئے اس سے (جس سے نکاح وہ کرنا چاہتا
تھیں) نکاح کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ پھر وہ (رفع حمل کے بعد) تقریباً دس

۲۹۴ م سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان
سے یزید نے کہ ابن شہاب نے انہیں لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے اپنے
والد (عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود) کے واسطے سے انہیں خبر دی کہ انہوں نے
ابن الارقم کو لکھا کہ سیدہ اسمیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا فتویٰ دیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب میرے پاس
پھر پیدا ہو گیا تو آنحضور نے مجھے حویلی دیا کہ اب میں نکاح کر لوں۔

۲۹۵ م سے یحییٰ بن قزعمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے انکے والد نے، ان
سے مسوود بن مخزوم نے کہ سیدہ اسمیہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد چند
دنوں تک حالت نفاس میں رہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر انہوں نے نکاح کی اجازت مانگی تو آنحضور نے انہیں اجازت دی
اور انہوں نے نکاح کیا۔

۱۹۵۔ اور طلقہ عورتیں اپنے کو تین میعادوں (قرو) تک روکے
رکھیں اور ابراہیم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی
عورت سے عدت ہی میں نکاح کر لیا اور پھر وہ اس کے پاس
تین حیض کی مدت گزرنے تک رہی کہ اس کے بعد وہ پہلے ہی
شوہر سے جدا ہوگی (اور یہ صرف اسی کی عدت سمجھ جائے گی) دوسرے
نکاح کی مدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا۔ لیکن زہری نے فرمایا کہ
اسی میں دوسرے نکاح کی مدت کا شمار بھی ہوگا یہی، یعنی زہری کا
کا قول سفیان کو زیادہ پسند تھا۔ معمر نے فرمایا کہ اقراۃ المرأة،
اس وقت بولتے ہیں جب عورت کا حیض قریب ہو اسی طرح۔

» اقراۃ « اس وقت بھی بولتے ہیں جب عورت کا طہر قریب ہو

بَابُ قُعَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَقَوْلِهِ
وَأَتَى اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا يَحْجُوهُنَّ مِنْ
مَيْمُونَتِهِنَّ وَلَا يَحْجُزْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِقَاضِيَةٍ مُبَيَّنَةٍ وَيُلَاقِ حُدُودَ الْمَلِكِ
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
لَا تَذَرْنِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثَ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْرًا أَسْكَنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ
وُجْدِكُمْ وَلَا تَقْصُرُوا عَنْ تَحْقِيقِهَا
عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلْنَ فَلْيَقُوا
عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ
بَعْدَ عُسْرِ شَرٍّ.

۱۹۶۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا واقعہ امداد محل کے کا
ارشاد اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتے رہو، انہیں ان کے
گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے
کہ وہ کسی کھلی بات کی کتاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی
حدیں میں، اور جو کوئی اللہ کے حدود سے تجاوز کرے گا اس نے
اپنے اوپر ظلم کیا تجھے خبر نہیں شاید کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی
بات پیدا کر دے، ان مطلقات کو اپنی حیثیت کے مطابق
سہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کے
لئے انہیں تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ حمل والیاں
ہوں تو انہیں شریعہ دیتے رہو ان کے حمل
کے پیدا ہونے تک، اللہ تعالیٰ کے ارشاد
”بعد عسر شرا“ تک۔

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَثَّقَهُمَا
بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَهُمَا يَذْكُرُ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
بْنِ الْقَاسِمِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ
فَأَتَتْهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَّا سَكَتُ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ آمِنُ الْمَدِينَةِ إِتَى الْمَلِكُ وَأَمَّا هُجْرًا
إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سَلِيمَانَ أَدَّى
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ غَلْبَتِي، وَقَالَ الْقَاسِمُ
بْنُ مُحَمَّدٍ أَوْ مَا يَلْقَى شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
قَالَتْ لَا يَحْجُزُكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حُدُودَ فَاطِمَةَ.
قَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ يَلْقَى شَرَّ فَخْشَرِي
مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

۲۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور سلیمان
بن یسار نے یحییٰ بن سعید نے ان دونوں حضرات سے سنا۔ وہ بیان کرتے
تھے کہ یحییٰ بن سعید بن العاص نے عبد الرحمن بن حکم کی صاحبزادی کو
طلاق دے دی تھی اور عبد الرحمن انہیں ان کے (شوہر کے) گھر سے
لے آئے رعدت کے ایام گزرنے سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب
معلوم ہوا تو آپ نے مروان بن حکم کہاں، جو اس وقت مدینہ کا امیر تھا۔
کہلایا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو اس کے گھر جہاں سے طلاق ہوئی ہے
پہنچاؤ۔ یہاں کہ سلیمان بن یسار کی حدیث میں ہے، مروان نے اسکا جواب یہ دیا کہ وہ لڑکی
بن حکم خیمہ کی بات نہیں مانی۔ اور قاسم بن محمد نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ (مروان نے
ام المؤمنین کو یہ جواب دیا کہ) کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے معاملہ کا علم نہیں ہے
(انہوں نے بھی اپنے شوہر کے گھر رعدت نہیں گزاری تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ

اگر تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا حوالہ نہ دیتے تب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا کیونکہ وہ تمہارے دین میں نہیں بن سکتا مروان بن حکم نے اس پر کہا کہ اگر آپ کے نزدیک فاطمہ
رضی اللہ عنہا کا اسے شوہر کے گھر سے منتقل کرنا، انکے شوہر کے رخصتاری کے درمیان کشیدگی کو جس سے بچنا تو یہاں بھی یہی وجہ کافی ہے کہ دونوں (میاں بوی) کے درمیان کشیدگی تھی۔

۲۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا

۲۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فاطمہ بنت قیس کا کیا قصہ ہے کیا

لِلْمُطَلَّغَةِ ۖ أَلَا تَسْمَعِينَ اللَّهَ يَنْفَعِي فِي قَوْلِهِ ۖ لَا مَكْرَهَ وَلَا
لَفْعَةً ۚ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ ابْنَ

مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الرَّبِيعِ يُعَاذِلُ ابْنَةَ الْأَكْزَنِ إِلَى
فُلَانَةٍ يَنْتِ لِلْحَكَمِ مَلَقَهَا تَمُجُّهَا ابْنَةُ فَهَرَمَتْ
فَقَالَتْ بِمَنْ مَا صَنَعْتَ ۖ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ قَالِمَتِ
قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي وَجْهِ هَذَا الْخَبِيثِ
وَمَا إِذَا ابْنُ ابْنِ الزَّيْنَوَيْنِ هَسَامٌ مِنْ أَبِيهِ ۖ عَابَتْ عَائِشَةَ
أَقْبَدَ الْغَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ قَالِمَتًا صَعَانَتْ فِي مَقَابِ
وَحْشٍ وَنَيْفٍ عَلَى قَائِمَتِهَا فَلِذَاكَ أَنَا حَصَّ لَهَا الشَّيْءُ
مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

عبارتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی اسے نبی کریم نے نہیں جاننا دیا تھی کہ وہ اس سے متعلق جو عیاشی اور پلٹانی گھر میں حدت نکالیں

بَابُ ۱۹۷ الْمُطَلَّغَةُ إِذَا تَحَشَّى عَلَيْهَا فِي

مَنْعَةٍ تَرَفَّعَ عَنْهَا أَنْ يَقْتَحِمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبَدَّدَ

وَعَلَى أَهْلِهَا بِقَالِمَتِهَا ۚ

۳۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

بُنَّ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ قَالِمَتًا

أَنكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى قَالِمَتِهَا ۚ

بَابُ ۱۹۸ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ۖ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

أَنْ يَكُنَّ مِمَّنْ مَخَلَّقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنْ

الْحَيْضِ وَالْخَبْلِ ۚ

۴۰۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا

ثُعْبَةُ عَنِ الْمَكْمَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ۖ كَمَا أَمَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْفَرَا إِذَا صَفِيَتْ عَلَى بَابِ

وَحْيَانِهَا كَتِيبَةٌ فَقَالَ لَهَا ۖ غُفْرَى أَوْ خَلْفِي إِنَّكَ لَمَكْسُتَا

أَفَضْتُ يَوْمَ النَّحْرِ ۖ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَنْفِرَا إِذَا

کیا تم خدائے نہیں ڈرتی ۚ آپ کا اشارہ ان کے اس کے قول کی طرف تھا کہ
مطلقہ بائنت کو نفقہ و مکنت دینا ضروری ہے۔

۳۹۸۔ ہم سے مروی بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ نے

حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن

قاسم نے ان سے ان کے والد نے کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا

سے کہا کہ آپ فلاں (عمرہ) بنت حکم معاملہ نہیں دیکھتیں ان کے شوہر نے انہیں

طلاق بائنت دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے نہیں)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو کہ اس نے کیا بہت برا کیا، عروہ نے کہا

آپ نے فلاں رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا، فرمایا کہ اس کے لئے

اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابن ابی زناد نے ہشام کے

واسطے یہ اضافہ کیا ہے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا

نے (عمرہ) بنت حکم کے معاملہ پر اپنی شدید ناکامی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ فلاں بنت قیس رضی

عنها تو ایک ابراہیم بن قیس، اور اس کے چاروں طرف اور وحشت برتنی تھی اسے نبی کریم نے نہیں جاننا دیا تھی کہ وہ اس سے متعلق جو عیاشی اور پلٹانی گھر میں حدت نکالیں

۱۹۷۔ وہ مطلقہ جس کے شوہر کے گھر میں کسی (مجرد وغیرہ) یا خود شوہر

کے اچانک اندر آہلے کا خوف ہو۔ یا شوہر کے گھر والے بد کلامی

کریں۔

۳۹۹۔ محمد سے جہان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عمرو، انھیں

ابی جریج نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ نے کہ عائشہ رضی

اللہ عنہا نے قالمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے متعلق اس کا کہ مطلقہ بائنت کو

نفقہ و مکنت نہیں ملے گی (انکار کیا)۔

۱۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اللہ

نے ان کے رحموں میں جو پیدا کر رکھا ہے اسے وہ چھپائیں رکھیں۔

۴۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور

ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حبیب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے (حجۃ الوداع میں) کو پرجہ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ

عنها اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین کھڑی ہیں۔ آنکھوں نے ان سے فرمایا

»عقریٰ« (فرمایا راوی کو شک تھا) »حلقی« معلوم ہوتا ہے کہ تم جہیں روک

رہے ہو وہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ۔

دو، کیا تم نے قربانی کے دن طواف کر لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر صلو!

باب ۱۹۹ (۱۹۹) وَبُؤَلَّتْ أَحْتَبَرَتْ بِرَوْحٍ فِي الْعِدَّةِ

وَكَيْفًا يُرَامِعُ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً

أَوْ ثَلَاثِينَ

۳۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلْتُ مَعْقِلَ بْنَ

طَلْحَةَ طَلَّقَهَا طَلِّقَةً

۳۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَسَنِ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ

يَسَافٍ كَانَ أَتَى نَحْوَهُ تَحْتَ رَجُلٍ طَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَى عَنْهَا

حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَلَى عَنْهَا فَخَيَّرَ مَعْقِلٌ مِنْ

ذَلِكَ أَنْفَاقًا قَالَ خَلَى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا

فَقَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَفْضَلُوهُنَّ إِلَى أَغْيَرِ أَمْوَالِكُنَّ قَدْ عَاهَدَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّغَ عَلَيْهِ فَاذْكُرُوا

الْحَيْثُومَ وَامْتَنَعُوا لِمَا لِلَّهِ بِهِ

درمیان میں جا مل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورت کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت

روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے خند چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے

جھک گئے۔

۳۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ

امْرَأَةً لَهَا وَهِيَ حَائِضٌ طَلِّقَةً وَاحِدَةً قَامَرَةً

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَرِاجِعَهَا ثُمَّ

تَمَسَّكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً

أَخْرَجَ ثُمَّ يَمْنَعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ

أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

يُجَاعَ مَعَهَا فَيَلْطَقَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا

النِّسَاءُ وَكَانَ عِنْدَهُ مَلَأَ إِذَا سَمِعَ ذَلِكَ قَالَ

لَا حَرَمَ لَهُمْ إِنْ كُنْتُ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرَمْتُ

۱۹۹۔ اور ان کے شوہر انہیں واپس لے لینے کے اس مدت میں

زیادہ مختار ہیں اور جب شوہر نے ایک بار طلاق دی ہو تو اپنی اس

بیوی سے رجعت کس طرح کرے گا؟

۳۰۱۔ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، انہیں عبد الوہاب نے خبر دی، ان

سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے بیان کیا کہ معقل رضی اللہ عنہ نے

اپنی بیوی کا نکاح کیا۔ پھر (ان کے شوہر نے) انہیں ایک طلاق دی۔

۳۰۲۔ مجھ سے عمر بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان

سے حسن نے حدیث بیان کی کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک صاحب

کے نکاح میں تھیں، پھر انہوں نے انہیں طلاق دے دی، اس کے بعد انہوں

نے تنہائی میں عدت گزارنے کی مدت کے دن جب ختم ہو گئے تو ان کے سابق

شوہر نے ہی پھر معقل رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے لئے نکاح کا پیغام بھیج دیا

رضی اللہ عنہ کو اس پر بڑی خیریت آئی آپ نے کہا کہ جب وہ مدت گزار رہی تھی تو

اسے اس پر قدرت تھی کہ وہ عدت میں رجعت کر لیں لیکن ایسا نہیں کیا

اور کبیرے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ہے! چنانچہ آپ ان کے اور اپنی بیوی کے

درمیان میں جا مل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور جب تم اپنی عورت کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انہیں مت

روکو، آخر آیت تک۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انہوں نے خند چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے

جھک گئے۔

۳۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان

کی، ان سے نافع نے اور ان سے بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں

نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو اس وقت وہ حائضہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا کہ رجعت کر لیں اور انہیں اس وقت تک اپنے ساتھ

رکھیں جب تک وہ اس حیض سے پاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ حائضہ نہ ہوں

اس وقت بھی ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور جب وہ اس حیض سے بھی پاک

ہو جائیں تو اگر اس وقت انہیں طلاق دینے کا ارادہ ہو تو طہریں اس سے پہلے کہ

ان سے رجعت کریں طلاق دیں پس یہ وہ وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ

نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے اور عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ سے اگر اس کے (مطلقہ ثلاثہ کے) بارے میں سوال کیا جائے

عَلَيْكَ حَقِّي فَتَحَكِّمْ تَرَوْهَا غَيْرَهَا وَرَأَا فِيهِ عَيْشًا
عَنِ النَّبِيِّ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ بَنُو عُمَرَ لَوْ طَلَعَتْ مَرْثَا أَوْ
مَرْثَتَيْنِ فَإِنَّ الشَّيْءَ عَلَى الْمَاءِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرْثَا
بِحَدِّهَا

تو سوال کرنے والے سے آپ فرماتے کہ اگر تم نے عین طلاق دے دیں
میں تو پھر تمہاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ تمہارے سوا
دوسرے شوہر سے نکاح کرے۔ غیر (الواجب) نے یہ
حدیث میں بیٹ کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ (انہوں نے بیان
کیا کہ) مجھے نافع نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو
ایک دو طلاق دے دی ہو تو تم اسے دوبارہ اسے اپنے نکاح میں لا سکتے ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس
کا حکم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ اجْتَعَلَ الْخَائِنَ

۳۴۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلَ بَنُو عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ
عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَحَلَّى خَائِنًا فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُزَاجِعَهَا ثُمَّ يَطْلُقُ
مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ فَتَقَعُّ بِتِلْكَ الطَّلَاقِ قَالَهُ آمَنَاتُ
إِنْ عَجَزَ وَاسْتَغْنَى

۲۰۰۔ حاضر سے رجعت +
۳۴۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابیہم
نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے
یونس بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا
تو آپ نے فرمایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس وقت وہ
حاضر تھیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آنحضور نے حکم دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے
رجعت کر لیں، پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس بن جبیر
نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے) میں نے پوچھا کہ اس طلاق کا بھی شمار ہوتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی حاکم اور بے بسی کا مظاہرہ
کے تو اس کا کیا علاج ہے۔

بَابُ ثَمَعِدِ الْمُتَوَفِّي عَنْهَا وَجَعَهَا

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الرَّهْطِيُّ لَا أَرَى
أَنْ تَقْرُبَ الصَّبِيَّةَ الْمُتَوَفِّي عَنْهَا الْطَّبْلَانِ
عَلَيْهَا الْعِدَّةُ

۲۰۱۔ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ
مائے گی، زہری نے فرمایا کہ کم تر لڑکی کا شوہر بھی اگر انتقال کر گیا ہو تو
میں اس کے لئے بھی خوشبو کا استعمال مناسب نہیں سمجھتا، کیونکہ اس پر
بھی عت واجب ہے۔

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي مُعَاذٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ
حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ أَدْرِ
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمْبَرَتْهُ هَذِيحُ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ
قَالَتْ نَائِبٌ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ نَافِعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَفَّى أَبُو هَاشِمٍ أَبُو سَفْيَانَ بْنِ
حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَبِيبٍ وَبِهِ صُغُرٌ خَلَقَتْ
أَوْ غَيْرُهَا قَدْ هَمَّ مِنْهُ جَارِيَةٌ ثُمَّ مَسَتْ فَعَلِمَ

۳۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے
خبر دی انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے، انھیں
حمید بن نافع نے اور انھیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن
عین احادیث کی خبر دی۔ زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت
گئی جب ان کے والد ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی
اللہ عنہا نے خوشبو لگوائی جس میں مخلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی آمیزش
تھی پھر وہ خوشبو ایک کیز نے آپ کو لگائی اور ام المومنین نے خود اپنے

رسالوں پر اسے لگایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے، سوا شوہر کے کہ اس کا سوگ (چار مہینے دس دن کا ہے، زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا، انہوں نے بھی خوشبو منگائی اور استعمال کی اور فرمایا کہ، واللہ بھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ مہر یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے سہار مہینے دس دن کا سوگ ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی آنکھوں میں تکلیف درد تو کیا وہ مر رہی گئی ہے۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (اپنے نے فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرتؐ فرمایا کہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے، جاہلیت میں تو تہمس سال بھرتک میں گنتی چھینکتی پڑتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ زائد جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں

داخل ہو جاتی۔ سب سے

برے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا، پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرند کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی تھی ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرتی تھی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مرتبہ ہائے اس کے بعد وہ نکال جاتی اور اسے میٹنگی دی جاتی اسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی، امام مالک سے

۴۴۲ - عدت میں سرور کا استعمال

ثُمَّ قَالَتْ، وَاللّٰهُ مَا لِيْ بِالطَّيِّبِ مِنْ حَلْبَةِ غَيْرِ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَتٍ تَوُثَّقُ بِاَللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُجِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ قُوَّتِيْ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰی نَرْوِجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرِيْنِيْ قَدْ حَلَلْتُ عَلٰی زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْمَشٍ حِيْنَ تَوُثَّقِيْ اَخُوْهَا قَدَعَتْ بِطَيِّبٍ فَمَشَتْ مِنْہُ ثُمَّ قَالَتْ، اَمَّا وَاللّٰهُ مَا لِيْ بِالطَّيِّبِ مِنْ حَلْبَةِ غَيْرِ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰی الْمُنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَتٍ تَوُثَّقُ بِاَللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُجِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ قُوَّتِيْ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰی نَرْوِجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ تَرِيْنِيْ قَدْ حَلَلْتُ اَمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ؟ جَاوَزْتُ اَمْرًا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَبْتَنِيْ تَوُثَّقِيْ عَنْہَا نَرْوِجُہَا وَقَدْ اسْتَحَنَنْتُ عَنْہَا اَفْتَحُ حَلْبُہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَرْثَلِيْنَ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْبُلْغِ اِلَيْتِ تَرِيْنِيْ بِالْبَعْدِ عَلٰی رَاسِ الْعَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لَزَيْنَبِ! وَمَا تَدْرِيْ بِالْبَعْدِ عَلٰی رَاسِ الْعَوْلِ قُلْتُ تَرِيْنِيْ؟ كَانَتْ الْمُرَاةُ اِذَا تَوُثَّقِيْ عَنْہَا نَرْوِجُہَا فَخَلَفَ حِفْظًا وَلَيْسَتْ تَسْرِيْ سَابِہَا وَلَمْ تَمَسَّ حَيْثَا حَتَّى تَمُرَّ بِہَا سَنَةٌ، ثُمَّ تَوُثَّقِيْ بِسَةِ ابْنَةِ جَعْفَرٍ اَوْ سَابِہٍ اَوْ هَاكُنَّ فَتَقْتَضِ بِہِ فَلَمَّا تَقْتَضِ شَيْءٌ اِلَّا مَا تَ تَصْرِحُ فَتَقْطَعِيْ بَعْدَ قَدْرِيْ ثُمَّ تَرَاہِمُ بَعْدَ مَا سَأَدَتْ مِنْ طَيِّبٍ اَوْ غَيْرِہِ، سَمِعْتُ مَالِكًا مَا تَقْتَضِ بِہِ؟ قَالَ تَقْتَضِ بِہِ بِلَحْنِ حَاہِ

ہو چھا گیا کہ تقض یہ نہ کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوئی تھی۔

باب ۳۴ اَلْحَلُّ لِبِالْحَادِثَةِ

۳۰۶ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ تَرِيذٍ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تَوَفَّى تَرَوُّجَهَا فَخَسُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَا امْرَأَتُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فَوَفَّى فِي الْكُلِّ
فَقَالَ لَا تَصْحَلْ قَدْ عَالَتُ إِحْدَاكُمَا تَمْحُكُ
فِي شَرِّ أَخْلَاسِمَا أَوْ شَرِّ بَيْتَيْهِمَا وَإِذَا كَانَ حَوْلُ
فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِمَقْدُودٍ فَلَا حَقَّ تَمْغِي أَوْ بَعْضُ
أُمِّهِرَ وَعَشْرَ مِصْبُ تَرِيذٍ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِعْطَى تَرَوُّجَهَا أَرْبَعَةَ
أَشْهُرَ وَعَشْرًا

۳۰۶۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن تافع نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ
عنها نے، اپنی والدہ کے واسطے سے، کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا
اس کے بعد اس کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو اس کے گھر والے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سسر لگانے کی اجازت
مانگی۔ آنحضور نے فرمایا کہ سر نہ (زمانہ عدت میں) نہ لگاؤ (زمانہ حیض میں)
تمہیں بدترین کپڑے میں وقت گزارنا پڑتا تھا، یا (راوی کو شک تھا کہ یہ فرمایا
کہ) بدترین گھر میں وقت (عدت) گزارنا پڑتا تھا، جب اس طرح ایک سال پورا
ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گزرتا اور وہ اس پر مینگنی پھینکتی (جب عدت
سے باہر آتی) پس سر نہ لگاؤ یہاں تک کہ چار مہینے دس دن گزر جائیں۔ اور
میں نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
کے واسطے سے بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان
عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہاؤز نہیں کہ وہ کس کا سوگ تین دن زیادہ نہ لگائے، سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے

دس دن ہیں۔

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ عُلْفَةَ عَنْ مَعْقِدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أُمُّ
عَلِيَّةَ نَحِينَا أَنْ نُحْدِثَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ إِعْطَى
بِزَوْجٍ

۳۰۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر نے حدیث بیان
کی، ان سے سلمہ بن علفہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے کہ ام
عطیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں منع کیا گیا ہے کہ شوہر کے سوا کسی کا سوگ
تین دن سے زیادہ نہ لگائیں۔

بَابُ الْمُسْلِمِ الْعَادَةِ عِنْدَ الطَّهْرِ

۳۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرِيذٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ
أُمِّ عَلِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَهْمُ أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيْتِ فَوْقَ
ثَلَاثِ إِعْطَى تَرَوُّجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ وَعَشْرًا وَ
تَحْتَحِلُ وَتَلْطِيبُ وَتَلْبَسُ ثَوْبًا مُطْبُوعًا إِذَا
تَوَبَّ عَصَبٌ وَقَدْ مَرَّخِمَ لَنَا عِنْدَ الطَّهْرِ إِذَا الْفَسَلَتْ
إِحْدَاثًا مِمَّنْ يَضِيهَا فِي بَيْتِهَا قَبْلَ أَنْ تَخْشَى أَنْ تَخْشَى
وَحَمَّا نَهْمُ عَنْ أَتِيَاءِ الْجَنَائِزِ

۳۰۸۔ زمانہ عدت میں حیض سے پاکی کے وقت عود کا استعمال۔
۳۰۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد
بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حفصہ نے اور ان سے
ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کسی میت کا تین
دن سے زیادہ سوگ منائیں سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن
کی مدت تھی اس سر میں ہم نہ سر نہ لگاتے تھے، نہ خوشبو استعمال کرتے
تھے اور نہ رنگ لکڑا پینتے تھے، البتہ وہ کپڑا اس سے تھا جس کا (دھکا)
بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو ہمیں اس کی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض
کے بعد غسل کرے تو اس وقت اظفار کا تھوڑا سا عدد استعمال کر سکتی تھی
اور ہمیں جنازہ کے پیچھے چلنے کی بھی ممانعت تھی

جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور (اسی طرح اس آیت نے) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "انہیں نکال دیا جائے" (کو بھی منسوخ کر دیا ہے) عطا نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے یہاں ہی عدت گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے، اور اگر چاہے وہاں سے چلی آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پس تم پر اس کا کوئی غم نہیں، جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کرے" عطاء نے فرمایا کہ اس کے بعد میسرہات کا حکم نازل ہوا اور اس نے سکونت کے حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے، ۱ اور اس کے لئے (شوہر کی طرف سے) سکونت کا انتظام نہیں ہوگا۔

۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَافِعٍ عَنْ تَمِيمَةَ ابْنَةِ أَقْرِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا وَهِيَ بِطَيْبٍ فَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ مَا لِي يَا طَيْبُ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا عَنِّي مَعِيكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُوَمِّنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِيًّا عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى تَرْوِيجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُدٍ عَشْرًا.

باب (۲) مَهْرُ الْبَغْيِ وَالتَّكَارُحِ وَالْفَاسِدِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مَحْرَمَةً وَهُوَ كَاشِعُهُ فَرَّقَى بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَكَأَنَّهُ لَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَّقْهَا

۳۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ تَرَفُّعًا اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَرَفُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَخُلُوانِ الْحَاهِلِ وَمَهْرُ الْبَغْيِ

۳۱۳ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْأَجَلَ الْزَيْبَةَ وَكَوْهَ الْكَلْبِ وَتَهَيُّ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۳۱۱۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے، ان سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب بنت اسم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اور اسے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے کہ جب آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے لگایا پھر فرمایا کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے ہائز نہیں ہے کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوا شوہر کے کہ اس کے لئے چار مہینے دس دن ہیں۔

۳۱۲۔ زنا کی گائی، اور نکاح فاسد کا مہر۔ اور حسن نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص لاعلمی میں کسی فاسد عورت سے نکاح کرے تو اس کے درمیان جدائی کر دی جائے گی اور جو کچھ وہ لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ البتہ اس کے سوا اور کچھ اسے نہیں ملے گا۔ پھر بعد میں آپ فرمانے لگے تھے کہ اسے اس کا مہر دیا جائے گا۔

۳۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتے کی قیمت، کاہن کی گائی اور زانیہ عورت کی زنا کی گائی سے منع فرمایا۔

۳۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گردانے والی، سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت بھیجی، اور انھیں

وَكُتِبَ الْبَيْعُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ.

نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کماٹی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

۳۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْدَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوُ الشَّيْءِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُتِبَ إِلَّا مَلَوْه

۳۱۴ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں محمد مجاہد نے، انھیں ابو حازم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ (کیزوں کی کماٹی سے منع فرمایا۔

۳۱۵ اس عورت کا مہر جس سے خلوت کی گئی ہو خلوت کی کیا صورت ہوگی؟ یا خلوت سے اور چھوٹے سے پہلے ہی طلاق دے دی ہو!

بَادِبِ الْمَهْرِ لِمَهْرٍ خُولٍ عَلَيْهَا وَ كَيْفَ الدُّخُولِ أَوْ طَلَقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالنِّسَاءِ

۳۱۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مَرْثُومَةَ أَخْبَرَنَا

۳۱۵ ہم سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں ایوب نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ جس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو، تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی عملاق کے ميان بیوی میں ہدائی کرادی تھی، اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کلم میں سے ایک جھوٹ ہے، تو کیا وہ رجوع کر لے گا، لیکن دونوں نے انکار کیا پس آنحضور نے ان میں ہدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن ہند نے بیان کیا کہ حدیث میں ایک چیز اور ہے جس نے ہمیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا، بیان کیا کہ تہمت لگانے والے (شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) دلو اور دیکھئے) آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا، اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس (اپنی بیوی) سے خلوت کر چکے ہو، اور اگر جھوٹے ہو پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

يَحْتَمِلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُبِّلَ ابْنُ مَرْثُومَةَ جُلَّ قَدْفَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخْوَى بَنِي الْعَجْلَانِ. وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَمَّ مِنْهُمَا تَأْيِيبُ؛ فَأَيُّسَا قَالَ: اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَهُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ مَا تَأْيِيبُ فَأَيُّسَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَبْدُ بْنُ مَرْثُومَةَ وَيَسْأَلُ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ التَّهْلُؤُ فِي الْمَالِ، قَالَ: لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ فَخَلْتَ وَمَا دَانَ كُنْتَ كَاذِبًا فَهَوَّ أَبْعَدَ مِنْكَ.

۳۱۸ اس عورت کا متعہ جس کا مہر ہی متعین نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ تم پر کوئی نئی چیز نہیں کہ تم ان بیویوں کو جنہیں تم نے نہ ہاتھ لگایا ہو اور نہ ان کے لئے مہر مقرر کیا ہو طلاق دے دو۔ ارشاد: بما تعلون بصیرتکم۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور طلاقوں کے حق میں بھی نفع پہنچاؤ دستور کے مطابق مقرر ہے۔ (یہ) پرہیزگاروں پر واجب ہے، اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر اپنے احکام بیان کرتا ہے۔ شاید کہ تم سمجھو اور لحان کے موقع پر جب عورت کے شوہر نے اسے طلاق دی تھی تو نبی کریم

بَادِبِ الْمَهْرِ لِلنِّسَاءِ لَمْ يَرْضَ لَهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَمَّا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمَلَائِكَةِ مَنَاقِبٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَكُلُّكُمْ يَدْعُرُ الشَّيْءُ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَلَائِكَةِ مُنْعَةً حِينَ طَلَقْتُمُوهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا۔

۳۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کلاں سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میں ایوی سے فرمایا کہ تمہارا سب اللہ کے یہاں ہوگا تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی ذریعہ نہیں، شوہر نے عرض کی، یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضور نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو تو وہ اس کے بدلے میں ہے کہ تم نے اس کی شہ گاہ اپنے لئے سلال کی تھی، اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔

بہنہ اللہ الرحمن الرحیم،

۳۱۷۔ فقہ کے مسائل گھروالوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کتنا خرچ کریں، کہہ دیجیے کہ عفو (جتنا آسان ہو یا جو سچ جائے) اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچ لیا کرو دنیا اور آخرت کے معاملات میں" حسن نے فرمایا کہ عفو سے مراد فضل ہے۔

۳۱۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَايِينِ : حِسَابُكُمْ مَا عَلَى اللَّهِ أَحَدٌ كَمَا كَادِبٌ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي : قَالَ إِنْ كُنْتُ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتُ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبَعَدُ وَأَبَعَدُ لَكَ مِنْهَا .

بَابُ كِتَابِ التَّفَقُّهِ فَضْلُ التَّفَقُّهِ عَلَى الْإِخْلَاقِ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْغَفْوُ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَالَ الْخَمْنُ الْغَفْوُ الْفَضْلُ .

۳۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ تَفَقُّهًا عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُ بِهَا كَانَتْ لَهُ مَدَقَّةٌ .

اگر خرچ کرتا اور اللہ کے حکم بجا آوری کی نیت کے ساتھ کرتا ہے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے)

۳۱۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الدُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّنَا إِبْرَاهِيمَ : مَاذَا أَنْفَقَ عَلَيْكَ ؟

۳۱۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ابی سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید انصاری سے سنا اور انہوں نے ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے (عبد اللہ بن یزید انصاری نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا، کیا حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، آنحضور نے فرمایا کہ مسلمان اپنے گھروالوں پر بھی

۳۱۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اسرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے ابن آدم، تو خرچ کرتا تو میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

۳۱۹- ہم سے یحییٰ بن قزحہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابو الفیت نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کمزوروں اور لا وارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔

۳۲۰- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں اس وقت مکہ معظمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آنحضرت سے عرض کی کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی، پھر آدھے کی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کی، پھر تنہائی کی کر دوں (فرمایا تنہائی کی کر دوں) اور تنہائی بھی بہت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج و تنگدست چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلانے پھرے، اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا (یعنی اس پر ثواب ملے گا) اس نفع پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ سے نکالو گے، اور امید ہے کہ اللہ ابھی تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

۳۱۰- بیوی بچوں پر خرچ واجب ہے۔

۳۱۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْءُ عَلَى الْإِسْلَامَةِ وَالْمُسْلِمِينَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ

۳۲۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ زَاهِيْمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوفُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَا لِي أَوْصَى بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ ۖ قُلْتُ قَالَ لَطَرٌ، قَالَ ۖ قُلْتُ قَالَ لَلْتُ وَاللَّذَّكَرُ أَنْ تَدَعَ ذَرْبَكَ أَغْنِيَا عَنْ خَيْرٍ مِنْ أَنْ تَدَعَ عَنْهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمِنْهَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى تُنْفِقَ التُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي إِمْرَاتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْفَعَكَ يَنْتَفِعَ بِكَ قَوْمٌ وَيُصْرِّحَكَ الْعَمُورَ

باب وجوب النفقة على الأهل

والعيال

۳۲۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ الصَّدَقَةُ مَا تَرَكَ غَنِيٌّ وَابْتَدَأَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْإِسْفَلِ وَابْتَدَأَ يَمَنُ يُقُولُ تَقُولُ الْمَرْأَةُ أَمَا أَنْ تُلْعِمُنِي وَأَنَا أَنْ تُلْفِقُنِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ أُلْعِمْنِي وَأَسْتَعْمِلُنِي وَيَقُولُ الْإِبْنُ أُلْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدْعُنِي فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مِمَّ هَذَا

۳۲۱- ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ماتھہ (دینے والے کا نیچے کے) لینے والے کے) ماتھہ سے بہتر ہے، اور (خرچ کی کم ابتدا ان سے کرو جو تنہا ہی زیر پرورش ہیں۔ عورت کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو ورنہ طلاق دے دو، غلام کو اس مطالبہ کا حق ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو، بیٹا کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ یا کسی اور پر چھوڑ دو

شاگردوں نے کہا، اے ابو ہریرہ کیا یہ آخری ٹکڑہ بھی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ نے حدیث سے خود سمجھا ہے۔

۳۲۲۔ ہم سے سعد بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور ابتداء ان سے کرو جو تمہارے ہدف میں ہیں۔

۲۱۱۔ مرد کا اپنی بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا اور زیر پرورش افراد کے اخراجات کی کیا صورت ہوگی۔

مِنْ رَسُولٍ أَمَّا عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا مِنْ كَيْسِ ابْنِ هُرَيْرَةَ

۳۲۲ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَسَافَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْتَدَأُ بِمَنْ تَعُولُ

بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قَوْتِ نَفَقَةِ أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْيَتَامَى

۳۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرُ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ كَهْلِهِ قَوْتِ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْمُرْ فِي قَوْمٍ وَكَانَتْ حَدِيثًا عَنْ شِهَابِ بْنِ شِهَابٍ الْأَوْفَرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمِينُهُ يُعْمَلُ بَنِي الْعَمِيرِ وَيُحْبَسُ كَهْلُهُ قَوْتِ سَنَتِهِمْ

۳۲۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، ان سے ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے بیان کیا کہ ان سے ثوری نے پوچھا کہ آپ نے ایسے شخص کے متعلق بھی سنا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کا ایک سال سے کم کا خرچ جمع کر کے رکھتا ہے؟ معمر نے بیان کیا کہ اس وقت مجھے یاد نہیں آیا پھر بعد میں یاد آیا کہ اس سلسلے میں ایک حدیث ابن شہاب نے ہم سے بیان کی تھی، ان سے مالک بن اوس نے اور ان سے عمران رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نفیر کے بارگاہ کی کھجوریں بیچ کر اپنے گھر والوں کے لئے سال بھر کی روزی جمع کر دیتے تھے۔

۳۲۴۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن عثمان نے خبر دی (ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ محمد بن بکر بن مسلم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا تھا۔ اس لئے میں روانہ ہوا اور مالک بن اوس کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حدیث پوچھی۔ مالک نے مجھ سے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے صاحب یر فاہی کے پاس آئے اور کہا عثمان بن عفان، عبد الرحمن، زید اور سعد رضی اللہ عنہم! آپ سے ملنے کی

۳۲۴ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ بْنُ الْحَدَّثَانِ وَكَانَ مَعَهُمُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَنِي ذِكْرًا أَتَيْنَ حَدِيثَهُ فَأُتِلَفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَدِيسٍ فَسَأَلَنِي فَقَالَ مَالِكُ: إِنِّي لَأُتِلَفْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أُلْغِيَ خَاجِبُهُ يَرُدُّانَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالتَّوْبِيِّ وَسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ لَوْ كُنْ أَقَالَ كَعَم

اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انہیں آنے کی اجازت دیں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اندر بلاؤ، چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی۔ بیابان کیا کہ پھر یہ حضرات اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میرٹھ کے بیٹے نے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما بھی ملنا چاہتے ہیں کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی اندر بلانے کے لئے کہا اور ان حضرات نے بھی سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیر المؤمنین میرے اور ان علی رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے صحابہ عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے بھی کہا کہ امیر المؤمنین، ان کا فیصلہ فرمادیجئے اور انہیں اس الجھن سے نجات دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی نہ کرو میں اللہ کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم انبیاء و وفات کے وقت چھوڑیں وہ صدقہ ہیں حضور اکرم کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا صحابہ نے کہا کہ آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تھی، انہوں نے بھی تصدیق کی کہ آنحضور نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میں آپ سے اس معاملہ میں گفتگو کروں گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مال (خمس) میں خصوصیت بخشی تھی اور آنحضور کے سوا اس میں سے کسی دوسرے کو کچھ نہیں دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِمْ تَقَاتِيرًا اسلئے یہ چار خمس (خمس) حاضر حضور اکرم کے لئے تھے، واما ائمة آنحضور نے تمہیں نظر انداز کر کے وہ اپنے لئے منتخب نہیں کر لیا تھا اور نہ تمہارا کم کر کے اسے آنحضور نے اپنے لئے رکھا تھا، بلکہ آنحضور نے پہلے تم سب کو دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی۔ آخر جب یہ مال باقی رہ گیا تو اس میں سے آنحضور اپنے گھروالوں کے لئے سال بھر کا خرچ لیتے تھے اور اس کے بعد جو باقی بچتا اسے اللہ کے مال کے مصرف ہی میں (مسلمانوں کے مصالح اور ان کی رفاه کے لئے) خرچ کر دیئے۔ آنحضور نے اپنی زندگی بھر اسی کے مطابق

مَا وَنَ لَهُمْ، قَالَ قَدْ خَلَوُا وَسَلَّمُوا أَتَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَنْزُقًا قَلِيلًا فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عِلَى وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ سَلَمًا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ: عُثْمَانُ وَ أَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَضِ بَيْنَهُمَا وَ أَرِخْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْأَخِيرِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشِدُّوا أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاوَاتُ الْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّثُوا مَا تَرَكَتُ صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ نَالَ ذَلِكَ؟ فَأَجَبَ عُمَرُ عَلَى عِلَى وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ يَا اللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ؟، قَالَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ قَاتِي أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا الْأَمِيرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَحْقِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ يَشْتَرِي لَمْ يُغْلِبْ أَحَدًا عُمَرُ قَالَ اللَّهُ: مَا آفَاكَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ بَيَّنْتُ نَكَاتُ هَذِهِ خَالِصَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا اخْتَارَ هَذَا حَقُّكُمْ وَلَا اسْتَأْذَنَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمْ مَوَاهِبًا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَّقَى عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتِيهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فَيَجْعَلُ مَالِي اللَّهِ، فَعَمِلَ بِمَا أَلْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَاةً أُنْشِدُكُمْ يَا اللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ بَعْدَ عِلَى وَعَبَّاسٍ: أُنْشِدُكُمْ يَا اللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ آتَا فِي رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ
 فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ جَائِعُونَ أَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ
 تَزْعَمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَبَا وَكَذَبَا
 اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَاءً شَدِيدٌ
 تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَلَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا
 فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
 بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سِتْنَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
 ثُمَّ جِئْتُمَنِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرٌ
 كَمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي تَصِيبَكَ مِنْ
 ابْنِ أَخِيكَ وَأَنَا هَذَا أَسْأَلُنِي تَصِيبَ امْرَأَتِي
 مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَ إِلَيْكُمَا
 عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِثْقَالُهُ لَتَعْمَلَانِ
 فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ بِهِ
 فِيهَا مِنْهُ وَلَيْتُمَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا
 إِدْفَعُهَا إِلَيْنَا بِدَلِيلِكَ ثُمَّ دَفَعْتُهَا إِلَيْنَا
 بِدَلِيلِكَ أَسْنَدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا
 بِدَلِيلِكَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ
 عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ كَمَا أَمْسَدُكُمْ بِمَا مَلَسَ
 هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِدَلِيلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ قَالَ
 أَقْسَلْتُمَا سَائِلِي قَضَاءً غَيْرَ ذِيكَ؟ قَالَا لَيْسَ
 بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا
 قَضَاءً غَيْرَ ذِيكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ
 عَجَزْتُُكُمْ عَنْهَا قَدْ قَعَاها فَإِنَّا أَكْفِيْكُمْ مَا هَا

عمل کیا، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ سب نے
 کہا کہ جی ہاں، پھر آپ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا
 میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کیا تمہیں بھی یہ معلوم ہے؟ انہوں نے بھی
 کہا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات کی اور
 ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین
 ہوں چنانچہ آپ نے اس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور حضور اکرم کے
 عمل کے مطابق اس میں عمل کیا، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر
 آپ نے فرمایا، آپ دونوں حضرات اس وقت موجود تھے، آپ خوب جانتے
 ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا اور اللہ جاننا ہے کہ ابوبکر رضی
 اللہ عنہ اس میں غلط، ممتا و نیک نیت اور صحیح راستے پر تھے اور حق
 کی اتباع کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی
 وفات کی اور اب میں آنحضور اور ان کا جانشین ہوں میں دو سال سے اس
 جائداد کو اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہوں اور وہی کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کیا تھا، اب آپ حضرات میرے
 پاس آئے ہیں آپ کی بات ایک ہی ہے اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (عباسؓ)
 رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے اپنے بھتیجے (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)
 کی وراثت کا مطالبہ کیا، اور آپ علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے
 اپنی بیوی کی طرف سے ان کے والد (آنحضور) کے ترکہ کا مطالبہ کیا، میں
 نے آپ دونوں صاحبان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو یہ جائداد
 دے سکتا ہوں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ آپ پر اللہ کا عہد اور اس کی یشاق ہو
 گی کہ آپ دونوں بھی اس جائداد میں وہی طرز عمل رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے رکھا ہے جس کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور جب
 سے میں اس کا والی ہوا ہوں۔ میں نے جو اس کے ساتھ معاملہ رکھا اور یہ شرط
 منظور ہو تو پھر آپ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کریں اپنا لوگوں نے کہا
 کہ اس شرط کے مطابق وہ جائداد ہمارے حوالہ کر دیں اور میں نے اسے اس
 شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کر دیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا میں نے
 وہ جائداد اس شرط کے ساتھ آپ کے حوالہ کی تھی؟ صحابہ نے کہا کہ جی ہاں۔
 بیان کیا کہ پھر آپ علی اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں نے انہیں کے حوالہ وہ جائداد
 اس شرط کے ساتھ کی تھی وہ دونوں حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ حضرات اس کے سوا مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے

میں اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں اس کے سوا میں کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب آپ لوگ اس کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہیں تو مجھے واپس کر دیں میں آپ لوگوں کی جگہ اس کی نگرانی کر لوں گا۔

۲۱۲۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال (یعنی مدت) اس کے لئے ہے جو رضاعت کی تکمیل کرنا چاہیے۔ ارشاد: "یا تعلقون بصیرتکم اعدا رضاد فرمایا اور اس کا محل اور دودھ بڑھائی تین مہینوں میں ہو جاتی ہے" اور فرمایا: اور اگر تم باہم کشمکش کرو گے تو رضاعت کوئی دوسری کرے گی وسعت والے کو خرچ اپنی وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اور جس کی آمدنی ہو اسے چاہیے کہ اسے اللہ نے جتنا دیا ہو اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: بعد عمر بسر تک۔ اور یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے کہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ کے میں اسے دودھ نہیں پلاؤں گی۔ حالانکہ حال یہ ہے کہ اس کی غذا بچے کے زیادہ موافق ہے۔ وہ بچہ پر زیادہ چڑھن ہوتی ہوتی ہے اور کسی دوسرے کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ لطف و نرمی کر سکتی ہے اس لئے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ کو دودھ پلانے سے اس وقت بھی انکار کر دے جب کہ بچہ کا والد اسے (نان و نفقہ کے سلسلے میں) اپنی طرف سے وہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اور نہ کسی باپ ہی کو تکلیف پہنچائی جائے اس کے بچہ کی وجہ سے کہ محض اس بچہ کی ماں کو تکلیف پہنچانے کے لئے اسے پلانے سے ماں کو روک دیا جائے لیکن ان دونوں پر اس وقت کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچہ کا دودھ چھڑانا چاہیں۔ بہر حال شرط یہ ہے کہ یہ دونوں کی رضامندی اور مشورہ سے ہونا چاہیے۔ وصالہ یعنی خطامہ،

۲۱۳۔ کسی عورت کا شوہر اگر غائب ہو تو اس عورت کا خرچ اور اس کے بچہ کا خرچ۔

ہم سے ابن قتیبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی۔ انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں

بَاب (۲۱۲) وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَمَرَ أَنْ يُرِيمَ الرِّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرَةً وَقَالَ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ فَإِنْ تَعَاسَرْتُم مَسْرُوعًا لَهُ أُنْخَرَىٰ لِیُفِیْقَ فَوْ سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِّرَ عَلَیْهِ بَرَأؤُهُ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ یُسْرًا وَقَالَ یُؤْتَسَّرُ مِنَ الرَّهْرِ بَرَأؤُهُ اللَّهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَتُهَا بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ کَأَنَّ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْسَلُ لَهُ غِذَاءً وَاشْفَقَ عَلَیْهِ وَأَمْرُؤُ بِهِ مِنْ غَیْرِهَا فَلَیْسَ لَهَا أَنْ تَبْزِيَ بَعْدَ أَنْ یُعْطِیَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَیْهِ وَفَلَیْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ یَضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتُهُ فِیْمَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ صِرَاءً أَلْهًا إِلَى غَیْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا أَنْ یَسْتَزِیْعَا عَنْ حَلِیبِ نَفْسِ الْوَالِدِ الْوَالِدَةِ فَإِنْ أَمَرَ إِفْصَالًا عَنْ تَرْضِیٍّ مِنْهُمَا وَتَشَایَرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا بَعْدَ أَنْ یَكُونُوا ذَلِکَ عَنْ تَرْضِیٍّ مِنْهُمَا وَتَشَایَرٍ. فِصَالُهُ: فِطَامَتُهُ،

بَاب (۲۱۳) نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا وَرُوحُهَا وَنَفَقَةُ الْوَالِدِ

۳۲۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَ تَابِعَةَ اللَّهِ أَخْبَرَ تَابِعَةَ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَ تَابِعَةَ ابْنِ

عروہ نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ اور عرض کی، یا رسول اللہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ (ان کے شوہر) بہت نخیل میں تو کیا یہ میرے لئے اس میں کوئی گناہ؟ اگر میں ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں، آنحضور نے فرمایا کہ نہیں لیکن دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے حمام نے، کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کٹائی میں سے، اس کے حکم کے بغیر دستور کے مطابق، اللہ کے راستہ میں خرچ کرے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

۲۱۲۔ عورت کا اپنے شوہر کے گھر کا کام۔

۳۳۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی لیث نے، ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ فاطمہ علیہا السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کے لئے حاضر ہوئیں کہ چکی پیشے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں کتنی تکلیف ہے۔ انہیں معلوم ہوا تھا۔ کہ آنحضور کے پاس کچھ غلام آئے ہیں لیکن آنحضور سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا جب آنحضور تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اس کا ذکر کر دیا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ہمارے یہاں تشریف لائے (رات کے وقت) ہم اس وقت اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے (آنحضور کے آنے پر) ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں جس طرح تھے اسی طرح رہو پھر آنحضور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے میں نے آپ کے قدموں کی ٹھڈ اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا تم دونوں نے جو چیز مجھ سے مانگی ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک بات نہ بتا دوں؟ جب تم

(رات کے وقت) اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو بیس مرتبہ سبحان اللہ، تیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے کسی خدمت گذار سے بہتر ہے۔

۲۱۵۔ عورت کے لئے خادم۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيئٌ قَهْلٌ عَلَى خَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الدَّخْلِ لَهْ عِيَالُنَا قَالَتْ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبٍ نَجَحَهَا عَنْ غَيْرِ أَهْرِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِ

بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ نَجَحَهَا

۳۳۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَكُّوا إِلَيْهِ مَا فَلَئِي وَفِي بَيْدَهَا مِنَ الرُّمَى وَبَلَغَهَا أَنَّ جَاءَ لَا تَرَفِيقُ فَلَمْ تُصَادِرْهُ فَكَرَّتْ ذُلُوقَ إِبَاعَتِهِ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَتْ فَجَاءَ تَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصْرًا جَعَلْنَا قَدْ هَبْنَا تَقَوُّمُ فَقَالَ إِنَّا مَعَانِكُمْ مَا جَاءَ تَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا حَشْيٌ فَجَدْتُ بَرْدَ قَدِ مَيِّدٍ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: أَلَا أَذْلَكُكُمْ عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصْرًا جَعَلْتُمَا أَوْ أَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَعَمْرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ عَادِمٍ

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّ قَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ حَادِثًا
فَقَالَ، أَلَا أُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ
تَسْتَعِينُ اللَّهَ عَنْهُ مَتَاعٌ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتُحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ
اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ شُعْبَةُ إِحْدَاهُنَّ
أَرْبَعُ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتَهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لِيْلَهُ
صَفِيْن تَكُن وَلَا لِيْلَهُ صَفِيْن.

باب ۲۱۶ خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

۳۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا
ثُبَّةُ بْنُ الْمَكْحَمِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ
فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةٍ أَهْلُهُ فَإِذَا نِمَ
أَلَا ذَاكَ حَرَجٌ.

باب ۲۱۷ إِذَا نَفَقَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ
أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَكَذَلِكَ

بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ هِنْدُ
بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَا شُعْبَةَ
رَجُلٌ شَعِيحٌ وَلَيْسَ بِطَبِيعِي مَا لُفِّعَنِي وَكَذَلِكَ
إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي
مَا يَكْفِيكَ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ

۳۲۸ ہم سے حمید بن حذیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے حدیث بیان کی، انہوں نے مجاہد سے سنا، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے سنا، ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ قاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں بغیر اور آپ سے ایک خادم مانگا تھا۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز بتا دوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو، سوتے وقت تین سو مرتبہ سبحان اللہ، تیس سو مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کہ وہ سفیان نے کہا کہ ان میں ایک چونتیس سو مرتبہ ہے (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے اس معمول کو کبھی نہیں چھوڑا، آپ سے پوچھا گیا جنگ صفین کی راتوں میں بھی نہیں؟ فرمایا کہ صفین کی راتوں میں بھی نہیں۔

۲۱۶۔ مرد کی اپنی بال بچوں کی خدمت۔

۳۲۹۔ ہم سے محمد بن عزرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم بن عتبہ نے، ان سے ابراہیم نے۔ ان سے اسود بن یزید نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ ام المومنین نے بیان کیا کہ حضور اکرم گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب اذان کی آواز سننے تو باہر چلے جاتے تھے۔

۲۱۷۔ اگر مرد نہ چرے تو عورت اس کے علم میں لائے

بغیر اس مال میں سے اتنا لے سکتی ہے جو دستور کے مطابق

اس کے اور اسکے بچوں کیلئے کافی ہو۔

۳۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد (عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ابو سفیان (ان کے شوهر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو سکے ہاں اگر میں اس کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے) آنحضرت نے فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے دستور کے مطابق کافی ہو

باب ۲۱۸ حَفِظَ الْمَرْأَةُ نَهْجَهَا فِي ذَاتِ

يَدَيَّهَا وَالْثَّقَّةَ

۳۳۱ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ وَبَيْنَ الْأَبْلِ نِسَاءً نِسَاءٌ قَرْنِي وَهَلْ الْأَعْمَرُ مَالِحٌ نِسَاءً قَرْنِي أَخْنَأُ عَلَى قَلْبِي فِي صِفْرِهِ وَ أَمَّا عَاكِ عَلَى تَمْذِجٍ فِي ذَاتِ يَدَيَّهَا وَيَذْكُرُ عَنْ مَعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۸۔ عورت کا اپنے شوہر کے مال اور اخراجات کی حفاظت کرنا۔

۳۳۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ساعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس کے والد (طاؤس) اور ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں دوسرے راوی (ابن طاؤس) نے بیان کیا کہ ”قریش کی صالح، نیک عورتیں“ (صرف قریش عورتیں) کے بھلے) بچے پر بچپن میں سب سے زیادہ شفیق اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والیاں (اسی طرح کی روایت) معاویہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔

۲۱۹۔ عورت کا بچہ ستر اور دستور کی مطابق۔

۳۳۲۔ ہم سے جابر بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبد الملک بن یسرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زید بن صعب سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیرا کڑے کا بوڑھا ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے خود پہن لیا، پھر میں نے حضور اکرم کے چہرہ مبارک پر ناگواری دیکھی تو میں نے اسے چھانڈ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۲۰۔ عورت کی، بچے کے معاملہ میں شوہر کی مدد۔

۳۳۳۔ ہم سے سعد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عابد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں، چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حویانیت فرمایا، جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، فرمایا کنواری سے کہہ یہ یا بیابھی سے میں نے عرض کی کہ بیابھی سے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ نکاح کیا تم اس کے ساتھ کھیلنے

باب ۲۱۹ حَسَوْتُ الْمَرْأَةَ بِالْمَعْرُوفِ

۳۳۲ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَسْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَةَ بِنْتُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ أَنَّ اللَّهَ عَنَّهُ قَالَ اتَّقِ إِلَى اللَّهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سَيْرَاءَ فَلَبَسَتْهَا فَرَأَيْتُ الْعَصْبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

باب ۲۲۰ عَوْنُ الْمَرْأَةِ نَهْجَهَا فِي

وَلَدِهَا

۳۳۳ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ وَبَيْنَ الْأَبْلِ نِسَاءً نِسَاءٌ قَرْنِي وَهَلْ الْأَعْمَرُ مَالِحٌ نِسَاءً قَرْنِي أَخْنَأُ عَلَى قَلْبِي فِي صِفْرِهِ وَ أَمَّا عَاكِ عَلَى تَمْذِجٍ فِي ذَاتِ يَدَيَّهَا وَيَذْكُرُ عَنْ مَعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَدْ كَرِهَتْ أَنْ أَجِنَّهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَرَكْنَهُنَّ
بِمَرْجَعَتْنَهُنَّ مُرْعَاهَهُنَّ وَتُضْلِلُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ
مَنْ لَكَ أَذْكَالٌ خَيْرٌ ۖ

یوں کہ جوڑی میں اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے یہاں انہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے، آنحضور نے اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا راوی کو شک تھا آنحضور نے ”خیر“ فرمایا۔

باب ۳۲۱ نفقة المعسر علی اہلہ ۖ

۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجُلٌ فَقَالَ
هَكَذَا قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي سَمَاصٍ
قَالَ فَأَمْتَقْتُ قَبْلَهُ قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصَمْتُ مَهْرًا
مُتَابِعِينَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَلْعِمْ سِتْرَيْنِ
وَسُكَيْنًا قَالَ لَا أَحِدُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعِزِّي فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ آيَنَ السَّائِلُ قَالَ
هَآ أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَخَوْنِ مَنَابِيَا
رَأْسُولِ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَابَيْنَ
بَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخَوْنِ مَنَابِيَا فَصَحَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ قَالَ
فَأَنْتُمْ إِذَا هَآ

۳۳۲-۳۳۴ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ میں تو بلاک ہو گیا، آنحضور نے فرمایا، آخر بات کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستر کی کر لی، آنحضور نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کر دو (کفارہ کے طور پر) انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس نہیں ہے، آنحضور نے فرمایا پھر دو جینے متواتر روزے رکھ لو، انہوں نے عرض کی کہ مجھ میں اس کی طاقت نہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر ساٹھ سیکنوں کو کھانا کھلاؤ انہوں نے عرض کی کہ اتنا میرے پاس سامان نہیں ہے، اس کے بعد آنحضور کے پاس ایک ٹوکہ لایا گیا۔ جس میں بھجوریں تھیں، آنحضور نے دریافت فرمایا کہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے، ان صاحب نے عرض کی میں یہاں حاضر ہوں، آنحضور نے فرمایا اسے (اپنی طرف سے) صدقہ کر دینا، انہوں نے عرض کی، اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر! یا رسول اللہ اس دولت کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں پتھر لیے علاقوں کے درمیان کوئی گھرنہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر آنحضور نے اور آپ کے مبارک دانت دکھائی دیئے اور فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

باب ۳۲۲ و علی الزواجر من مثل ذالک

وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَصَرَّحَ اللَّهُ
مِثْلًا تَرَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمَ إِلَى قَوْلِهِ

۳۳۲-۳۳۴ آیت و علی الزواجر من مثل ذالک۔ اور کیا ماں کو بچہ کو دودھ پلانے کی کچھ اجرت ملے گی اور اللہ تعالیٰ نے ایک مثل بیان کی آدمیوں کی، ان میں سے ایک گونگا ہو، ارشاد: ”صراط مستقیم تک“

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ
۳۳۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَبُ بْنُ أَفْبَرَةَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَائِبِ ابْنَةِ

۳۳۵-۳۳۷ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ان کے والد نے، انھیں

أَبَى سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
فِي مَنْ أَخْبَرَ فِي بَيْتِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ
بِتَارِكْتِهِمْ هَكَذَا هَكَذَا أَلَمْ أَهْمُ نَبِيًّا
قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ

۳۳۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُنَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ قَهْلٌ عَلَى جَمَاعَةٍ أَنْ أُنْهَدَ
مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِي وَبَنِيَّ قَالَ هُنْدَى بِالْمَعْقُوفَةِ

بِأَدَبٍ ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَذِيًّا عَاقَلًا فَلْيَ

۳۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُدْفِنُ بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الَّذِينَ
فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ
تَرَكَ وَقَاءٌ صَلَّى وَإِلَّا قَالَ الْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَيَّ
صَاحِبِهِمْ فَلَمَّا قَفَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحُ قَالَ أَنَا
أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ لَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
تَرَكَ دَيْنًا فَكُلِّي قَضًا وَلَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا
فَلَوْ تَرْتَبَهُ

بِأَدَبٍ ۲۲۲ الرَّاغِبُ مِنَ الْمَوَالِيَا وَيُغَيِّرُهَا

۳۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَ فِي عُرْوَةَ أَنَّ رَأَيْتُ
أَبْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ امْرَأَتِي بَنَةَ رَافِعٍ

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا
رسول اللہ کیا مجھے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ (ان کا باقی خزانہ کے دو کون کے لئے
میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچہ کروں، میں انہیں اس محتاجی میں نظر
انداز نہیں کر سکتی۔ وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں، انہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں میں
ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچہ کرو گی۔

۳۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند نے عرض کی، یا رسول
اللہ، ابو سفیان بنیل ہیں اگر میں اس کے مال میں سے اتنا لے لیا کروں
جو میرے اور میرے بچوں کو کافیا ہو تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت
نے فرمایا کہ دستود کے مطابق لے لیا کرو۔

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ جس نے قرض وغیرہ
کا بوجھ مررتے وقت چھوڑا یا لاوارث بچے چھوڑے تو وہ
میرے فہم میں۔

۲۳۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا ہے جس پر قرض ہوتا تو آنحضرت
دریافت فرماتے کہ مرچوم نے قرض کی ادائیگی کے لئے ترکہ چھوڑا ہے یا نہیں
اگر کہا جاتا کہ اتنا چھوڑا ہے جس سے ان کا قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ ان کی نماز
پڑھتے، ورنہ مسلمانوں سے کہتے کہ اپنے ساتھی پر تم ہی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے آنحضرت پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں
سے ان کی خود اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب ہوں، اسلئے ان کے مسلمانوں میں
سے جو کوئی وفات پائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری
میری ہے اور جو کوئی مال چھوڑے وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

۷۲۲۔ وایہ وغیرہ کا دودھ پلانا۔

۳۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انہیں عروہ نے خبر دی
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ میری بہن بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیجئے۔ آنحضور نے فرمایا، اور تم اسے پسند بھی کرو گی اگر تمہاری بہن تمہاری سو کن بن جائے گی میں نے عرض کی، جی ہاں، اس سے خالی تو میں آپ بھی نہیں ہوں، اور میں پسند کرتی ہوں کہ اپنی بھین کو بھی بھلائی میں آئے ساتھ شریک کروں، آنحضور نے اس پر فرمایا اگر یہ میرے لئے جائز نہیں ہے (دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنا) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، واللہ اس طرح کی باتیں ہو رہی ہیں کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں آنحضور نے دریافت فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، آنحضور نے فرمایا اگر وہ میری پردوش میں نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی۔ وہ تو میرے رضاعی بھائی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کی لڑکی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو تو میرے دودھ پلایا تھا پس تم لوگ میرے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو اور شیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے عروہ نے کہا کہ تو میر کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

رَسُمِ الْمَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِيَّةِ

کتاب الاطعمہ

کھانوں کا بیان

۲۲۵ باب ذَوٰلِ اللّٰهِ تَعَالٰی كَلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَذَوٰلِہِ اشْكُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَذَوٰلِہِ كَلُوْا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَعَمِلُوْا صَالِحًا اِلٰی يَوْمَاتِكُمْ عَلَیْہِمْ

۲۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جن کی تم نے ہمیں روزی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ خرید کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کما لی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کھاؤ پاکیزہ چیزوں میں سے اور نیک عمل کرو، بلاشبہ جو کچھ بھی کرتے ہو ان میں جانتا ہوں۔

۳۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ذَآئِلٍ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَنَوَدُوا الْمُرِيضَ وَفَكَتُوا الْعَالَى قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَالَى الْأَمِيرُ

۳۳۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبری انھیں منصور نے اور انھیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھوکے کو کھلاؤ، بیمار کی پیارسی کرو اور فیکہ کو چھڑاؤ سفیان نے فرمایا کہ (حدیث میں) عانی، بمعنی قیدی ہیں۔

۳۴۰ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنَانٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۰۔ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو حازم نے اور انس ابومریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کی وفات تک آل محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کبھی متواتر تین دن تک کھانے سے شکم سیر نہیں ہوا۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بیان کیا کہ فاقہ کی وجہ) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا، انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی (اور اس کا مفہوم سمجھایا) اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا لیکن مشقت اور بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ، میں نے کہا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ، تیار ہوں! پھر آنحضور نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا، آپ مجھ گئے کہ میں کس چیز میں مبتلا ہوں پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لئے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا، میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، دوبارہ پیو ابوہریرہ! میں نے دوبارہ پیا۔ آنحضور نے فرمایا، اور پیو میں نے اور پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح برابر ہو گیا، بیان کیا کہ پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ متوقیٰ تھی، بخدا میں نے آپ سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے آپ سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پوچھ سکتا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر میں نے آپ کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور میری بانی کرتا تو میرے لئے اس سے زیادہ عزیز غذا کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔

۲۲۲ کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۲۲۱ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی کہ کبک مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، انہوں نے وھب بن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے کہا کہ میں بہم تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا تھا اس لئے حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا، بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کرو، داہنے ہاتھ سے کھایا کرو اور برتن میں دہاں سے کھایا کرو جو تم سے قریب ہو، چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی

مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ هُرَيْرَةَ أَنَّ ابْنَ جُبَيْرٍ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَسْتَفْرَاسُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ دَرَاهًا وَقَفَّهَا عَلَى نَعَشِيَّتٍ غَيْرِ بَعِيدٍ فَكُفِّرْتُ لِرَجَائِي مِنَ الْجُحْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَاهُ زَيْدٌ فَقُلْتُ كَبَيْتِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدُ يَدِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَأَنْطَلِقُ فِيهِ إِلَى رَأْسِهِ فَأَمَرَ بِي بَعْثَ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عِدَّةً فَأَشْرَبَ يَا أَبَاهُ زَيْدٌ فَقُلْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عِدَّةً فَقُلْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بِلَحْنِي فَمَضَا كَالنَّقْدِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَقُفِّرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفْرَاسْتُكَ الْآيَةَ وَلَا تَأْتِ أَتَرَاهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ كَانَ أَكْثَرُ أَذْخَلْتُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ الثَّقَمِ ۝

۲۲۲ بِالسَّمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْإِكْلِ بِالْيَمِينِ ۝

۲۲۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ جُبَيْرٍ شَدِيدٌ قَالَ التَّوَلَّى اللَّهُ بَنِي كَثِيرٍ أَتَبَرْتُ أَنَّهُ سَمِعَ وَهَبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ كُنْتُ غَلَامًا فِي مَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي نَظِيشٌ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ فَمَا نَرَاكَ تَلِكَ

بیانیت کے مطابق کھاتے ہیں۔

۲۲۷۔ بنی میں سامنے سے کھاتے اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لے لیا کرو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔

۲۲۸۔ ہم سے عبد الغزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عمرو بن حنبلہ دہلی نے، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے، ان سے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ بیان کیا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور بہت سے چاروں طرف سے کھانے لگا تو آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، ان سے وہب بن کیسان ابونعیم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا۔ آپ کے ساتھ آپ کے بیب عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آنحضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ لو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

۲۳۰۔ جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھاتے وقت پیالے میں

چاروں طرف تلاش کیا، بشرطیکہ ساتھی کی طرف سے اس پر ناگواری کا خیال نہ ہو۔

۲۳۱۔ ہم قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی اور جو انہوں نے آنحضرت کے لئے تیار کیا تھا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم کے ساتھ میں بھی گیا میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کرتے تھے۔ کھانے کے لئے بیان کیا کہ اسی دن میں بھی کدو پسند کرتا ہوں۔

مُفَعِّقٌ بَعْدَهُ

بِأَدْنَىٰ ۖ قَالَ لَا تَخْلُ مَعًا يَلِيهِ وَقَالَ
أَنْتُمْ قَالُوا السَّيِّئُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْكَرُ وَأَمَّا اللَّهُ وَالْيَا حُلَّ حُلَّ

تَجِدُ مَعًا يَلِيهِ

۳۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ حَلَمَةَ الدِّينِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي
نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ
تَزَوَّجَ السَّيِّئُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ
يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
تَجَعَّلْتُ أَكُلَ مِنْ تَوَاجِي الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا
يَلِيكَ

۳۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ
وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِعَ
اللَّهُ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

بِأَدْنَى ۖ مَنْ تَتَبَعَ حَقَّ إِلَى الْقَضْعَةِ

مَعَ مَا حَبَّهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ
حَرَاهِيَةً

۳۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيْثَمًا مَاءً رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ
أَنْتُمْ قَدْ هَبْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوَائِشُهُ يَتَتَبَعُ الدُّبَابُ مِنَ حَقَّ إِلَى الْقَضْعَةِ قَالَ
قَلَّمَ أَمَرَ لَأُحِبَّ الدُّبَابَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

باب ۲۲۹ التَّمَنُّ فِي الْأَكْلِ وَتَمِيرٍ ۖ قَالَ
عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَلَّ يَمِينِكَ ۖ

۳۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَهْلِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ أَنَّ
شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيبُ
النَّيْمَ مِمَّا اسْتَلْعَا فِي لُحُوقِهِ ۖ وَتَتَعَلَّمُ وَ
تَتَرَجَّلُ بِهِ وَكَانَ قَالَ يَوَاسِطُ قَبْلَ هَذَا
فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۖ

باب ۲۳۰ مِنْ أَهْلِ حَقِّ شَيْعَةٍ ۖ

۳۴۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا وَرَسُولُ اللَّهِ
سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا
أَعْرِفُ فِيهِ الْجَوْعَ فَقُلْتُ عِنْدَهُ مِمَّنْ شَيْءٌ فَلَمْ يَجِبْ
أَقْرَابًا مِنْ شَيْعَتِهِ ثُمَّ أَفْرَجَتْ خِمَارُهَا فَلَقِيتُ
الْعَنْزَ يَبْغِضُهُ ثُمَّ دَسَّنَتْهُ ثَوْبِي وَتَرَدَّدْتُ
يَبْغِضُهُ ثُمَّ أَنَا سَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَلِكَ هَبْتُ بِهِ فَجَعَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ
فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا سَلَمَةُ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَعْزَامُ قَالَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ، قَوْمُوا فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ
يَا أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَكَ تَامِنُ الطَّعَامِ مَا نُلْعَمُ مِنْهُمْ
فَعَاثَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ أَبُو طَلْحَةَ

۲۲۹۔ کھانے وغیرہ میں داپنے عضو کا استعمال۔ عمر بن ابی سلمہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا کہ داپنے ہاتھ سے کھاؤ۔

۳۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن اسحق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اشعث نے، انہیں ان کے والد نے،
انھیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا۔ اپاکی حاصل کرنے میں، جو ناپختہ
اور نگہا کرنے میں داپنی طرف سے ابتدا کرتے، اشعث نے واسطہ
کے حوالہ سے اس سے پہلے بیان کیا کہ اپنے ہر معاملہ میں رآنحضور داپنی
طرف سے ابتدا کرتے۔

۲۳۰۔ جس نے شکم پر ہوکوکھایا۔

۳۴۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی
بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آواز میں ضعف و نفاہت محسوس کیا اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ناقہ سے
میں کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں
پھر اپنے اوپر پٹہ نکالا اور اس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو پیٹ کر میرے
کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور ایک حصہ مجھے چادر کی طرح اوڑھادیا، پھر
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ بیان کیا کہ میں جب حضور
اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ صحابہ
عندہ تھے میں ان سب حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، آنحضور نے دیکھا
فرمایا، تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہوگا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آنحضور نے
پوچھا، کھانے کے ساتھ؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس کے بعد آنحضور نے
اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ آپ روانہ ہوئے
میں سب کے آگے آگے چلتا رہا جب میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا
تو انہوں نے کہا، ام سلیم حضور اکرم صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے ہیں۔
حالات کو ہمارے پاس کھانے کا اتنا سامان نہیں جس سے سب کی ضیافت ہو
سکے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اس پر پولیں کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے

حَدَّثَنَا قَالَ ۝

۳۲۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُذَيْلٌ

حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ عَنْ أَبِيهِمْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَفَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَسْتَقِيمُ مِنَ الْأَسْوَاقِ يَبِي الْأَمْرَ وَالْمَاءَ ۝

بَابُ (۲۳۱) لَيْسَ خَدَّاهُ عَلَى حَرْجٍ وَلَا عَلَى

الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرْيُوسِ حَرْجٌ الْآيَةُ

إِلَى قَوْلِهِمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝

۳۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا

مُؤَيَّدُ بْنُ النَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرَسُ بْنُ مَعْلُومٍ أَنَّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالْمَنْهَبِ

قَالَ يَحْيَى وَجَّهَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى مَرُوحَةٍ دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُغَاءٍ فَمَا أَتَى إِلَّا سَوِيحٌ

فَلَمَّا كُنَّا فَمَا كُنَّا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَفَتَّقَ

وَمَضْمَضْنَا فَعَلَى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مِنْهُ عُوذًا وَبَدَأَ

کے لئے کیونکہ پہلے سے با وضو تھے) سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے یحییٰ بن سعید سے اول و آخر میں (دو

مرتبہ) سنی۔

بَابُ (۳۲۱) الْخَبْرُ الْمُرَقَّى وَالْأَخْلَ عَلَى

النَّعْوَانِ وَالْمُسْتَقَرَّ ۝

۳۵۰ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي نَضْرَةَ وَعِنْدَ

عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مَا أَحَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَمْرًا وَلَا شَأْنًا مَسْمُومًا حَتَّى

لَقِيَ اللَّهَ ۝

۳۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

مُعَافَا بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ

۳۲۸۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ان کی والدہ نے

اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

کے قریب تین بیٹ بھر بھر کھجور اور پانی ملنے لگا تھا۔

۳۲۹۔ اند سے ہر کوئی حرج نہیں اور سگریٹ پر کوئی حرج

نہیں اور مریض پر کوئی حرج نہیں "اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ" تک۔

۳۲۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان

نے حدیث بیان کی، کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے بشیر بن یسار

سے سنا، کہا کہ ہم سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم

مقام صہبا پر پہنچے یحییٰ نے بیان کیا کہ صہبا خیبر سے ایک منزل ہے تو

اس وقت حضور اکرم نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے سوا اور

کوئی چیز نہیں لائی گئی پھر ہم نے اسے گھولا اور اسی میں سے کھایا

پھر آنحضور نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی، ہم نے بھی کھلی کی، اس کے

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

بعد آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کی۔ (مغرب

۱۳۲۔ چپاتی اور خوان (کڑی کی سینی) اور مستفرو (مچرے

کا دسترخوان) پکھانا۔

۳۵۰۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام

نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے کہا کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں بیٹھے، ہم نے تھے آپ کے پاس آپ کی روٹی پکانے والا بھی موجود تھا

آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چپاتی (پتل روٹی)

نہیں کھائی اور نہ بھی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ اللہ سے

جیا ملے۔

۳۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاف بن ہشام

نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس

عَلَيْهِمْ السَّلَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ
عَلَى سَكَنَةٍ جَبَّةً قَطُّ وَلَا خَبْرَكَ مُرَقَّتٍ قَطُّ
وَلَا أَحَلَّ عَلَى خِوَابٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ مَالِكًا أَوْ
يَا كُفُونَ قَالَ عَلَى الشُّفْرِ،

۳۵۲ حَدَّثَنَا بَنُو مَرْزُومٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي
بِغُفَاتِهِ فَدَعَا مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَلْبِهِ
أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبَسِطَهَا فَأَتَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَوْقَطَ
وَالشَّمْنَ وَقَالَ عُمَرُو عَنْ أَنَسٍ بَنِي جِهَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ خَيْسَانِي نَطْعًا.

۳۵۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ قَهْبٍ
بْنِ عَنَسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعِينُونَ
ابْنَ الرَّبِيعِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَا النُّطَاقِينَ فَقَالَتْ
لَهُ أُمَّهُ يَا بَنِي أَتُحِبُّونَ يُعِينُونَ ذَاكَ يَا نَطْعًا أَتَيْتِ
هَلْ تَذَرِي مَا كَانَ النُّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ نَطَاقِي
شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ كَأُذُنَيْكَ قَرِيبَةً مَعُولٍ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلَتْ فِي
شَفْرَتِهِ اخْرُجْ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا غَيَّرُوا
بِالنُّطَاقِينَ يَقُولُوا أَتَيْتُهَا وَإِلَّا لَهُ يُلْقَى شُكَاكٌ
ظَاهِرٌ عَنْكَ عَاهَا.

۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاذَةَ
عَنْ أَبِي ذُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
أُمَّ حُقَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حُزْرِفٍ خَالَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَصَدَّتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا

نے، علی بن ابیہی نے فرمایا کہ یونس الاسکا فرما دیں، اس سے قتادہ نے اور
اس سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبھی چھوٹے پالوں میں (ایک وقت خنزف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ
کبھی آپ نے تیلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے خواہی پر
کھایا قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفرہ
(عام دسترخوان) پر۔

۳۵۲ ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے
حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صغیر رضی اللہ
عنها سے نکاح کے بعد، ان کے ساتھ راستے میں عیام کیا اور میں نے مسلمانوں
کو آپ کے ولیمہ کی دعوت میں بلایا، آنحضرت نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا اور
وہ بچھانے لگے پھر آپ نے اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا۔ اور عمرؓ نے
بیان کیا اور اس سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرم صغیر رضی اللہ عنہا
کے یہاں ٹھہرے، پھر دسترخوان پر ملیدہ (کھجور گھی پنیر کا) بنایا گیا۔

۳۵۳ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی
اس سے بشام نے حدیث بیان کی، اس سے ان کے والد نے اور وہب
بن کیسان نے بیان کیا کہ اہل شام (حجاج بن یوسف کے فوجی) ابن زبیر رضی اللہ
عنہ کو عار دلانے کے لئے کہنے لگے، یا ابن ذات النطاقین (اے دوپٹوں
والی کے بیٹے اور ان کی والدہ) اسما رضی اللہ عنہا نے فرمایا، بیٹے یہ تمہیں
پٹکوں کی عار دلاتے ہیں، تمہیں معلوم ہے وہ پٹکے کیسے؟ وہ میرا پٹکا تھا جسکے
میں نے دو ٹکڑے کر دیے تھے، اور ایک ٹکڑے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے برتن کا منہ باندھا تھا اور دوسرا آپ کے دسترخوان کے لئے رکھ دیا تھا۔
وہب نے بیان کیا کہ پھر وہب بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اہل شام دوپٹوں کی عار
دلاتے تھے تو آپ فرماتے، ہاں، خدا گواہ ہے، یہ جھڑی باتیں جو تم چلا کر کہہ
ہے جو احی میں ان کے لئے کوئی عار نہیں (بلکہ یہ تو میں مدح و تعریف سے
۳۵۴ ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ

نے حدیث بیان کی، اس سے ابو بشر نے ان سے سمیع بن جبیر نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام
حفیدہ بنت عرث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی

غیر اور گودہ دیک کے طور پر بھی، آنحضور نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر کھایا، لیکن آپ نے انہیں ہاتھ بھی نہیں لگایا، جیسے آپ انہیں ناپسند کرتے ہوں، اگر گودہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی اور نہ آپ نے انہیں کھانے کے لئے فرماتے۔

۲۳۳۳۔ ستو۔

۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن، ان سے بشر بن یسار نے انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ حضرات صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام صبا میں تھے وہ غیر سے ایک منزل پر ہے ناز کا وقت قریب تھا تو آنحضور نے کھانا طلب فرمایا، لیکن ستو کے کھانا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، آنحضور نے اسے تناول فرمایا، اور ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھلی کی اس کے بعد آپ نے ناز پڑھی، اور ہم نے آپ کے ساتھ ناز پڑھی اور آپ نے (اس ناز کے لئے) وضو نہیں کیا۔ ۲۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو تنہیں طور پر تانہ دیا جاتا اور آپ جانی لیتے کہ وہ کیا چیز ہے۔

۳۵۶۔ ہم سے محمد بن قتیل ابو الحسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، اسے زہری نے بیان کیا کہ جے ابو امامہ بن حنیف انصاری نے خبر دی انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور انہیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے، ابو یوسف اللہ (اللہ کی توفیق) کے لقب سے مشہور ہیں، خبر دی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین جیمہ رضی اللہ عنہا کے گھریں داخل ہوئے ام المؤمنین آپ کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، ان کے یہاں یعنی ہوئی گودہ موجود تھی جو ان کی بہن حفیدہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں انہوں نے وہ بھی ہوئی گودہ حضور اکرم کی خدمت میں پیش کی، ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ حضور اکرم کسی کھانے کے لئے اس وقت تک ہاتھ بڑھائیں جب تک آپ کو اس کے متعلق بتا نہ دیا جائے اور اس کی تین نہ کر دی جائے کہ وہ کیا ہے، لیکن اس دن آپ نے بھی ہوئی گودہ کے گوشت کی طرف ہاتھ بڑھایا اتنے میں وہاں موجود خواتین نے کہا کہ حضور اکرم کو بتا کیوں نہیں دیتیں کہ اس وقت آپ کے سامنے جو نم

أَتَاكَ وَأَخْبَأْتَهُ عَائِدِينَ فَأَعْلَنَ عَلَى مَا بَدَتْ لَهُ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَهُنَّ تَتَوَلَّاهُنَّ وَتَوَلَّاهُنَّ حَتَّى إِذَا مَا أَتَاكَ عَلَى يَدَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمَرَ بِأَعْلَنَهُ.

باب الثوبين

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَادُ بْنُ حَدِيثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ نَعْمَانَ أَنَّ أَخْبَرَ أَخْبَرَهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْفُسِهِمْ وَهِيَ عَلَى رُحْلَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَخَصَرَتِ الْقُلُوبُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاخَ مِنْهُ فَلَخَّطَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِسَاءٍ فَمَخْمَقٍ ثُمَّ مَاتَ وَصَلَيْنَا وَكُنَّا يَتَوَلَّاهُنَّ.

باب ما عاك النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسْتَعَى لَهُ فَعَلِمَ

مَا هُوَ.

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنَانَ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالَةَ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالَهُ تَتَوَلَّاهُنَّ وَتَوَلَّاهُنَّ حَتَّى إِذَا مَا أَتَاكَ عَلَى يَدَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمَرَ بِأَعْلَنَهُ.

لَهُ هُوَ الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَرَفَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبِّ وَقَالَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا الصَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَحْدَثُ أَعَانَهُ قَالَ خَالِئَةُ فَاجْتَرَتْهُ فَلَكَنَتْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا

باب ۳۵۳ طَعَامُ الذَّاحِيَةِ فِي الْإِمْنَيْنِ

۳۵۴ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِمْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْإِمْنَيْنِ

باب ۳۵۴ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى ذَا حَيْدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَهْمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ تَائِفٍ قَالَ كَانَ بَنُو عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُوَلُّوا بِمِثْلَيْنِ يَأْكُلُ مَعَهُ قَدْ خَلَّتْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ قَدْ أَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا تَائِفُ لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَى سَمِغَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى ذَا حَيْدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْقَةِ أَمْعَاءِهِ

باب ۳۵۵ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعْنَى

ذَا حَيْدٍ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

نے پیش کیا ہے وہ گوہ ہے۔ یا رسول اللہ! (یہ مسکرم حضور اکرم نے اپنا ہاتھ گوہ سے ہٹا لیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ نہیں، لیکن یہ میرے ملک میں چونکہ نہیں ہائی جاتی اس لئے طبیعت قبول نہیں کرتی خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھایا اس وقت حضور اکرم مجھے دیکھ رہے تھے۔

۳۵۵۔ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

۳۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک خیروی، اور ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو افراد کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا چار کے لئے کافی ہے۔

۳۵۶۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد بن محمد نے، ان سے تائف نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے، جب تک آپ کے ساتھ کھانے کے لئے کوئی مسکین نہ لایا جاتا ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ کھانے کے لئے ایک شخص کو لایا۔ اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا۔ بعد میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لئے نہ لانا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مومن ایک آنت میں (رکھ) کھاتا اور کافر ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے۔

۳۵۷۔ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی

رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۳۵۹۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ تَرَفَعَتْ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُؤْمِنِينَ يَأْكُلُونَ فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَإِنَّ الْكَافِرِينَ
أَوْ الْمُتَنَافِقِينَ فَلَا تَوْبَةَ إِلَيْهِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
فِي سَبْعَةِ أَمْقَالٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّسَائِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ ۝

۳۶۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ غَيْرٍ وَقَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّسَائِيِّ تَرَفَعَتْ
أَحْوَالُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرِينَ يَأْكُلُونَ فِي سَبْعَةِ أَمْقَالٍ
فَقَالَ فَأَنَا أَوْمِنُ بِمَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۳۶۱ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الْمُسْلِمُونَ فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَالْكَافِرُونَ يَأْكُلُونَ فِي سَبْعَةِ
أَمْقَالٍ ۝

۳۶۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ابْنِ
هَزِيمٍ أَنَّ تَرَفَعَتْ يَأْكُلُ أَهْلُ أَهْلًا كَثِيرًا
فَأَسْلَمَ وَكَفَّ يَأْكُلُ أَهْلًا قَلِيلًا فَذَكَرَ ذَلِكَ
لِلنَّسَائِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ
يَأْكُلُونَ فِي مَعْنَى وَاحِدَةٍ وَالْكَافِرُونَ يَأْكُلُونَ فِي
سَبْعَةِ أَمْقَالٍ ۝

نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے خبر دی اور انہیں
ابو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق (عبرہ نے کہا کہ مجھے یقین
نہیں ہے کہ کہیں میں سے کس کے متعلق عبید اللہ نے بیان کیا کہ وہ ساتوں
آنتیں پھر لیتا ہے اور ابن بکیر نے بیان کیا، ان سے مالک نے حدیث
بیان کی، ان سے نافع نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حدیث کی طرح۔

۳۶۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان حدیث
بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ ایک ابو نہیک بڑے کھانے والے
آدمی تھے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ کافر ساتوں آنتوں میں (یعنی بہت زیادہ) کھاتا ہے۔ ابو نہیک
نے اس پر عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

۳۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے
حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں
آنتوں میں کھاتا ہے۔

۳۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے
حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بہت زیادہ کھانا کھایا
کرتے تھے پھر وہ اسلام لائے تو کم کھانے لگے۔ اس کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں کھاتا
ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

۱۔ اطباء نے پیٹ میں چھ آنتوں کا ذکر کیا ہے اور ان سب کے الگ الگ نام بھی لکھے ہیں حدیث میں ذکر ہے کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
چھ آنتیں تو طب سے ثابت ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ حدیث میں سات آنتوں کا ذکر کہاں سے آگیا؟ حدیث میں اس اشکال کو حل کیلئے اور مختلف
جوابات دیے ہیں بعض حدیث میں ہے کہ ساتوں آنت سے مراد خود معدہ ہے۔ بہر حال حدیث کاغشا یہ ہے کہ کافر بہت کھاتا ہے اور مومن کم
کم کھاتا ہے، ایک کی بہت زیادہ پر خوری اور دوسرے کی کم خوری کو بیان کرنے کے لئے یہ تعبیر اختیار کی گئی ہے یہ بھی ملحوظ رہے کہ سات کا عدد کلام
عرب میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

باب ۲۳۸ (۲۳۸) اَلْاَكْلُ مَشْعًا

۳۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَسْعُورُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَقْرَعِ سَمِعْتُ أَبَا جَحْظَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَكَلْتَ مَشْعًا

۳۶۴ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْأَقْرَعِ عَنْ أَبِي جَحْظَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الشَّيْخِ حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ بَلَغَ عِنْدَكَ لَا أَكُلُ وَأَنَا مَسْعُورٌ

باب ۲۳۹ (۲۳۹) أَشْوَأَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فَجَاءَ

بِعَجَلٍ خَزِينٌ أَيْ مَشْوِيٌّ

۳۶۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصِيتَ مَشْوِيٌّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَاكُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبَّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ وَقَالَ خَالِدٌ أَخْبَرَنَا هُوَ قَالَ لَا لَعْنَةُ لَا يَكُونُ يَا أَرْثُؤُومِي فَأَجَلْتُ فِي آعَافِهِ فَأَجَلَّ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِضَبِّ مَخْمُودٍ

کے واسطے، ضب مخمود، یعنی ہوئی گویہ، ضب مشوی کے بجائے، بیان کیا۔

باب ۲۴۰ (۲۴۰) اَلْعَزِيزُ يَقُولُ النَّصْرُ الْحَزِينُ

مِنْ النَّفَالَةِ وَالْحَزِينُ مِنَ الْقَبْرِ

۳۶۶ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الْإِسْكَانِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرُ بْنُ أَبِي النَّضِيرِ أَنَّ نَصَارًا رَأَوْا مَثْبُورًا مِنْ مَالِكٍ وَهَكَذَا مِنْ أَصْحَابِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَهِدَ بَيْنَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب ۲۳۸ (۲۳۸) شَيْخٌ لَكَ كَرِهَ كَلَامًا

۳۶۳ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعور نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن الاقرع، انہوں نے ابو جحظہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں شیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۴ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، انہیں جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے خبر دی، انہیں علی بن الاقرع نے اور ان سے ابو جحظہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ایک صاحب سے جو آپ کے پاس موجود تھے فرمایا کہ میں شیک لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۶۵ ہمارا گوشت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد چہرہ ہونا کھانا

لیکر کئے حنیذ یعنی مشوی ہے۔

۳۶۵ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں عمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو امامہ بن سہل نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھنی ہوئی گویہ پیش کی گئی تو آپ اسے کھانے کے لئے متوجہ ہوئے، اسی وقت آپ کو بتایا گیا کہ یہ گویہ ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن چونکہ میسرے ملک میں نہیں ہوئی اس لئے طبیعت اسے گوارہ نہیں کرتی پھر خالد رضی اللہ عنہ نے اسے کھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب

۳۶۶ خنزیرہ۔ نصر نے فرمایا کہ خنزیرہ (خزیرہ کی ایک قسم) آئے۔

سے بنتا ہے۔ اور خزیرہ دودھ سے۔

۳۶۶ مجھ سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ربیع النضاری نے خبر دی کہ عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھے اور قبیلہ انصار کے ان افراد میں تھے جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، آپ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتُكُّمُ تَبَعِي
وَأَنَا أَصْبِي لِقَوْمِي فَإِذَا كُنْتُ مِنَ الْأَمْطَارِ سَأَلَ الْوَادِي الَّذِي
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِي مَسْجِدَهُمْ فَأَصْبِي
لَهُمْ قَوْلُ ذِي يَأْشُرُ اللَّهُ أَنَّكَ تَأْتِي قُصْصِي فِي
بَيْتِي فَأَتَّخِذُ بِمُصْنَعِي فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ
عَنْبَانُ فَقَدْ أَرَسَ سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْبَقُ
حِلِينِ أَرْتَعَةَ النَّهَارَ فَأَنشَأَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَذِنَتْ لَهُ فَلَمْ يَخْلُسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ
لِي أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصْلِيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَخْبَرْتُ بِإِي تَأْخِيَةِ
مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ
تَصَفُّقًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى وَحَبَسَتْهُ عَلَى خَزِيرٍ
صَنَعْنَاهُ فَثَابَتْ فِي الْبَيْتِ رَجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ دُفُوفٌ
عَدِيدَةٌ فَأَجْمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ ابْنِ
الْخَنْسَرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُتَأَفِّقٌ لَا يَحِبُّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ قَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ
الْأَنْبَاءُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِنَائِكَ وَجِبَةِ
اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَلَمْ قَالَ قَتَلْنَا قَاتِلًا أَوْ
قَتَلْتَهُ وَكَمِيعَتُهُ إِلَى الْمُتَأَفِّقِينَ فَقَالَ قَاتِلُ
اللَّهِ حَزَمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي
بِنَائِكَ وَجِبَةِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ يَسْأَلْكَ
الْحَصِينُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَحَدَ بَنِي سَالِمَةَ
وَعَمَاتٍ مِنْ مَوَاتِبِهِمْ مِنْ حَدِيثِ هَمْزٍ وَفَصْلَةٍ ۝

اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری آنکھ کی بصارت کمزور ہے اور میں اپنی قوم کو
غار پر چھانا ہوں برسات میں وادی، جو میرے اور ان کے درمیان حاصل ہے
بچنے لگتی ہے اور میرے لئے ان کی مسجد میں جانا اور ان میں غار پر چھنا
مکن نہیں رہتا اس لئے، یا رسول اللہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے
گھر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں آپ نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ
کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ انشاء اللہ میں جلد ہی ایسا
کروں گا۔ عتبہ بن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے ساتھ پاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہو گیا، تشریف لائے
اور آنحضرت نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے آپ کو اجازت دی،
آپ بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو گئے اور دریافت فرمایا کہ اپنے گھر میں
کس جگہ کو تم پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف
اشارہ کیا، آنحضرت وہاں کھڑے ہو گئے۔ اور (غار کے لئے) تکبیر کہی، ہم نے بھی
(آپ کے پیچھے) صف بنالی، آنحضرت نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر سلام پھیرا
اور ہم نے آنحضرت کو خزیر (حریرہ کی ایک قسم) کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے
بنایا مختار روک لیا گھر میں قبیلہ کے بہت سے افراد آکر جمع ہو گئے رجب
آنحضرت کی آمد کی انھیں اطلاع ہوئی ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ
ملک بن وحش (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ اس پر کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے
اللہ اور اس کے رسول سے اسے محبت نہیں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، یہ دیکھو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی محبوب نہیں
(لا الہ الا اللہ) اور اس سے ان کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے
اے صاحب نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے، بیان کیا کہ ہم
نے عرض کی (یا رسول اللہ) لیکن ہم ان کی توبہ اور ان کی خیر خواہی منافقین کے
کے ساتھ ہی دیکھتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا، لیکن اللہ نے دوزخ کی آگ کو
اس شخص پر حرام قرار دیا ہے جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہو اور اس سے اس کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہو۔ ابن شہاب نے
بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو بنی سالم سے، ایک فرد اور ان کے سردار تھے، محمود کی حدیث کے متعلق پوچھا تو
انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۲۴۱۱۔ پیئر اور حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیر رضی اللہ عنہا سے نکاح
کیا تو (دعوت ولیمہ میں) کھجور، پیئر اور گمی رکھا۔ اور عمرو بن ابی عمرو

بِأَبِي الْأَخْطَرِ وَقَالَ حَمِيمٌ مِمَّنْ أَتَى
بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيرَةٍ
فَأَتَى التَّمْرَ وَالْأَخْطَرَ الشَّمْنَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ

نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور، پنیر اور گھی کا) لمبیدہ بنایا تھا۔

أَبُو عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّبًا

۳۶۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَبَابًا وَأَقْطَاعًا وَلَبَنًا فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ عَلَى مَاؤِذِنِهِ فَلَوْ كُنَّا حَرَامًا لَمْ يُؤْضَعْ وَفَرَّبَ اللَّبَنَ وَأَخْلَى الْأَقْطَاعَ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّعِيرِ

۳۶۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَنْ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أَصُولَ النَّبِيِّ تَتَبَعُكُمَا فِي قَدْلِهِمَا فَتَمُتِلُ فِيهِ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا نَزَلَتْ فَهَاتَا فَنَرَبُّهُ الْبَنَاتُ وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَّقِي وَلَا تَقْبِلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ شَرُّهُمْ وَلَا ذَلِكَ

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّعِيرِ

۳۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَقَوَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ عَنْ يَحْيَى وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ قَامٍ قَدْ بَرَأَ فَكَانَ ثُمَّ صَلَّى وَكَمْ يَتَوَضَّأُ

فرمائی، پھر نماز پڑھی اور

۳۶۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میسرہ بنی خلد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ، پنیر اور دودھ پیش کیا تو گوہ آپ کے دسترخوان پر رکھی گئی اور اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر نہیں رکھی جاسکتی تھی، لیکن آپ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر اور یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن یحییٰ

۳۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی رہتی تھی، ہماری ایک بوڑھی خاتون تھیں، وہ پختہ درے کر اپنی ہانڈی میں پکائی تھیں اور کچھ جوئے انہیں میں ڈال دیتی تھیں ہم نماز پڑھ کر ان کی زیارت کو جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ پکوان رکھتی تھیں، جمعہ کے دن چوبیس بڑی خوشی اسی وجہ سے رہتی تھی، ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے تھے، حالانکہ اس میں چہرہ بی ہوتی تھی نہ چمکانا

۳۶۹۔ گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو پختی ہوئی ہانڈی سے نکالنا۔

۳۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا اور پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، آپ نے (نماز کے لئے نئی وضو نہیں کی، اور ایوب اور عاصم سے روایت ہے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پختی ہوئی ہانڈی میں سے ادھ کھی ہوئی نکالی اور تناول فرمائی پھر نماز پڑھی اور نئی وضو نہیں کی۔

۳۷۰۔ دست کی ہڈی کا گوشت کھانا۔

بَابُ الثَّلَاثِي وَالشَّعِيرِ

ا کے والد عمرو بن امیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر تناول فرما رہے تھے پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے گوشت اور وہ چھری جس سے گوشت کی بوٹی کاٹ رہے تھے، مال دی اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کی۔

۲۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔

۲۲۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعش نے، انھیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر مرغوب ہوا تو کھا لیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا۔

۲۲۶۸۔ جو میں چھوٹکا۔

۲۲۶۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا، کیا آپ حضرات جو کہ آئے کو چھانتے تھے؟ فرمایا کہ نہیں، بلکہ ہم اسے چھونک لیا کرتے تھے (جس سے بھونسی اڑ جاتی تھی)۔

۲۲۷۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔

۲۲۷۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھجور تقسیم کی اور ہر شخص کو سات کھجوریں عنایت فرمائیں ان میں سے ایک خراب تھی (اور سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی کیونکہ دیر تک چینی رہی۔

۲۲۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب

أَنِّي أَبَاكَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدَيْهِ قَدْ جِيَ إِلَى الْغُلُوعِ وَالْقَلْعَةِ وَلَيْسَ لِيَنَّ الْكَبِيَّ يَخْتَرُ بِهَا شَمَّ قَامَرَةً قَطَعَتْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَمَنْ أَيْ هُزَيْفَةُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطَعْنَا أَسْتَهَاءَ أَهْلَهُ وَإِنْ عَرَفْتَهُ تَوَكَّأْ

بَابُ النَّفْعِ فِي الشَّعِيرِ

۲۲۶۳ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ وَأَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي رَأْيِ مَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيِّ قَالَ لَوْ قُلْتُ كُنْتُمْ تَحْكُمُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفَعُهُ

بَابُ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا بِأَيَّامِهِ

۲۲۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَبِيلٍ عَنْ مَيْمَانَ الْجَزَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ أَفْخَاهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَةَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَةَ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ خَشْفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَقَامِي

۲۲۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

جَزِيحَةً شَأْنُكُمْ مِنْ إِنْجَائِي عَنْ تَيْسٍ مِنْ
سَعْدٍ قَالَ سَأُثْبِتُ سَابِعَ سَبْعَةِ مَعَةِ الثَّيِّبِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا هَاهُنَا إِلَّا وَتَأْتِي
الْعُبْلَةُ أَوِ الْعُبْلَةُ حَتَّى يَفْقَهُ أَخَذْنَا مَا تَقَعُ
الشَّيْءُ لَمْ أَصْبَحْتُ بِذَلِكَ أَسَدٍ تَعْرِفُ فِي غَى الْإِسْلَامِ
نَحْنُ إِذَا هَلْ سَعِي

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّعْنَعَ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبِيرِ ابْتِغَاةٍ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاجِلُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَبِيرٍ ابْتِغَاةٍ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّيْءَ قَلِيلٌ مِنْهُ قَالَ كُنَّا نَطْعِمُهُ وَنَنْفَعُهُ فَيُطِيرُ مَا هَارَا وَ مَا بَقِيَ فَيُنَادِي فَأَكَلْنَاهُ.

٣٤٤ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَعْبَرْتَا
مُرُومُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سَعِيدِ
الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ
بِقَوْمٍ بَيْنَ آيِدِيهِمْ شَاةٌ مُصَلِّيَةٌ فَدَعَاؤُهُ قَالِي
أَنْ يَا كُنْ قَالَتْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الدُّنْيَا دَلِمَ يَشْبَعُ مِنَ الْخُزْرِ الشَّعِيرِ

٣٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

یہ جو میر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل ان سے قیس نے اور ان سے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان سات آدمیوں میں سے ساتواں پایا (جنہوں نے اسلام سب سے پہلے قبول کیا تھا) اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لئے پیلو کی پتی کے سوا اور کچھ نہیں تھا غریب یہاں تک پہنچی ہوئی تھی کہ قضاہ حاجت میں براہِ بھی ہمارا بکریوں کی طرح کا آٹا تھا اور یہ بنو ششیر رائیگاں گئیں۔

الحمد للہ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں نے عرض کی: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو نبوت کے منصب پر فائز کیا اس وقت سے وفات تک آنحضور نے میدہ دیکھا بھی نہیں، میں نے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ حضرات کے پاس چھلتیاں تھیں؟ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کو نبوت پر فائز کیا اس وقت سے آپ کی وفات تک آنحضور نے چھلنی دیکھی بھی نہیں بیان کیا کہ میں نے پوچھا، آپ حضرات پھر بغیر چھنا ہوا جو کھانے کس طرح تھے فرمایا، فرمایا ہم اسے پس لیا کرتے تھے، پھر اسے چھونکتے تھے، جو کچھ اڑنا ہوتا اڑنا، اور جو باقی رہ جاتا اسے گوندھ لیتے (اور پکا کر) کھاتے تھے۔

۳۷۷۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، اے یحییٰ بن علیہ
نے خبر دی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری
نے اور ان سے ابو صیرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ آپ کچھ لوگوں کے پاس سے
گزرے جن کے سامنے بھی ہوئی بکری رکھی تھی، انہوں نے آپ کو کھانے پر
بلایا۔ لیکن آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس دن دینا سے رخصت ہو گئے، اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی اموگ
جو کر نہیں کھائی۔

۳۷۸ - ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ

۱۰۔ ان لوگوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کی یہ شکایت عمر رضی اللہ عنہ سے کی تھی کہ آپ کو غار اجمیٰ طرح پڑھنی نہیں آتی۔

مَعَاذَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَحَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِدَانٍ وَلَا سَكْرَةٍ وَلَا حَنْزَلَةٍ مُرَقَّقَةٍ ثَلَاثَ بَقَاعَاتٍ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى الشَّعِيرِ

۳۷۹ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ قَائِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبْنَأُ مَا خَلَّى قُبُصٍ

بَابُ الثَّلَاثِينَ

۳۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَهْلَهَا فَأَجْمَعُ لِذَلِكَ النَّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا فَأَخْبَرْتُهُنَّ بِمَرْمَرٍ مِنْ ثَلْبِينَةِ قَطْرِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ مَرَمْتُ قَرِينَةَ فَصَبَبْتُ الثَّلْبِينَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُنَّا مِنْهَا قَائِيًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الثَّلْبِينَةُ مُحِبَّةٌ يَقْدَرُ الْمَرِيضُ بِدُحْبٍ بِفَضْلِ الْحَرَنِ

بَابُ الثَّلَاثِينَ

۳۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ الْجُمَلِيِّ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدِيِّ أَنَّ أَبِي يُونُسَ الْأَشْعَرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْلٌ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْتَبَةٌ يَسْتَلِ عُمَرَانِ وَأَسِيَّةُ أُمِّ آدَ فَرَعَوِيَّةٌ وَفُضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

بن حشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (کڑی کی سینی) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹے پیالوں (متنوع کھانے) کھائے اور نہ کبھی چپاتی کھائی۔ میں نے قتادہ سے پوچھا، پھر وہ حضرت کس بنیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا کہ سفر (چھوٹے کے) دسترخوان پر!۔

۳۷۹ م سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی متواتر تین دن تک گھوں کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آنحضور کی وفات ہو گئی۔

۳۷۹-۳۸۰ تبیینہ۔

۳۸۰ م سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب کسی گھر میں کسی کی وفات ہو جاتی اور اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہوتیں اور پھر وہ چلی جاتیں، صرف گھروالے اور خاص خاص عورتیں وہ جاتیں تو آپ ہاندی میں تلبینہ (حریرہ کی ایک قسم جو دودھ سے بنایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتیں وہ پکایا جاتا۔ پھر خرید بنایا جاتا اور تلبینہ اس پر ڈالا جاتا، پھر المومنین فرماتیں کہ اسے کھاؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ اور اس کا غم دور کرتا ہے۔

۲۵۰- ثرید۔

۳۸۱ م سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حنفیہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرواحی نے، ان سے مرہ حمادی نے، ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل ہوئے۔ لیکن عورتوں میں مريم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہ، کی فضیلت تمام عورتوں پر

باب ۲۵۲ مَا حَانَ السَّلَفُ يَلْخَوُونَ فِي بَيْتِهِمْ
وَأَسْقَاهُ مِنْ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَقَالَتْ
عَائِشَةُ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٌ شَفَعًا

۲۵۲۔ سلف اپنے گھروں میں اور سفروں میں جس طرح کا کھانا اور
گوشت وغیرہ محفوظ رکھتے تھے اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے لئے (مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے وقت)
سفر (قوشہ وان) تیار کیا تھا۔

۳۸۶ حَدَّثَنِي خَلَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ
لِعَائِشَةَ أَنْتَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَكُمْ مَخْلُ
لَكُمْ مَخْلُومَ الْأَصْلَاحِ قُلْتُ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِذْ فِي
عَامِ جَاءَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُحْصِمَهُ الْغَوْرُ
الْفَقِيرُونَ إِنْ كُنَّا نَزَقُ الْكُرَاعَ قُنَّا كُلُّهُ
بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا أَطْرَقَكُمْ إِلَيْهِ
فَصَحَحْتُ قَالَتْ مَا شَبِعَ إِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ حُبِّ بَرٍّ مَادَّةٍ ثَلَاثَةَ حَتَّى لَبِغْتُ
بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ
بِهَذَا

۳۸۶۔ ہم سے خلد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے ان سے ان کے والد نے بیان
کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کو منع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا
کہ آنحضرت نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف ایک سال اس کا حکم دیا تھا جس سال
قحط پڑا تھا۔ آنحضرت نے پابانتار اس حکم کے ذریعہ کہ جو مال والے میں وہ
(گوشت محفوظ کرنے کے بجائے) محتاجوں کو کھلا دیں اور ہم بکری کے پائے
محفوظ رکھ لیتے تھے اور اسے پندرہ پندرہ دن بعد کھاتے تھے۔ آپ سے
پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کے لئے کیا مجبوری تھی؟ اس پر ہم المومنین ہنس
پڑیں اور فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے ساتھ گھوڑوں کی روٹی
تین دن تک تو اتار کبھی نہیں کھائی یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
سے جا ملے۔ اور ابن کثیر نے بیان کیا کہ میں سفیان نے خبر دی ان سے جابر بن
ابن عابس نے حدیث بیان کی یہی حدیث۔

۳۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ
لَهُ وَمَا هُوَ إِلَّا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيرَةَ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا
الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

۳۸۷۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مکہ معظمہ سے مدینہ کی م قربانی کا گوشت ہم نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ لاتے تھے۔ اس کی متابعت حضور
نے کی، ابن عیینہ کے واسطے اور ابن جریر نے بیان کیا کہ میں نے عطاء
سے پوچھا کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ
آگئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔

باب ۲۵۳ الحیس

۳۸۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى السُّلَيْبِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ سَمِيعَ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ

۲۵۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے
حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن عبد اللہ بن مطلب کے مولا عمرو بن ابی عمرو
نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَرَّ
 طَلْحَةَ النَّاسُ غَلَا مَا مِنْ غُلْمَانٍ كَحَمْدِ مُحَمَّدٍ مِنْ
 فَخْرٍ فِي ابْنِ طَلْحَةَ يَوْمَ قُنَيْ وَرَأَاهُ وَكَانَتْ
 أَخَذَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلْمًا
 قَرَلًا فَكَانَتْ أُمَّةً يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْهَرَمِ وَالْعُزْبِ
 وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَفَقْعَةِ الدِّمَنِ وَغَلَبَةِ
 الْيَتَامَى فَلَمَّا أَمَلْنَا أَهْلِي أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَهْلُ
 بِصِفَةِ بَنِي تَمِيمٍ قَدَحَاتِهَا فَكَانَتْ أَرَاخَ
 يُحَرِّقُ لَهَا وَرَأَاهُ بَعَاءُ أَوْ ذِي بَعَاءٍ ثُمَّ
 يُزِدُ قَهْرًا وَرَأَاهُ إِذَا كُنَّا بِالضُّهْبَاءِ مَنَعَهُ
 خَيْسًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أُرْسِلَنِي فَدَعَوْتُ رَجُلًا فَأَكَلُوا
 وَكَانَ ذَلِكَ بَنَاءً لَا يَهَانُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ
 أَحَدُ قَالَهُ هَذَا أَجَلٌ يُحْيِيْنَا وَتَحْبُهُ فَلَمَّا أَتَرَفَ
 عَلَى السَّيِّئَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُخَوِّمُ مَا بَيْنَ يَدَيْ
 مَا خَوِّمُ بِهِ إِنْ هَيْمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ
 فِي مَدَنِهِمْ وَصَاعِهِمْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے
 یہاں کئے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے چنانچہ
 ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پہاڑ سے پیچھے بٹھا کر لائے، میں آنکھوں
 کی، جب بھی آپ کہیں پڑاؤ کرتے، خدمت کرتا، میں سنا کرتا تھا کہ آنکھوں
 بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے،
 رنج سے، بجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ
 سے اور لوگوں کے غلبے سے (اس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس
 وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور
 صفیہ بنت حبیب رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں، آنکھوں نے انھیں پسند فرمایا
 تھا، میں دیکھتا تھا کہ آنکھوں نے ان کے لئے اپنی سواری پیچھے سے پردہ کیا
 اور پھر انھیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صبا میں پہنچے تو آنکھوں نے
 دسترخون پر جس رکھور، پنیر اور گھی وغیرہ کا لمبہ دے) بنایا پھر مجھے بھیجا اور میں
 لوگوں کو بلالایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھایا، یہی آنکھوں کی طرف سے صیغہ
 رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور
 جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس
 سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ میں
 اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا حرمت
 والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا ظہر بنایا تھا، اے اللہ، اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما، ان کے مد
 میں اور ان کے صارع میں۔

باب ۲۵۲ (۲۵۲) الْأَكْلُ فِي زَمَانِ الْمُقَضِّصِ

۲۵۲ حَدَّثَنَا أَبُو تَعْلِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ
 ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِجْلَاحَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ لَهُمْ عَالُو عَيْنَةَ حَدَّثَنِي
 مَا سَمِعْتُ قَسَاوَةَ مَجُوسِيٍّ قُلَمًا وَقَمَعَ الْقَدَمَ فِي يَدِهِ
 مَا مَالَ بِهِ وَقَالَ لَوْ لَا أَتَى نُهَيْشَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ
 وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَعَنِي
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا
 الْحَرِيرَ وَلَا السَّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الدَّهَبِ
 وَالْفِصَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا فَإِنَّهَا لَأَنْتَاهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

۲۵۲ - چاندی کے برتن میں کھانا۔
 ۲۵۹ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سیف بن ابی سلیمان
 نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ مجھ سے عبدالرحمان بن
 ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی، کہ یہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں موجود تھے آپ نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے آپ کو پانی رچاندی کے
 پیالے میں لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ آپ کے ہاتھ میں دیا تو آپ نے پیالہ
 کو اس پر پھینک کر مارا اور فرمایا اگر میں نے اسے بارہا اس سے منع کیا
 ہوتا (کہ چاندی سونے کے برتن میں مجھے کچھ نہ دیا کرو) آگے آپ یہ فرمایا پائنتے
 تھے کہ میں تو اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہے کہ ریشم و سیاہ پہننا اور نہ سونے چاندی کے برتن میں کچھ پو

وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ ۝

۱ اور نہ ان کے پلٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں ان کے لئے (کفار کے لئے) دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔
۲۵۵۔ کھانے کا ذکر۔

۳۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور انس ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے، اور اس مومن کی مثال (جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (بھول) جیسی ہے، جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے، لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے، اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرمان جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

۳۹۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے، جیسے تمام کھاؤں پر ثرید کی فضیلت۔

۳۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، انسان کو سونے اور کھانے سے روک دیتا ہے، پس جیسا کسی شخص کی ضرورت (سفر میں) منشا کے مطابق ہوگا، موبائے تو اسے جلد ہی گھر واپس آجانا چاہیے۔

۲۵۶۔ سالن۔

۳۹۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے زبیع نے، انہوں نے قاسم بن حمزہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریعت کے تین احکام والہ تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (ان کے مالکوں

بَابُ ۲۵۵ ذِكْرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابُو حُوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَمْثَرِجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الزَّيْتَانَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَالْمُنَافِقُ كَمَثَلِ الْخُطَلَاءِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا مُرٌّ ۝

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۝

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرُّ طَعْمُهُ مِنَ الْعَذَابِ يَمْتَنِعُ أَحَدَهُ كَمُؤْمَسَةٍ وَطَعَامُهُ فَإِذَا قُضِيَ نَهْمَتُهُ مِنْ قَبْلِهِ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ ۝

بَابُ ۲۵۶ الْأَدَمِ ۝

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَمِيعٍ أَنَّ سَمِيعَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيَّةٍ ثَلَاثُ سُلُكٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتَغْتَبِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ ۝

سے خرید کر آزاد کرنا چاہا تو ان کے مالکوں نے کہا کہ ولادہ کا تعلق ہم سے ہی قائم ہوگا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم یہ شرط لگا بھی لو جو بھی ولادہ اسی کے ساتھ قائم ہوگا جو آزاد کرے گا (شریعت کے حکم کے مطابق) بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئیں اور انھیں اختیار دیا گیا اگر وہ چاہیں تو اپنے شوہر کے ساتھ رہیں یا ان سے الگ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے چولہے پر باندھی پک رہی تھی۔ آنحضور نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کیا گیا۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کیا میں میں نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں پریم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہر ہے۔

۲۵۷ - بیٹھی چیز اور شہد -

۳۹۴ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے ان سے هشام نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی چیز اور شہد پندرہ کرتے تھے۔

فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَمَرَّ طَبِيبٌ لَكُمْ فَأَمَّا الْوَلَدُ لِمَنْ أَعْشَقَ قَالَ فَاعْتَقْتُ فَبِعِزَّتِي أَنْ تَقْرَأَ تَحْتَ أَرْجُلَيْهَا أَوْ تَنْفِي قَدَّ وَدَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَلَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّبِيِّ يَوْمَ تَقَوُّرٍ قَدَّ عَالِيًا لَعْدَاءُ فَأَتَى بِحَبْنٍ وَأَذْمَرُ مِنْ أَدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَكُمْ مَا قَالُوا ابْنِيَا رَسُولَ اللَّهِ طَلَعَتْ لَكُمْ تُصَدِّقِي بِهِ عَلَى بَرِيرَةٍ فَأَهْلَكَ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَ عَلَيْهَا وَهَلِيَّةُ لَنَا

نے گوشت (پکے ہوئے) نہیں دیکھا ہے؟ عرض کیا کہ دیکھا ہے، یا رسول اللہ، لیکن وہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا، انہوں نے میں پریم کے طور پر دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ان کے لئے وہ صدقہ ہے لیکن ہمارے لئے ہر ہے۔

بَابُ الْحَوَائِ وَالْقَسَلِ

۳۹۴ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ هَيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحَوَائِ وَالْقَسَلِ

۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَبِي الثَّوْدِي عَنْ ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنِ الثَّوْدِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِحَ بِلَبِّي عَيْنًا أَوْ أَكُلَ الْخُبْزَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فَلَا تَوَلَّاءُ وَلَا نَفَقَ بِلَبِّي بِالْحَصْبَاءِ وَاسْتَقَى الرَّحْلُ الْأَيَّةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ تَقْلِبُنِي فَيُطْعِمُنِي وَخَيَّرَ النَّاسَ بِلِسَانِي جَعَلْتُ بَنِي أَبِي طَالِبٍ يَتَعَلَّبُ بَنِي قُطَيْبٍ مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى أَنْ كَانَ لِي خُجْرٌ أَلَيْتَا الْعَلَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَذَنَّبْتُهَا فَلَمَّعُ مَا فِيهَا

کھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھلی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

۳۹۵ - ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بنی ابی الثدیہ کے نے خبر دی، انھیں ابن ابی ذؤب نے۔ انھیں مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا تھا۔ اس وقت میں روٹی نہیں کھاتا تھا، نہ ریشم پہنتا تھا، نہ فلاں اور نہ فلاں میری خدمت کرتے تھے (بھوک کی شدت کی وجہ سے، بعض اوقات) میں اپنے پیٹ پر کنکریاں لگالیتا تھا (تاکہ اس کی ٹھنڈ سے تسکین حاصل ہو) اور کبھی میں کسی سے کوئی آیت پڑھنے کے لئے کہتا حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی مقصد صرف یہ ہوتا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلا دے اور مسکینوں کے لئے سب سے بہترین شخص جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جہاں اپنے

کھر ساتھ لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا کھلا دیتے تھے کبھی تو ایسا ہوتا کہ کھلی کا ڈبہ نکال کر لاتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا ہوتا چاٹ لیتے تھے۔

باب ۲۵۸ الذبائہ

۳۹۶ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَوْلًى لَهُ خِيَا طَافًا فِي بَيْتِ عَمَاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا أُنْزِلَ أُحْبِبَهُ مُنْذَرًا آيَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

باب ۲۵۹ الرَّجُلُ يَتَخَلَّفُ الطَّعَامَ لَا يَتَوَدَّعُهُ

۳۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخَاوٌّ فَقَالَ احْتَمِلْ لِحَامًا مَا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَنَبَّعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذْنُتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرْكُهُ قَالَ بَلَى أَذْنُتُ لَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ سَفَّيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْنِ عَمِيلٍ يَقُولُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَاوَلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أَخْزَى ذَلِكَ يَتَاوَلُوا بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي ذَلِكَ الْمَائِدَةِ أَذْنُتُ لَهُ

باب ۲۶۰ مَنْ أَصَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامِهِ

أَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

۳۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيعٍ سَمِعَ النَّضَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۲۵۸۔ کدو۔

۳۹۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے انہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے ثمامہ۔ ابن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا، اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے، اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ حضور اکرم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ ۲۵۹۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے لئے مکلف کھانا تیار کرے۔

۳۹۷۔ ہم سے سفیان یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابو شعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا۔ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے اس غلام سے کہا کہ میری طرف سے کھانا تیار کر دو، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، چنانچہ وہ حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ بلا کر لائے۔ مدعو حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا کہ ہم پانچ افراد کی تم نے دعوت کی ہے یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہو گئے ہیں، اگر یہاں تو انھیں بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو منع کر دو ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے انھیں بھی اجازت دی۔ عمر بن یوسف نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو اپنے دسترخوان سے اٹھا کر کوئی چیز دیں۔ البتہ ایک ہی دسترخوان پر اس کے شرکا کا اس میں سے کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

۲۶۰۔ جس نے کسی شخص کی کھانے کی دعوت کی اور خود اپنے کام

میں لگ گیا۔

۳۹۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے نصر سے سنا، انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا آنحضور اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، وہ ایک پیالہ لائے، جس میں کھانا تھا۔ اور اچر کدو کے تھلے تھے، آنحضور کدو تلاش کرنے لگے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دیکھا تو کدو کے قلعے آپ کے سامنے جمع کر کے رکھنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پیالہ، آنحضور کے سامنے رکھنے کے بعد غلام اپنے کام میں لگ گئے آپ نے بیان کیا کہ اسی وقت سے میں کدو پسند کرنے لگا جب سے میں نے آنحضور کا یہ معاملہ دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے

۲۶۱۔ ثورہ۔

۳۹۹۔ ہم سے عبداللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک نے ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آنحضور کے لئے تیار کیا تھا میں بھی آنحضور کے ساتھ گیا۔ آنحضور کے سامنے جو کدو لی اور ثورہ پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آنحضور پیالے میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے تھے، اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا۔

۲۶۲۔ خشک کئے ہوئے گوشت کے ٹکڑے

۴۰۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ملک بن انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثورہ لایا گیا، اس میں کدو اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آنحضور اس میں سے کدو کے قلعے تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔

۴۰۱۔ ہم سے قیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن عابس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضور نے ایسا کبھی نہیں کیا، صرف اس سال یہ حکم دیا تھا، جس سال قطیف کو میرے لوگ فاتحے میں مبتلا تھے، مفسد یہ تھا کہ جو مال والے ہیں وہ محتاجوں کو کھلا دیں

كُنْتُ غَلَامًا أَهْتَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَلَامٍ لَهُ خِيَالٌ فَأَتَانِي بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ وَبَاءُ فَنَجَعَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ قَالُوا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ غَلَامٌ عَلَى عَتَلِهِ قَالَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَمَّا لِحَبِّ السُّبَّاءِ بَعْدَ هَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعْمَقُ مَا صَنَعَهُ

باب السُّبَّاءِ

۳۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خِيَالًا دَا عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَقَرَّبَ تُخْبِزُ شَعِيرٌ وَمَرَّقًا فِيهِ وَبَاءُ وَقَدْ بَدَأَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَمَّا لِحَبِّ السُّبَّاءِ بَعْدَ ذَلِكَ مِثْلِي

باب أَقْبَدِيهِ

۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا يَمْرُوقَةً فِيهَا دَبَّاءُ وَقَدْ بَدَأَ آيَةُ النَّبِيِّ يَتَّبِعُهُ السُّبَّاءُ يَأْكُلُهَا

۴۰۱ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا قَعَلَهُ الرَّاقِي فِي عَامِ جَاءِ النَّاسُ آمَا أَدَّ أَنْ يَطْعَمَهُ الْغَنَى الْفَقِيرُ فَإِنْ كُنَّا لَنَرَقُ الْكُفْرَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَمَا شَبَّهَ الْ

اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر لیتے تھے اور پندرہ پندرہ دن بعد (کھاتے تھے) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سالنی کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک متواتر نہیں کھائی۔

۲۶۳۔ جس نے ایک دسترخوان پر دسترخوان کی کوئی چیز اٹھا کر اپنے دوسرے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی (مصنف نے) کہا کہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر (ایک دسترخوان پر) ایک دوسرے کی طرف دسترخوان کے کھانے بڑھائے لیکن یہ جائز نہیں کہ (میزبان کی) اسازت کے بغیر ایک

دسترخوان سے دوسرے دسترخوان کی طرف کوئی چیز ٹھرائیں۔

۴۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تیار کیا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی حضور اکرم کے ساتھ اس دعوت میں گیا، انھوں نے آنحضور کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور خشک کیا ہوا گوشت تھا۔ پیش کیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم پیالہ میں چاروں طرف کدو تلاش کر رہے ہیں اسی دن سے میں بھی کدو پسند کرنے لگا، خاتمہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ پھر میں آنحضور کے ساتھ کدو کے قلعے (تلاش کر کے) اکٹھے کرنے لگا۔

۲۶۴۔ تازہ کھجور گلڑی کے ساتھ۔

۴۰۳۔ ہم سے عبد الغزنوی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور گلڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔

۲۶۵۔

مُصَدِّقٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبْرِيٍّ
مَا جُؤِمَ ثَلَاثًا

بَابُ (۲۶۳) مَنْ تَأَوَّلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى
صَاحِبِهِ عَلَى الْمَأْصِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ
ابْنُ مَيْمُونٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَأَوَّلَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا وَلَا يَتَأَوَّلَ مِنْ هَذِهِ الْمَأْصِدَةِ إِلَى
مَأْصِدَةٍ أُخْرَى

۴۰۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّا خِطَامُ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ فَهَذِهِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَتَرْتَبِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ
شَعِيرَةٍ مَرَّقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسُ
فَرَأَيْتُ الرَّسُولَ مِنَ حَوْلِ الْقُصْعَةِ فَلَمْ
أَرَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ يَوْمَئِذٍ
وَقَالَ ثَمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلَتْ
أَجْمَعُ الدُّبَّاءُ بَيْنَ
يَدَيْهِ

بَابُ (۲۶۴) الرُّطْبُ بِالتَّحْنَةِ

۴۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الرُّطْبَ بِالتَّحْنَةِ

بَابُ (۲۶۵)

۴۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن جریر نے اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں سات دن تک بھلاں رہا، آپ کی بیوی اور آپ کے خادم نے رات میں (جاگنے کی) باری مقرر کر رکھی تھی، رات کے ایک تہائی حصے میں ایک صاحب نماز پڑھتے رہے، پھر وہ دوسرے کو جگا دیتے، اور میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں ایک مرتبہ کھجور تقسیم کی اور مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ان میں ایک خرب تھی۔

۴۴۵۔ ہم سے مسدد بن صباح نے حدیث بیان کی، اس سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے، اس سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھجور تقسیم کی، پانچ مجھے غایت فرمائیں، چار تو اچھی کھجوریں تھیں اور ایک خراب تھی۔ خدا اب کھجور میرے دانتوں کے سب سے زیادہ سخت تھی۔

۴۴۶۔ تازہ کھجور اور خشک کھجور اور اللہ تعالیٰ کا انشاء و مریم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے ۶ ادا پنی طرف کھجور کی شاخ کو بلاؤ تو تم پچھتہ تر کھجوریں گریں گی، اور مسدد بن بوس نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، اس سے منصور بن صفیہ نے انے ان کی والدہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی اور ہم پانی اور کھجور ہی سے (اکثر دنوں میں) شکم سیر کرتے رہے۔

۴۴۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ربیع نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ایک یہودی کا تھا اور وہ مجھے قرض اس شرط پر دیا کہ تاحا کہ میرے کھجوریں کٹنے کے وقت لے لے گا جابر رضی اللہ عنہ کی ایک زمین بکرومہ کے راستہ میں تھی، ایک سال کھجور کے بارغ میں پھل نہیں آئے، پھل چنے جانے کا جب وقت آیا تو وہ یہودی میرے

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ تَصِفْتُ أَبَاهُ هُرَيْرَةً مِنْ عَمَلَاتِ هُوَ وَأُمُّرَاتُهُ وَخَادِمَتُهُ يَتَقَرَّبُونَ إِلَيْهِ أَثَلًا تَأْتِيهِ هَذَا لَمْ يُؤْتِ هَذَا وَتَمِيقُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَهْلِيهِ تَمْرًا فَأَصَابَ مِنْ سَبْعَةِ تَمَرَاتٍ أَحَدًا هُنَّ حَشَفَةٌ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ صَبَاحٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حَاتِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَ مِنِّي مِنْهُ خَمْسَ أَثَرَةٍ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ حَتَّى أَشَدَّ هُنَّ بِضُرِّي

۴۵۰۔ بِأَنَّكَ تَرَى إِلَيْكَ بِحُزْرٍ النَّفْلَةَ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ مِنْ مَلْبَجَيْنِيَا قَالَ مُسَدَّدٌ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيدَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ غَالِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَثَيْنِ التَّمْرَ وَالْمَاءَ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَرْبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَنْسَهُ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْرِفُنِي فِي تَسْرِيعِ إِلَى الْجَنَّةِ وَكَانَتْ لِي بِإِبْرَاهِيمَ الْأَسْرَافِي الْبَطْنِيِّ مَرْوَعَةٌ قَبْلَ سَنَتَيْنِ فَلَمَّا عَامًا فَجَاءَنِي إِلَيْهِ يَهُودِيٌّ عِنْدَ الْجَنَّةِ

لَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَعَمَلْتُ إِلَى قَابِلٍ قَبِيلِي
فَأَخْبَرَ بَنِي إِسْرَءِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَا فَضَائِبَ أَنْتُمْ تَنْظُرُونَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَا حَافِي
فِي زَيْلِي فَعَمَلْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودِي
يَقُولُ أَبَا الْقَاسِمِ أَنْظِرْهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَطَافًا فِي النَّهْلِ ثُمَّ جَاءَهُ
فَعَلَّمَهُ قَابِلٌ فَعَمِلَتْ فِجْمَتْ بِقَلِيلٍ مِنْ طَبَقٍ قَوْصَعُهُ
بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ
ثُمَّ قَالَ آيَنَ عَرِيضُكَ يَا حَبَابِرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِرْشُ
فِي فِيهِ فَقَرَضْتُهُ فَدَخَلَ قَرَقُدَةً ثُمَّ اسْتَنْقَضَ
فِجْمَتَهُ بِقَبْضَتِهِ الْآخَرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَعَلَّمَهُ
الْيَهُودِي قَابِلٌ عَلَيْهِ قَطَافٌ فِي الزُّطَابِ فِي النَّهْلِ الثَّانِيَةِ
ثُمَّ قَالَ يَا حَبَابِرَ جِدْ وَأَفْضُ قَوْتُكَ فِي الْخَدِّ وَفِي الْخَدِّ
مِنْهَا مَا قَصَيْتُهُ وَقَصَلْتُ مِنْهُ وَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ
أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَرُوشٌ وَعَرِيضٌ يَتَأَذَّنُ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مَسْرُوحٌ شَابٌ قَامَ يَعْزُشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ
ذَلِكَ يُقَالُ مَسْرُوحٌ شَابٌ أَيْنِيَّتُهَا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
مَقْنِيذًا ثُمَّ قَالَ فَجَبَلِي لَيْسَ فِيهِ
شَيْءٌ

پاس آیا، لیکن میں نے تو باغ سے کچھ بھی نہیں توڑا تھا، اس لئے میں آٹھ
سال کے لئے جہلت مانگنے لگا، لیکن اس نے جہلت دینے سے انکار کیا
اس کی خبر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہ سے
فرمایا کہ چلو، یہودی سے جاہر کے لئے ہم جہلت مانگیں گے۔ سب حضرت میرے
پاس میرے باغ میں تشریف لائے، آنحضور اس یہودی سے گفتگو فرماتے
سہے لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ ابوالقاسم، میں جہلت نہیں دے سکتا۔ جب آنحضور
نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور کھجور کے باغ میں چاروں طرف پھرے
پھر تشریف لائے اور اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اب بھی انکار کیا، پھر میں
کھڑا ہوا، اور تھوڑی سی تازہ کھجور لاکر آنحضور کے سامنے رکھی، آنحضور نے
تناول فرمایا، پھر فرمایا، جاہر، نہ باری چھوڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ
کو بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں میرے لئے کچھ بچھا دو، میں نے بچھا دیا تو
آپ داخل ہوئے اور آرام فرمایا، پھر بیدار ہوئے تو میں ایک مٹھی اور کچھ
لا آیا، آنحضور نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور
یہودی سے گفتگو فرمائی، اس نے اب بھی انکار کیا، آنحضور دوبارہ باغ
میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا، جاہر، اب پھل توڑو اور قرض ادا کر دو۔
آنحضور کھجوروں کے توڑے جانے کی جگہ کھڑے ہو گئے اور میں نے باغ میں
سے اتنی کھجوریں توڑیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کھجوریں
بچ بھی گئیں پھر میں وہاں سے نکلا اور حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ
خوشخبری سنائی تو آنحضور نے فرمایا، میں گوہری دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول
ہوں۔ عروش اور عریض، عمارت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ معروشات سے مراد انگور وغیرہ کی ٹٹیاں ہیں، بولتے ہیں عروشا
یعنی اس کی عمارت محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ابو جعفر نے بیان
کیا ان سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا کہ (حدیث میں) غلام مجھے اعراب کی قیود کے ساتھ حضورؐ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ فحلی میں
کوئی شک نہیں ہے۔

باب ۲۶۷ اکل البخار

۲۶۷۔ کھجور کے درخت کا گوند کھانا۔

۲۶۸۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے

والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
عجابہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَلَّغْتُ
نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ

کے درخت کو گوند لایا گیا، آنحضور نے فرمایا، بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے میں نے خیال کیا کہ آنحضور کا اشارہ کھجور کی درخت کی طرف ہے، میں نے سوچا کہ کہدوں کہ وہ درخت کھجور کا ہوتا ہے، یا رسول اللہ، لیکن پھر جو میں نے مرکز دیکھا تو مجلس میں میسرے علاوہ نوافراد اور بچے اور میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا اس لئے میں خاموش رہا، پھر آنحضور نے فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔

۲۶۸۔ عمدہ قسم کی کھجور۔

۴۰۸۔ ۴۰۸ھ سے جمعہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسروان نے حدیث بیان کی، انھیں بشام بن ہاشم نے خبہ دی انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن صبح کے وقت (مدینہ کی) سات کھجوریں کھالیں اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ عیادو۔

۲۶۹۔ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا۔

۴۰۹۔ ۴۰۹ھ سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن جحیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جب آپ حجاز کے خلیفہ تھے) ایک سال قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیار نقد کے بجائے (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کھجور کھاتے ہوئے تو فرماتے کہ دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۲۷۰۔ گلڑی۔

۴۱۰۔ ۴۱۰ھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کو گلڑی کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا۔

۲۷۱۔ کھجور کے درخت کی برکت۔

إِذَا أَتَى بَعْثًا نَهَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكْتُهُ كَبَرَكْتَ الْمُسْلِمَ فَكُنْتُ أَنَّهُ يُنْفَى النَّهْلُ فَأَمَرْتُ أَنْ أَقُولَ بِحَيِّ النَّهْلُ فَإِنَّمَا سَوَّلَ اللَّهُ لِمَا لَمْ أَتَفَتَّ فَإِنَّا عَاشِرُ مَشْرِقِ آتَا أَمْرَهُمْ فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيِّ النَّهْلُ.

باب ۲۶۸ العجوة.

۴۰۸ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَزْزَانٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجَوَاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا يَحُزُّهُ.

باب ۲۶۹ الثمران في التمر.

۴۰۹ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامَرُ سَنَةِ مَقَرِ ابْنِ الرَّبِيعِ مَرَرْنَا قَوْمًا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمْزُجُهَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تَقْلَبُوا أَقْيَاقَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّ عَنِ الثَّمَرَانِ لَمْ يَقُولْ إِلَّا أَنِّي سَأَلْتُ الرَّجُلَ أَحْسَنُ قَالَ شُعْبَةُ إِلَّا ذُنُوبِي مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے پھر فرمایا اس صورت کے جب اس طرح کھانے والا شخص اپنے ساتھی سے (جو کھانے میں شریک ہے) اس کی اجازت لے لے۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اجازت والا حصہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۰ الثمراء.

۴۱۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الزُّطْبَ بِالْعِثَاءِ.

باب ۲۷۱ بركة النخل.

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِمَّنِ الشَّجِيرُ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ
باب ۲۱ جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ أَوْ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلَّ الْوَلَدِ بِالْقِتَاءِ
باب ۲۲ مَنِ اخْتَلَعَ الْغِنَاءَ عَشْرَةَ نَحْوًا وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّعَامِ عَشْرَةَ عَشْرَةً

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُعْتَمِدٍ عَنْ أَنَسٍ وَ عَنْ سَنَانٍ ابْنِ أَبِي سَبِيحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمُّ عِمْدَةَ ابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ شَعِيرَ بَرَجَشْتُهُ وَجَعَلَتْهُ مِنْهُ حَلِيقَةً وَعَصْرَةً عَمَكَ عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ قَدْ مَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فَمِثْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِيَ فَنَزَلِمُ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ مَسْنُونٌ أَمْ سُلَيْمٍ قَدْ خَلَّ قَبِيضِي بِهِ وَقَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ قَدْ خَلُّوا فَأَخْلَوْا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ قَدْ خَلُّوا فَأَخْلَوْا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةَ حَتَّى عَمَدَ اثْنَيْ عَشَرَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ
اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

۴۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، درختوں میں ایک مثل مسلمان کے ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے۔
۴۱۲۔ ایک وقت میں دو طرح کے پھل وغیرہ یادو کھانے جمع کرنا۔

۴۱۲۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے دیکھا ہے۔

۴۱۳۔ جس نے مہانوں کو دس دس کی تعداد میں اندر بلایا۔ اور دس دس افراد کو کھانے پر بٹایا۔

۴۱۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد ابو عثمان نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور (اس کی روایت حماد نے) ہشام سے بھی کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، اور سنان ابو ربیعہ سے (بھی کی) اور انسے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مجویا اور اسے پیس کر اس کا خلیفہ (آٹے کو دودھ میں چھینک کر پکاتے میں) پکایا۔ اور ان کے پاس جو گھی کا ڈبہ تھا، اس میں اس پر سے گھی نچوڑا، پھر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ربلانے کے لئے بھیجا میں آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کو کھانا تناول فرمانے کے لئے بلایا، آنحضور نے دریافت فرمایا، اور وہ لوگ بھی جو میرے ساتھ ہیں، چنانچہ میں واپس آیا اور کہا کہ آنحضور کو فرماتے ہیں کہ جو میرے ساتھ موجود ہیں وہ بھی اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ، وہ تو ایک چیز ہے جو ام سلیم نے آپ کے لئے پکائی ہے۔ آنحضور تشریف لائے اور کھانا آپ کے پاس لایا گیا، آنحضور نے فرمایا کہ دس افراد کو میرے پاس اندر بلاو، چنانچہ دس صحابہ داخل ہوئے اور کھانا شکم پر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا۔ دس افراد کو میرے پاس اور بلاو یہ دس حضرات بھی اندر تشریف

لائے اور شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر فرمایا، اور دس آدمیوں کو بلاؤ۔ اس طرح انہوں نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد آنحضور نے تناول فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے تو میں دیکھنے لگا کہ کھانے میں سے کچھ بھی ہوا ہے۔

باب ۲۴۴ مَا بَكَرَ فِي الثَّوْمِ وَقَالَ يَقُولُ
فِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۴۴۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنس کے بارے میں کچھ کہتے نہیں سنا البتہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص (ہنس) کھائے (اور منہ میں اس کی بدبو ہو) تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاف نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہنس یا پیاز کھا لی ہو وہ اسے مسجد سے دور رہے۔

۲۴۵۔ کہاٹ۔ اور وہ پیلو کا درخت ہے۔

۴۴۶۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابی وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مر الظهران پر تھے، ہم پہلو توڑ رہے تھے (کھانے کے لئے) آنحضور نے فرمایا کہ جو خوب کالہ ہو وہ توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ ہاں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں گنہگار جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

۲۴۶۔ کھانے کے بعد کھانا کرنا۔

۴۴۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انھوں نے بشیر بن یسار سے سنا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عطاف نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے ہنس یا پیاز کھا لی ہو وہ اسے مسجد سے دور رہے۔

التَّغْنَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أُنِيَ إِلَّا بِسُوقٍ فَأَكَلْنَا مَعَهُ إِلَى الْمَلَاةِ ثُمَّ مَضَ وَمَضْمَضْنَا قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بَشِيرًا يَقُولُ لِحَدَّثَنَا سُؤِيدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالنَّضْبَاءِ قَالَ يَحْيَى دَعَا لِبَطْعَامٍ فَمَا أُنِيَ إِلَّا بِسُوقٍ فَلَمَّا كُنَّا دَعَا لِبَطْعَامٍ ثُمَّ دَعَا لِبَطْعَامٍ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ مَضَ إِلَى الْمَغْرِبِ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ وَقَالَ سَفِيَانٌ كَانَ كَلَامُهُ مِنْ يَحْيَى

باب (۲) لَقِيَ الْأَصَابِعَ وَمَعَهَا قَبْلُ

أَنْ تَسْمَعَ بِالنَّضْبِ

۴۱۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ عُمَرَ بْنِ وَثَّانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمًّا فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا

باب (۳) الْبُزْدِيلُ

۴۱۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَلْبِجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَعِيذِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْبُزْدِيلِ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا نَرَاهُ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدَ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا خَضَعُ وَجَدْنَا لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَاقِلٌ إِلَّا أَكْفَانًا مَوَاعِدًا وَأَقْدَامًا ثُمَّ لُصِّي وَلَا تَوَضُّأً

باب (۴) مَا يَقُولُ إِذَا أَكْرَمَتْهُ لِعَائِمِهِ

سوید بن نعمان نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر روانہ ہوئے، جب ہم مقام نضباء پر پہنچے تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، کھانے میں ستوکے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی، پھر ہم نے کھانا کھایا، اور آنحضرت کی کر کے ناز کے لئے کھڑے ہو گئے، ہم نے بھی کھانے کی بھیجی، نے بیان کیا کہ میں نے بشر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے سوید سے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام نضباء پر پہنچے بھیجی نے کہا کہ یہ مگر خیبر سے ایک منزل کی مسافت پر ہے، تو آنحضرت نے کھانا طلب فرمایا، لیکن تنوک کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی۔ ہم نے اسے آنحضرت کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور کھانے کی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھانے کی۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی ناز پڑھائی اور نئی وضو نہیں کی، اور سفیان نے فرمایا، گویا کہ یہ حدیث براہ راست یحییٰ سے سن رہے ہو

۲۰۷۔ رومال سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو پھانٹنا۔

۴۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو ہاتھ پانٹنے یا کسی کو پھانٹنے سے پہلے ہاتھ نہ پونچھے۔

۲۰۸۔ رومال۔

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد

بن قلیج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن الحرث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ سعید بن الحرث نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز کے (کھانے کے بعد) ہونگ پر رکھی ہو، وضو کے متعلق پوچھا کہ کیا ایسی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح کا کھانا (جو پکا ہوا ہوتا) بہت کم میسر آتا تھا، اور اگر میسر بھی آجاتا تھا تو سوا ہلکی ہتھیلیوں بازوؤں اور پاؤں کے کوئی رومال نہیں ہوتا تھا۔ رومال انہیں عشاء سے اپنے ہاتھ صاف کر کے ناز پڑھ لیتے تھے اور وضو اگر پہلے سے ہوتی نہیں کہتے تھے۔

۲۰۹۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کہنا چاہیے

۴۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا لِهَيْبَتِ مَبَاءِ كَأَنَّهُ غَيْرُ مَكْنِيٍّ وَلَا مَوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَفْعٍ عَنْهُ رَبَّنَا ۝

۴۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا أَمْرًا وَآتَا غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مَعْقُوبٍ وَقَالَ مَرَّةً لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْنِيٍّ وَلَا مَوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَفْعٍ رَبَّنَا ۝

۴۲۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب کھانا اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لئے، بہت زیادہ طیب، مبارک، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے اور یہ ہمیشہ کے لئے رخصت نہیں کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!۔

۴۲۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے، اور ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب آنحضور اپنا دسترخوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہماری کفایت کی اور ہمیں سیراب کیا، ہم اس کھانے کا حق پوری طرح ادا نہ کر سکے ورنہ ہم اس کی نعمت کے منکر نہیں ہیں اور ایک مرتبہ فرمایا: ترے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اسے ہمارے رب! اس کا ہم حق ادا نہیں کر سکے، اور نہ یہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا گیا ہے (یہ اس لئے کہا تاکہ) اس سے بے نیازی کا خیال نہ ہو اسے ہمارے رب!۔

۲۸۰۔ خادم کے ساتھ کھانا۔

۴۲۲۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، آپ زیادہ کے صاحبزادے ہیں، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کسی شخص کا خادم (غلانم، خدمت گزار) اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیار کی مشقیں بڑاشت کی ہیں۔

۲۸۱۔ شکر گزار کھانے والا صابر روزہ دار کی طرح ہے، اس باب

میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۲۸۲۔ کسی شخص کی کھانے کی دعوت ہو (اور دوسرا شخص بھی اس

بَابُ الْإِهْتِمَالِ مَعَ الْخَادِمِ ۝
۴۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَوَاتِنٍ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ خَادِمًا بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يَجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُتَوَلَّهِ أَكَلَةً أَوْ أَكَلَتَيْنِ أَوْ لَقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيُّ حَرْكِهِ وَوَلَّاجُهُ ۝

بَابُ الطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِثْلُ الصَّائِمِ
الطَّاعِمِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُو إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ ۝

هَذَا مَعِي وَقَالَ اَنْسُ إِذَا اخَلَّتْ عَلَى مُسْلِمٍ
كَأَيِّتِهِمْ فَعَلَّ مِنْ كَلَامِهِ وَاشْرَبَ مِنْ
شَرَابِهِ .

کے ساتھ ہو جائے تو اجازت لینے کے لئے وہ کہے کہ یہ بھی میرے
ساتھ آگئے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تم کسی ایسے
مسلمان ایسے مسلمان کے یہاں جاؤ جو اپنے دین و مال میں متمہم نہ
ہو تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ
الْعَمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي النَّبِيَّ
شُعَيْبَ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ مُخْلَمٌ قَاتِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ
تَعَرَّفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ
وَمُسْلِمٌ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ الْأَخِيصِ فَقَالَ اضْنَمْ
بِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لَعَلِّي أَذْهَبُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسُ خَمْسَةِ فَمَضَعَهُ
لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَذَعَا فَنَبَّهَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا
يَجْعَلُنَا قَاتِلِينَ شَكَّتَ لَهُ أَذْنُتُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرْكُتَهُ
قَالَ لَا بَلْ أَذْنُتُ لَهُ .

۴۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن اسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو
امامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعلمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق
نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ جماعت انصار کے ایک صحابی تھے،
ابوشعیب کے نام سے مشہور تھے، ان کے پاس ایک غلام تھا جو گوشت
بیچا کرتا تھا وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہونے تو
آنحضور اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے، انہوں نے آنحضور
کے چہرہ مبارک سے فاقہ کا اندازہ لگا لیا۔ چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش
غلام کے پاس گئے اور کہا کہ میرے بے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، میں
حضور اکرم کو چار دوسرے افراد کے ساتھ مدعو کروں گا۔ غلام نے کھانا
تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشعیب رضی اللہ عنہ آنحضور کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی، ان حضرات کے ساتھ ایک اور صاحب
بھی چلنے لگے تو آنحضور نے فرمایا، ابوشعیب، یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ

ہو گئے ہیں، اگر تم پا ہو تو انہیں بھی اجازت دے دو، اور اگر پا ہو چھوڑ دو، انہوں نے عرض کی، نہیں بلکہ میں انہیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ ۲۸۳ إِذَا خَضَعَ الْعِشَاءُ فَلَا يَجْعَلُ

۲۸۳۔ جب شام کا کھانا حاضر ہو تو مغرب کی ناز کے لئے جلدی
نکریے۔

عَنْ عِشَاءٍ .
۴۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ لَلنَّبِيِّ ﷺ نِسَاءٌ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ
أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِهِ قِدْحًا إِلَى الْقَلَاةِ قَالَقَا
وَالسَّكِينِ الَّتِي كَانَ يَحْتَرِبُهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۴۲۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی
انہیں زہری نے اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی
انہیں ان کے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے دیکھا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بکری کے شے کا گوشت
کاٹ کاٹ کر (تناول فرما رہے تھے) پھر آپ کو ناز کے لئے بلایا گیا تو
آپ نے گوشت اور پھری، جس سے آپ کاٹ رہے تھے، چھوڑ کر کھڑے
ہو گئے اور ناز پڑھی، اور اس ناز کے لئے نئی وضو نہیں کی۔

۴۲۵ حَدَّثَنَا مَتَّى بْنُ أَبِي هَدَّادٍ حَدَّثَنَا هَبِيبُ

۴۲۵۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وصیب نے حدیث

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ وَاقْبَمَتِ الظُّلُمُ
فَابْدَعُوا بِالْعِشَاءِ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ تَقْسِي
مُسَوَّوَةً وَهِيَ تُسَمَّى قِرَاعَةً الْكُمَامِ

۴۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْبَمَتِ الظُّلُمُ
وَحَقَرَتِ الْعِشَاءُ فَابْدَعُوا إِنَّمَا الْعِشَاءُ قَالَ وَهَيْبُ
بَنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا دُمِغَ الْعِشَاءُ

بِأَيُّوبَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا الْمِعْشَرُ
فَانْتَشَرُوا

۴۲۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْأَعْلَامَ قَالَ أَنَا عَلِمْتُ النَّاسَ بِالْعِجَابِ
كَانَ أَبِي بَنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَهْبَعُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا بِرَيْتَبِ ابْنَتِهِ
جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا
النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ إِنْتِقَاعِ الْكُفَّارِ فَبَجَلَسَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالُ
بَعْدَ مَا تَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشِيَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ
بَابَ حُبَيْرٍ عَائِشَةَ ثُمَّ لَمَّا أَنْتَهَوْا حَرَجُوا فَرَجَعَتْ
مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَتْ وَرَجَعَتْ
مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ الْعُجْرَةِ عَائِشَةَ
فَرَجَعَتْ وَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ تَامُوا فَفَرَضَ

بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا کھانا
رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پیٹے کھانا کھاؤ، اور ایوب سے تو
ہے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مطابق، اور ایوب سے روایت ہے۔
ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کھانا کھایا اور اس
وقت آپ کی قرأت سن رہے تھے۔

۴۲۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب
نماز کھڑی ہو چکے اور رات کا کھانا بھی سنے ہو تو کھانا کھاؤ۔ وحیب اور
یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے کہ جب رات کا کھانا
رکھا جا چکے۔

۴۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پھر صحت کھانا کھا چکو تو وہاں سے
اٹھ جاؤ۔

۴۲۷۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب
بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان
سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ میں پردہ کے کمر کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے، زینب بنت جحش
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا موقعہ تھا، آنحضرت
نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا، دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم نے لوگوں
کی کھانے کی دعوت کی تھی، آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے، اور آپ کے ساتھ بعض
اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت تک دوسرے لوگ رکھانے سے
فارغ ہو کر (جا چکے تھے آخر آنحضرت بھی کھڑے ہو گئے اور بیٹے رہے، میں
بھی آپ کے ساتھ پہلے آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے، پھر
آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کر
رہے تھے) جا چکے ہوں گے (اس لئے واپس تشریف لائے) میں بھی آپ
کے ساتھ واپس آیا لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے تھے، آپ پھر واپس

آگئے میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہ کے مجرم پر پہنچے۔ پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جاچکے تھے، اس کے بعد آنحضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العقیقہ

عقیقہ

۲۸۵۔ اگر مولود کے عقیقہ کا ارادہ نہ ہو تو پیدائش کے دن

ہی اس کا نام رکھنا اور اس کی تحنیک۔

۲۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضور نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے اسے چٹایا (تحنیک) اور اس کے لئے برکت کی دعا کی

پھر مجھے دے دیا۔ یہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

۲۲۹۔ مجھ سے سعد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ (نومولود) لایا گیا تاکہ آپ اس کی تحنیک کر دیں کھجور کا ٹکڑا اپنے دہان مبارک میں نرم کر کے بچہ کو چٹا دیں اس بچہ نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آنحضور نے اس (جگہ) کو جہاں بچہ نے پیشاب

کیا تھا (پانی سے دھویا۔

۲۳۰۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسابنت ابو بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں آپ کے پیٹ میں تھے، آپ نے بیان کیا کہ پھر میں (جب ہجرت کے ارادہ سے) نکلی تو زمانہ ولادت قریب تھا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر پہلی منزل قبا میں کی، اور یہیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر آنحضور نے کھجور طلب فرمائی اور

بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ عِنْدَ مَا يُولَدُ لِمَنْ

لَمْ يَعْقُ عَنْهُ وَتَحْنِيكِه

۲۲۸ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو

إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي عَلَاءٌ مَا كُنْتُ بِهَ الْيَقِي

عَنَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمَاجُ إِزَاهِيْمَ فَحَنَّاكَهُ

بَتَمَرَةٍ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ

أَكْبَرُ وَلِيَّ أَبِي مُوسَى

۲۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يَعْتِقُهُ فَبَالَ

عَلَيْهِ فَأَتَمَّتْهُ الْمَاءُ

۲۳۰ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ

بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حُمِلَتْ بِعَبْدِ

اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجَتْ وَأَنَا مَتَمِّمٌ

فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوُلِدْتُ فَبَاءَ فَوُلِدْتُ بِقَبَاءِ

ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَوَضَعَهُ فِي حُجْرٍ ثُمَّ دَعَا بِتَمَرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ

تَقَلَّبَ فِي يَدَيْهِ وَكَانَ أَقَلَّ شَيْءٍ دَخَلَ بِجَوْفِهِ رِيْقٌ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ
بِالنَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَزَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَقْلُ
مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرِحَ بِهِ
شَدِيدًا لَا تَهْمُ قِيلَ لَهُمْ أَنَّ الْيَهُودَ كَذَبُوا
فَلَا يُؤَدُّكُمْ

۴۳۱ حَدَّثَنَا مُطَرِّبُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كَانَ ابْنُ لَاحِيٍّ طَلْعَةً يَسْتَحْيِي فَخَرَجَ أَبُو
طَلْعَةَ فَتَقَبَّضَ الْقَبِيضَى فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْعَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اسْكَنَ مَا كَانَ
تَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الشَّأْوُ فَتَعَشَّى ثُمَّ آمَابَ مِنْهَا فَلَبَّاهُ
فَدَعَرَتْ قَالَتْ وَابِرَ الْقَبِيضَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْعَةَ أَتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَضْتُ
الْيَتِيمَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا قَوْلَهُ
عَلَا مَا قَالَ لِي أَبُو طَلْعَةَ اخْطِطِيهِ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ الْيَتِيمُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأُثِرَتْ سَلَكُ مَعَهُ بِمَسْرَاجٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْعَهُ شَيْءًا فَالْوَأْنَعَمْ
فَمَرَرْتُ فَأَخَذَهَا الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَقَعَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ يَدِهِ وَجَعَلَهَا فِي فِي الْقَبِيضِ
وَحَنَّكَ بِهِ وَشَمَّاهُ عَبْدُ اللَّهِ

کجھریں میں آنحضور نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۴۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ
بِإِسْنَادٍ صَالِحٍ

بَابُ إِطَاةِ الْأَدَى عَنِ الْقَبِيضِ فِي

اسے چبایا اور بچہ کے منہ میں اپنا تنوک ڈال دیا چنانچہ پہلی بیز جو
بچہ کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا تنوک تھا۔ پھر آپ نے کجھرے
تحنیک کی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو
اسلام میں راجحہ کے بعد مدینہ منورہ میں پیدا ہوا صحابہ اس سے بہت
خوش ہوئے کیونکہ یہ انوار پھیلائی جا رہی تھی کہ یہودیوں نے تم (مسلمانوں)
پر جادو کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہارے یہاں کوئی بچہ نہیں پیدا ہوگا۔

۴۳۱۔ ہم سے مطرب بن الفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن عثمان نے خبر دی، انھیں انس بن
سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو
طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے
ہوئے تھے کہ بچہ کا انتقال ہو گیا، جب (تھکے ماندے) واپس آئے تو پوچھا
کہ بچہ کیسا ہے (آپ کی بیوی) اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ پہلے سے زیادہ
سکون کے ساتھ ہے، پھر انہوں نے آپ کے سامنے رات کا کھانا رکھا اور
ابو طلحہ نے کھانا تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری
کی، پھر جب فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بچہ کو دفن کر دو۔ صبح ہوئی تو
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی، آنحضور نے دریافت فرمایا تم نے رات بستی
بھی کی تھی؟ انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، آنحضور نے دعا کی کہ اے اللہ
ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ان کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو جھ سے
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے حفاظت کے ساتھ آنحضور کی خدمت
میں لے جاؤ۔ چنانچہ بچہ آنحضور کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ
عنہا نے بچہ کے ساتھ کچھ کجھریں بھیجیں، آنحضور نے بچہ کو لیا اور دیانت
فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے، لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں،

کجھریں میں آنحضور نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں رکھ دیا اور اس سے بچہ کی تحنیک کی اور اس

۴۳۲۔ محمد بن ثنی، ابی ابی عدی، ابن عون، محمد بن
انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو بیان
کیا ہے۔

۴۳۲۔ عقیقہ میں بچہ سے گندگی کو دور کرنا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهَشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَدٌ عَنْ عَاصِمٍ وَهَشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الزُّبَايْرِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ النَّضْبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ كَوَلُهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَزِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ النَّضْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيْقَةُ فَأَهْرَ يَقْوَاعُهُ ذَمًّا وَآمِيطُهَا عَنْهُ الْكَذْبُ؛

۴۳۳۔ ہم سے ابو الثعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے اور حجاج نے بیان کیا، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ایوب، قتادہ، ہشام اور حبیب نے خبر دی انھیں ابن سیرین نے اور انھیں سلمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور سے زیادہ افراد نے بیان کیا، ان سے عاصم اور ہشام نے ان سے حفصہ بنت سیرین نے، ان سے زبایہ نے، ان سے سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کی روایت یزید بن ابراہیم نے کی، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنا قول (غیر مدفوع) اور اصبح نے بیان کیا کہ مجھے ابن وحب نے خبر دی، انھیں جریر بن حازم نے، انھیں ایوب سختیانی نے، انھیں محمد بن سیرین نے کہ ہم سے سلمان بن عامر النضبی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے، اس لئے اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس کی گندگی کو دور کرو۔

۴۳۴۔ فَجَّهَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ أَسَالَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ؛

۴۳۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے قریش بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن شہید نے بیان کیا کہ مجھے ابن سیرین نے حکم دیا کہ میں حضرت حسن بصری سے پوچھوں کہ انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے۔

۲۸۷ - فرع۔

۴۳۵۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلام میں) فرع اور عتیرہ نہیں ہیں " فرع "

بَابُ الْفَرْعِ
۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرْعُ أَقْلُ النَّسَائِمِ

حَاوُوا يَدِيَّكُمْ، لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ (اور انہی کے) سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے جسے (جاہلیت میں) لوگ اپنے بچوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کیا جاتا تھا)۔

۲۸۸۔ عتیرہ

۴۳۶ھ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے ہم سے سعید بن مسیب کے واسطے سے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرع اور عتیرہ کی، کوئی اصل (اسلام میں) نہیں ہے۔ بیان کیا کہ "فرع" سب سے پہلے بچہ کو کہتے تھے۔ جو ان کے یہاں (اور انہی کا) پیدا ہوتا تھا اسے وہ اپنے بچوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ اور "عتیرہ" کو رجب میں (ذبح کرتے تھے)۔

باب العتیرۃ

۴۳۶ھ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعٌ وَلَا عَتِيرَةٌ قَالَ وَالفَرَعُ أَقْلٌ نَسَاءٌ كَانَ يُنْتَجَبُ لَهُمْ كَاوًا يَدِيَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَالعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ

الْحَمْدُ لِلَّهِ

ك

تفہیم البخاری ترجمہ اردو صحیح بخاری کا

۔ بائیسواں پارہ ختم ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیسواں پارہ

۲۸۹۔ الذَّابِّحُ وَالصَّائِدُ وَالشَّمِيَّةُ
عَنِ الصَّائِدِ۔ وَقَوْلُ اللَّهِ حُرْمَتُ عَيْنِكُمْ
الْمَيْتَةِ إِلَى مَا تَحْشَوْنَهُمْ وَأَحْشَوْنَ
قَوْلَهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمْ اللَّهُ
بَشْيَءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ آيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
الْأَيَّةُ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَهْلَتْ لَكُمْ بِهِمَّةُ
الْأَنْهَامِ إِلَّا مَا يُنَالِي عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا
تَحْشَوْهُمْ وَأَحْشَوْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعَقُودُ
الْعَقُودُ مَا أَهْلَتْ وَهَبَهُمُ إِلَّا مَا يُنَالِي عَلَيْكُمْ
الْخَيْزُورِيُّ يَجْبِرُ مِنْكُمْ يَجْبِرُكُمْ شَتَانُ عَدَاؤِ
لِلْمُخَيَّفَةِ تَخَفَتْ فَمَوْتُ، الْمَوْفُودَةُ، نَصْرُ
بِالْحَشْبِ يُؤَقِّدُهَا فَتَمُوتُ وَلِلْمُتَرَدِّدَةِ
تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ، وَالْمُطْلَعَةُ، تَطْلُعُ
الشَّامُ نَمَّا أَدْرَكَتْهُ يَتَحَوَّلُ بِذَنبِهِ أَوْ
بِعَيْنِهِ فَادْبَحَ وَكُلَّ - ۵

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ
الْمُخْرَاجِ قَالَ مَا أَهَابَ مَجِدًا فَكَلَهُ وَمَا أَهَابَ

۲۸۹۔ ذبیح اور شکار اور شکار پر ہر صید پر خدا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
”تم پر مہر وارحہ کیا گیا ہے“ ارشاد پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھے
ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو، اللہ تمہیں
آزمائے گا قدرے شکار سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے
نیزے پہنچ سکیں ایتہ یا اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ”تمہارے
یہ جو ہاتھ موشی جائز کئے گئے بجز ان کے جن کا ذکر تم سے
کیا جاتا ہے“ ارشاد ”یعنی پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے
ڈرو۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”العقود یعنی حلال
حرام سے متعلق احکام“ اہل بیت علیہم السلام ”ای المخزور“ بجز منکم
ای مجھ منکم، شتان ”یعنی مدارت“ المتخفۃ ”جس کا گلا
گھونٹ دیا گیا ہو اور اس سے وہ مر گیا ہو“ الموقودۃ ”جسے لکڑی
سے مارا جائے اور اس سے وہ مر جائے“ المترددۃ ”جو بار بار
لڑھک کر گر جائے“ الطلیحۃ ”جس بکری کو کسی جائزہ سے نیلگ
سے مار دیا ہو پس اگر تم سے دم ہاتے برتے یا لکھ گھاتے ہوئے
پاؤ تو ذبح کر کے کھاؤ کیونکہ ابھی زندگی اس میں باقی تھی“

۲۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، اسے زکریا نے حدیث بیان کی
ان سے عامر نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے دھاری دار کوڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو انھوں نے
نے فرمایا کہ اگر اس کی دھاری شکار کو لگے مگر نہ ڈرے اور اس سے وہ مر جائے تو

يَعْرِضُ بِهِ فَمَقُولٌ وَقِيْدٌ دَسَأْتُكَ عَنْ صَبِي
الْكَلْبِ فَقَالَ - مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فُكُلٌ فَإِنِ
أَخَذَ الْكَلْبُ ذِكَاةً فَإِنِ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ
أَوْ عَلَا بِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ
أَحَدَهُ مَعَهُ وَفَدًا فَتَكُلُهُ فَلَا تَأْكُلُ
فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَهُ اللَّهُ عَلَى
كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ

عَلَى غَيْرِهِ :-

باب ۲۹۰ صَبِي الْمِعْرَاجِ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدَةِ قَتَلَتْ
بَنَاتِكَ الْمُؤَقُّودَةَ - وَكَرِهَهُ سَالِمٌ
وَالْقَاسِمُ وَجَاهِدٌ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَالْحُسَيْنُ وَرَبِيعُ الْبُنْدَةِ قَتَلَتْ فِي الْقُرَى
وَالْأَمْصَارِ وَلَهُ مِثْرَى مِثْرَى فِيمَا

سِوَاهُ :-

۲۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عِدَّتِي بَنَ حَاتِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِعْرَاجِ فَقَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ بِحَدٍّ فُكُلْ
فَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيْدٌ
فَلَا تَأْكُلُ - فَقُلْتُ أَمْ سِلُّ كَلْبِي؟ قَالَ
إِذَا أَمْسَكَتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فُكُلْ - قُلْتُ
فَإِنِ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَحْدٌ
يُمَسِّكُ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى غَنَسِهِ قُلْتُ
أَمْ سِلُّ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ
قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا
سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ
تَسْمِ عَلَى آخَرِهِ

کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو لگے ۔ اور اس سے وہ مرجائے تو نہ
کھاؤ کیونکہ وہ بوجھ سے مر رہا ہے اور میں نے آنحضرت سے کتے کے شکار
کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ جسے وہ تمھارے لیے رکھے (اور خود
نکھائے) اسے کھاؤ کیونکہ کتے کے شکار کو کھانا لینا بھی ذبح کرنے کے درجہ
میں ہے اور اگر تم اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمہیں
انہیں ہرگز تمھارے کتے نے شکار اس دوسرے کے ساتھ پکڑا ہرگز کا اور
کتا شکار کو مار چکا ہو، تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام (بسم اللہ)
اپنے کتے پر لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں لیا تھا۔

۲۹۰ - دھار دار لکڑی سے شکار - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے غلے سے مرجانے والے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ بھیر فودہ
(بوجھ سے دباؤ سے مراد ہوا ہے) اور سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم،
عطاء اور حسن رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے، حسن رحمہ
اللہ علیہ کاؤل اور شہر میں غلے چلانے کو ناپسندیدہ سمجھتے
تھے اور ان کے سوا دوسری جگہوں (میدان، جنگل وغیرہ) میں
کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۲۴۰ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی سفیر نے ان سے شعبی نے کہا کہ میں نے عدی
بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دھاری دار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب
تم اس کی دھار سے شکار کو مار لو تو اسے کھاؤ لیکن اگر اس کی چوڑائی شکار کو
لگے اور اس سے وہ مرجائے تو وہ دباؤ سے مر رہا ہے اور اسے نہ کھاؤ میں نے
سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی (شکار کے لیے) دوڑاتا ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر شکار کے پیچھے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے
ہو میں نے پوچھا، اور وہ کتا شکار میں سے کھالے؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس کے کھانے سے معلوم ہوا کہ اس نے تمھارے لیے نہیں
پکڑا تھا بلکہ اپنے لیے پکڑا تھا میں نے پوچھا، میں بعض اوقات اپنا کتا
بھیجتا ہوں۔ اور میں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں؟ آنحضرت نے
فرمایا کہ پھر اس کا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھی
ہے دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

باب ۲۹۱ مَا أَصَابَ الْمَغْرَضُ بِعَرَضِهِ :

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ : قَالَ : كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَاهُ ، قَالَ : وَإِنْ قَتَلْنَا قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمَغْرَضِ ، قَالَ : كُلُّ مَا خَذَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ :

باب ۲۹۲ صَبَبُ الْقَدَرِ . وَقَالَ الْحَسَنُ

وَأَبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَبَبًا فَإِنَّ مِنْهُ مَيْدٌ أَوْ رَحْلٌ لَا تَأْكُلُ الدَّيْمَانُ وَتَأْكُلُ سَائِرُهَا . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَتْ عَفَقَهُ أَوْ قَسَطَهُ فَكُلْهُ . وَقَالَ الْأَعَشِيُّ عَنْ زَيْدٍ ، لَا سَتْعَى عَلَى رَحْلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِبُوهُ حَيْثُ تَنَسَّرَ ، دَعَوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ :

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حُفَؤَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْبُوعَةُ بْنُ مَيْزِينَةَ الدِّمَشْقِي عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِعٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَتَأْكُلُ فِي أَنْتِهِمْ ؟ وَبَارِعٌ مِنْ صَبَبِ أَصْبَدٍ بِقَدْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصِلُحُ لِي ؟ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ هَؤُلَاءِ تَأْكُلُوا خَيْبًا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسِلُوهُمْ وَكُلُوا فِيهِمْ ، وَمَا صَدَّقَتْ بِقَدْسِي فَذَكَّرْتُ

۲۹۱۔ جب دھاری دار لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے۔

۴۴۱۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے ان سے ہمام بن حارث نے اور ان سے عمری بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ! ہم سکھائے ہوئے کتے شکار پر چھوڑتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو شکار وہ صرف تمہارے لیے رکھے اسے کھاؤ، میں نے عرض کی، اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آنحضور نے فرمایا ہاں! اگرچہ مار ڈالیں! میں نے عرض کی کہ ہم دھاری دار لکڑی سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اگر لکڑی کی دھاری کو اچھا ڈالے تو کھاؤ، لیکن اگر لکڑی کی چوڑائی سے شکار مارا جائے تو اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۲۔ تیرکمان سے شکار حسن اور ابراہیم رحمہما اللہ نے فرمایا کہ

جب کسی شخص نے شکار مارا، اور اس کی دھری سے شکار کا ہتھکڑیا پاؤں جدا ہو گیا تو جو حصہ جدا ہو گیا ہودہ نہ کھاؤ، اور باقی کھا لو۔ اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب شکار کی گردن پر یا اس کے درمیان میں مار تو کھا سکتے ہو، اور الأعشی رحمۃ اللہ علیہ نے زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک صاحب سے ایک نیل گائے بھڑک گئی (شکار کرتے ہوئے) تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں ممکن ہو سکے وہیں اسے زخم لگائیں (اور فرمایا کہ) اگر زخم کا جو حصہ (مارتے وقت) اگر گیا ہو اسے چھوڑیں اور باقی کھا سکتے ہیں۔

۴۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ربیع بن زید دمشقی نے خبر دی، انھیں ابوالدرداء نے، انھیں ابوالخضر خثعمی رضی اللہ عنہ نے، بیان کیا کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! ہر اہل کتاب کی ہستی میں رہتے ہیں، تو کیا ہم ان کے برتن میں جس میں وہ خوردہ گوشت بھی کھاتے ہوں گے اور شراب وغیرہ دوسری حرام چیزیں کھاتے پیتے ہوں گے، کھا سکتے ہیں؟ اور ہم شکار گاہ کے قریب رہتے ہیں، میں تیرکمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا نہیں ہے اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہے تو اس میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ تم نے ہر اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں اس کے سرا کوئی اور برتن مل سکے تو اس میں نہ کھاؤ، لیکن تمہیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے۔

توان کے برتن کو دھو کر اس میں کھا سکتے ہو اور جو شکار تم اپنی تیرکان سے کر دو اور زئیر چھینکے وقت (اللہ کا نام پراہر تو اس کا شکار کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے غیر زئیریت یافتہ (شکار کے لیے) کتے سے کیا ہو اور شکار خود ذبح کیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔

۲۹۳۔ کنکری اور غلے کا شکار

۴۴۳۔ ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع اور یزید بن اردن نے حدیث بیان کی اور الفاظ حدیث پرید کے ہیں مان سے کہیں بن حسن نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے کہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کنکری چھینکے دیکھا تو فرمایا کہ کنکری نہ چھینکو کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری چھینکے سے منع کیا ہے یا آپ نے بیان کیا کہ آل حضور کھنکھانے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرمایا کہ اس سے زشکار کیا جاسکتا اور ز دشمن کو کوئی نقصان پہنچا جاسکتا۔ اللہ پر کبھی رات توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔ اس کے بعد بھی آپ نے اس شخص کو کنکری چھینکے دیکھا تو فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں سنا راہول کہ آپ نے کنکری چھینکے سے منع کیا یا کنکری چھینکے کو ناپسند کیا اور تم اب بھی چھینکے جا رہے ہو، میں تم سے اتنے دنوں تک گفتگو نہیں کر دوں گا۔

۲۹۴۔ جس نے ایسا کتا پالا جو زشکار کے لیے تھا اور

ز موشی کی حفاظت کے لیے۔

۴۴۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسا کتا پالا جو ز موشی کی حفاظت کے لیے تھا اور زشکار کے لیے تو روزانہ اس کے عمل میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔

۴۴۵۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں خلف بن ابی سفیان نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے سالم سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ شکار کے عادی لوگوں اور موشی کی حفاظت کی غرض کے سوا جس نے کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے

اسْمُ اللَّهِ كُلُّ، وَمَا صَدَّتْ بِكُلِّكَ
الْمَعْلَمُ فَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ فَكُلُّ، وَ
مَا صَدَّتْ بِكُلِّكَ، غَيْرَ مَعْلَمٍ فَذَكَرْتُ
ذَكَرْتَهُ، فَكُلُّ؛

باب ۲۹۳ الحَذْفُ وَالْبِنْدُ قَفْ

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَائِبٍ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ وَالْفُطَيْمِيُّ
عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بَرِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ سَأَى
رَجُلًا يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَحْذِفُ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَذْفُ إِذَا كَانَ يَكْرَهُ الْحَذْفُ. وَقَالَ: إِنَّهُ
لَا حِمَادَ بِهِ صَيِّدٌ وَلَا مَنَكِي بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّمَا
مَنْ كَسَرَ السِّنَّ وَفَقَّأَ الْعَيْنَ نَحْسًا
فَعَدَا ذَلِكَ يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أَحَدٌ مِنْكَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ نَهَى عَنِ الْحَذْفِ
إِذَا كَرِهَ الْحَذْفُ وَأَنْتَ تَحْذِفُ: أَلَا كَلَّمْتُكَ إِذَا كَرِهْتَ؟

باب ۲۹۴ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ صَيِّدٍ

إِذَا مَا شَيْئَةٍ؛

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ
مَا شَيْئَةٍ إِذَا خَارِبَتْهُ نَفْسُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قَبْرًا لَهَا

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمُكَلِّيُّ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
حَظْلَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَنَازِلٍ لِيَصْنَعَهُ أَوْ كَلْبَ
مَا شَيْئَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْرًا لَهَا

۴۴۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے سوا کسی اور وجہ سے کتا یا لاس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوجاتی ہے۔

۲۹۵۔ حب کتا شکار میں سے خود کھائے؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز ہم پر رکھانے کی حلال کی گئی ہے، آپ کہہ دیجئے کہ تم پر کل پاکیزہ جانور حلال ہیں اور تمہارے سر سے ہونے شکاری جانور دل کا شکار جو شکار پر چھوڑے جانے میں تم انھیں اس طریقہ پر سکھاتے ہو جس طرح تمھیں اللہ نے سکھایا ہے، سو کھاؤ اس شکار کو (شکاری جانور) تمہارے لیے پکڑے رکھیں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بیشک اللہ حساب عبد کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کتے نے شکار کا گوشت خود بھی کھالیا تو اس نے شکار کو ناپاک کر دیا، کیونکہ اس وقت میں اس نے خود اپنے لیے شکار کو روکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم انھیں سکھاتے ہو اس میں سے جو اللہ نے تمھیں سکھایا ہے، اس لیے ایسے کتے کو مارا جانے گا۔ اور سکھایا جاتا رہے گا، بیان تک کہ شکار میں سے کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ ایسے شکار کو ابن عمر رضی اللہ عنہ مکرر سمجھتے تھے اور عطاء نے فرمایا کہ اگر وہ شکار کا خون پی لیا اور اس کا گوشت کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے، ان سے شعبی نے، اور ان سے حدیث ابن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا کر ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ہی ڈالیں۔ البتہ اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھالے تو مجھے اندیشہ ہے

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اِقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبًا مَا شَيْئَةً أَوْ مَنَّا بِنَقْصٍ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فَيُرَاهُ نَارًا

۲۹۵۔ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ. وَخَرَّبَ تَعَالَى يَسْتَوْنَكَ مَاذَا أُجِلَ لَهُمْ قَدْ أُجِلَ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ الضَّوْأِدَ وَانْكَوَسَ سَبَّ. اخْبَرَكُنْ هَذَا اِكْتَسَبُوا تَعْلِيمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ سَرِيحٌ الْحِسَابِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ لَا إِنْ شَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ: تَعْلَمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبُ وَتَعْلَمُ حَتَّى يَبْزُلَ، وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمرَ وَمَنْ عَطَا، إِنْ شَرِبَ السُّدَمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِلَدِنَا الْكِلَابَ. فَقَالَ: إِذَا أَمْسَكَتَ كَلَابَكَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ نَارِيًا أَحَافٌ

أَنْ يَكُونُوا أَمْثَلُ مُسْكَةٍ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا
كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلُ؛

باب ۲۹۶ الصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ نَوْمٌ أَوْ مَلَأَتْهُ

٢٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ
بْنِ كَيْزِيدٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ السَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ
حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْثَةَ عَنْ
وَسَلَمَةَ قَالَ إِذَا أُرْسِلْتَ لَكُنْكَ وَاسْتَمِيتَ
فَأَمْسَكَ وَقَتْلَ فُكْلٍ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ
فَرَمَتْهُ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَهُ
مِنْ كِرَامِ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكَ وَتَقَنَّ فَرَمَتْ
تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ
الصَّيْدَ فَوَحِدَهُ تَهْجَأُ كَيْزِيمٍ أَوْ كَيْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ
إِلَّا أَكْثَرُ سَهْمَيْكَ فُكْلٍ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا
تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ
عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِلْبَيْتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُزْهِى الصَّيْدَ فَيَقْتَرِفُ أَثَرَهُ الْيَوْمَ مِائَةً وَالثَّلَاثَةَ
شَهْرًا مِائَةً وَفِيهِ سَمُومُهُ قَالَ يَا عَلُّ
إِنْ سَأَلْتُ

باب ۲۹۷ إِذَا أُوحِبَ مَعَ الْقَتِيلِ كَلْبًا أُخْرَى:

٢٢٩- حَدَّثَنَا إِدْرُسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفْعَاءِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ رَاحِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرْسِلُ كُفْيٌ وَأُسْمِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُرْسِلْتَ كُفْيَكَ وَاسْتَيْتَ فَأَكْثَرَ فَقَتِلْ فَأَكْثَرَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنْ أُرْسِلَ كُفْيٌ أَحْبَبْتُ مَعَهُ كُفْيًا آخَرَ أَوْ ذِيًّا أَوْ قِيَمًا أَحَدَهُمَا فَقَالَ: لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا اسْتَيْتَ عَلَى كُفْيِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَبِيرِ الْمُعْرَضِ فَقَالَ: إِذَا أَمْسَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا

کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا اور اگر دوسرے کتے بھی تمھارے کتوں کے سوا شکار میں شریک ہو جائیں تو نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ جب شکار شکاری کو دریا تین دن کے بعد ملے۔

۴۴۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن زبیر نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبی نے حدیث بیان کی ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا شکار پر چھوڑا اور اللہ تمھیں بڑھا اور کتے نے شکار پر چھوڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے بچرھا ہے۔ اور اگر دوسرے کتے جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کتے کے ساتھ شکار میں شریک ہو جائیں اور شکار کو بیکار کر دے ڈالے، تو ایسا شکار نہ کھاؤ۔ کیونکہ تحقیق معلوم نہیں کہ کس کتے نے مارا ہے اور اگر تم نے شکار تیرے مارا، پھر وہ شکار تحقیق دو یا تین دن بعد ملا، اور اس پر تمھارے تیرے نشان کے سوا اور کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو ایسا شکار کھاؤ، لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔ اور عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے داؤد نے ان سے عامر نے اور ان سے عدی رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ وہ شکار تیرے مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اسے تلاش کرتے ہیں۔ تب وہ مردہ حالت میں ملتا ہے، اور اس کے اندر ان کا تیرا پھوسٹ ہوتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر چاہو کھا سکتے ہو۔

۲۹۶۔ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتا ملے

۲۹۷ جب شکار کے ساتھ دوسرا کتابائے

۴۲۹ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شجر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ابی السفر نے ان سے شجی نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں (شکار کے لیے) اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا ہو، اور پھر وہ کتا شکار پر لڑے اور وہ بھی کھائے تو ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شکار اس نے خود اپنے لیے پکڑا ہے، میں نے عرض کی کہ میں کتا شکار پر چھوڑتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی مجھے ملتا ہے۔ اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے شکار پکڑا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا شکار نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی، دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی، اور میں نے آنحضرتؐ سے دھاردار لکھوڑی سے شکار کا حکم پوچھا۔

تو آپ نے فرمایا کہ اگر شکار دھار سے مرا ہو تو کھاؤ، لیکن اگر اس کی جوڑائی سے
مرا ہے تو ایسا شکار جھٹکے گا ہے اسے نہ کھاؤ۔

۲۹۸۔ مشنہ شکار سے متعلق احادیث۔

۲۹۵۔ محمد سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن فضیل نے خبر دی، ان سے
بیان ہے، ان سے عامر نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ یہ اس قوم سے
قطع رکھتے ہیں جو ان کنوئوں سے شکار کرتی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب
اپنا سکھا یا پھر انکا چھوڑا اور اس پر اللہ کا نام لے تو اگر وہ نہ تھا تو اسے ہی لیے
شکار دلا یا ہر قوم اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر کھانے خود بھی کھا لیا ہو تو وہ شکار
نہ کھاؤ، کیونکہ مجھے اذنیہ ہے کہ اس نے وہ شکار خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر
اس کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی شکار میں شریک ہو جائے تو پھر شکار نہ کھاؤ۔

۲۹۶۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیات نے اور محمد سے احمد
بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے
ابن المبارک نے ان سے حیات بن شریح نے بیان کیا کہ میں نے رمیہ بن یزید مشیقی
سے سنا، کہا کہ مجھے ابواورس عائد اللہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عبدہ خشری رضی اللہ
عنه سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے ترن
میں کھاتے ہیں اور ہماری رائش شکار گاہ میں ہے۔ میں اپنے تیرے شکار کرتا
ہوں اور اپنے سدھانے ہونے کتے سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتوں سے بھی
جو سدھانے ہونے نہیں ہوتے۔ اس میں سے کیا چیز ہمارے لیے جائز ہے؟
آنحضرت نے فرمایا تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور ان کے
برتن میں بھی کھاتے ہو تو اگر انھیں ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں
تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، لیکن اگر ان کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن مل جائیں
انھیں دھو کر پھر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے شکار کے سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار
تم اپنے تیرے مارو اور تیرے چلاتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار
تم اپنے سدھانے ہوئے کتے سے کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور
جو شکار تم نے اپنے بلا سدھانے کتے سے کیا ہو اور اسے ذبح بھی خود ہی کیا
ہو اور اسے سے پہلے اتوا سے بھی کھاؤ۔

۲۹۷۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان

أَصْبَتْ يَحْذَرُهُمْ فَتَقْتُلُ فَإِنَّهُ وَحِيدٌ
فَلَا تَأْكُلُ

باب ۲۹۸ مَحَامِدُ فِي التَّصِيدِ

۲۹۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
بَكْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْبِلَادِ، فَقَالَ:
إِذَا أَرَسْتَ كِلَا بِلَكِ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ
فَكُلْ مِمَّا امْسَكْنِ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ
فَإِنَّهُ خَافَ أَنْ يَكُونَ رِثْمًا امْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ
خَالَطَهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ حَبِيزَةَ. وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ
بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِيزَةَ بِنْتِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ
بِنْتُ يَزِيدٍ الدِّمَشْقِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسٍ،
عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثْعَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِلَادٌ مِنْ قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ كُلُّ
فِي الْيَتِيمِ وَأَرْسَ مِنْ صَيْدٍ أَهْبِيئُ يَقُوسِي وَأَصْبَيْتُ
بِكَلْبِي الْمُعْلَمَةَ وَاللَّهُ لَيْسَ مَعَنَا فَأَخْبَرَنِي مَا اللَّيْثُ
يُحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ
قَوْمٍ أَهْلُ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي الْيَتِيمِ فَإِنْ وَحْدَكَ
غَيْرُ الْيَتِيمِ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَحْدِثْ
فَأَغْسِلُوهَا حَتَّى تَكُونُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ
بِأَرْضٍ صَيْدٍ فَاصْبِدْ بِقَوْسِكَ فَإِذَا كُرِيسُ اللَّهِ ثُمَّ
كُلْ وَمَا صِيدَ بِكَلْبِكَ الْمُعْلَمَةَ فَإِذَا كُرِيسُ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ
وَمَا صِيدَ بِكَلْبِكَ اللَّيْثُ لَيْسَ مَعَنَا فَإِذَا كُرِيسُ
ذَكَرْتُ فَكُلْ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْفَجْنَا أَرْمَنًا بِمِرْقَظِهِمْ فَسَحَرُوا عَلَيْهَا حَتَّى لَعِبُوا فَسَعَيْتُ عَلَيْهِمَا حَتَّى أَخَذَتْهُمَا فَبَثَّ بِمَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى ابْنَتِي مَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا دَسَلَتْهُمَا بِوَدِيحِهِمَا وَفَخَنَ جُفَاهَا فَعَبَلَهُ ۖ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقٍ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحَرِّمِينَ وَهُوَ عِيدٌ مُحَرَّمٌ فَرَأَى حِمَارًا وَخَبْتَبًا فَأَسْتَوَى عَلَى فَرْسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْذَنُوا لَهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَمَالَهُمْ رُحْمَةً ۖ الْبُؤْسُ فَأَخَذَ لَهُ ثُمَّ سَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَتَنَّدَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكَوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ كُحْمَةٌ ۖ أَطْعَمَكُمْوهَا اللَّهُ ۖ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ ۖ إِنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ قَبْرٌ لَحِيهِ شَيْءٌ ۖ

باب ۲۹۹ التَّصَبُّدُ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ تَائِفٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ هُرَيْرٍ مَوْلَى الشَّوَامَةِ

سے بھیجی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید نے حدیث بیان کی اور اس سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرقظہ ان میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کوٹھا اور دونوں رائیں بھیجیں تو ان حضرات نے انھیں قبول فرمایا۔

۴۵۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا تائف نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ مکہ کے راستے میں ایک موٹر پر اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ حوا حرام باز سے ہوئے تھے، پیچھے رہ گئے، خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی عمر میں آپ نے ایک گوز خرہ دیکھا اور (اسے مارنے کے ارادہ سے) اپنے گھڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے (جو محرم تھے) کوڑا مارا۔ لیکن انھوں نے دینے سے انکار کیا۔ چلانے سے نیزہ مارا لیکن اسے بھی اٹھانے کے لیے وہ تیار نہیں ہوئے تو آپ نے خود اٹھایا اور گوز خرہ پر بار کیا اور اسے مار دیا۔ پھر بعض صحابہ نے اس کا گوشت کھایا اور بعض نے کھانے سے انکار کیا۔ اس کے بعد جب آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا حکم پوچھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ نے تمہارے لیے مہیا کیا تھا۔

۴۵۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح، الغرض اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آنحضرت نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا بھی ہے؟

۲۹۹۔ پہاڑوں پر شکار کرنا

۴۵۵۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا تائف اور تادہ کے مولا ابوسالم نے کہ انھوں

سے یعنی احرام کی حالت میں شکار کرنا اگرچہ جائز نہیں اور شکار کرنے پر کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے لیکن کسی دوسرے کے مارے ہوئے شکار کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

ثَبَّحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ
مَنِ الدُّمَّيَارُ وَقَالَتْ السَّلْبُ أَصْبَدُ
يُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا هَذَا
عَذَابُ خَنَازٍ وَهَذَا امْلَأُ أَجَاجٍ
وَمِنْ مَكِّي تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَرَكِبَ
الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى
سَرَجٍ مِّنْ حُلُودٍ صِلَابِ الْمَاءِ
وَقَالَ السَّعْبِيُّ تَوَاتَّ أَهْلِي أَكَلُوا
الصَّغَادِمَ لَا طَعْنَهُمْ - وَلَمْ يَكِدِ
الْحَسَنُ بِالسَّلْحَةِ فَانْبَاسًا - وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَنْ صَبَدَ الْبَحْرَ
وَأَن صَادَهُ نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ -
وَقَالَ أَبُو الْوَلَدِ شَرُّ دَاوِي فِي الْمَرِيِّ ذَبْحُ
الْخَنَازِ الْبَيْتَانِ وَالشَّمْسُ :

۲۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ سَمِيعٍ حَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنا جَيْشَ الْخَطَرِ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ
فَجَاءَ جُرُوعًا شَدِيدًا فَأُلْقِيَ الدَّبْحُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ
يُذَكِّرْهُ يُقَالُ لِمَا الْعَبْرُ نَاكَ كُنَّا مِنْهُ
نَغْفُ شَهْرًا فَأَحْذَأَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَقَبًا
مِّنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّكِبُ
تَحْتَهُ :

۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ
عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ حَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا السَّعْبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا رَّكِبًا وَأَمِيرُنَا

۲۵۸ - عَرَبُ شَرَابٍ مِّنْ مَّحْبَلٍ وَآلٌ كَرِهُوا بِيْرَ لَحْدٍ دِينَهُ تَحْتَهُ : اَوْرَا سَ مَرْدِي كَيْتَ تَحْتَهُ : اَوْرَا دَا وَرَضِي الشَّرْعُ كَهْنًا جَا بِنْتَهُ
تَحْتَهُ : شَرَابٌ مِّنْ مَّحْبَلٍ وَآلٌ كَرِهُوا بِيْرَ لَحْدٍ دِينَهُ تَحْتَهُ : اَوْرَا سَ مَرْدِي كَيْتَ تَحْتَهُ : اَوْرَا دَا وَرَضِي الشَّرْعُ كَهْنًا جَا بِنْتَهُ
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کے آثار و دروس و مسائل کے احوال کے ذریعہ بتایا جاتا ہے تو وہ سرکھال ہے شراب کا سرکھال کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
دریائی جانوروں میں بڑی کجائش ہے جیسا کہ معلوم ہے احناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے - دلائل و دلائل طرف میں -

متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کرنا چاہیے ابن جریر نے
فرمایا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا نہروں کا شکار اور
سیلاب کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے۔ وکراس کا
کھانا بلا ذبح جائز ہو، فرمایا کہ ہاں، پھر آپ نے ردیل کے طور پر
اسی آیت کی تلاوت کی کہ "بہت زیادہ میٹھا ہے" اور یہ سب
زیادہ کھار ہے، اور تم ان میں سے ہر ایک سے تازہ گوشت
رہی کھاتے ہو، اور حسن علیہ السلام دریائی کتے کے چمکے
سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔ اور دشمن نے فرمایا کہ اگر میرے
گھردارے میڈک کھائیں گے تو میں بھی ان کا ساتھ دوں گا،
اور حسن رحمۃ اللہ علیہ کچھ کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دریائی شکار کھاؤ، خواہ لغری
نے کیا ہو، یہودی نے کیا ہو یا مجوسی نے کیا ہو۔ اور ابوالدرداء
رضی اللہ عنہ نے امری کے متعلق فرمایا کہ چھلی اور سورج کی
دھوپ نے اسے ذبح کر لیا ہے :

۲۵۶ - ہم سے سعد نے حدیث بیان کی عن سے کئی نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن جریر نے کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی اور انھوں نے حابر
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خطیبی شریک تھے، ہمارے
امیر الحبش ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم بھوک سے بیتاب تھے کہ سمندر نے
ایک مردہ چھلی باہر پھینکی، ایسی چھلی دیکھی نہیں گئی تھی، اسے غنیمت سمجھتے
ہم نے وہ چھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی
ایک ٹہری لے کر دکھڑی کر دی، تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کی نیچے
سے گزر گیا۔

۲۵۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،
ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے حابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان
کیا کہ ابن کثیر علیہ السلام نے تین سو سوار روانہ کئے، ہمارے امیر ابو عبیدہ

۲۵۸ - عَرَبُ شَرَابٍ مِّنْ مَّحْبَلٍ وَآلٌ كَرِهُوا بِيْرَ لَحْدٍ دِينَهُ تَحْتَهُ : اَوْرَا سَ مَرْدِي كَيْتَ تَحْتَهُ : اَوْرَا دَا وَرَضِي الشَّرْعُ كَهْنًا جَا بِنْتَهُ
تَحْتَهُ : شَرَابٌ مِّنْ مَّحْبَلٍ وَآلٌ كَرِهُوا بِيْرَ لَحْدٍ دِينَهُ تَحْتَهُ : اَوْرَا سَ مَرْدِي كَيْتَ تَحْتَهُ : اَوْرَا دَا وَرَضِي الشَّرْعُ كَهْنًا جَا بِنْتَهُ
اس باب میں قرآن کی آیت مبارکہ کے آثار و دروس و مسائل کے احوال کے ذریعہ بتایا جاتا ہے تو وہ سرکھال ہے شراب کا سرکھال کے یہاں بھی جائز ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
دریائی جانوروں میں بڑی کجائش ہے جیسا کہ معلوم ہے احناف تمام دریائی جانوروں کے کھانے کی اجازت نہیں دیتے - دلائل و دلائل طرف میں -

أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ مَرَّ بِنَا بِنَا جُودٌ
 شَرِيحٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخُبْطَ فَسَمِعْتُ حَبِشَ الْخُبْطِ
 وَالنَّاسَ الْبَحْرُوحُونَ يَقَالُ لَهُ الْغَيْرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ
 شَهْرٍ وَإِذَا هَآ يُوْرِكُهُمْ حَتَّى صَلَّعَتْ أَجْصَانَا قَالَ
 فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ مِثْلَنَا مِنْ أَصْلَانِهِ
 مَنَصَّبَهُ فَمَرَّ الدَّارُ كَبُ مَحْنَةً وَكَانَ
 نَبِيْنَا رَحْبًا فَلَمَّا إِشْرَدْنَا الْجُودُ نَحَرًا
 مَلَأَتْ حَبَا ثَرْتُمْ ثَلَاثَ
 حَبَا ثَرْتُمْ زَاهَا
 أَبُو عُبَيْدَةَ

بَابُ مَا يَجَاءُ

بَابُ أَكْلِ الْخَبَاذَةِ

۲۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
 أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُلًّا مَعَ الْجَرَادِ
 قَالَ سَفِيَانٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَاسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ
 عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ

بَابُ ابْنَةِ الْمُخَوَّسِ وَالْمَيْتَةِ

۲۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ خُوَازِمِ بْنِ شَرِيحٍ
 قَالَ حَدَّثَنِي رَيْبَعَةُ بْنُ زَيْدٍ الدَّامِشَقِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنِي أَبُو إِسْرَافِيلَ الْخُوَازِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
 ثَعْلَبَةَ الْخَضَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِعْنَا أَهْلَ الْكِتَابِ فَمَا كُلُّ
 فِيهِ إِنْ يَجِبُ بِي وَبَارِعًا مِنْ مَيْتَةٍ أَوْ مَيْتَةٍ يَفْقِدُهَا وَأَصِيدُ
 وَأَصِيدُ بِكُلِّ الْمَعْلُومِ وَبِكُلِّ السَّيِّئِ لَيْسَ بِمَعْلُومٍ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَا ذَكَرْتَ
 أَنْتَ يَا بَارِعُ أَهْلَ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَصَلُّوا فِي ابْنِ يَتِيمٍ
 إِنَّكَ أَنْ لَا تَجِدَ وَاحِدًا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ وَاحِدًا فَافْضِلُوهُمَا

رضی اللہ عنہ تھے، ہم قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت پر نظر رکھتی تھی۔
 پھر رکھا، آخر ہوجانے کی وجہ سے، ہم سخت متحرک اور فاقہ کی حالت میں تھے
 نوبت بیان تک پہنچ گئی تھی کہ ہم سلم کے پنے (ضبط) کھا کر وقت گزارتے تھے،
 اسی لیے اس ہم کانا "حبش الخبط" پر لگیا، اور سمندر نے ایک پھل یا پھر ڈال دی
 جس کا نام عنبر تھا، ہم نے اسے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے
 طور پر اپنے جسم پر ملی جس سے ہمارے جسم تندرست ہو گئے۔ بیان کیا کہ پھر
 ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کی بڑی لے کر کھڑکی کی تو ایک سوار اس
 کے نیچے سے گذر گیا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب رقیس بن سعد بن عبادہ
 رضی اللہ عنہ تھے جب ہم بہت زیادہ بھوکے ہوئے تو انھوں نے اسے لیے
 تین اونٹ ذبح کر دیئے۔ بعد میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اس سے منع
 کر دیا۔

۳۰۱- ڈیڑھی کانا

۲۵۸- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی،
 ان سے ابن یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی سفیان ادنی رضی اللہ عنہ سے
 سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزوات میں شریک ہوئے
 ہم انھیں کے ساتھ ڈیڑھی کھاتے تھے سفیان، ابو عروہ اور اسماعیل نے ابو یعقوب
 کے واسطے سے بیان کیا، اور ان سے ابن ابی ادنی رضی اللہ عنہ نے سات، غزوہ
 بلا شک کے

۳۰۲- جو بیوں کا برتن اور مردار

۲۵۹- ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حیاہ بن شریح نے کہا کہ
 مجھ سے ربیعہ بن زید دمشقی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو اور اس خولانی
 نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی،
 بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
 ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے بتوں میں کھاتے ہیں۔ اور ہم شکار گاہ
 میں رہتے ہیں اور میں اپنے تیرکان سے ہیں شکار کرتا ہوں اور سدھانے ہوئے
 کتے سے اور بے سدھانے کتے سے بھی، انھیں مرنے فرمایا، تم نے جو یہ کہا ہے
 کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا کرو، البتہ اگر کوئی
 معزز ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انھیں دھو لیا کر اور پھر کھایا کر۔ اور جو تم
 نے یہ کہا ہے کہ تم شکار گاہ میں رہتے ہو تو جو شکار تم اپنے تیرکان سے کرو اور اس

اشترک انام لیا ہو تو اسے کھاؤ اور جو شکار تم نے اپنے سداہنے ہوئے کتے سے
کیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ وہ بھی کھاؤ، اور جو شکار تم نے اپنے بلا سداہنے
کتے سے کیا ہو اور اسے خود ذبح کیا ہو اسے کھاؤ۔

۴۶۰۔ ہم سے سکی بن البرہم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زبیر بن ابی عبدیہ
نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح خیر کی شلم
کو لوگوں نے آگ روشن کی تو آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ آگ تم لوگوں نے کس
بے روشن کی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ گدھے کا گوشت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ ہانڈیوں میں جو کچھ (گدھے کا گوشت) ہے اسے پھینک دو اور ہانڈیوں کو
توڑ دو، ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کی، ہانڈی میں جو کچھ (گوشت وغیرہ)
ہے اسے ہم پھینک دیں اور برتن دھو لیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بھی ہرکتا ہے۔

۴۶۱۔ ذبح پر بسم اللہ پڑھنا۔ اور جس نے اسے قصد اچھوڑ
دیا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا
بھول گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اور
دکھاؤ اس جانور میں سے جس پر اللہ کا نام دیا گیا ہو اور بلا شہرہ
بے سخی ہے“ اور کوئی نیک کام اچھول جانے والے کو فاسق نہیں،
کہا جاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بیشک شیاطین اپنے
دوستوں کو پھیڑ پھساتے ہیں، تاکہ وہ تم سے حجت کریں اور اگر تم
ان کا کہا ماننے لگو تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے“

۴۶۲۔ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے ان سے عبید بن رافع نے اپنے دادا
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، آپ نے بیان کیا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے کہ ہم، لوگ بھوک اور ناتواپی سے بے ہوش ہو گئے، پھر
ہمیں (عنیت میں) اونٹ اور بکریاں ملیں۔ آنحضرتؐ سب سے چپچپے تھے، لوگوں نے
جدی کی بھوک کی شدت کی وجہ سے اور آنحضرتؐ کے تشرف لانے سے پہلے ہی
عنیت کے جانوروں کو ذبح کر لیا، اور ہانڈیاں کچنے کے لیے چڑھا دیں، پھر جب
آنحضرتؐ واپس پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ پھر آنحضرتؐ
نے عنیت کی تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں
سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، لوگ اس اونٹ
کے پیچھے دوڑے لیکن اس نے سب کو ہٹا دیا۔ آخر ایک صاحب نے اس پر تیر

وَكُلُوا اَوْ اَمَّا مَا ذَكَّرْتُ اَنْكُم بِارْضِنَ مَيْدٍ فَمَا مَيْدٌ
يَقُولُ فَاذْكُرْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا مَيْدٌ يَكْبِدُ لَلْعَلَمِ فَاذْكُرْ
اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا مَيْدٌ يَكْبِدُ لَلْعَلَمِ فَاذْكُرْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ
۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ الْخَيْثَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ
بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلَدَّ كُوعٍ قَالَ لَمَّا اَمْسَوْا
يَوْمَ فَتَحُوا الْخَيْبَرَ اَوْ قَدَّوْا التَّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا اَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ
التَّيْرَانَ؟ قَالَ لِحُومِ الْحُمْرِ اِلَّا شَيْئَةً. قَالَ
اَهِيَ تَهْوُ اَمَّا فِيْهَا دَاكِسٌ وَاَمَّا دُرَّهَا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّعَمِ فَقَالَ،
تَهْوِي مَا فِيْهَا وَتَقْلِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْتُ اَنْ

يَا مَعْشَرَ السَّجْمَةِ عَلَى الدَّيْلَةِ فَتَحْتُمْ وَمَنْ تَزَلَّ
مُتَعَبِدًا۔ قَالَ اَبُو عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَمْ يَأْسَ
وَقَالَ اِسْمُ نَعْمَ اِلٰى: وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا
لَكُمْ مِنْ كَرِاسِمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِسْمُهُ
لَفَسَقٌ، وَالتَّاسِيَةَ يَسْتَشِي فَاَسِفًا، وَ
قَوْلِهِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُؤْمِنُ اِلٰى اَذْلِيٍّ
بِهِمْ لِيَجْا دِلُّوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
لَا تَكُمُ لِمُسْتَرْصِدُوْنَ ۝

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو
عَوَّادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَفِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَبَّابِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحَلِيفَةِ
فَاَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَاَصْنَبْنَا اِيلًا وَغَنَمًا وَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ
فَعَجَلُوْا فَانْصَبُوا النَّعْمَ وَرَفَعُوْا اِلَيْهِمْ اِلَيْتِي
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْفَدْرِ وَفَاَكْفَتُ ثُمَّ
قَمَمَ فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنْ النَّعَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَا مِنْهَا بَعِيْرًا
وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ
فَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ رَجُلٌ يَسْتَفْجِدُ فَعَبَسَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ

السَّيِّئُ مَعِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَلَدَكُمْ الْبَقَاءُ
أَوَامِدًا كَأَوَامِدِ الْوَحْشِ فَمَا مَدَّ عَنْكُمْ
فَا مَضَعُوا جِهَ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ حَبِئْتُ إِنَّا
لَنَرْجُوا وَلَخَافُ أَنْ تُلْقَى الْعُدُوَّ عِنْدًا وَلَكَيْسَ
مَعَنَا مَدَى فَتَذَبُّوا بِأَنْفُسِكُمْ فَقَالَ مَا
أَهْرَأَ السَّامَ وَذُكِرَ سَمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ
السَّبَّ وَالطُّغْرُ وَمَا خَبِرَكُمْ
عَنْهُ مَا السَّبَّ فَغَطَّهُ
وَأَمَّا الرُّظْفَرُ فَهُوَ
الْحَبَشِيَّةُ

باب ۳۰۴ مَا ذُبِحَ عَلَى النَّصَبِ وَالْأَصْنَامِ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَصْحَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ ابْنِ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْنَ بْنَ عَمْرٍو وَابْنِ
زَيْدٍ بِأَسْفَلِ مَدِينَةٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْهَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَجَابَتْ
تِلْكَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ
عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

باب ۳۰۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَذْزَبُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ

۴۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ سَفْيَانَ الْجَلْبَلِيِّ قَالَ
صَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدِيَّةً
ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا ضَعَايَاهُمْ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ أَمَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ

کاشنا زکیا نماز تعلقا نے اسے روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض میں جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے۔ اس لیے جب کوئی جانور بزرگ کھا جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو عیار نے جان لیا کہ میرے دادا اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے آنحضرت سے عرض کیا کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہماری دشمن سے مدحیر ہوگی اور ہمارے پاس حیریاں نہیں ہیں، کیا ہم (دھاردار) کڑی سے ذبح کر لیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جو حیر بھی خون بہا دے اور ذبح کرتے وقت (جانور پر اللہ کا نام لیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ ذبح کرنے والا اگر) دانت اور ناخن نہ چا جائے۔ دانت اس لیے نہیں کہ یہ بڑی ہے (اور بڑی سے ذبح جائز نہیں) اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ یہ جشیوں کی چھری ہے۔

۳۰۴ - وہ جانور جنہیں بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

۴۶۲ - ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن المختار نے حدیث بیان کی انھیں موسیٰ بن عقیب نے خبر دی، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھوں کی زید بن عمرو بن نوفل سے مقام بلح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی۔ بیان آنحضرت پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا زمانہ ہے۔ آنحضرت نے دوسرا خرما جس میں گوشت تھا اور جسے لوگوں نے آنحضرت کے سامنے کھانے کے لیے پیش کیا تھا (زید بن عمرو کے سامنے بڑھا دیا لیکن انھوں نے اس میں سے کھانے سے انکار کیا، پھر کہا کہ تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں نہیں کھاتا، میں صرف اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

۳۰۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اللہ کے نام پر ذبح کرنا چاہیے۔

۴۶۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے، ان سے اسود بن قیس نے، ان سے جندب بن سفیان بھی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ قرافی کی، کچھ لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قرافی کر لی تھی، جب آنحضرت نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے تو آنحضرت نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنی قرایاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قرافی ذبح کر لی ہے اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسری

ذبح کرے۔ اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے مذبح کی ہوا سے چاہیئے کہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔

۳۰۶۔ اس پتھر اور لہو جو خون بہا دے۔

۳۰۷۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے، انھوں نے ابن کعب بن مالک سے سنا، انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان کے گھر کی ایک کنیز سلح پہاڑی پر بکری چراہی کرتی تھی۔ (چراتے وقت ایک مرتبہ) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر توڑ کر اس (کی دھار) سے بکری ذبح کر دی۔ تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا حب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم نہ پوچھو، اول یا راب نے یہ کہا کہ میں کسی کو بھیجوں جو آنحضرتؐ سے مسئلہ پوچھ لے، پھر وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور ان حضورؐ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

۳۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمیر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے بنی سلمہ کے ایک صاحب (ابن کعب بن مالک) نے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز اس پہاڑی پر سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلح ہے، بکریاں چراہی کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر لیا، پھر گوشت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آنحضرتؐ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

۳۰۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ ایک مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شوبہ نے، انھیں سعید بن مسروق نے، انھیں عبا بن رافع نے اور انھیں ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمہرے پاس چھری نہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو چیز خون بہا دے (یعنی دھار دار ہو) اور اس پر ایسے کا نام لیا گیا ہو تو اس سے ذبح کیا ہونا جائز (کھا سکتے ہو، لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا کیونکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے، اور ایک اونٹ بھاگ گیا تو تیر مار کر اسے روک لیا۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا یہ اونٹ بھی جنگلی جانور دل کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، اس لیے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائے اس سے ایسا ہی معاملہ کرو۔

قِيلَ الْعَلَاةُ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اخْذِي مِمَّنْ كَانَ لَكَ مِنْ بَحْرٍ حَتَّى مَكِينًا فَلْيَذْبَحْ عَنْ اسْمِ اللَّهِ

باب ۳۰۶ مَا اخْذَ النَّاسُ مِنَ الْقَضْبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْمَدْيَةِ ۳۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَمِيعِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةَ لَهُمْ كَانَتْ تَذْبَحُ عَمَّا يَسْلُجُ مَا بَصُرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لَا تَأْكُلُوا هَذَا أَقْبَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ أَوْ هَاتِي أَمْسِلِي إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَقْبَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلَهَا

۳۰۸ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَارِيَةً لَهَا مِنْ مَالِهَا تَذْبَحُ غَنَمًا لَهُ بِالْجَعَلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهِيَ يَسْلُجُ مَا بَصُرَتْ شَاةً فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ يَأْكُلَهَا

۳۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَبَّاءَ أُمِّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مَدْيٌ فَقَالَ مَا اخْذَ النَّاسُ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ الْخَطْفُ وَالسِّرُّ أَمَّا الْخَطْفُ فَتَذِي الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّرُّ فَعَظْمٌ وَمَنْ دَبَعِيَهُ فَحَبْسَهُ فَقَالَ: إِنَّ لِحْدِيهِ الْإِذِلَ أَوْ امْنِدَ كَأَوَاسِدِ الْوَحْشِ مِمَّا غَلَبَكَ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا

۳۰۷۔ عورت اور کنیز کا زوجہ

۳۰۶۔ ہم سے صفیہؓ نے حدیث بیان کی، انھیں خبر دے خبری، انھیں عبد اللہؓ نے انھیں نافع نے، انھیں کعب بن مالک کے ایک صاحب زادے نے اور انھیں ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک عورت نے ایک بکری بچھر سے ذبح کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور ان حضوڑ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے قبیلہ انصار کے ایک صاحب سے سنا، کہ انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ کعب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز۔ اسی حدیث کی طرح۔

۳۰۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ محمد سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے کعباذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز سلع پہاڑی پر بکری چرایا کرتی تھی، دو بڑیوں سے ایک بکری مرنے لگی تو اس کے لے مرنے سے پہلے بچھر سے ذبح کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اسے کھاؤ۔

۳۰۸۔ دامت، بڑی اور ناخن سے ذبح کر دیا جائے

۳۰۹۔ ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبید بن رفاع نے اور ان سے نافع بن عبد الجبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھڑا بیسی دایسے جانور کو جسے ایسی چیز سے ذبح کیا گیا ہو جو خون بہا دے اس کو اذیت اور ناخن کے۔

۳۰۹۔ گزاردول یا ان کے جیسے (مسائل سے ناواقف لوگوں)

کا ذبح

۳۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسامہ بن حصص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (کا ذبح کے) کچھ لوگ ہمارے یہاں گوشت دہینے لاتے ہیں اور میں حلوں نہیں کر انھوں نے اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کرنے وقت اہی تھا یا نہیں، بالاحضوڑ نے فرمایا کہ تم ان پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور کھایا کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ لوگ بھی اسلام میں نہ تھے داخل ہوئے تھے اس کی

بَابُ ذَبْحَةِ الْمِرَاةِ وَالْكَامَةِ

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا. وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبٍ بِهَذَا.

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَارِثَةَ بَكْعَبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَذْبَحُ غَنَماً بِسَلْعٍ فَأَصِيبَتْ شَاةٌ مَعَهَا فَأَذْرَكَهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ لَا يَذْبَحُ بِالْيَسَنِ وَالْعُظْمِ وَالظُّفْرِ

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رِيفَاعَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى نَعْيٍ مَا أَهْرَأَ الدَّامَ إِلَّا الْيَسَنَ وَالظُّفْرَ.

بَابُ ذَبْحَةِ الْأَعْرَابِ وَخَوِصِهِمْ

وَمِنْ ذَبْحِهِمْ

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ حَصْبٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ كَمَا تَذْبَحُ إِذْ كُنَّا سَمُومًا عَلَيْهِمْ أَمْ لَا، فَقَالَ سَمُومًا عَلَيْهِمْ أَمْ لَا، وَكَلُّوهُ فَإِنَّهُ كَانَ ذَا

متاجرت علی نے در اور دی سے کہا اور اس کی متابعت ابو خالد اور طعانی نے کی۔

حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْكَفَرِ بِإِذْنِهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَوْ زَيْدٍ وَ
ثَابِتٍ أَوْ خَالِدٍ وَ الطَّفَّادِیَّ:

بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ شَحْوِهَا
مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَ غَيْرِهِمْ، وَ قَوْلُهُ تَعَالَى:
الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَ طَعَامُ
الَّذِينَ أُؤْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَ طَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَهُمْ. وَ قَالَ الزَّهْرِيُّ: إِلَّا بَاسٌ بِذَبَائِحِ
نَعَسَاىَ الْعَرَبِ إِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لُغِيَّةً لِلَّهِ
فَلَا تَأْكُلُ وَ إِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ
اللَّهُ وَ عَلَيْهِ كُفْرُهُمْ وَ يَنْكَرُ عَنْ عِيَالِهِ
نَحْرَهُ وَ قَالَ الْحَسَنُ وَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى:

لَا بَاسَ بِذَبَائِحِ الْأَكْ

خَلَفِ:

۴۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَفَعِي
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا لِمَا صَرِفَ مِنْ خَصَرِ خَيْبَرَ فَدُرِيَ
إِسْنَانٌ لِحِزَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَتَرَدَّتْ لَأَخْذُهُ
مَا لُتِفَتْ فَإِذَا السَّبْيُ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ سَلَّمَ
فَأَسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ
ذَبَائِحُهُمْ:

بَابُ مَا نَدَّ مِنَ النَّمَا حِجْرُهُمْ مَنَزَلُهُ
الْوَحْشِ، وَ أَحَارَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا
أَعْجَزَكَ مِنَ النَّمَا حِجْرُهُ مِمَّا فِي يَدِكَ فَهُوَ
كَالضَّيْدِ وَ فِي بَعْضِ رَدِّ فِي بَعْضٍ مِنْ حَيْثُ
قَدَرْتَ عَلَيْهِمْ فَنَدَّ كَيْدُكَ وَ سَأَى ذَلِكَ
عَلَيْكَ وَ ابْنُ عُثْمَرَ وَ
عَاشِيَهُ:

۴۶۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي حَبِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

۳۱۰ - اہل کتاب کے ذبیحے اور ان ذبیحوں کی چربیوں خواہ وہ
اہل حرب میں سے ہوں یا غیر اہل حرب میں سے، اور اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ”آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور
ان کو گول کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے
حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے“ زہری نے فرمایا
کہ نصاریٰ عرب کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں، اور اگر تم سن لو کہ
وہ ذبح کرتے وقت (اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیتا ہے تو
اسے نہ کھاؤ، اور اگر سنو تو اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے
لیے حلال کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ علی بنی
اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی جاتی ہے حسن اور ابوسعید
نے فرمایا کہ غیر مختون (اہل کتاب) کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں ہے

۴۶۱ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے حمید بن حلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ ہم خیبہ کے قلعے کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ایک
معتلا چھیدکا جس میں رہبروں کے ذبیحہ کی اچری تھی، میں اس پر چھپا کر
اٹھاؤ، لیکن مڑ کے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں آنکھوں
کو دیکھ کر شرمگیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ”طعامہم“ سے
مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

۳۱۱ - جو باپ تو جانور بزرگ جائے وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو جانور تمہارے تابوں میں ہونے کے باوجود
تمہیں عاجز کر دے (اور ذبح کرنے دے) وہ بھی شکا رہی
کے حکم میں ہے۔ اور فرمایا کہ (اوش اگر کوئی میں گر جائے تو جس
طرف سے تم سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ یہی علی، ابن عمر اور عائشہ
رضی اللہ عنہا کی رائے تھی۔

۴۶۲ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔

هَذَا رَافِعُ بْنُ خَبَابٍ عَنْ مَرَاتٍ رَافِعُ بْنُ خَبَابٍ قَالَ قَالَ
نَارُ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا لَمْ تَوَلَّ الْعَدُوَّ وَغَدَاؤُ لَمْ يَسْتِ
مَعَنَا مَدَى فَقَالَ: أَعَجَلُ أَذْ أَمِنْ، مَا أَهْتَرُ
الِدَّمَ وَذَكْرُ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلُّ لَيْسٍ السِّرِّ
وَالْقَطْعُ وَسَا حَيْثُكَ أَمَا السِّرُّ مَقْعُكُمْ وَأَمَا
الِنَظْمُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ. وَأَصْبَحْنَا غَدَاً بِلَ وَ
عَيْنُ فَتَنَّا مَعَهُ بَعِيرٌ فَدَمَا هُ رَجُلٌ يَسْتَمِمْ فَتَبَسَّهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذَا
الرَّيْلَ أَدَا بَدَا كَا وَابِدَ الْوَحْشِ فَإِذَا غَدَاكُمْ
مَعَهُ شَيْءٌ مَا فَعَلُوا بِهِ هَلْ كُنَّا؟

باب النحر والدِّخْر وَفَالِ ابْنُ
خَبَابٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْرٌ وَلَا مَنْحَرٌ إِلَّا فِي
الْمَنَاحِرِ وَالْمَنْحَرِ قُلْتُ أَيْحِرِّي مَا يَذِبُ
أَنْ أَحْضَرَهُ؟ قَالَ نَعَمْ وَكَرَّاهُ دُخْرَ الْبَقَرَةِ
فَإِنْ دَخَلَتْ شَيْئًا يَنْحَرُ حَامِنًا، وَالدِّخْرُ
أَحَبُّ إِلَيَّ وَالِدَا بَعْضُكُمْ الْوَدَّاعُ قُلْتُ
فَيُخْلَفُ الْوَدَّاعُ حَتَّى يَنْطَحَ النَّحَاةُ،
قَالَ: لَا أُخَالُ. وَأَخْبَرَنِي مَنَافِعُ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنْ النَّحْرِ يَقُولُ
يُقَطَّعُ مَا دُونَ الْعِظَمِ ثُمَّ يَكُونُ
حَتَّى تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَ
إِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً. وَقَالَ
فَنَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ:
الذِّكَاةُ - الْحَنْقُ وَاللَبَّةُ -
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ
أَنْبِ إِذَا قُطِعَ
الرَّأْسُ

عباد بن رافع بن رافع بن رافع بن خدیج نے اور ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارا مقابلہ دشمن سے
ہوگا اور ہمارے پاس چھ یا انہیں ہیں، انھوں نے فرمایا کہ چھ جلدی کرو یا
اس کے بجائے "ارن" کہا (یعنی جلد کرو۔ جو انھوں نے بہاد سے اور ذبیحہ پر
اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہونا چاہیے اور اس
کی دھو بھی نہ دلو، دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے، اور
ہمیں غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے اونٹ بک کر بھاگ پڑا تو
ایک صاحب نے تیرے لئے مار کر لایا، انھوں نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض
اوقات جنگی جانور دلوں کی طرح بدکتے ہیں۔ اس لیے اگر ان میں سے بھی کوئی
تمہارے قابض سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۲۔ بخاری جلد ۲۳۔ ابن جریر نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا
کہ ذبح اور نحر صرف ذبح کرنے کی جگہ (حق) اور نحر کرنے کی جگہ
(سینہ کے اوپر کے حصہ) میں ہی ہو سکتا ہے، میں نے پوچھا کیا جن
جانوروں کو ذبح کیا جاتا (حق) پر چھری پھیر کر انھیں نحر کرنا
(سینہ کے اوپر کے حصہ میں چھری مار کر ذبح کرنا) کافی ہوگا، انھوں
نے فرمایا کہ ہاں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (گائے کو ذبح کرنے
کا ذکر کیا ہے پس اگر تم کسی جانور کو ذبح کرو جسے نحر کیا جاتا
ہے (جیسے اونٹ) تو جائز ہے لیکن میری رائے میں اسے نحر کرنا
ہی بہتر ہے۔ ذبح "گردن کی رگوں کا کاٹنا ہے۔ میں نے کہا کہ
گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے گا؟
انھوں نے فرمایا کہ میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔ اور مجھے نافع نے
خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حرام مغز کاٹنے سے منع فرمایا ہے
آپ نے فرمایا صرف گردن کی ہڈی تک (رگوں کو) کاٹا جائے گا۔
اور چھوڑ دیا جائے گا تاکہ جانور مر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد
نَدَّ وَجِبَ مُوسَىٰ نَافِي تَوْمٍ سَے کہا کہ بلا شیعہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے
کہ تم ایک گائے کو ذبح کرو، اور ارشاد فرمایا "پھر انھوں نے ذبح
کیا اور وہ کہنے لگے نہیں تھے، سعید بن عباس رضی اللہ
عنه کے واسطے سے بیان کیا ذبح حق میں بھی کیا جاسکتا ہے اور
سینہ کے اوپر کے حصہ میں بھی۔ ابن عمر، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ اگر سرکٹ جائے گا تو کوئی حرج نہیں۔

۴۶۳۔ ہم سے علاء بن یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے خبر دی، ان سے اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا خر کیا اور اسے کھایا۔

۴۶۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدہ سے سنا، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ سے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑا خر کیا اور اس کا گوشت کھایا، اس وقت ہم مدینہ میں تھے۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم نے ایک گھوڑے کو خر کیا اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں چھری مار کر اچھڑا لے کھایا۔ یہی کی متابعت وکیعہ اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے "خر" کے ذکر کے ساتھ کیا۔

۲۱۳۔ زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا، بند کر کے تیر مارنا یا ہڈی کے تیروں کا نشانہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔

۴۶۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ ابی بکر کبھی انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ابیوب کے یہاں گیا، آپ نے وہاں چند لڑکوں کو یا زور اڑوں کو دیکھا کہ ایک مرغی کو ہڈیوں کے ساتھ پر تیر کا نشانہ کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور کو ہڈیوں کے ساتھ تیر کرنا منع فرمایا تھا۔

۴۶۷۔ ہم سے احمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں اسحاق بن سعید بن عوف نے خبر دی انھوں نے اپنے والد سے سنا۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ آپ یحییٰ بن سعید کے یہاں تشریف لے گئے۔ یحییٰ کی اولاد میں سے ایک بچہ ایک مرغی ہڈیوں کے ساتھ تیر کا نشانہ کر رہا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قریب گئے، اور اسے کھول دیا پھر مرغی کو اودھنے کے واسطے ساتھ لائے اور فرمایا اپنے بچے کو منع کر دو کہ اس جانور کو ہڈیوں کے ساتھ تیر کرنا اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آل حضور نے کسی جنگی جانور یا کسی بھی جانور کو ہڈیوں کے ساتھ تیر کرنا منع کیا تھا۔

مَنْ لَا بَأْسَ بِهِ

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فاطمة بنت المنذر امرأة أبي بكر رضي الله عنهما قالت قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم فذنا فاكلنا؟ ۴۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَهُ عَنْ هِشَامِ عَنْ فاطمة عن أسماء قالت ذبحنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذنا؟ ونحن بالمدينة فاكلنا؟ ۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر قالت فخرنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاكلنا؟ فابعد وكم؟ ابن عيينة عن هِشَامٍ في النحر؛

بِالسَّابِلِ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَثَلَةِ وَالْمُتَبَوِّذَةِ وَالْمُجْتَمَةِ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي تَابٍ ذَرَأَى بَيْنَنَا أَوْ قَبْلَنَا نَصَبُوا ذِجَاجَةً يَزْمُونَهَا فَقَالَ أَسَى؟ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْعَجَابَةُ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَلَيْهِمْ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَحَا حَبَّةٌ يَدْرِيهَا فَنَسِيَ إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَمَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبَالَغَتْ مَعَهُ فَقَالَ اسْتَجِرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبُرَ هَذَا الطَّيْرُ بِالْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ نَصَبُوا بَهْمَةً أَوْ غَيْرَهَا بِالْقَتْلِ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
عُمَرَ قَمَرًا بَغْنِيَّةً أَوْ يَفَرًا نَصَبُوا دَاجَا حَةً
تُرْمَدُهَا فَلَمَّا أَذَى ابْنُ عُمَرَ فَفَرَّ فَوَعَهَا وَ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ إِنَّ السَّيِّئَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا. تَابَعَهُ سَلِيمَانُ
عَنْ شُعْبَةَ ۝

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا الْمُخَالِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ
السَّيِّئَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَلَ بِالْحَبِيدِ
وَقَالَ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ السَّيِّئِ
مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُهْمَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
مَزِينٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّتْ نَحْنُ
عَنِ الثُّبَّةِ وَلِلثُّبَةِ ۝

بَابُ الدَّحَاجِ

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَجَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي حَلَابَةَ عَنْ سَهْدِمِ بْنِ الْخَبَرِ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ
الْبَيْتَ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَحَاجًا ۝

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ
حَدَّثَنَا أَبُو يُوْبَ بْنُ أَبِي تَيْمِيَّةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ وَهْدٍ
قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُوسَى ابْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَهُ هَذَا الْحَبِي مِنْ حَبْدَمِ أَخَاءُ فَأَنِي يَطْعَامُ
مِنْهُ لَحْمٌ وَدَحَاجٌ وَفِي الْقَدَمِ رَحْبٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ
فَلَمَّا مَدَّنَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أُوْذَنْ فَفَتَرَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ
أَبِي سَأَلْتُ عَنْهُ أَكَلَ شَيْئًا فَفَعَلَتْهُ فَصَلَفْتُ أَنْ
لَا أَكُلَهُ، فَقَالَ أُوْذَنْ أُخْبِرُكَ أَوْ أَحْيَا شَيْئًا

۳۷۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی
ان سے ابو بشار نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کی کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ تھا۔ وہ چند جوانوں یا (یہ کہا کہ) چند آدمیوں کے پاس سے گزرے جنہوں
نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر نیزہ کا نشانہ کر رہے تھے جب انہوں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
یہ کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اس
کی متابعت مسلمان نے شیعہ کے واسطے سے کی۔

۳۷۹۔ ہم سے مہمال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عمرو
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت بھیجی ہے جو کسی
زبردہ جانور کے پاؤں یا دوسرے اعضاء کاٹ ڈالے اور عدی نے بیان کیا، ان
سے سعید نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم
۳۸۰۔ ہم سے حجاج بن مہمال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن یزید
سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آں حضورؐ نے
مشکہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۳۱۴۔ مرغی

۳۸۱۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے، ان سے سفیان نے
ان سے ابوبکر نے، ان سے ابوالفضل نے، ان سے زہد بن جری نے، ان سے ابوموسیٰ
یعنی الاشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی
کھاتے دیکھا ہے۔

۳۸۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی،
ان سے ابوبکر بن ابی تیمیہ نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے، ان سے زہد بن
بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ہم میں اور اس قبیلہ جرم میں
معاہدہ تھا۔ چوکھا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ سامعین میں ایک شخص
سرخ رنگ کا میٹھا بڑا تھا، لیکن وہ کھانے میں شریک نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی
اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بھی شریک ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا
تھا۔ اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی اور میں نے قسم کھائی کہ اب اس کا
گوشت نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شریک ہو جاؤ، میں تمہیں خبر دیتا

إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ
مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانٌ وَ
هُوَ يَقْسِمُ نَعْمًا مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَا
فَخَلَفَ أَنْ لَا تَحْبِلُنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْبَبْتُكُمْ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِغَضَبٍ مِّنْ إِبِلٍ فَقَالَ: أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ
أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ قَالَ فَأَعْطَانَا خُمْسَ
ذُرْدَعٍ لِّدَرَاهِمٍ فَلَبِثْنَا عَشِيرَةً بَعِيدَةً
فَقُلْتُ رِدْهَا لِي نَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ تَعَفَّلْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ
لَا نَقْبُلُهَا أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ
وَنَحْلِفُ أَنْ لَا تَحْبِلُنَا فَظَنَنْتَا أَنَّكَ نَسِيتَ
يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ
إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ فَإِذَا رَأَى غَيْرَهَا حَمِيدًا مِنْهَا
إِنَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ هُوَ خَيْرٌ
وَنَحْلِفُهَا

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فاطمة عن أسماء قالت
عُذِّرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ حُومٍ الْخَمِيرِ وَرَخَصَ فِي حُومٍ الْخَمِيرِ :-
بِالْأَسْلِ حُومٍ الْخَمِيرِ لَا نَسِيْتُهُ، وَبِهِ عَنْ

ہوں یا آپ نے کہا کہ میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں۔ کہیں آنحضرت کی
خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کا ساتھ لے کر حاضر ہوا۔ میں آنحضرت کے
سامنے آیا تو آپ غصہ میں تھے، آپ صدقہ کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔
اسی وقت ہم نے آنحضرت سے سواری کے لیے اونٹ کی درخواست کی آنحضرت
نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواری کے لیے اونٹ نہیں دیں گے آپ نے فرمایا
کہ میرے پاس تمہارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے، اس کے بعد آنحضرت
کے پاس مال غنیمت کا اونٹ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اشعر کہاں ہیں؟
اشعر کہاں ہیں؟ بیان کیا کہ آنحضرت نے ہمیں پانچ سفید کولان ملے اونٹ
دیئے۔ آنحضرت کی دینیک تو ہم خاموش رہے لیکن پھر میں نے اپنے ساتھیوں
سے کہا کہ آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں، بخدا اگر ہم نے آنحضرت کو آپ کی قسم
کے بارے میں غافل رکھا تو ہم بھی فلاح نہیں پاسکیں گے، چنانچہ ہم آنحضرت کی
خدمت میں واپس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے سواری
کے اونٹ ایک مرتبہ مانگے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے
کی قسم کھالی تھی ہمارے خیال میں آنحضرت اپنی قسم بھول گئے ہیں کہ اونٹ عطا
فرمائے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ ہی کی وہ ذات ہے جس نے تمہیں سواری
کے لیے جانور عطا فرمایا ہے، اللہ گواہ ہے، اگر اللہ نے جابا تو کبھی ایسا
نہیں ہو سکتا کہ میں کوئی قسم کھاؤں اور پھر بعد میں مجھ پر واضح ہو جائے کہ اس
سوا دوسری چیز اس سے بہتر ہے اور مجھ پر وہی نہ کر دوں جو بہتر ہے میں قسم
توڑ دوں گا اور وہی کر دوں گا جو بہتر ہوگا،

۲۸۳- ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ
عنها نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح
کیا اور اسے کھایا۔

۲۸۴- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث
بیان کی، ان سے عمر ابن دینار نے ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد
رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے
کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی اور گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا تھا۔

۳۱۶- پانچو گھوڑوں کا گوشت، اس باب میں مسلمہ رضی اللہ عنہ کی

اسلام شرعی دلائل کی روشنی میں گھوڑے کا گوشت احناف کی رائے میں مکروہ ہے۔

حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۴۸۵۔ ہم نے صدر نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبد اللہ نے انھیں سالم نے اور انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اس روایت کی متابعت ابن المبارک نے کی تھی، ان سے نافع نے، اور ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے اور ان سے سالم نے۔

۴۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں یحییٰ بن علی کے صاحبزادے عبد اللہ اور حسن نے اور انھیں ان کے والد نے کہ ملی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی تھی۔

۴۸۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے عروے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔ اور گھوڑوں کے گوشت کے لیے رخصت دی تھی۔

۴۸۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا۔ ان سے عروے نے حدیث بیان کی، اور ان سے براہ اور ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۴۹۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابی اسیم نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں ابو اور یس نے خبر دی اور ان سے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زبیری اور عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے کی۔ مالک، معمر، مجتہد، یونس اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَثَابِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ لَيْسَ مَحْظُورًا:

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَابِغٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، ثَابِغُ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِغٍ وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ:

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُنْعَةِ قَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ:

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ:

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنْ الْأَنْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ:

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي اسْمٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ يُسَ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا قُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ثَابِغُ التَّرْبُيْدِيِّ وَدَعْقِلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَثَابِغٌ وَمَعْمَرٌ وَالسَّاجِسُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

نَحْنُ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ۖ
 ۴۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَوْهَابِ
 الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَاءَهُ حَاجٍ فَقَالَ أَكَلْتَ الْحُمُرَ نَحْنُ جَاءَهُ حَاجٍ
 فَقَالَ أَكَلْتُ الْحُمُرَ نَحْنُ جَاءَهُ حَاجٍ فَقَالَ
 أَفْنَيْتَ الْحُمُرَ فَأَمَرَ مُنَادٍيًا مُنَادِيًا فِي
 النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَهَيِّئَانِي لَكُمْ مِنْ حُلُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
 فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَأُكْنِيتُ الْعَدُوَّ وَإِنَّمَا تَقْعُدُ بِاللَّحْمِ ۖ
 ۴۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
 عَنَّا قُلْتُ لِمَا مَرَّ بِي مِنْ قِبَلِهِمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ كَذِبٌ
 كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْخَلْمُ بْنُ عُمَيْرٍ الْغُبَارِيُّ عِنْدَنَا
 بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبِي ذَلِكَ الْخَوَارِزْمِيُّ وَمَنْ قَرَأَ
 قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْءٌ

باب ۳۱۷ أَكْبَلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ۖ

۴۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوَيْسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ الْخَوْلَافِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيَ
 عَنْ أَكْبَلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ثَابِتُ الْبُخَارِ وَنُفُسُ وَمَعْمَرُ
 وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۖ

باب ۳۱۸ حُلُومُ الْمَيْتَةِ ۖ

۴۹۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
 ابْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
 شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَيْتَةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ہر ذوال نیش درندے کے گوشت کی ممانعت کی ہے۔

۴۹۱- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نقل نے خبر دی، انھیں ابیہ نے۔ انھیں محمد نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب آئے اور عرض کی کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے، پھر دوسرے صاحب آئے اور کہا کہ میں نے گدھے کا گوشت کھا لیا ہے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور کہا کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضرت نے ایک مسادی کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرایا کہ اگر اللہ اس کے رسولؐ نہیں کو حلال کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ناپاک ہیں چنانچہ اس وقت اللہ کی گواہی حالانکہ ان میں (گدھے کا) گوشت پکرا رہا تھا۔

۴۹۲- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی بکر میں نے جابر بن زید سے پوچھا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ حکم بن عمرو اور غفاری رضی اللہ عنہما نے ہمیں بعد میں یہی بتایا تھا، لیکن علم کے سمندر میں عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، اور راستہ حل میں اس امر کی تبادلت کی: "قل لا اجد فیما اوحی الی عمر"

۳۱۷- ہر ذوال نیش درندے کے گوشت کھانے کے متعلق

۴۹۳- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابی ادیس خولانی نے اور انھیں ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوال نیش درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ اس روایت کی متابعت یونس، محمد بن عبیدہ اور جثون نے زہری کے واسطے سے کی۔

۳۱۸- مردار جانور کی کھال

۴۹۴- ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن البرہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے بیان کیا ان سے شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار کو بڑی کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کوئی نہیں

لے "ذی نَاب" کا ترجمہ ہے، اس سے مراد ایسے دانست ہیں جن سے درندہ جانور یا پرندہ اپنے شکار کو زخمی کر لیتا ہے۔ درندہ دانست تو تمام جانوروں ہی کے پوتے ہیں اور ان سے وہ کھانا کھاتے ہیں۔

علیہ وسلم نے جو ہے کے متعلق، جو گھی میں مرگیا تھا حکم دیا کہ اسے اور اس کے قریب چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے اور پھر باقی گھی کھایا گیا۔ ہمیں یہ حدیث عبد اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۵۰۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، ان سے ابن عباس نے اور ان سے عبید بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جو ہے کا حکم پوچھا گیا جو گھی میں گر گیا ہو، آنحضرت نے فرمایا کہ جو ہے کو اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو، پھر باقی گھی کھا لو۔

۳۲۳۔ جانوروں کے چہرہ پر داغ دار نشان لگانا۔

۵۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آپ چہرے پر نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے۔ اس کی متابعت قتیبہ نے کی، ان سے عوف بن غزاف نے حدیث بیان کی اور ان سے حنظلہ نے اور کہا کہ چہرے پر مارنے کی (ممانعت کی ہے)۔

۵۰۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے (نومولود) بھائی کو لایا تاکہ آپ اس کی تحنیک فرمادیں، آنحضرت اس وقت مہینوں کی باطنیں تشریف رکھتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے (مخبر نے بیان کیا کہ) امیر خیال ہے کہ ہشام نے کہا کہ اس کے کانوں میں داغ رہے تھے۔

۳۲۴۔ اگر مجاہدین کی کسی جماعت کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر غنیمت کی بکری یا اونٹوں سے کچھ ذبح کر لیں تو ایسا گوشت نہیں کھایا جائے گا، بلکہ جراح بن حذاف رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سوا انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کی ملاؤں اور کتب پر جمہا اللہ

قَالَ: بَلَعْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَا رَأَى مَا نَتَّ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرَّبَ مِنْهَا فَطَرَحَهُ ثُمَّ أَكَلَ عَنْ حَيْثُ عَصِيَ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارَسٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: افْتَرَحَهَا فَمَا حَوْلَهَا وَكُلُّهُ:

بَابُ الْأَوْسَمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ:

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَقْرَبَ تَابَهُ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْعَفْوَغِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ كُرِّهَ الصُّورَةُ:

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي رَجُلٌ وَهُوَ فِي مَرْجَبٍ لَمْ يَرَأَ نَيْسَهُ لَيْسَ شَيْءٌ حَبِيبٌ مَثَلُ فِي إِذَا جَاءَ:

بَابُ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا يَجْعَلُونَ أَهْلَ أَصْحَابِهِمْ لَحْنًا كُلُّ لَحْنٍ لِحْنٌ يَرِجُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ طَاوُوسٌ وَعَبْرَةٌ فِي ذَبْحَةِ السَّارِقِ:

اسے اس باب کی تمام احادیث کے الفاظ سے یہ واضح ہے کہ حکم ہے برٹے گھی کا کسی بیان بڑا ہے۔ دیکھتے ہوئے گھی کا نہیں، کیونکہ گھی با کوئی بھی چیز اگر سٹال ہے تو اس میں سے مرے ہوئے جو ہے کے چاروں طرف سے گھی کا ٹکڑا ملے نہیں یہ صورت تو صرف انھی چیزوں میں چلی سکتی ہے جو جنہوں میں جب چیز جی ہوئی ہوگی تو جو ہے کے ساتھ اس کے قریب سے گھی کو بھی باسانی نکال کر پھینکا جاسکتا ہے۔ دوسری احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ مرداد صرف مجاہد گھی یا اسی طرح کی کسی جی ہوئی چیز میں کسی جانور وغیرہ کا پڑنا ہے۔ احادیث نے بھی اس باب میں منہج اور سٹال کا فرق کیا ہے۔

اطْرَحُوهُ :

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَوْصٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ رَأَى ابْنَ خَبِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا مَنَعْنَا الْعَدُوَّ عَدَاؤَ لَكِنَّا مَعَنَا مَدَى فَقَالَ: مَا أَنْهَرَ أَلْتَمَّ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَمَكُوا مَا لَهُمْ مِنْ سَبَبٍ وَلَا ظَهْرٍ وَ سَأَحَدْتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا السَّيِّئُ فَعَظُمَ وَأَمَا الْقَطْعُ فَمَدَى الْحَبْسَةِ - وَتَقَدَّمَ سَوْعَانَ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْعَنَاءِ لَحْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَتَضَبَعُوا قَدُورًا فَأَمْرَجَا فَأَكْفَيْتُ وَفَسَمَ بَنِيهِمْ وَعَدَلَ بَعْدُ الْبَشَرِ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَهُ كُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ بِسَبِّهِمْ لِحَبْسِهِ اللَّهُ فَقَالَ: إِنْ هَذِهِ الْبَهَائِمُ أَوْ أَمِيدًا كَأَمِيدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا فَمَا فَعَلُوا مِثْلَ

هَذَا :

باب ۳۲۵ إِذَا تَدَبَّعُوا بَنِيَهُمْ فَعَمَاهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَتَلَهُ فَأَمَّا إِذَا ضَلَّحَهُمْ فَهُوَ حَابِئٌ بِالْخَبَرِ رَأَى ابْنَ خَبِيٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ الطَّنَّانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَبِيبٍ رَأَى ابْنَ خَبِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَدَبَّعَ بَعِيرٌ مِنَ الرِّبْلِ قَالَ فَذَمَّاهُ رَجُلٌ بِسَبِّهِمْ لِحَبْسِهِ : قَالَ ثُمَّ قَالَ : إِنْ لَهَا أَوْ أَمِيدًا كَأَمِيدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَأَصْعَقُوا إِيَّاهُ

نے چور کے ذبیحہ کے متعلق فرمایا کہ اسے چھینک دو۔

۵۰۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو لاجوس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبایہ کے والد رافع بن خدیج رحمہ اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کل ہمارے دشمن سے مقابلہ ہو گا۔ اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؛ آنحضرت نے فرمایا کہ جو آلہ خون بہا رہے اور جانور دل کو ذبح کرنے والے (اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ بشرطیکہ ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کی دہر سے تھیں تباؤں کا، دانت تو بڑی ہے اور ناخن جیشیوں کی چھری ہے۔ اور حدیث کرنے والے لوگ آگے بڑھ گئے تھے اور غنیمت پر قبضہ کر لیا تھا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کے صحابہ کے ساتھ تھے، چنانچہ آگے پہنچنے والے نے جانور ذبح کر کے) ہانڈیاں بچنے کے لیے چڑھا دیں، لیکن آنحضرت نے انھیں الٹ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے غنیمت لوگوں کے درمیان تقسیم کی۔ اس تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے قرار دیا تھا پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ گیا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے پھر ایک شخص نے اس اونٹ پر تیر مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا، آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جانور بھی کبھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۲۵۔ جب کسی جماعت کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان

میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر سے نشانہ کر کے مار ڈالے تو جائز ہے؛ رافع رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حدیث اس کی تاکید کرتی ہے۔

۵۰۷۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن عبید الطننسی نے خبر دی، انھیں سعید بن مسروق نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے ان سے ان کے والد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک اونٹ بدک کر بھاگ پڑا۔ پھر ایک صاحب نے تیر سے اسے مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے لگتا ہے اس لیے ان میں سے جو تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی

یا رسول اللہ! ہم غزوں اور سفروں میں رہتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں فرمایا کہ دیکھو کیا کرو۔ جو کہ خون بہا دے یا رپ نے بجائے انہر کے، نہر فرمایا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ، البتہ دانت اور ناخن نہ ہو، کیونکہ دانت بڑی ہے اور ناخن حبش کی چھری ہے۔

۳۲۶۔ اے ایمان والو! آپ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اس نے تو تم پر اس مردار اور خون اور سوز کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو، حرام کیا ہے۔ لیکن جو شخص مضطر ہو جائے اور نہ بے عملی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکل جائے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہ ہاں جو کوئی بھوک کی شدت سے سہارا ہو جائے، گناہ کی طرف رغبت کئے بغیر۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور تمہارے لیے آفر کیا وہ جو ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جا چکا ہے جبکہ اللہ نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے ان جانوروں کی جنہیں اس نے تم پر حرام کیا ہے، سو اس کے کو اس کے لیے تم مضطر ہو جاؤ اور یقیناً بہت سے لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر گناہ کرتے رہتے ہیں بلا کسی علم کے بلاشبہ آپ کا پروردگار سب کو خوب جانتا ہے۔ حد سے نکل جانے والوں کو“ اور ارشاد ”اور آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں اور کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے دانے کے لیے جو اسے کھائے سو اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہت بڑا خون یا سوز کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل گندہ ہے یا جو منق کا ذریعہ ہو غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا، لیکن جو کوئی بیمار ہو جائے اور طالب لذت نہ ہو، نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا پروردگار بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔“ اور فرمایا، سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور سہی دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم خاص اسی کی پرستش کرتے ہو، اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سوز کا

ہلکنا۔ قَالَ قَاتِلْ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَعَارِیْ وَالْأَسْفَارِ عَنَزِيدُ أَنْ تَنْتَهِجَ فَلَا تَكُونُ مُدًّا قَالَ أَرَأَيْتَ مَا تَقْرَأُ أَحْمَرُ الدِّمَامِ وَذُو كِرَاسٍ اللَّهُ فُكِّلَ غَيْرُ السَّبْتِ وَالْقَطْرِ فَإِنَّ السَّبْتَ عَطَشٌ وَالْقَطْرُ مُدَى الْحَبَشَةِ؛

باب ۱۲۶۔ كَلِمَةُ الْمُضْطَرِّ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِنَاءً تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِرِ وَمَا أَهَلَ بِهِ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ فَمَن اضْطُرَّ غَيْرَ بَإٍ وَكَأَنَّهُ مَا دَفَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَن اضْطُرَّ فِي الْخَنِصَةِ غَيْرَ مُجَابِفٍ تَرْتُدُّ قَوْلَهُ فَاكُلُوا مِن مَّا ذُو كِرَاسِهِمْ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كُنتُمْ بَأْيَا بِهِ مُؤْمِنِينَ، وَمَا ذُو أَنْ لَّا تَأْكُلُوا مِن مَّا ذُو كِرَاسِهِمْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفَدَفَعَهُ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّوا تَعَالَى وَإِنْ كَثُرُوا لِيُغَيِّرُوا بِأَهْوَابِهِمْ يَغْيِرُ عَلَيْهِمْ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ. تَكَالُفٌ أَحَبُّ فِيمَا أَوْحَى إِلَى خَرْمًا عَلَى طَاعِمٍ يَلْعَقُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونُ مَيْتَةً أَوْ ذَا مَسْنُونٍ أَوْ لَحْمَ الْخَيْزِرِ فَإِنَّهُ رَجَسٌ أَوْ فِتْنًا أَهْلًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ بِهِ فَمَن اضْطُرَّ غَيْرَ بَإٍ وَكَأَنَّهُ مَا دَفَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ فَمَن اضْطُرَّ غَيْرَ مُجَابِفٍ تَرْتُدُّ قَوْلَهُ فَاكُلُوا مِن مَّا ذُو كِرَاسِهِمْ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كُنتُمْ إِنَاءً تَعْبُدُونَ. إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِرِ وَمَا أَهَلَ بِهِ

گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا ہو حرام کیا ہے، لیکن جو کوئی بقیقہ ہر جائزے ذریعہ کہ طالب لذت ہو، اور ذریعہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا ہے، رحمت والا ہے ۴

قربانی کے مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۳۲۷۔ قربانی کی مسنونیت، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔ اور مشہور ہے۔

۵۰۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے مندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے زبید الایامی نے ان سے شعبی نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج (عید الاضحیٰ کے دن) کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو اس طرح کرے گا۔ وہ ہماری سنت کے مطابق کرے گا لیکن جو شخص (نماز عید سے) پہلے ہی ذبح کرے گا تو اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہوگی جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کر لیا ہے۔ قربانی وہ قطعاً بھی نہیں۔ اس پر ابو مردہ بن یار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ نے نماز عید سے پہلے ہی ذبح کر لیا تھا، اور عرض کی کہ میرے پاس ایک ایک سال سے کم کا بکر ہے (کیا اس کی قربانی ابتداء بعد کروں) آنحضرت نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرو لیکن تمہارے یہ کسی اور کے لیے کافی نہیں ہوگا، مطرف نے عامر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوگئی، اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق کیا۔

۵۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنی ذات کے لیے جانور ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۲۸۔ امام قربانی کے جانوروں میں تقسیم کرتا ہے

أَحِلَّ لَكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ مَا وَلَّيْتُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ
عَنِ النَّبِيِّ وَالْكَافِرِ
فَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
رَحِيمٌ

کتاب الاضاحی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۳۲۷۔ سنتہ اندہ ضحیۃ۔ وقال ابن عمر
ہی سنتہ و معدوفہ ۶

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ
شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْبَدَائِ
رِ بْنِ أَبِي اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِ نَاهِلًا
فَنُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ
أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ فَإِنَّمَا هُوَ
لَحْمٌ خَلَامُهُ يَذْهَبُ لَيْسَ مِنَ الشَّعْبِ فِي شَيْءٍ
فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ
إِنَّ عِنْدِي خَبْرًا عَنْهُ فَقَالَ: إِذَا جُمِعَا وَلَنْ
تُجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ مُطَرِّفٌ
عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَهُوَ شُكُّهُ وَأَصَابَ سُنَّتَ
الْمُسْلِمِينَ ۶

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَأِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَدْ
فَعَلَ شُكُّهُ وَأَصَابَ سُنَّتَ الْمُسْلِمِينَ ۶

۳۲۸۔ قِيمَتِ الْإِضَاحِ الْإِضَاحِ بَيْنَ النَّاسِ ۶

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ
يَعْقُبَ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
أَمَحَا يَدُ حَتَّابٍ فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ حَبْدَةً
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ حَبْدَةً
قَالَ: صَحَّ بِهَا

باب ۳۲۹ الرَّاحِ بِالسَّافِرِ وَالنَّسَاءِ

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِئَاسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهَا وَصَارَتْ سُرُوفَ قَبْلِ أَنْ تَدْخُلَ
مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكَ؟ أَنْفَيْتِ؟
قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ
اللَّهُ عَلَى نَبَاتِ أَدَمَ فَأَقْبَضَنِي مَا يَقْبِضُ الْخَاجِرُ
غَيْرُ أَنْ لَا تَطْلُقَنِي يَا لَبِئْسَ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِثْنَى
أُمَيْتٍ يَكْحُمُ بَنِي فَقُلْتُ مَا هَذَا؟ قَالُوا صَنَعَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَسَدٍ رَاحٍ بِالْبُقْعَةِ

باب ۳۳۰ مَا يَشْتَبِي مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْوِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا صَفَدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْوِ
مَنْ كَانَ ذُبْحُ قَبْلُ الصَّلَاةِ طَيِّعًا: فَقَامَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا أَيُّومُ يُشْتَبَى
فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَافَهُ وَعِنْدِي حَبْدَةٌ
خَيْرٌ مِنِّي شَأْنِي لَحْمٍ فَرَحِمْتُهُ فِي ذَلِكَ
فَلَمْ أَذْرِ أَيْ بَكَعْتُ الرَّخْصَةَ مِنْ مَرَاةٍ أَمْ لَا
لَعَنَ اللَّهُ الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاثِبِينَ
فَنَجَّهْمَا وَفَامَ النَّاسُ إِلَى عُنْتِهِمْ فَتَوَشَّعُوا

۵۱۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث
بیان کی، ان سے یحییٰ نے اور ان سے عقرب بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،
کوئی کہ صحابی علی رضی اللہ عنہ نے اپنے صحابہ میں قربانی کے جانور تقسیم کئے، عقرب رضی اللہ
عنہ کے حصہ میں ایک سال سے کم کا بکری کا بچہ آیا وہ آپ نے بیان کیا کہ اس پر میں
نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک سال سے کم کا بچہ آیا ہے، آنحضرت
نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کرو۔

۳۲۹۔ مسافر اور عورتوں کی قربانی

۵۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کوئی کہ صحابی علی رضی اللہ عنہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تھے حجۃ اوداع
کے موقع پر آپ مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حاضہ ہو گئی
تھیں۔ اس وقت آپ رو رہی تھیں۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ کیا بات
ہے۔ کیا تھیں حسین کا خون آنے لگا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی
کہ جی ہاں۔ آنحضرت نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی نقدیر میں
لکھ دیا ہے۔ تم خاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو صرف بیت اللہ کا طواف
نہ کرو۔ پھر جب ہم مینے میں تھے تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۳۰۔ قربانی کے دن گوشت کی خواہش۔

۵۱۲۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن علیہ نے خبر دی، انھیں
ایوب نے، انھیں ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا کہ جس نے نماز عید سے پہلے
قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ کرے۔ اس پر ایک صاحب نے کھڑے ہو
کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کھانے کی خواہش ہوتی
ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ میرے پاس ایک سال
سے کم کا بکری کا بچہ ہے جس کا گوشت دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے تو
آنحضرت نے انھیں اس کی اجازت دے دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت ایک
سال سے کم کے بچے کی قربانی کی، دو مردوں کو بھی ہے یا نہیں، پھر آنحضرت دو
میں ٹھہر کر طرف مڑے اور انھیں ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف بڑھے اور

قَالَ فَتَجَزَّ عَوْهَا :

باب ۳۳۱ مَنْ قَالَ اَلَا مَنَعَنِي يَوْمَ النُّحْرِ :

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
دَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي السَّنَةِ أَثْنَا عَشَرَ
شَهْرًا مِمَّا أَرَى نَبِيَّهُ حُرْمَةً ثَلَاثُ مِثْوَالِيَاثٍ
ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبُ مَقَرِّ الَّذِي
بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَمَّا شَهْرُ هَذَا فَلَنَا مَعَهُ وَ
رَسُولُهُ أَغْلَهُ مُسَكَّتٌ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ : أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا بَلَى ،
قَالَ : أَيْ يَكْبِدُ هَذَا ؟ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَهُ مُسَكَّتٌ
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ :
أَلَيْسَ النَّبِيُّ ؟ قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَأَيُّ نَبِيٍّ هَذَا ؟ قُلْنَا
إِسْمَاءُ وَرَسُولُهُ أَغْلَهُ ، مُسَكَّتٌ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النُّحْرِ
قُلْنَا بَلَى ، قَالَ فَإِنَّ مَاءَ كَعْبٍ وَآمَوَالَهُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَآخِصِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضُكُمْ
عَلَيْكُمْ خَدَامٌ كَسَرْتُمْ يَوْمَ مَيْكُ هَذَا فِي
بَيْدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَ
سَلَفُكُمْ سَبَكُكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ
أَلَمْ تَدْرُجُوا عَبْدِي صَلَاتًا لَا يَنْفَرُ
بَعْضُكُمْ وَقَابَ بَعْضُ أَلَمْ يَبْلُغِ الشَّاهِدُ
الْعَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضُ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَشْكُونَ
أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَبَحَهُ ، وَكَانَ
مُحَمَّدٌ إِذَا ذُكِرَتْ قَالَ ، هَذَا الْيَوْمُ مَنَعَنِي
اللَّهُ مَلَكِيًا وَسَلَّمَهُ ثُمَّ قَالَ : أَلَا هَلْ تَكُنْتُ
أَلَا هَلْ تَكُنْتُ ؟

انہیں تقسیم کر کے (ذبح کیا)۔

۳۳۱۔ جس نے کہا کہ قربانی صرف بقرہ کے دن ہے۔

۵۱۳۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اب نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکرہ نے اور ان
سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ ہجر کہ اسی حالت
پر لگیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا
کئے تھے سال بارہ مہینے کا ہے ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، اس میں متواتر
ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ معزز جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے
درمیان میں پڑتا ہے پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون مہینہ ہے؟ ہم نے
عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ ذبحہ جانتے ہیں، آنحضرتؐ خاموش ہو گئے۔ ہم
نے سمجھا کہ شاید آنحضرتؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ
ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی، ذی الحجہ ہی ہے پھر فرمایا یہ کون شہر ہے؟
ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اس کا زیادہ مر ہے پھر آنحضرتؐ خاموش ہو گئے
اور ہم نے سمجھا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا، کیا
کہ یہ مدینہ (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت
فرمایا یہ دن کون ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسولؐ اس کا بہتر علم
ہے۔ آنحضرتؐ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجزئ کریں گے،
لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ قربانی کا دن (یوم النحر) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا، کیوں
نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا پس تمہارا خون تمہارے اموال محمد بن سیرین نے بیان
کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا کہ ”اور تمہاری عزت تم پر“
راہب کی دوسرے پر اس طرح با حرمت میں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے
اس شہر میں اور اس مہینے میں ہے اور تم عنقریب اپنے رب سے ملو گے اس
وقت وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا آگاہ ہو جاؤ۔
میرے بعد گواہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض دوسرے کی گردن مارنے لگے ناں
جو یہاں موجود ہیں وہ یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں، ممکن ہے کہ بعض وہ
جنہیں یہ پیغام پہنچایا جائے بعض ان سے زیادہ اسے محفوظ کرنے والے پر
جرا سے ان رہے ہیں۔ محمد بن سیرین نے فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سچ فرمایا پھر آنحضرتؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے آگاہ ہو
جاؤ، کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ (اللہ کا پیغام)۔

۳۳۲۔ عید گاہ میں قربانی

۵۱۴۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی گاہ میں قربانی کیا کرتے تھے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ اودہ جگہ سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

۵۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے کثیر بن فرقہ نے ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قربانی) ذبح اور خرید کا وہاں کیا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینک والے دو میزھول کی قربانی کی، بیان کرتے ہیں کہ وہ فرسہ تھے۔ اور یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوامر بن سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم دین منورہ میں قربانی کو قرب کیا کرتے تھے اور عام مسلمان بھی قربانی کے جانور کو قرب کرتے تھے۔

۵۱۶۔ ہم سے آدم بن ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسیب نے بیان کیا۔ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو میزھول کی قربانی کرتے تھے اور میں بھی دو میزھول کی قربانی کرتا تھا۔

۵۱۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالواہب محمد بن بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ابوقلاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکبرے میزھول کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ماتھے سے ذبح کیا اس کی متابعت وہیب نے کی، ان سے ایوب نے۔ اور اسماعیل اور حاتم بن دروان نے بیان کیا کہ ان سے ایوب نے ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔

۵۱۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے آپ کو کچھ بکریاں دیں، آپ نے انھیں تقسیم کیا، پھر ایک سال سے کم کا ایک بچہ نکال لیا، تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، اہل حضور نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کرو۔

باب ۳۳۳۔ الذَّاحِجِيُّ وَالْمَخْرَجُ بِالْمَصْلِيِّ

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنَحِّرُ فِي الْمَخْرَجِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يُعْنِي مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُخْرِجُ

باب ۳۳۳۔ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَحَدَيْنِ وَصِدْقَةٍ سَعْيَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا مَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَسْمِعُ الْأَنْصَجِيَّةَ بِالْمَذْبُوحَةِ وَكَانَ الْمَسْلُوكُونَ يَسْمَعُونَ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا مُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كُنَّا إِلَى كَبْشَيْنِ أَحَدَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَنَذَّجَهُمَا بِيَدِهِ ثَابَعَهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاكِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخَلْبَرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَنَّا يُقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ مَخْجَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِنَسِجَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِجْ أَنْتَ بِهِ

۳۳۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، ابو بردہ رضی اللہ عنہ ہے کہ بکری کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہی کی قربانی کر لیگیں تمہارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

۵۱۹۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی، آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری جس کی نماز سے پہلے قربانی کی تھی، صرف گوشت کی بکری ہے، اس کی قربانی نہیں ہوئی، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کرو، لیکن تمہارے بعد اس کی قربانی کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا، جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے لیے جائز ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوتی ہے۔ وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت عبدہ نے شعبی اور ابوسعید کے واسطے سے کی، اور اس کی متابعت وکیع نے کی۔ ان سے مرث نے اور ان سے شعبی نے (بیان کیا) اور عامر اور داؤد نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا کہ میرے پاس ایک دو دھبی پٹھیا ہے، اور زبید اور فرات نے شعبی کے واسطے سے بیان کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے، اور ابوالاحوص نے بیان کیا، ان سے سفور نے حدیث بیان کی کہ "ایک سال سے کم کی پٹھیا" اور ابن العون نے بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی دو دھبی پٹھیا

۵۲۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے سفور نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلے میں دوسری قربانی کر لو۔ انھوں نے عرض کی کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کے بچے کے سوا اور کوئی جائز نہیں، سفور نے بیان کیا کہ یہ خیال ہے کہ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک سال کی بکری سے بھی عذر ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا پھر کسی کی اس کے بدلے میں (جو نماز سے پہلے کر دی تھی) قربانی کر دو لیکن تمہارے

باب ۳۳۵۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذِي بُرْدَةً جَمِيعًا بِالْحَبْدِ مِنْ الْمَعْرُوفِ لَنْ تَجْزِيَ
عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ السَّرَّاجِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ خَالَي يَقُولُ لَهُ أَكْبَرُ
بُرْدَةً قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُكَ شَأْنُكَ لَحْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْ عِنْدِي رَاجِحًا بَعْدَ عِدَّةٍ مِنَ الْمُعِزِّ قَالَ أَذْبَحُهَا
وَلَنْ تَكُنْ لِي بِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذُبِحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَإِذَا مِذْبَحٌ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذُبِحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ
فَقَدْ شَمَّ نَسْكَهَ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔
ثَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنْ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ
وَمَا بَعْدَهُ وَصَيْحٌ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ عَبِ
الشَّعْبِيِّ قَالَ عَامِرٌ وَذَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ
عِنْدِي عِنْدُ لَبْنٍ۔ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَ
فِرَاسٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي حَيْدٌ عَدُوٌّ
وَقَالَ أَبُو الْوَلَدِ خُوَصٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ۔
عِنْدِي حَيْدٌ عَدُوٌّ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ
عِنْدِي حَيْدٌ عَدُوٌّ هِيَ قِي

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
حُمَيْدٍ عَنْ السَّرَّاجِ قَالَ ذُبِحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمِيرٌ يَخَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا حَيْدٌ عَدُوٌّ قَالَ
شُعْبَةُ وَذَا حُسْبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِيَّةٍ قَالَ:
أَجَبْتُهَا مَا كَانَتْ وَأَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَ
قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

بھر کسی کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور حاتم بن دروان نے بیان کیا، ان سے ابوب
نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُو
(اس روایت میں) بیان کیا کہ ایک سال سے کم عمر کی بچہ یا

۳۳۵۔ جس نے قربانی کے جانور اپنے ماتھے سے ذبح کیے۔

۵۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چکرے مینڈھوں کی قربانی کی، میں
نے دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ
اور اللہ اکبر پڑھ رہے ہیں، اس طرح آپؐ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ماتھے
سے ذبح کیا۔

۳۳۶۔ جس نے دوسرے کی قربانی ذبح کی۔ ایک صاحب نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان کے اونٹ کی قربانی مباحہ کی۔ ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکیوں سے فرمایا کہ اپنی قربانی وہ
اپنے ماتھے ہی سے ذبح کریں۔

۵۲۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی
ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ تمام سرف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
لائے میں رو رہی تھی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا بات ہے؟ کیا تمہیں حیض آگیا ہے؟
میں نے عرض کی جی ہاں آپؐ نے فرمایا یہ نرا اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں
لکھ دیا ہے، اس لیے حاجیل کی طرح تمام اعمال حج انجام دو، صرف بیت اللہ کا
طواف کرو۔ اور آنحضرتؐ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

۳۳۷۔ نماز کے بعد ذبح

۵۲۳۔ ہم سے مجاہد بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان
کی کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، ان سے براد بن عازب
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا
تھے، خطیب میں آپؐ نے فرمایا، آج کے دن کی ابتداء ہم نماز عید سے کریں گے، پھر
واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پائے گا لیکن
جس نے (عید کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گشت ہے جسے اس
نے اپنے گھروالوں کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجہ میں بھی نہیں۔ (ابوردیہ رحمہ اللہ)

مَحْتَبَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِدَاؤُ
حَيْدَرٍ عَدُوٌّ - ۳

بار ۳۳۵ من ذبح الأضحية بيده ۴

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَزَأْنِيئًا
وَاضْبَحَا قَدْ مَلَ عَلَى صَفَاحَيْهِمَا نِسْبَتِي
وَمُكَبَّرُ فَنَذَرَ بِحُكْمَا

بيده ۵

بار ۳۳۶ من ذبح ضحية غيره وأمان
رجل ابن عمر في مذبذبه وأمر
أبو موسى بساته أن يصححين
بأيديهن ۶

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابن القاسم عن عائشة رضي الله عنها قالت
دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم سرف
وأنا أبكي فقال مالك أفغيت؟ قلت نعم،
قال هذا أمر كتبه الله على بنات آدم أفغين ما
يقضي الحاجب فيرآن لا تطرفن بالببت وحشي رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه يوم بالبقرة ۷

بار ۳۳۷ الذبح بعد الصلاة ۸

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ ابْنِ الْمُهَاجَلِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كَانَ أَخْبَرَ فِي رُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ
السَّيِّدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا
أَنْ قُضِيَ نَحْرُ نَرْحِمَ فَتَنْصَرُ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ
أَهَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرْنَا فَمَا هُوَ لَحْمٌ يَفْتَدِيهِ
بِرَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسِكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو مُرَّةَ ۹

عشر نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے تو عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے۔
البتہ میرے پاس ابھی ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے اور سال بھر کی بکری
سے بہتر ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی اس کے بدلہ میں کر دو۔ لیکن
تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہ ہوگا۔

۳۳۸۔ جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اور پھر اسے لوٹا یا۔

۵۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، ان سے الیوب نے، اور ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی
اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو
وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس پر ایک مجاہد اٹھے اور عرض کی اس دن گوشت
کی لوگوں کو خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ پھر انھوں نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر
کیا جیسے آنحضرتؐ نے ان کا عذر قبول کر لیا ہو۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امیر سے
پاس ایک سال کا ایک بچہ ہے اور دو بکریاں سے بھی اچھا ہے، چنانچہ آنحضرتؐ
نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دے دی، لیکن مجھے اس کا علم نہیں، مگر یہ اجازت
دوسروں کو بھی ممتی پائیں۔ پھر آنحضرتؐ دو منیڑھوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ
کی ماریتھی کراٹھیں آنحضرتؐ نے ذبح کیا۔ پھر لوگ بکریوں کی طرف متوجہ ہونے
اور انھیں ذبح کیا۔

۵۲۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان
سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، ان سے حذوف بن سفیان بنی رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ قربانی کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ اس کی جگہ دوبارہ
کرے اور جس نے قربانی کی ہے نہ کی ہو وہ کر دے۔

۵۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث
بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن غازی طہی اور فرمایا جو ہماری طرح نماز پڑھنا
ہو اور ہمارے قبلہ کو قبلہ بنا تا ہو وہ نماز عید سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ
کرے۔ اس پر ابو بردہ بن نبار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ!
میں نے تو قربانی کر لی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، پھر وہ ایک ایسی چیز ہوئی جسے تم نے
قبل از وقت ہی کر لیا ہے۔ انھوں نے عرض کی میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا
ایک بچہ ہے اور دو سالہ کی بکریوں سے عمدہ ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر لوں یا آنحضرتؐ

يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُمَسِّقَ وَ
عِنْدِي حَيْدٌ عَمَّ حَيَرٌ مِّنْ مَّسْتَةٍ
فَقَالَ: اجْعَلْهَا مَكَفًا وَلَنْ تُجْزِيَ أَوْ
تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ:

بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ:

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا الْيَوْمَ مِشْقِي
فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ حَيَرٍ أَيْمٍ فَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاةً وَاعِيَةً
حَيْدٌ عَمَّ حَيَرٌ مِّنْ شَاخِئٍ، فَرَحَصَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَعَتْ
الرَّحْصَةَ أَمْ رَضِمَتْ، فَكَفَّ إِلَى كَبِشَيْنِ بَيْنِي
فَذَبَحَهُمَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غَنَائِمَةٍ
فَذَبَحُوهَا:

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ حَنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ الْبَجَلِيَّ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَفًا
أَوْ دَرِيٍّ مِّنْ لَّحْمٍ مِّنْ بَحْمٍ فَلْيُذِبْ:

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ النَّجَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
فَقَالَ: مَنْ صَلَّى مَكَلًا وَاسْتَقْبَلَ بَيْتَنَا فَلَا
يَذِيقُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَنَامَ أَبُو بَرْزَةَ بْنُ نُبَيْلٍ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْتُ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ عَجَلْتُهُ
قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي حَيْدٌ عَمَّ حَيَرٌ مِّنْ
مَّسْتَةٍ أَذِجْهَا قَالَ نَعَمْ، فَحَدَّثَنَا

نے فرمایا کہ کروا لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔ عامر نے بیان کیا کہ یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

۳۳۹۔ ذبح کئے جانے والے جانور پر پاؤں رکھنا۔

۵۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکر سے منڈی مٹھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور انھوں نے اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھتے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے۔ ۳۴۰۔ ذبح کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۵۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سینک والے دو چکر سے منڈی مٹھوں کی قربانی کی، انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کے اوپر رکھ کر ذبح کیا۔ ۳۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا جانور حرم میں کسی کے ذریعہ سے ذبح کرنے کے لیے بھیجے تو اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی۔

۵۲۹۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل نے خبر دی، انھیں شعبی نے انھیں مسروق نے کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عمر بن الخطاب المؤمنین، اگر کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ میں بھیج دے اور خود اپنے شہر میں مقیم ہو اور جس کے ذریعہ بھیجے اسے اس کی وصیت کر دے کہ اس جانور کے گھبے میں (نشانی کے طور پر) تلامذہ پہنا دیا جائے۔ لڑکیاں اس دن سے وہ اس وقت تک کے لیے حرم ہو جائے کہ جب تک حاجی اپنا احرام رکھ لیں؟ بیان کیا کہ اس پر میں نے پر دے کے پیچھے المؤمنین کے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پرانے کا آواز سنی، اور آپ نے فرمایا میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قتادے باندھتی تھی انھوں نے اسے کعبہ بھیجتے تھے، لیکن لوگوں کے واپس ہونے تک انھوں نے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد کے لیے حرام ہو (یعنی آپ اس کی وجہ سے حرم نہیں ہو جاتے تھے)۔

۳۴۲۔ قربانی کا کتھا گوشت کھایا جائے اور کتھا جمع کیا جائے۔

۵۳۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث

تحدیثی عن احمد بعدك: قال عابرہی خیر نسیتکثیرہ

باب ۳۳۹۔ وَضَحُ الْقَدَمِ عَلَى صِفِّ الذَّبْحَةِ

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ مَنْذَرَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَفِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ صَفِيحَتَهُمَا وَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ

باب ۳۴۰۔ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الذَّبْحَةِ

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مَنْذَرَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى ذَكَبَرًا وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفِّهِمَا

باب ۳۴۱۔ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيٍ لِيَدُ نَحْرٍ يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الشَّيْبِيِّ عَنْ مَنْسُوفٍ أَنَّهُ أَقْبَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ لَعَلَّكَ تَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَجْلِسُ فِي الْمَعْبَرِ فَيُؤْمِنُ أَنْ تَقْلُدَا هَدْيَهُ فَلَا يَذَلُّ مِنْ ذَلِكَ الْبَدُونُ خَيْرٌ مَا حَتَّى يَجِلَّ النَّاسُ: قَالَ فَسَبَّغْتُ تَصْفِيْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَعَدَا كُنْتُ أَفْعَلُ فَلَا تَدَّ هَدْيِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهَا حَلٌّ لِيَرْجَعَ إِلَى أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ

باب ۳۴۲۔ مَا يَوْكَلُ مِنَ الْحُرْمِ الْأَصْحَابِ وَمَا يَنْزُدُ مِنْهَا

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

کی کھر رونے بیان کیا، انھیں عطا نے خبر دی۔ انھوں نے عابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مدینہ پہنچے تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیور میں قربانی کا گوشت جمع کرتے تھے۔ اور کئی مرتبہ (بجائے لحوم الافاضی کے) لحوم الصبریٰ کیا۔

۵۳۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے قاسم نے انھیں ابن جناب نے خبر دی انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے حدیث بیان کی کہ آپ سفر میں تھے جب واپس آئے تو آپ کے سامنے گوشت لایا گیا، کہا گیا کہ یہ ہماری قربانی کا گوشت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے ہٹا دو، میں اسے نہیں چکھوں گا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اٹھ گیا اور گھر سے باہر نکل کر اپنے بھائی ابوقتاہدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ مال کی طرف سے آپ کے بھائی تھے اور بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ اور انھوں نے فرمایا کہ تمھارے جو حکم بدل گیا ہے اور اربعین دن سے زیادہ تک قربانی کا گوشت محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

۵۳۲۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے اور ان سے مسلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تم میں سے قربانی کی تو تیسرے دن اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا چاہیے۔ دوسرے سال صحابہ نے غزوہ کی یا رسول اللہ کیا ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا، دو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھیں، آنکھوں نے فرمایا کہ اب کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو، پچھلے سال تو چونکہ لوگ تنگی اور حاجی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں مدد کرو۔

۵۳۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عروہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ میں ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر رکھ دیتے تھے اور پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ پھر آنکھوں نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھایا کرو۔ چونکہ قطع نہیں تھا۔ بلکہ منشا یہ تھا کہ قربانی کا گوشت (ان لوگوں کو جن کے یہاں قربانی نہ ہوئی ہو) کھلایا جائے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔

قَالَ عُمَرُو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحُجَّهِ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لِحُجَّهِ الْأَضَاحِيِّ:

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ جُنَابٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ عَائِشًا مَقْدَامًا إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَعَايَا فَقَالَ أَجْرُهُمْ أَذَوْعُهُ قَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتِيَ أَخِي أَبَا تَائِدَةَ وَكَانَ أَحَاكِمَ لِي بِهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَمَا كُنْتُ ذَلِكُ لَهَا فَقَالَ إِنَّهُ فَتَدُحْدَثُ بَعْدَكَ أَمْرٌ:

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ نَيْبِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِيحُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَاذْكُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعٌ كَمَا نَفَعْنَا عَامَ الْمَضِيِّ قَالَ كُلُّوْا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ يَأْتِيَسُ جَمْعٌ فَأَمَرْتُ أَنْ يُعِينُوا فِيهَا:

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْفِيلٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: الْأَضَاحِيَّةُ كُنَّا نَمْلِكُ مِنْهَا فَتَقْدِمُ بِهِمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَنَا كَلُّوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَكُنْتُمْ يَغْرِضِيَةً، وَلَكِنْ أَمَّا أَذْوَاعُ الطَّعِيمِ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ:

۵۳۴- حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُؤَدَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَدَنِي يَوْمَئِذٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَسْنَهٍ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خُفَاكُمُ عَنْ صِيَامِ هَذَا يَوْمِ الْعِيدِ بَيْنَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَآمَّا الْآخَرُ فَيَوْمُهُمَا كَلَوْنُ نُسُكِكُمْ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ فَكَانَتْ ذَلِكَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ اجْتَمَعَ نَكْرُ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ آوَيْتُمْ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُمْ أَنْ تَأْكُلُوا الْحَوْشَ نُسُكِكُمْ فَوَقْتُ ثَلَاثٍ وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ يَخْوُفُ:

۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَيْنِ الْأَوَّلُ حَتَّى تَلْكَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْكُلُ بِالْزَيْتِ حِينَ يَنْتَظِرُ مِنَ ابْنِ أَبِي جَلْدٍ لِحُجْرَةِ الْحَدِيدِ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاشریہ

بَابُ ۳۲ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

۵۳۴- ہم سے حبان بن مؤدئی نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی کہ کہہ کر مجھے یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے ابن ازھر کے مولا ابوعبید نے حدیث بیان کی کہ وہ بقرہ عید کے دن عربین خطاب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں موجود تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھی، پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ایک تو وہ دن ہے جس دن تم (رمضان کے) روزے پورے کر کے افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا مختاری قربانی کا دن ہے، ابوعبید نے بیان کیا کہ پھر میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کی خلافت کے زمانہ میں عید گاہ میں) حاضر تھا۔ اس دن جمعہ بھی تھا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز عید والی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے، دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں (عید اور جمعہ) پس اہل عروالی میں سے جو شخص پسند کرے جمعہ کا بھی انتظار کرے (اور جمعہ کی نماز کے بعد اپنے گھر جائے) اور اگر کوئی واپس جانا چاہے (نماز عید کے بعد) تو وہ واپس جاسکتا ہے، میں نے اسے اجازت دی۔ ابوعبید نے بیان کیا کہ پھر میں عید کی نماز میں علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، انھوں نے بھی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی ہے اور مہر نے زہری کے واسطے سے اور ان سے ابوعبیدہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۳۵- ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن البرہم بن سعد نے خبر دی، انھیں ان کے بھتیجے ابن شہاب نے انھیں ان کے چچا ابن شہاب (محمد بن مسلم) نے انھیں مسلم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ، عبداللہ رضی اللہ عنہ مٹی سے کوچ کرتے وقت روٹی زیتون کے دھوئن سے کھاتے تھے، لیکن آپ قربانی کے گوشت سے (تین دن کے بعد) پرہیز کرتے تھے، بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشروبات

۳۴۳- اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "بِالْمَشْرِابِ أَجْزَأُ" مِت اور

پانے لگے تھے، شیطان کے کام، پس تم ان سے بچتے رہو،
تا کہ تم صلاح پاؤ۔

۵۳۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہیں کی، تو
آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

۵۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی،
انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابویہ زہری
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی
گئی تو آپ کو بیت المقدس کے شہر الیامیا میں شراب اور دودھ کے دو پیالے
پیش کئے گئے۔ آنحضرت نے انھیں دیکھا پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا،
اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا، اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں میں جس نے آپ
کو فطرت کی طرف ہدایت کی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی
امت گمراہ ہو جاتی۔ اس کی روایت معمر، ابن الحارث، عثمان بن عمر اور زہری نے
زہری کے واسطے سے کی۔

۵۳۸۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان
کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے جو تم سے میرے
سوا کوئی اور نہیں بیان کرے گا، آنحضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں
سے یہ ہے کہ جہالت بڑھ جائے گی، اور علم کم ہو جائے گا، زنا بڑھ جائے گی،
شراب پی جانے لگے گی۔ (بکثرت) عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ توبہ یہاں تک
پہنچے گی کہ چاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہو گا۔

۵۳۹۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ
میں نے ابوسلم بن عبد الرحمن اور ابن مسیب سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ ابویہ زہری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مومن باقی رہے
ہوئے زنا نہیں کرتا، کوئی شرابی مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پیتا، کوئی چور مومن
باقی رہتے ہوئے چوری نہیں کرتا اور ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبد الملک
بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی ان سے ابوبکر حدیث بیان کرتے

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْمَلُ مَرِيضٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
فَاَجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ۝

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرِبَ الْخَمْرَ فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِّمَ فِي الْآخِرَةِ ۝

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ
لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ يُلْبِأُ بَقْدَحِينَ مِنْ خَمْرٍ وَ
لَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ أَخَذَ
بِاللَّذَنِ هَذَا لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
عَوْنَتْ أُمَّتَكَ تَابِعَهُ مُعَمَّرٌ وَابْنُ الْحَادِ
وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ ۝

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ حَزَنَةَ شَا
هَشَامٌ حَدَّثَنَا شَا ذَكَرَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثًا لَا يَجِدُ فِيهِ غَيْرِي قَالَ، مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ
الزَّانَا وَتَشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرَّعَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى
يَكُونَ لِحُسَيْنٍ امْرَأَةٌ قِيَمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ ۝

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي مَنْ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا
يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
لِلسَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ۝ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ،

تھے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور امور کے ساتھ اس کا بھی اضافہ کرتے تھے کہ کوئی شخص (دن دھارے) اگر کسی بڑی پونجی کی اس طرح لوٹتا ہے کہ لوگ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں۔ تو وہ نوٹن رہتے ہوئے یہ لوٹ، غارت گری نہیں کرتا۔

۳۴۴۔ انگور کی شراب

۵۴۰۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے جو مغول کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو انگور کی شراب مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔ (یعنی بہت کم ملتی تھی)

۵۴۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب عبد ربیع بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ثابت بن ابی نضر نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجور سے بنتی تھی۔

۵۴۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، اے مالک! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گھیروں اور جواہر شراب (خمراہ) ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔

۳۴۵۔ شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجور سے بنائی جاتی تھی!

۵۴۳۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امی ابو عبیدہ، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو شراب کی حرمت سے پہلے کچی اور پکی کھجور سے تیار شدہ شراب ملا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے، اس وقت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو چنانچہ میں نے اسے بہا دیا۔

وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَكْرُومٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلَبِّجُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْهَاهُمْ قَهْرًا ذَاتَ شَرِّ فَبَيَّزَهُمُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَصَابَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَصِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب ۳۴۴۔ الْخَمْرُ مِنَ الْعَنْبِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَسْبُوحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حَرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَبْدُ رَبِيعِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرَ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرٌ لَا عَنَابَ إِلَّا حَلِيلًا، وَغَائِمَةٌ خَمْرًا نَبَسُورًا وَالتِّيَابَ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانٍ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! أَنْزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ: الْوَيْنِ وَالْقَمْزِ وَالْعُسَلِ وَالْجُرْطَبِ وَالشَّعْبِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَا مَرَّ الْعَقْلَ

باب ۳۴۵۔ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ النَّبَسِ وَالشَّمْرِ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَآبَا طَلْحَةَ وَابْنَ ثَنٍّ كُوبَ مِنْ فَضِيلٍ زَهْوٍ وَشَرِبْنَاَهُمْ ابْتِغَاءً فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَلَعَنَّا قَوْمًا

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَعِيتُ اَسْنَا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْعِيَهُمْ
الْخَمْرُ عَنْهُمْ وَاَنَا اَصْفَرُهُمْ - اَلْفُطَيْمِيَّةُ فَقِيلَ
عَزَمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اَلْغَنَاهَا فَاَلْكَاهَا نَا، قُلْتُ لَيْسَ
مَاشَرَا بِهِمْ؟ قَالَ سَاطِبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ
بْنُ اَسْنٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَكَذَّبْتُكَ اَسْنٌ -
وَحَدَّثَنِي بَعْضُ اصْحَابِي اَنَّهُ سَمِعَ اَسْنَا يَقُولُ
كَانَتْ خَمْرُهُمْ

يَوْمَ مَيْدِي

۵۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا
يُوسُفُ بْنُ مَعْنٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَعِيتُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مَعْنٍ اَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ
الْخَمْرُ عَزَمَتِ وَالْخَمْرُ يَوْمَ مَيْدِي الْبُسْرُ وَالشُّمْرُ

۳۴۶- بِالْبَيْتِ الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهِيَ الْبَيْتُ
وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِيكَ ابْنَ اَسْنٍ عَنْ الْقَطَاعِ
فَقَالَ اِذَا لَحْدَ بَيْتِكَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ
الدَّرَّاءِ اَوْ رَدِي سَأَلْنَاهُ فَقَالَ لَا يَسْكُرُ
لَا بَأْسَ بِهِ

۵۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ عَاشَتْ
قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْبَيْتِ فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ

۵۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ جَرَرٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ عَاشَتْ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَمْنَعُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَشْرَبُونَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اسْكُرَ
فَهُوَ حَرَامٌ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَسْنٌ بْنُ مَالِكٍ
اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا
وَلَا فِي الْمَرْغَبِ. وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَخْبِي مَعَهَا الْخَمْرَ وَالْمَيْمُونَةَ

ان کے والد نے بیان کیا، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا
کہ ایک قبیلہ بن کھڑا میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سب
سے کم عمر تھا کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ان حضرات نے فرمایا کہ اب بھینک
دو، چنانچہ ہم نے شراب بھینک دی، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کس
چیز کی شراب استعمال کرتے تھے؟ فرمایا کہ تازہ پکی ہوئی اور کچی کھجور کی، ابو ہریرہ
انس نے کہا کہ ان کی شراب کھجور کی، بہر حق تھی تو انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار
نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ سے بیان کیا کہ اس زمانہ میں ان کی شراب

۵۴۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف
ابو عشر الہامی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن عبد اللہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے
بکر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث
بیان کی کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور سخت کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔

۳۴۶- شہد کی شراب "اسے" جمع "کھتے تھے" اور معن
بیان کیا کہ میں نے امام مالک بن انس سے "فَقَطَاعٌ" ذکر کشمش
سے تیار کی جاتی تھی، کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نشہ آورہ
ہوئی تو کوئی حرج نہیں، اور ابن الدرداء اور دی نے بیان کیا کہ ہم نے
اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اگر نشہ نہ آیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۵۴۶- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر
دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق
پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان
سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "جمع" کے متعلق سوال
کیا گیا، پھر مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور میں اس کا عام ادواج تھا، انھوں نے
نے فرمایا کہ جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے، اور زہری سے روایت ہے کہ اب
مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ "وَبَلَدٌ" اور "مَرْغَبٌ" میں نیز میٹھا مشروب انہی بنا کر دیا اور ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ اس کے ساتھ "حَقْمٌ" اور "نَقِيرٌ" کا بھی اضافہ کرتے تھے۔

باب ۳۱ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ
الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ :

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خُطِبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ
خَمْرُكُمْ خَمْرٌ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْغِنْبُ وَ
الْتَّمَرُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيرُ وَالْعَصَلُ، وَالْخَمْرُ مَا
خَامَرَ الْعَقْلَ. وَفَلَا تَدْرُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّ يَغَارِيقَنَا حَتَّى يَجْعَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا
الْحَبْدُ وَالْكَلَالَةُ وَأَجُوبُ مِنَ الْأَبَابِ الْقِيَا قَالَ ثَلَاثُ
يَا أَبَا عُمَرَ وَخَفَى مُصَنِّعُ الْبَسْتَنِ مِنَ الرِّجَاءِ قَالَ ذَلِكَ لَوْ كُنْتُ
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ
وَقَالَ حُجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْغِنْبِ الزَّبِيبُ :

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ
قَالَ: الْخَمْرُ مُصَنِّعٌ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الزَّبِيبِ وَالْتَّمَرِ وَ
الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَصَلِ :

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي مَنَ يَسْتَعْمِلُ الْخَمْرَ وَ
يُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ : وَقَالَ هَبْشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ بَزِيدٍ بَنْ حَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَتَيْبٍ
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَتَيْبٍ الْأَشْعَرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ
الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ اللَّهَ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ الْبَيْتَ مَعِيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي
أَقْوَامٌ يَسْتَعْمِلُونَ الْخَمْرَ وَالْخَوِيزَ وَالْخَمْرَ
وَالْمَعَارِفَ وَلَيْسَتْ لَنَا أَقْوَامٌ إِلَّا حَبِيبٌ عَلِمَ
يُدْرِي عَلَيْهِمْ بَسَارَ حَلَّةٍ لَمْ يَأْتِيَهُمْ فَيَنْبَغِي

۳۴۸۔ اس باب کی احادیث کہ جو مشروب بھی عقل کو غمزد کر
دے وہ "خمر" (شراب) ہے۔

۵۴۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حیان التمیمی نے، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے حدیث بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے
ہوئے فرمایا جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے منہی تھی،
انگور سے، کھجور سے، گہیوں، جو اور شہد سے اور "خمر" (شراب) وہ ہے
جو عقل کو غمزد کر دے۔ اور تین مسائل ایسے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کا حکم بتا جاتے، واداکا ترکہ
کلام اور سورہ کے چند مسائل، ابو حیان نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، ابو عمر
ایک مشروب سندھ میں مایول سے بنایا جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ چیز رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں پائی جاتی تھی، یا کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں،
اور حجاج نے حماد کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے "انگور" کے
بجائے "کشمش" بیان کیا۔

۵۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی
ان سے عبد الرحمن بن ابی السمر نے ان سے شعبہ نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شراب پانچ چیزوں سے منہی تھی کشمش، کھجور، گہیوں
جو اور شہد۔

۳۴۸۔ اس شخص کے بارے میں احادیث جو شراب کا نام بدل
کر اسے حلال کرے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ
بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن یزید نے حدیث
بیان کی، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے حدیث بیان کی، ان سے
عبد الرحمن بن قنم اشعری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عامر
یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی، خدا گواہ ہے،
انھوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا، کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے
گے۔ حمزنا، رشیم، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنائیں گے
اور کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے چرواہے ان کے مویشی
صبح و شام لائیں گے جائیں گے، ان کے پاس ایک محتاج اپنی مزدور

نے کہا جئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کہ کل آنا، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو ان کو ملاک کر دے گا، پہاڑ کو گرا دے گا، اور بیت رسول کو قیامت تک کے لیے بند اور سوزی صورت میں مسخ کر دے گا۔
۳۴۹ - برتنوں اور پیچھے کے پاپول میں بنید بنانا۔

۵۵۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سند انھوں نے بیان کیا کہ ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی، ان کی بوری بھی کام کر رہی تھی، حالانکہ وہ نئی دہن تھیں سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، تھیں محلوں میں، انھوں نے آنحضرتؐ کو کیا بلایا تھا؟ آنحضرتؐ کے لیے انھوں نے پیچھے کے پاپول میں رات کے وقت کھجور جھکڑی تھی (اور صبح کو اس کا میٹھا مشروب آپ کو پینے کے لیے پیش کیا)
۳۵۰ - ممانعت کے چند محرم برتنوں کے استعمال کی نئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اجازت۔

۵۵۱ - ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ البراحم زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے منصور بن ابی سالم نے اور ان سے جابر بنی اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کے استعمال کی بھی جن میں شراب بنتی تھی ممانعت کر دی تھی پھر انصار نے عرض کی کہ ان کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر ممانعت نہیں ہے۔ اور خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور بن ابی سالم نے ابی الجعد نے یہی حدیث،

۵۵۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے یہی حدیث بیان کی، اور اس حدیث میں انھوں نے بیان کیا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں کی ممانعت کر دی تھی۔

۵۵۳ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن ابی مسلم اسول نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو عیاض نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے استعمال کی ممانعت کی تو آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو مشک

الْفَقِيرَ لِجَاهِدَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا عَدُوًّا
فَيَسْتَبِشُّهُمْ اللَّهُ وَيَقْضِي الْعِلْمَ وَيَسْتَبِشُّهُمْ آخَرُونَ
قَدْرَةً وَخَمَارًا زَيْدًا فِي يَوْمٍ أَيْمَانًا ۝

۳۴۹ الْاَنْتِزَاذِي الْاَوْفِيَّةِ وَالْقَدْرِ

۵۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ السَّاعِدِيَّ قَدْ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْمِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ حَادٍ مَعَهُمْ
وَهِيَ الْعَصَا قَالَتْ أَتَى سَادُونَ مَا سَفَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَفَقَعْتُ لَهُ تَحْرَاتٍ مِنَ
النَّيْلِ فِي ثَوْبِهِ؟

بَابُ ۳۵ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْاَوْفِيَّةِ وَالْقَدْرِ وَفِي بَعْدِ النِّهْيِ ۝

۵۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ السَّبْخِيُّ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُرُوفِ
فَمَا لَيْتَ الْاَنْتِزَاذِيَّةَ لَا بَدَا لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذَا
وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُهَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

بِهَذِهِ ۝

۵۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ بِهَذَا
وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْاَوْفِيَّةِ ۝

۵۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي
عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْسَ كُلَّ

اس حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کے گوشہ گردوں نے "سفیانہ"، (مشک کے بجائے "اوعیہ"، (برتن) کے لفظ کی روایت کی ہے (تغییر منقول)

نمیسر نہیں ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے گھر سے کی اجازت دے دی تھی بشرطیکہ اس میں رقت نہ مار کرل جیسی ایک چیز لگا ہوا نہ ہو۔

۵۵۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے کہنی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید تمیمی نے ان سے حارث بن مسدد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباہ اور مزفت (خاص قسم کے برتن جن میں شراب بھی بنتی تھی) کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی تھی۔

ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعشش نے یہی حدیث۔

۵۵۵۔ ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مسدد نے ان سے ابوسعید نے کہ میں نے اسود سے پوچھا، کیا آپ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ کھجور کا میٹھا شربت بنا کر دیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ کمال میں نے عرض کی، ام المومنین کس برتن میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں ہم اہل خانہ کو دباہ اور مزفت میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا (ابوسعید تمیمی نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا آپ نے گھر سے اور صحن کے متعلق نہیں پوچھا؟ اسود نے فرمایا کہ میں تم سے وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیادہ بھی بیان کر دوں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۵۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھرے سے منع کیا تھا میں نے پوچھا، کیا ہم سفید گھرے میں پی لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں۔

۳۵۱۔ کھجور کا شربت جب تک نشہ آور نہ ہو۔

۵۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن مبارک بن القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حاتم نے بیان کیا، انھوں نے سہل بن

الناس یحید سقاءً فَرَحَصَ لَحْمًا فِي الْبَجَرِ
غَيْرِ السُّوقِ ۝

۵۵۴۔ مسدد نے حدیث بیان کی عن سفیان حدیثی عن سلیمان عن ابی ابراہیم السجی عن الحارث بن سويد عن علی رضي الله عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والمزفت ۝

۝ ہن ۝

حدیث ثمان حدیث جری عن
الدعش بھذا ۝

۵۵۵۔ حدیثی عثمان حدیث جری عن مسدد عن ابی ابراہیم قلت لاسود: هل سالت عائشة أم المؤمنين عما يكثر أن يتخذ فيه؟ فقال نعم، قلت يا أم المؤمنين عم يحيى السجی منى الله عليه وسلم أن يتخذ فيه؟ قالت نعماً في ذلك أهلك النبي أن يتخذ في الدباء والمزفت. قلت أما ذكرت الخبز والختم قال إني سمعتك ما سمعتك أحديثك ما لم أسمع؟

۵۵۶۔ حدیثنا موسی بن اسماعیل حدیثنا عبد الواحد حدیثنا شیبانی قال سمعت عبد الله بن أبي أوفی رضي الله عنهما قال: نهى النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن الخبز الأخضر قلت أنشرب في الدباء حال كماله؟

باب في نهيهم السمر ما لم يحسبوا

۵۵۷۔ حدیثنا یحیی بن جکیروند حدیثنا یعقوب بن عبد الرحمن انفاً روى عن أبي حازم قال سمعت

(تفسیر صفحہ ۲۵۴) او یہ روایت صحیح ہے کہ نہ کہ حضور اکرمؐ نے مشاک کے استعمال کی کسی ممانعت نہیں کی تھی بلکہ آپؐ نے ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی تھی جن میں عرب شراب بناتے تھے۔ یہ خاص قسم کے برتن تھے جن میں شراب جلدی تیار ہو جاتی تھی جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ابتداءً ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت کر دی گئی لیکن بعد میں اجازت دے دی گئی کہ شراب عربوں کی گٹھی میں پڑی ہوئی تھی اس عادت کو بیچ دینے سے لکھانے کے لیے ابتداءً میں زیادہ کٹھنی لگائی اور وہ برتن بھی ہٹائے گئے جس کی مبادا نہ ہوئی۔

سعد رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے دلیمبر کی دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی، اس دن ان کی دہن ہی مہا نزل کی منت کر رہی تھیں۔ ام اسید نے کہا، تمہیں معلوم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا۔ میں نے آپ کے لیے رات میں کھجور تھپڑ کے ایک پیالہ میں پھونکے گئے گھونٹے کے لیے رکھ دی تھی۔

۳۵۲۔ باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب)

اور جس نے ہر نشہ آور مشروب کی مخالفت کی حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ جب کوئی مشروب پک کر ایک تہائی باقی رہ جائے تو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے (پک کر آٹھا رہ جانے پر بھی) پایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیرہ جب تک تازہ ہے اسے پی سکتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ (آپ کے صاحبزادے) کے منہ میں ایک مشروب کی بو کے متعلق سنا ہے میں اس سے پوچھوں گا، اگر وہ نشہ آور رہی ہوگی تو اس پر حد جاری کر دوں گا۔

۵۵۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ابوالجریہ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق (انگور کے شیرہ کی ہلکی آچ دی ہوئی شراب) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق کے وجود سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو چیز بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجریہ نے کہا کہ باذق تو حلال و طیب مشروب ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی آتا ہے۔

۵۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد پسند فرماتے تھے۔

۳۵۳۔ جن کی رائے میں کچی کھجور کے شیرہ کو کچی کھجور کے

شیرہ میں نہ ملایا جائے اگر اس سے نشہ پیدا ہوتا ہو، اور یہ کہ

سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الشَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْبِحَ فَكَانَتْ امْرَأَةٌ حَادِيَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَجِي الْعُرْدُسُ فَقَالَتْ: مَاذَا تَرَوْنَ مَا أَتَقَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْبِهِ؟

۳۵۲۔ بَاذِقٌ وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُشْرَبٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ. وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْوَعِيدَةِ دَمْعًا أَشْرَبَ الطَّلَعِ عَلَى الثَّلَثِ وَشَرِبَ الْبَدَاءُ وَأَبُو حَبِيفَةَ عَلَى الْبَصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشْرَبُ الْعَصِيرِ مَا دَامَ طَرِيًّا وَفَالِ عُمَرُ: وَحَدَّثَ مِنْ عَبِيدِ اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَاحِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ حَدَّثًا سَنَهُ؟

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجَوْزِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ ابْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذِقُ، فَمَا اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ. قَالَ الْأَشْرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ، قَالَ كَيْسُ بْنُ عَبْدِ الْحَلَالِ الطَّيِّبُ إِذَا الْخَلَامُ الْخَبِيثُ؟

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوءَ وَالْعَسَلَ؟

۳۵۳۔ مَنْ سَأَلَ أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبُسْرُ فَلَا تَشْرَبُوا إِنْ كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يَخْلُجَكَ

۱۔ جب کسی چھل وغیرہ کا شیرہ اتا پکالیا جائے کہ اس کا ایک تہائی حصہ صرف باقی رہ جائے تو وہ بگڑتا بھی نہیں اور نہ اس میں نشہ پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں بھی مراد ہے۔

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ کے بارے میں لوگوں کو شبہ تھا۔ اس لیے ام فضل رضی اللہ عنہا نے آنحضرتؐ کے لیے (دودھ) بھیجا، اس پر جب آپؐ سے پوچھا جاتا کہ حدیث موصول ہے یا رسولؐ ہے یا رسولؐ، تو آپؐ بیان کرنے کا ام فضل رضی اللہ عنہا کے واسطے (موصول ہے)

۵۶۵۔ ہم سے تغیر نے حدیث بیان کی، ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابوصالح نے اور ابوسفیان نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ مقام یثیع سے دودھ کا ایک پیالہ لائے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا۔ ایک بکری اس پر رکھ لیتے۔

۵۶۶۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابوصالح سے سنا جیسا کہ مجھے یاد ہے، وہ جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری صحابی ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ مقام یثیع سے ایک برتن میں دودھ لے کر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لائے، آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ اسے ڈھک کیوں نہیں لیا، اس پر بکری ہی رکھ دیتے اور مجھ سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث۔

۵۶۷۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں ابو النضر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپؐ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپؐ کے ساتھ تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دانا میں اہم ایک چرواہے کے قریب سے گزرے، حضور اکرمؐ پیاسے تھے میر میں نے ایک پیالے میں (چرواہے سے) پوچھ کر کچھ دودھ دیا۔ آنحضرتؐ نے وہ دودھ پیا اور اس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ اور مرد بن جعشم گھوڑے پر سوار تھا کہ پاس (تغاب کرتے ہوئے) پہنچ گیا، آنحضرتؐ نے اس کے لیے بد دعا کی، اس نے کہا کہ آنحضرتؐ اس کے حق میں بد دعا نہ کریں اور وہ واپس ہو جائے گا، آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا۔

۵۶۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ عَرَفْتُمْ فَأَسْرَلْتُمْ إِلَيْهِ
أَمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا دُقِقَ عَلَيْهَا قَالَ
هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ

باب ۲۳

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي مَالٍجٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمْدٍ بِدَهْنٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ الْيَثِيعِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْمِزْهُ
وَلَوْ أَنَّ نَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْذًا

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا فِي حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالٍجٍ يَذْكُرُ أَنَّ أُمَّهُ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حَمْدٍ بِدَهْنٍ
مِنْ الْيَثِيعِ بِأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا تَحْمِزْهُ، وَلَوْ أَنَّ نَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْذًا.
وَحَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الْأَعْمَشَ
عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَدْرُونَا
بِذِئَابٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَنَّهُ - فَكَبْتُ
كُتْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَاحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيَتُ -
وَأَنَا سَرَّاقَةُ ابْنِ جُعْثَمٍ عَلَى فَرَسٍ فَدَاَعَا عَلَيْهِ فَلَطَبَ
الْبُيُوتَ مَوْتَةً أَنْ لَا تَدْعُوْهُ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَعَلَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيَّانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَبُو السَّرِّتَاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی عمدہ صدقہ خوب دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کچھ دلوں کے لیے کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دلوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو تو انکاس کے دودھ سے فائدہ اٹھایا جاسکے جس سے صبح و شام دودھ نکالا جائے۔

۵۶۹ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے اور اسی نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر مکی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنا ہر گھسے اور ابراہیم بن لہان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے سدرہ المنتہی تک لے جایا گیا تو وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں، دو طاہری نہریں اور دو باطنی، طاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں، اور باطنی نہریں جنت کی دو نہریں ہیں، پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے، ایک پیالے میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد تھا، اور تیسرے میں شراب تھا میں نے وہ پیالہ جس میں دودھ تھا اور پیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ تم نے اونگھاری امت نے فخرت کو پایا۔ ہشام سعدی اور ہم نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن معصور رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہروں کے بارے میں اس حدیث کی طرح (فرمایا) لیکن ان حضرات کی روایت میں تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۵ - میٹھے پانی کی طلب

۵۷۰ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ کے تمام انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال میرا جو کا باغ تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عود پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب آیت ”تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ نہ کرو جو تمھیں عزیز ہو،“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی مال دنیا سے تم ہرگز نیکی کو نہیں پاؤ گے جب تک وہ مال نہ خرچ نہ کرو جو تمھیں عزیز ہو۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ

اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: نِعْمَ الصَّدَقَةُ الْبَيْعَةُ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّبِيءُ مِنْحَةً تَعْدُو دِيَارَنَا وَتَزِدُّمْ بَاخَرًا

۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا مَضْمَعًا وَقَالَ: إِنَّ لَهُ دَسًّا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ: بَيْنَ طَهُمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ إِلَيَّ السِّدْرَةَ فَأَذْأَوْجَتُهُ أَهْجَارًا: فَهَمَّ أَنْ طَاهِرًا وَفَضْرًا بِلُجْلُجٍ فَأَمَّا السَّطَاهِيَةُ الْبَيْتُ وَالضَّيَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنُ فَفَهْرٌ فِي الْحَبَّةِ فَأَقْبَيْتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاجٍ: قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الْبَنِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصْبَتِ الْفُطْرَةَ أَنْتَ وَأَمْتَك: قَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَلَّمَ فِي الْأَخْضَارِ خُذُوا وَلَكُمْ مِذْوَاثُ ثَلَاثَةِ أَقْدَاجٍ

باب ۳۵۵ اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

۵۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَأَهُ سَعِيدُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ عَاهٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلُ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُفُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسُ قَلَّمَا تَزَلْتُ مَاءَ الْبَيْتِ حَتَّى تُنْفَقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ: فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: لَنْ تَنَالُوا الْبَيْتَ حَتَّى تُنْفَقُوا مِمَّا

يَحْبُونَ قَرَانَ أَحَبَّ مَالِي إِلَى مِيرْكَاهَ وَرَأْسًا مَدَّةً فَتَهُ
لَهُ أَرْجُو بِهَا وَدُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضْعُهَا يَارَسُولَ
اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِغْ ذَلِكُ مَالٍ رَاجِعٌ أَوْ رَاجِعٌ شَدَّكَ عَبْدُ اللَّهِ
وَعِنْدَ سَعْنَتٍ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُجْعَلَهَا
فِي الْأَفْرَجِي فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَارَسُولَ
اللَّهِ فَفَسَّسَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَفْجَارِهِمْ وَفِي
مَبْنَى عَمِيمٍ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى
رَأَيْتُ

باب شَرِبَ اللَّبَنَ بِالنَّاءِ

۵۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَآفَى دَارَهُ فَكَلِمَتٌ شَاةٌ فَشَبَّ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُكْرَةِ تَنَاقُلَ الْعَدَاءِ
فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارَةَ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْدَاءُ فَاغْلَى
الْعَرَبِيُّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْإِمَامُ فَالْإِمَامُ

۵۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
عَدَاةً فَلْيَكْرَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ
صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَانَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَتَّةٍ فَإِذَا
كَرَعْنَا قَالَ كَالرَّجُلِ يَحْتَوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَانَ بَيْتُ
فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرَبِيِّ قَالَ فَا نْطَلَقَ يَهْمًا فَسَكَبَ
فِي قَتَاجٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ
الَّذِي جَاءَ مَعَهُ

عزیز پر جاد کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستہ میں صدقہ ہے، اس کا ثواب
اجر میں اللہ کے یہاں پانے کی امید رکھتا ہوں، اس لیے یا رسول اللہ! آپ
جہاں اسے مناسب خیال فرمائی خرچ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، خوب یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے یا رسول اللہ! اس کے بجائے آپ نے
"رایح" (یا کے ساتھ فرمایا، راوی حدیث عبد اللہ کو اس میں شک تھا کہ آنحضرت
نے ان سے مزید فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا میرا خیال ہے کہ
تم اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ایسا ہی
کروں گا یا رسول اللہ! پھر آپ نے اپنے رشتہ داروں اور اپنے چچا کے
لڑکوں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے "رایح" کہا۔

۳۵۶ - دودھ کے ساتھ پانی کی آمیزش

۵۶۱ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں
یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک فرمایا
عزیز نے خبر دی کہ آنحضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور
آنحضرت آپ کے گھر تشریف لائے تھے (بیان کیا کہ ان میں نے بکری کا دودھ
نکالا اور اس میں کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر آنحضرت کو پیش کیا تو آنحضرت نے پیالہ لے
کر پیا۔ آپ کے بائیں طرف ایک اعرابی تھے اور دہش طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ
تھے۔ آپ نے باقی دودھ اعرابی دیا اور فرمایا کہ دو درائیں طرف سے چلنی چاہیے
۵۶۲ - ہم سے عبد اللہ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان
کی، ان سے جابر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے
اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر
کے ایک صحابی کے یہاں تشریف لے گئے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک
رفیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان سے حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تمہارے
یہاں اسی رات کا پانی کسی مشکوہ میں رکھا ہو (تو وہیں پلاؤ) دودھ ہم منہ لگا
کے پانی لیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ صاحبِ رحم کے یہاں
آنحضرت تشریف لے گئے تھے، اپنے باغ میں پانی دے رہے تھے۔ بیان
کیا کہ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے
آپ پھر میں تشریف لے چلیں، بیان کیا کہ پھر وہ ان دونوں حضرات کو ساتھ
لے کر گئے۔ پھر انھوں نے ایک پیالہ میں پانی لیا۔ اور اپنی ایک دودھ دینے والی بکری
کا اس میں دودھ نکالا۔ بیان کیا کہ آنحضرت نے اسے پیالہ لے کر جو آپ کے رفیق نے پیا۔

۳۵۷۔ کسی میٹھی چیز کا شربت اور شہد کا شربت۔ اور زہری نے بیان فرمایا کہ کسی سخت مجبوری اور ضرورت کے وقت بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں۔ کیونکہ وہ نجاست ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشر اور چیز کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

۵۷۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہرینی اور شہد پسند کرتے تھے۔

۳۵۸۔ کھڑے ہو کر پینا

۵۷۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسر نے، ان سے نزال نے بیان کیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کرتے دیکھا (کھڑے ہو کر پانی پیتے)

۵۷۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے نزال بن سبرہ سے سنا، وہ علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مسجد کوفہ کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کے لیے بیٹھ گئے اس عصر میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ آپ کے سر اور پاؤں (کے دھونے کا بھی) ذکر کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہر پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا تھا جس طرح میں نے کیا (وضو کا پانی کھڑے ہو کر پیا)۔

۵۷۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے عامر احول نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

باب ۳۵ شرب الخنوء والغسل وقال الزهري: لا يجزئ شرب بول الناس ليشدة كُنُوزَ رَحْمَةِ رَحِمٍ. قال الله تعالى: أَجَلٌ شَكْرُ الطَّيِّبَاتِ. وقال ابن مسعود: فِي الشُّكْرِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءً كَثَرًا فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّهُ الْخَنُوءَ وَالْغُسْلَ

باب ۳۵ الشرب قائما

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا مَكْرُوهٌ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمَا سَأَلْتُ مُوسَى فَعَلْتُ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَالَ بْنَ مَسْرُورَةَ يَخْبَرُ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَاجِزِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى خَفَرَتْ صَدْرُهُ الْغَضْرُ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَأَنَّهُ ذَكَرَ سَأَلَهُ دِرْجَلِيَّةٌ قَامًا فَشَرِبَ فَقَالَ هُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنِ السَّجْعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَعْفَرَانٍ

باب ۳۵۹ من شرب وهو واقف على بعيره:

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ مَيْمَنَ الْحَارِثِ أَنَّهَا إِذَا سَلَّتْ إِلَى السَّيِّئِ مَلَتْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّاجٌ لَبَنٌ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةً عَرَفَةَ مَا حَذَّاهُ بِسَيْدِهِ

مَشْرُوبَةً:

باب ۳۶۰ الذَّيْنِ قَالَ يَمِينٌ فِي الشُّرْبِ:

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا شَرِبَ الْإِنْسَانُ شَرِبَ بِمَا فِي يَمِينِهِ أَعْرَافِي وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَعْرَافِيَّ وَقَالَ: أَلَا تَرَى أَنَّ الْيَمِينَ:

باب ۳۶۱ مَنْ يَسْتَأْذِنُ السُّجُودَ مِنْ

عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ

الْكَاكِبَ:

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ ابْنِ دَلْيَازٍ عَنْ سَمْعِلَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ شَرِبَ بِمَا فِي يَمِينِهِ عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَافِي وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَعْرَافِيَّ وَقَالَ: أَلَا تَرَى أَنَّ الْيَمِينَ هُوَ الْكَاكِبُ فَقَالَ لِلْعَلَامِ: أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أُطْعِمَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْعَلَامُ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوْثِرُوا بِمَنْصُوبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَمِينِهِ:

باب ۳۶۲ الشُّرْبُ فِي الْخَوْصِ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا شَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

۳۵۹۔ جس نے اونٹ پر بیٹھ کر پیا۔

۵۴۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالنضر نے خبر دی۔ انھیں ابن عباس کے مولا عمیر نے اور انھیں ام الفضل مینم الحارث نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ میدان عرفین صہنے کے دن کی شام کا وقت تھا اور آل حضور (اپنی سواری پر) سوار تھے، آنحضورؐ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا، مالک نے ابوالنضر کے واسطے سے پہلے اونٹ پر کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۳۶۰۔ پیئیں دایہی طرف سے دودھ چٹا چاہیے

۵۴۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آنحضورؐ کے دایہی طرف ایک اعرافی تھے اور بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آنحضورؐ نے پی کر باقی اعرافی کو دیا اور فرمایا کہ دودھ دائیں طرف سے چٹا چاہیے۔

۳۶۱۔ کیا کسی مشروب کے پینے کی مجلس میں کسی بڑے آدمی

کو دینے کے لیے پلانے والا اپنی دایہی طرف بیٹھ بڑے آدمی سے اجازت لے گا؟

۵۴۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجازم بن دینار نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا، آنحضورؐ نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا بڑا تھا اور بائیں طرف شیوخ تھے۔ آنحضورؐ نے بچے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان شیوخ کو درپچھ (دوسے دوسے) لڑکے سے کہا، اللہ گواہ ہے یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے صحر کے معاملہ میں کسی پریشا نہیں کر سکتا۔ بیان کیا کہ اس چھوڑا کر تم نے لڑکے کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

۳۶۲۔ حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

۵۵۰۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن حارث نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے ایک صحابہ کے یہاں تشریف لے

لکھے، آنحضرت کے ساتھ آپ کے ایک رفیق بھی تھے۔ آنحضرت اور آپ کے رفیق نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر عرض کی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر شاہد ہوں، یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، وہ اپنے بارغ میں پانی دے رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے (تو وہ پلا دو) ورنہ ہم منہ لگا کر پیں گے۔ وہ صاحب اس وقت بھی بارغ میں پانی دے رہے تھے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے پاس مشک میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ پھر پر گئے اور ایک پیالے میں پانی لیا۔ پھر اپنی ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ اس میں نکالا، حضور اکرم نے اسے پیا۔ پھر وہ دوبارہ لائے اور اس مرتبہ آنحضرت کے رفیق نے پیا۔

۳۶۳۔ بچوں کا برہنہ کی خدمت کرنا

۵۸۱۔ ہم سے مسند نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں کھڑا قبیلہ میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، میں ان میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب پھینک دو، چچا بچہ ہم نے پھینک دی میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اس وقت لوگ کس چیز کی شراب (عموماً) پیتے تھے؟ فرمایا کہ بلی اور کھجور کی، ابو بکر بن انس نے کہا کہ یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا کہ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان کی ان دنوں یہی شراب تھی۔

۳۶۴۔ برتن ڈھکتا

۵۸۲۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبیدہ نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی جب ابتدا ہو یا (آپ نے فرمایا) جب شام ہو اور دن ڈوب جائے، تو اپنے بچوں کو روک لو (اور گھر سے باہر نہ نکلے دو)، کہیں کہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کی کچھ ساعتیں گزر جائیں تو انھیں چھوڑ دو۔ اور دو دن سے بند کر لو اور اس وقت اللہ کا نام لو۔

عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُمَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ قَدَرَةُ الرَّحْلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ دَامَتْ وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَّهُ يَغْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ وَالْأَرْضُ كَرْمًا، وَالرَّحْلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّحْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَغْنِي الْمَاءَ بَاتَ فِي شَيْئَةٍ نَأْتِلُكَ إِلَى الْعَرِشِ فَتَكِبُ فِي كُنَاجٍ مَاءٌ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجٍ لَهُ فَشَرِبَ السَّقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّحْلُ الْثَلَاثَ حَبَاةً مَعَهُ

باب ۳۶۳ حِدْمَةُ الصِّغَارِ الْكِبَارِ :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ تَائِمًا عَلَى الْحَيَّةِ أَصْفِيهِمْ عُمُومًا وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ. الْفَضِيلُ فَعِيلُ حَبَمَتِ الْخَمْرِ، فَقَالَ: الْكُفْمَا كُفْمَانَا، قُلْتُ لَا نَسِبَ مَا شَرَبْتَهُمْ؟ قَالَ رَطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو سَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ شَكْرًا مِنْكُمْ أَنَسُ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِي فِي أَنَا سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ

قَوْلُ مَسْنَدٍ :

باب ۳۶۴ تَغْطِيَةُ الرِّجَالِ :

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا دُرُجُ عُبَادَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ سَمْعَ بْنَ جَابِرٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ جُحْمُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتْكُمْ فَكُفُّوا صَبِيحًا تَكُونُ فِي الشَّيَاطِينِ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ نَادَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ نَاغِلُوهُ الرِّجَالَ جَوَابَ وَادُّوهُمْ وَاسْمُ

اللَّهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَهْتَمُّ بِأَنَّا مُخْلَعُونَ وَلَا أَذْكُرُوا
 قَدْرَكُمْ وَلَا ذِكْرُوا أَسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُوا وَإِذْنَكُمْ لَا ذِكْرُوا
 أَسْمَ اللَّهِ وَلَئِنْ تَعَرَّضُوا لِغَلَاظِ شَيْئٍ وَأَطْعَمُوا مَصَابِيحَكُمْ
 ۸۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ
 عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَطْعِمُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا فَتَدُّوا وَغَلَقُوا الْأَبْوَابَ وَ
 أَسْهَوْا النَّسْفِيَّةَ وَخَيْرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَخْبِيَهُ
 قَالَ وَلَوْ جِئْتُمْ بِدَعْوَةٍ تَعَرَّضْتُ عَلَيْهَا

بَابُ ۳۶۵ اخْتِنَانُ النَّسْفِيَّةِ

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي دَبِيبٍ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ
 أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ النَّسْفِيَّةِ يَقْبَلُ أَنْ تَكُونَ أَوْ هَاهُنَا
 ۵۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ اخْتِنَانِ
 النَّسْفِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ
 الْقُرْبُ مِنْ أَهْلِهَا

بَابُ ۳۶۶ الشَّرْبُ مِنْ فَمِ السَّبْقَاءِ

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
 حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْيَاءٍ
 فِيهَا حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقَرْيَةِ
 أَوِ السَّبْقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعُ جَارَهُ أَنْ يَخْرُجَ خَشْبَةً
 فِي دَارِهِ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو
 عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ فِي السَّبْقَاءِ

کو کہ شیطان بندہ روزے کو نہیں کھاتا اور اس کا نام لے کر اپنے مشکیروں کا
 منہ باندھ دو۔ اس کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھک دو، خواہ کسی چیز کو چوڑائی
 میں رکھ کر ہی ڈھک سکو اور اپنے چراغ (سوئے سے پہلے) بجھا دو۔

۸۵۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث
 بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو اور دروازے بند کر دو۔
 مشکوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھک دو، میرا خیال
 ہے کہ کہا، خواہ کچھ ہی بھی کے ذریعہ سے ڈھک سکو جو اس کی چوڑائی میں رکھ دی جائے۔
 ۳۶۵۔ مشک میں منہ لگا کر پینا

۵۸۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان
 کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عُثْمَةَ نے اور ان سے ابو
 سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں میں
 اختنات سے منع فرمایا، یعنی مشک کا منہ کھول کر اس میں دمنہ لگا کر پینے سے۔
 ۵۸۵۔ ہم سے محمد بن معاذ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن زہری
 انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عبد اللہ
 نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے مشکوں میں "اختنات"
 سے منع فرمایا ہے، عبد اللہ نے بیان کیا کہ معمر نے بیان کیا یا ان کے غیر نے کہ اختنات،
 منہ لگا کر پینے کو کہتے ہیں۔

۳۶۶۔ مشک کے منہ سے پانی پینا

۵۸۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
 بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی کہ ہم سے عکرمہ نے فرمایا تمہیں میں
 چند چھوٹی چھوٹی باتیں بتا دو، جنہیں ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان
 کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی نعت
 کی تھی۔ اور اس سے بھی آپ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو
 اپنی دیوار میں کھوڑی گاڑنے سے روکے۔

۵۸۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان
 کی، انھیں ایوب نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت کی تھی۔

۵۸۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ذہبی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء ۵

باب ۳۶۷ التَّنَفُّسُ فِي الْإِنَاءِ ۵

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَجِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ . وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَسْتَمِمْ فِي الْإِنَاءِ . وَإِذَا تَمَسَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمِمْ فِي الْإِنَاءِ ۵

باب ۳۶۸ الشَّرْبُ بِتَنَفُّسٍ أَوْ ثَلَاثَةٍ ۵

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَابُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَرَقَةُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَنَحْوَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا ۵

باب ۳۶۹ الشَّرْبُ فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ ۵

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْأَنْبِيَةِ نَاسِئَةً فَأَنَاءُ جُهْدَانٍ بِفَضْلِ خُرْمَاءَ يَمُ فَقَالَ إِنِّي لَكُمُ أَرْمَدٌ إِلَّا أَقَى تَحِيَّتَهُ كَيْتَهُ ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَأُنَا عَنِ الْخُرْمِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالشَّرْبُ فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفُضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ

فِي الْآخِرَةِ ۵

باب ۳۷۰ أَنْبِيَةِ الْفِضَّةِ ۵

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عُيُونٍ عَنْ تَجَابِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

۳۶۷۔ برتن میں سانس لینا

۵۸۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے عجمی نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے، ان سے انس کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو پینے کے (برتن میں) پانی پیتے ہوئے (سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے استنجہ کرے اور اگر چھوٹا ہو تو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے ۔

۳۶۸۔ دو تین سانس میں پینا

ہم سے ابو عاصم اور ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عزرا بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نامر بن عبد اللہ نے خبر دی بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہما نے دو دریا میں سانس میں پانی پیتے تھے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے تھے ۔

۳۶۹۔ سونے کے برتن میں پینا

۵۹۱۔ ہم سے حمز بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے آپ کو چاندی کے برتن میں پانی لاکر دیا۔ آپ نے برتن کو اس پر پھینک دیا۔ پھر فرمایا میں نے برتن صرف اس وجہ سے پھینکا ہے کہ اس شخص کو میں منع کر چکا تھا (کہ چاندی وغیرہ کے برتن میں پانی نہ پلایا کرے) لیکن یہ باز نہیں آیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے لاشعریہ دیا ہے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ان کے لیے (کافر کے لیے) دنیا میں ہیں اور حقیرانہ عزت میں ہیں گی۔

۳۷۰۔ چاندی کے برتن

۵۹۲۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن ابی لیلیٰ نے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا پھر آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیا کر۔ اور زہر ریشم دوسیا پہنا کر۔ کہو یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں !

۵۹۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے، ان سے زید بن عبد اللہ بن عمر نے، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صوفی نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکاتا ہے۔

۵۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواری نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے، ان سے معاویہ بن سہید بن مقرن نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں کی ممانعت فرمائی تھی۔ آنحضرتؐ نے ہمیں بیماری کی ممانعت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھپکھپکے والے حجاب (ریح ملک اللہ سے) دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کا رواج دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے کے بعد پری کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیں، چاندی میں پینے یا فرمایا اچاندی کے برتن میں پینے، میشر ذین یا کجاوہ کے اور ریشم کا گدا کے استعمال اور قسمی اطراف مصر میں تیار کیا جانے والا ایک کپڑا جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے، کے استعمال سے اور ریشم، دیبا اور سترق پہننے سے منع فرمایا تھا۔

۳۶۱۔ پیالوں میں پینا

۵۹۵۔ مجھ سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سالم ابی نعز نے ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا کے مولا عمر نے اور ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے کہ لوگوں نے عرف کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزے کے متعلق شبکیا تو آنحضرتؐ کی خدمت میں دو دھکا ایک سپا پیش کیا گیا اور آنحضرتؐ نے اسے نوش فرمایا۔

۳۶۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپ کے برتن میں پینا۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اہل بیت میں اس پیالے میں پاؤں کا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حَذِيفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي أَنْبِيَةِ الدَّاهِبِ وَالْفَضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزِيرَ وَالسِّيَّاحَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ :

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصُّوفِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تُشْرَبُ فِي أَنْبَاةِ الْفَضَّةِ إِنَّمَا يُخْبِرُ فِي فَطْنَةٍ» : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَوَارَةَ

عَنِ الشَّعْثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ مَوْلَى مَقْرِنٍ عَنِ الْبَدَائِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: «أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِبَيَاذَةِ الْمِرْيَقِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِيسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَافْتَاءِ السَّلَامِ وَنَضْرِي الْمَظْلُومَ وَإِثْرَ الْمُظْلَمِ» - وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الدَّاهِبِ وَفِي الشَّرَابِ فِي الْفَضَّةِ أَوْ قَالَ: أَنْبِيَةِ الْفَضَّةِ وَفِي الْمَاءِ ثَرَوِ الْقَسَى وَفِي لَبْسِ الْخَزِيرِ وَالسِّيَّاحِ وَالْأَسْقِيقَةِ :

۳۶۱۔ پینا : بن :

بَابُ الشَّرْبِ فِي الْأَقْدَامِ :

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا شَكَوَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُهِتَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ :

بَابُ الشَّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْبِيَتِهِ. وَقَالَ أَبُو مُزَيْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: «لَا أُسْقِيقُ فِي قَدَحٍ

کی، ان سے عیش نے بیان کیا۔ ان سے سالم بن ابی الجعد نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی۔ بیان کیا کہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور عمر کی ناز کا وقت ہو گیا، حضورؐ نے سے بچے ہوئے پانی کے سراہا رہے پاس اور کوئی پانی نہیں تھا۔ اسے ایک برتن میں رکھ کر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آنحضرتؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی انگلیاں پھیلا دیں۔ پھر فرمایا، اؤ دھو کر لو، یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس سے دھو کر اور پی بھی، میں نے اس کی پروردگار کے بغیر کرپٹ میں کتنا پانی جاتا ہے۔ خوب پانی پیا، کوئی کچھ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ برکت ہے۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات اس وقت کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ ایک ہزار چار سو۔ اس روایت کی متابعت عمرؓ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کی اور حسین اور عمر بن مروانؓ نے سالم کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ہزارہ سو صحابہ کی اس وقت تعداد تھی اس کی متابعت سعید بن مسیب نے جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیماروں اور طب کا بیان

۳۶۴

مرضی کے کفارہ سے متعلق احادیث اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد !
”جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“

۵۹۹۔ ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زہر نے خبر دی اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے۔ ایک کا نام بھی اگر جسم کے کسی حصہ میں چھب جائے۔ (تو وہ کفارہ گناہ بن جاتا ہے۔)

۶۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عروہ بن حلفہ نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدریؓ

اَوْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَلَا الْخَبَائِثُ قَالَ قُلْتُ مَا أَيْتَنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَكِنَّ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ فَجَلَّ فِي إِبْنَائِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ وَفَوَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ خَلَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبِرَّةَ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ سَأَمْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَوَضَعْتُ يَدِي فِيهِ وَشَرِبْتُهَا فَجَعَلْتُ الْمَاءَ مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ بِرَّةٌ قُلْتُ لِحَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ الْغُلَا وَارْبَعًا مِائَةً ثَلَاثِينَ عَنْ حَابِرٍ وَعَنْ حَابِرٍ وَحَبِيبٍ وَعَمْرٍو وَابْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَالِحٍ عَنْ حَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً وَثَلَاثِينَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَابِرٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المرضی

بَابُ ۳۶۴ مَا جَاءَ فِي نَفْسَةِ الْمَرْضِيِّ وَقَوْلِهِ
اللَّهُ تَعَالَى مَنْ تَعَمَّلَ سَوْءًا يُجْزِئِهِ :

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَصِيبَةٍ تَصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَرْنَا اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشُّوْكَةُ يُثَاكُفَ بِهَا :

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ مَنَظَرٍ عَنْ حُلَيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم سے دوچار ہوتا ہے یا مال، ملک، اگر اسے کوئی کاٹھی چھو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔

۶۰۱۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے سعد نے ان سے عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال کدو کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ ہوا اسے کبھی جھکا دیتی ہے اور کبھی برابر کر دیتی ہے۔ اور ساق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ سیدھا کھڑا رہتا ہے اور آخر ایک مرتبہ میں اکھڑ ہی جاتی ہے اور زکریا نے بیان کیا کہ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کعب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے کعب رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۶۰۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے بنی عامر بن نوح کے ہال بن علی نے، ان سے عطاف بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسویں کی مثال کدو کی سب سے پہلے ہریالی جیسی ہے کہ جب بھی ہوا جھکتی ہے اسے جھکا دیتی ہے جھروہ سیدھا ہو کر آرائش میں کامیاب ہوتا ہے اور دیکھار کی مثال صنوبر جیسی جھک جھکت ہوتا ہے اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اسے اکھڑ چھینکتا ہے۔

۶۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن یسار ابو الجہاد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اسے مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۳۰۴۔ رضی کی شدت

۶۰۴۔ ہم سے قبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

دَعَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى يَتَسَوَّلَ بِشَأْنِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: امْثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُقَيِّمُهَا الرَّيحُ مَرَّةً وَتَقْبِلُهَا مَرَّةً وَمِثْلُ الْمَنَانِقِ كَالْكُرِّ زَرْقَةً فَذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اخْتِصَافُهَا مَرَّةً وَوَاحِدَةً۔ وَقَالَ زَكَرِيَّا مُعَدِّنِي سَعْدًا حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فَيْلَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مَنِ ابْنِي هَامِرِ بْنِ زَوْجِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمِثْلِ الْخَمَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَّاهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَلَفَّاهَا بِأَنْبَرٍ وَالْغَافِرُ كَالْكُرِّ زَرْقَةً صَبًا وَمُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا سَاءَ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْغُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبَرَّأَ إِلَى اللَّهِ بِمِ

خَبَرٍ أَصِيبَ مِنْهُ

بَابُ شِدَّةِ الزَّحْنِ

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَشْعَثِ

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ
الْوَجْهَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْنَيْتُ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَرْحَلَةٍ وَهُوَ مُوَلَّدٌ وَعَمَّا شَدِيدًا إِذْ قُلْتُ
إِنَّكَ لَنُؤْعَكَ وَعَمَّا شَدِيدًا إِذْ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ بَانَ
لَكَ أَحْزَنِينَ قَالَ أَحَلَّ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ
أَذَى إِلَّا خَافَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا خَافَتْ
وَسَرَى الشَّجَرَةُ

باب ۳۷۶ اشدا الناس بلاء الانبياء
الاول قال قال:

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَهَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوَلِّدُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
تُؤْعَكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قَالَ: أَحَلَّ لِي أَوْفَقُ كَمَا
يُؤْعَكَ رَجُلًا مِنْكُمْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ لَكَ أَحْزَنِينَ،
قَالَ أَحَلَّ ذَلِكَ كَذَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى
شَوْكَتُ كَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَرَهُ اللَّهُ بِمَا سَيَّأَتْهُ
كَمَا مَحَطَّ الشَّجَرُ وَسَرَى هُمَا

باب ۳۷۷ وجوب عيادة المريض:

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْعِمُوا الْجَائِعَ وَ
هُوَ ذَا الْمَرِيضَ وَفَكَوْا الْعَالِي.

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا

بیان کی، ان سے اعش نے، اور مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں
عبداللہ بن مسعود نے، انھیں شعبہ نے خبری، انھیں اعش نے، انھیں ابو داؤد
نے انھیں مسروق نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے مرض
کے وفات کی تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کسی میں نہیں دیکھی۔
۶۰۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسعود
بیان کی، ان سے اعش نے ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سواد
نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں آپ کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا۔ آنحضرت اس وقت بہت
تیز بخار میں تھے۔ میں نے عرض کی، آنحضرت کو بڑا تیز بخار ہے میں نے بھی
کہا کہ یہ بخار آنحضرت کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا اجر بھی و گناہ بھی
نے فرمایا کہ ان جو مسلم بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی
وجہ سے اس کے گناہ اس طرح بخار دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۳۷۶۔ سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے

اس کے بعد درجہ و منزلت کے مطابق (دوسرے خاصانِ خدا کی)

۶۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے اور ان سے
اعش نے ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے اور ان سے
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرت کو بخار تھا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ
کو بڑا تیز بخار ہے: آنحضرت نے فرمایا اے میں نے تجھے تنہا ایسا بخار ہوتا ہے۔
جیسے تم میں کے دو آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کی کہ اس لیے کہ آنحضرت
کا اجر بھی و گناہ بھی، فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے مسلمانوں کو جو بھی تکلیف پہنچتی
ہے، کائناتوں سے نیکو تکلیف وہ کوئی چیز، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے
گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں۔ جیسے درخت کے پتے جھڑتا ہے۔

۳۷۷۔ مریض کی عیادت واجب

۶۰۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو داؤد نے
حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو
کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ

۶۰۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

کی۔ کہا کہ مجھے اشعث بن سلیم نے خبر دی کہا کہ میں نے عطاء بن سمریہ بن معمر سے سنا۔ ان سے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات باتوں سے منع کیا تھا ہمیں آنحضرتؐ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم و سیا، استبرق و ریشمی کپڑے پہننے، قسی اور میٹھرہ (ریشمی کپڑوں کی قمیص) سے منع کیا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جن زہرہ کے پیچھے چلیں، ملعین کی عبادت کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۳۷۸۔ بے ہوش کی عبادت

۶۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک مہاجر ہارپڑا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدل میری عبادت کو تشریف لائے۔ ان حضرات نے دیکھا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے وضو کی اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ اس سے مجھے آفترا تو میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ میں اپنے دل میں کیا کروں۔ کس طرح اس کا فیصلہ کروں؟ آنحضرتؐ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۷۹۔ مرگی کے مرنے کی فضیلت

۶۱۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عمران ابو بکر نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں میں ایک جنتی خاتون کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کی کہ ضرور دکھائیں۔ فرمایا کہ یہ سیاہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے ستر کھل جاتا ہے امیر سے لیے اللہ سے دعا کر دیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا اگر چاہو تو میرے کہنے پر اور تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں؟ انھوں نے عرض کی کہ میں ممبر کروں گی، پھر انھوں نے عرض کی کہ (مرگی کے وقت) میرا ستر کھل جاتا ہے، آنحضرتؐ اور امت حقانی سے اس کی دعا کریں۔ کہ ستر نہ کھلا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس کے لیے دعا کی۔

۶۱۱۔ ہم سے محمد بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید، انھیں ابن جریر نے انھیں عطاء بن زید نے ام زفر رضی اللہ عنہا، ابن ابی اور سیاہ خاتون کو کہہ سکے

أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ مَقْرَنُ بْنُ النَّبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَتَمَنَّا نَعْنُ سَبْعًا تَمَنَّا نَعْنُ خَاتِمَ الذَّهَبِ وَلُبَّ الْحَرِيرِ الْبَيْضِ وَالْأَسْتَبْرَقِ وَعَيْنَ الْقَبْصِي وَالْمَيْخَنَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ تَشْتَبِعَ الْجَنَازَ وَتَعُودَ الْمَرْيُوفَ وَتَقْبِضَ السَّلَامَ

باب ۳۷۸ عبادۃ المرنی علیہ

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي ابْنُ أَبِي النَّثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَجُوبُكَ وَهَلَاكَ شَيْئَانِ فَوَجَدَنِي فِي الْغَيْمِ عَلَى فَوَضَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَقْبَضَ يَدَايَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي، كَيْفَ أَقْبِضُ فِي مَالِي فَلَمْ يَجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى تَوَلَّيْتُ آيَةَ الْمِيرَاثِ

باب ۳۷۹ فضل من يموت من البرج

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي سَبْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ - أَلَا أَمْرًا لِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كُنْتُ بَلَى، قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَوَّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنْ أَمْرُكَ وَإِنْ أَمْرُكَ أَكْشَفَ فَاذْوَ اللَّهُ فِي. قَالَ: إِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ ذَلِكَ الْجَنَّةَ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ امْرَأَتَكَ بَعَا نَبِيكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنْ أَلْكَشَفَ مَا دَعَا اللَّهُ أَنْ يَكْفَ أَلْكَشَفَ

فَدَعَا

لَهَا

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ امْرَأَةً سَوِيَّةَ خَاتُونَ كَوَّسَ

طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سَعْرِ الْكَبَةِ :

بَابُ ۳۸۰ فَعْلٌ مَنْ ذَهَبَ نَصْرًا :

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَادِ عَنْ هَمْرٍ وَمَوْلَى الْمَطْلَبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ اللَّهُ قَالَ إِذَا بُنِيتُمْ عِبَادِي بِحَبِيبَةٍ فَضَبِرَ عَوَضَتُهُ مِنْكُمْ الْحَبَّةُ بِرِيْدٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ حَبَابٍ : وَأَبُو ظَلَّالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

بَابُ ۳۸۱ عِبَادَةُ النِّسَاءِ الْبَرِّ جَالٍ وَ

عَادَتُ أُمِّ الدَّارِ وَأَوْ رَجُلَةٍ مِنْ أَهْلِ

الْمُسْجِدِ مِنَ الْأَنْفُسَاءِ :

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا فَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَكْبَرُ كِبَرٍ وَبَلَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَتْ : مَا خَلَّتْ عَلَيَّهَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكِ ؟ وَيَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكِ ؟ قَالَتْ : وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْعَصَى يَقُولُ :

كُلُّ أَمْرٍ بِمُصَبِّرٍ فِي أَهْلِهِ ، وَالْمَوْتُ أَذْفَى مِنْ شَيْءٍ لِي فَعَلَيْهِ : وَكَانَ يَلْعَنُ إِذَا أَقْبَلَتْ مِنْهُ يَقُولُ :

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي حَلَّ أَبَيْتَنَ لَيْلَةً ، يَوَادُّ وَحَوْلِي إِذْ هُوَ دَجَلِيلٌ ، وَهَلْ أَيْدَانُ يَوْمًا مَاتَا بِحَبَّةٍ ، وَهَلْ تَبَادُّوا فِي شَأْمَةٍ وَطَفِيلٍ ؟ قَالَتْ : عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْيَمِينِ يَا نَبِيَّ فَجِئْنَا مَكَّةَ أَوْ

پروہ پر دیکھا ۔

۳۸۰۔ اس کی فضیلت جس کی بیانی جاتی رہی ہو ۔

۴۱۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مطلب کے مولا عرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے کسی بندہ کو اس کے دو محبوب اعضاء انکھوں کے بارے میں آواز دے ہوں ۔ (یعنی ناپاک کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ، تو میں اس کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں ۔ (انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو محبوب اعضاء سے آنحضرت کی مراد دونوں آنکھیں ہیں ۔ اس کی متابعت اشعث بن جابر اور ابو ظلال نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۔

۳۸۱۔ عورتوں کا مردوں کی عبادت کرنا یا مرد اور عورتوں

عینہا مسجد میں قبیلہ انصار کے ایک صاحب کی عبادت کو آتی تھیں ۔

۴۱۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے ۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس رعیات کے لیے آگئی اور پوچھا والد بزرگوار آپ کا کیا حال ہے ، بلال آپ کا کیا حال ہے ۔ بیان کیا کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کھجور کا توپ چھر چھا کرتے تھے ۔ ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور صبح کے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال رضی اللہ

عنہ کو جب انادیر اور شمر چھپتے تھے ۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا میں پھر ایک رات وادی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف افرا اور جلیل و مکہ معظمہ کے گھاس ہوں گے ، اور کیا میں کبھی عجزہ کے جبل کے فاصلہ پر ایک بازار کے پانی پر اتروں گا ۔ اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑ) کو میں اپنے سانس دیکھ سکوں گا ؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کا اطلاع دی میں نے دعا فرمائی کہ اللہ ہمارے ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کرے جتنی مکر کی

محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مدد و صانع (دو پیانے) میں برکت عطا فرما، اللہ اس کا بخیر کہیں اور منتقل کر دے، اسے جہنم میں کر دے۔

۳۸۲۔ بچوں کی عبادت

۹۱۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عاصم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابو عثمان سے سنا اور انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا، انے آپ کو کھلو ابھیجا، اس وقت حضور اکرم کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ اور ہمارا خیال ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، کہ میری بچی لبتہ مرگ پر پڑی ہے اس لیے آنحضرتؐ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔ آنحضرتؐ نے انہیں سلام کھلوایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، ہر چیز اس کے یہاں معین و معلوم ہے۔

اس لیے اللہ سے اس مصیبت پر اجر کی امید وار ہو اور صبر کرو صابرانہی نے سیر دوبارہ قسم دے کر ایک آدمی بھیجا (کہ آنحضرتؐ فرزند تشریف لائیں) چنانچہ حضور اکرم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آنحضرتؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر نبی آنحضرتؐ کی گود میں اٹھا کر رکھی گئی اور وہ جانختی کے عالم میں مبطرب متقی حضور اکرم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ حضور اکرم نے فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے انہیں بندوں پر رحم کرنا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

۳۸۳۔ گاؤں کے رہنے والوں کی عبادت

۹۱۵۔ ہم سے معالیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی رہائی کے آپس اس کی عبادت کے لیے تشریف لے گئے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرم کسی کی عبادت کو تشریف لے جاتے تو زمین سے فراتے کوئی حرج نہیں، انشاء اللہ، گناہوں سے پاک کرنے والا ہے، لیکن اس اعرابی نے آنحضرتؐ کے ان کلمات کے جواب میں کہا کہ آپ کہتے نہیں کہ یہ پاک کرنے والا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے لیے گا

أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحَّحُوا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدْرَها
وَصَاحِبِها وَالْعُلَّ حُصَّها مَا جَعَلُها
بِالْجُحْفَةِ ۝

۳۸۲۔ عِبَادَةُ الصَّبِيَّانِ ۝

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِخَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنِ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا سَلْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسَعًا وَأُفِّي تَحْشِبُ
أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حَضَرَتْ فَاشْهَدْنَا مَا فَأَرْسَلُ إِلَيْهَا
السَّلَامَ وَنَقُولُ: إِنَّ إِلَهَ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَكَ مُسْتَمْتَنٌ فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ
فَأَمَّا سَلْتُ تَقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرَفَعَ النَّبِيُّ فِي حَجَرٍ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعٌ
تَقَامَنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ
وَضَعَهَا اللَّهُ فِي مَكْتُوبٍ مِنْ شَاءَ مِنْ عِبَادٍ ۝
وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا

الرَّحِمَاءَ ۝

۳۸۳۔ عِبَادَةُ الْعُرَابِ ۝

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مَعَالِي بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَتَّبِعُوهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرْغِبٍ يَتَّبِعُوهُ
فَقَالَ لَهُ يَا مَعْ طَهِّرْ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ
فَلَمْ يَطَهِّرْهُ، فَكَانَ بَلَّ حَتَّى تَغُورَ أَذُنُهُ
فَنَاسِيَتْ كَيْدَ تَزِيدُ الْقُبُورِ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذَا:

باب ۳۸۴ عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ :

۶۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِعَبْدُكَ كَانَ يُحْدِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضٌ فَأَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ فَقَالَ أَسْلِمُهُ فَأَسْلَمَهُ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَبُو هَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

باب ۳۸۵ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَحَضَرَتْ

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَبْعُدُونَ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِمَعَهُ جَالِسًا فَجَلَسُوا يَبْعُدُونَ قِيَامًا فَأَسَاءَ إِلَيْهِمْ إِبْلِسًا فَلَمَّا ذَرَعُوا قَالَ : إِنَّ إِلَهَ مَا لَكُمْ لَيْتُ نَحْمِيهِمْ فَإِذَا رَكْعَةً فَأَرْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَهُمْ فَأَرْكَعُوا وَإِنْ صَلَّيْتَ جَالِسًا فَصَلِّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ مَسْنُومٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ مَا صَلَّى صَلَّى مَا عَادَ أَوْ النَّاسُ خَلَعَهُ قِيَامًا :

باب ۳۸۶ وَضَعُ النَّبِيِّ عَلَى الْمَرِيضِ :

۶۱۸ - حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ أَبِرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّادُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ تَشَكَّلْتُ بِمَكَّةَ شَكْوًا شَدِيدًا فَجَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعُدُنِي فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَدَايَ لَعَنُ أَتْرُكُ إِذَا بَنَيْتُ وَاحِدَةً فَأُذِيقُ ثَلَاثَ مَالٍ وَأَتْرُكُ الثَّلَاثَ ؟ فَقَالَ لَا ، قُلْتُ فَأُذِيقُ بِالنَّصِيفِ

حضور اکرم نے فرمایا کہ میرا یہاں ہی ہوگا۔

۳۸۴ - مشرک کی عیادت

۶۱۶ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے آنحضرت نے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو، چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور سعید بن مسیب نے بیان کیا، اپنے والد کے حوالہ سے۔ کہ جب ابو ہالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت ان کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۸۵ - کسی مریض کی عیادت کے لیے گیا۔ وہیں نماز کا وقت

ہو گیا تو وہیں لوگوں کے ساتھ جماعت کر لی۔

۶۱۷ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، آپ کے ایک مرض کے دوران عیادت کرتے آئے۔ آنحضرت نے انھیں بھیج کر نماز پڑھائی۔ لیکن صحابہ کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھ رہے تھے اس لیے آنحضرت نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ امام اس لیے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم (مقدمہ) بھی سر اٹھاؤ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ ابو عبد اللہ مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں (مرضی الوفا میں) نماز بیٹھ کر پڑھی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کر رہے تھے۔

۳۸۶ - مریض پر ہاتھ رکھنا۔

۶۱۸ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جبید نے خبر دی، انھیں عائشہ بنت سعد نے کہ ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بہت سخت بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی اگر وہ برگی تو میں مال چھوڑ دوں گا اور میرے پاس سوا ایک لڑکی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ آنحضرت

وَأَتْرَكَ النَّصْفَ ؟ قَالَ لَا ، قُلْتُ فَأَوْصِي
بِالثُّلُثِ وَأَتْرَكَ لِمَا الثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ ؟
الثُّلُثُ كَثِيرٌ ، ثُمَّ وَصَّيْتُ نَيْدًا عَلَى
جِبْهَتَيْهِ ، ثُمَّ مَسَمَيْتُهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَنْتَ لِمَا
هَجَرَتهُ فَمَا زِلْتُ أَحِبُّهُ بَرْدَةً عَلَى كِبَرِي
فِي مَا مَجَالَ إِلَى حَتَّى السَّاعَةِ :

۳۸۵: ۳۸۶

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعِظُكَ فَسَبَّسْتُه
بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوَعِّدُكَ وَعَقَا
شَيْدًا يَدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْبَلُ إِنِّي أُوَعِّدُكَ كَمَا يُوعِظُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ
قُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعِيبُهُ أَذَى مِنْ فَمِنْ فَمَا

باب ۳۸۵

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
ابْنِ أَبِي هَيْمٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإَمْرَ مِنْهُمْ فَسَبَّسْتُه ، وَهُوَ يُوعِظُكَ وَعَقَا شَيْدًا
فَقُلْتُ إِنَّكَ تُوَعِّدُكَ وَعَقَا شَيْدًا ، وَذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ
قَالَ أَحْبَلُ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُعِيبُهُ أَذَى إِلَّا خَالَتْ
عَنْهُ خَطَايَاكَ كَمَا خَالَتْ وَرَقَ الشَّجَرَةِ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يُعْوِذُ
فَقَالَ لَكَ بَأْسٌ فَهُوَ ؟ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ حَدَّثَكَ

نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر اُدھے کی وصیت کر دوں اور اُدھاپنی
بچی کے لیے اچھوڑ دوں، فرمایا کہ نہیں، پھر میں نے کہا کہ ایک تہائی کی وصیت
کر دوں۔ اور باقی دو تہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک
تہائی کی کر دو۔ اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ان کی
پیشانی پر رکھا (سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) اور میرے سپرے اور سپرے
پر دست مبارک پھیرا، پھر فرمایا اے اللہ، سعد کو شفا عطا فرما اور اس
کی ہجرت مکمل کر، حضور اکرمؐ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر کے حصے
پر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

۶۱۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان
سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے بیان کیا کہ عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ کو بخدا آیا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرتؐ کا جسم چھوا اور
عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو برا تیز بخدا رہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں مجھے تم
میں کے دوا دینوں کے برابر بخدا تیز بخدا ہے، میں نے عرض کی یہ اس لئے ہر
گناہ آنحضرتؐ کو دگنا اجر ملتا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اس کے بعد آنحضرتؐ
نے فرمایا کہ کسی بھی مسلم کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے، تو
اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت پتے گرا رہے۔

۳۸۵۔ ۳۸۶۔ مریض سے کیا کہا جائے اور اسے کیا جواب دینا چاہیے۔

۶۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم تمیمی نے، ان سے حارث بن سواد نے
اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں جب آپ بیمار تھے۔ حاضر ہوا میں نے آنحضرتؐ کا جسم چھوا آپ کو
تیز بخدا تھا میں نے عرض کی، آنحضرتؐ کو تو برا تیز بخدا رہے یہ اس لیے ہو گا کہ آپ
کو دگنا اجر ملے گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ ہر کسی مسلمان کو بھی جب کوئی تکلیف
پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑکتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑکتے ہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث
بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے
گئے اور ان سے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ (یرمضی) پاک کرنے والا ہے۔

حَتَّى تَفُورَ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَمَا تَفُورُ عَلَى
النَّبُورِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۝

باب ۳۸۸ عِبَادَةُ السَّرِيعِ رَاكِبًا وَمَلِيًّا
وَمَدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَآلِهِ أَنَّ أَسَمَةَ
ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَاظٍ عَلَى قَطِيفَةٍ
فَذُكِّيَتْهُ وَاسْتَدْفَأَ أَسَمَةُ وَسَاءَ لَهُ يَوْمَهُ
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقَعَتْهُ مَدْفًا فَسَادَ حَتَّى مَرَّ
بِمَحَلِّسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ سَلُّولٌ وَذَلِكَ
قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ فِي الْمَحَلِّسِ أَخْلَطَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عِبَادَةَ الْأَدْنَانِ وَالْجُهْدِ
وَفِي الْمَحَلِّسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا
غَشِيَتْ الْمَحَلِّسَ غُبَاةُ الدَّائِمَةِ خَشِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي أَنْفُسَةَ بِرَأْيِهِمْ قَالَ لَا تَغْشَرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى
اللَّهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
يَاقَا الْمُرَّةَ اللَّهُ لَا أُحْسِنُ مَعَكُمْ فَقُولُوا إِن كَانَ حَقًّا
فَلَا تَمُوتُوا بِهَا فِي مَحَلِّسِنَا وَاسْجِعُوا إِلَى رَحِمَتِكُمْ فَزَمَّ
كَأَنَّهُمْ فَانْقَضَ عَلَيْهِمْ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَنِي رَسُولِ
اللَّهِ فَأَعَشَيْنَا بِهِ فِي مَحَلِّسِنَا فَأَنَا خَجَبٌ ذَلِكَ فَأَنَّ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْجُهْدِ حَتَّى كَانَ يَنْتَازِعُونَ
فَلَمَّا يَزِلُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَكَنُوا
فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ
عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَجْرُ حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَعْدُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْضُ عُنْدَهُ دَاخِلِيهِمْ فَلَقْنَا أَعْطَاكَ اللَّهُ

لیکن اس نے یہ جواب دیا کہ ہرگز نہیں، یہ تو بخار رہے جو ایک بڑھے کو مغلوب کر
چکا ہے اور اسے قبر تک پہنچانے کے رہے گا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر
ایسا ہی ہوگا۔

۳۸۸۔ مرفوعی کی عبادت کو سوار ہو کر، پیدل اور گھڑے پر کسی کے
پیچھے پیچھے کرنا۔

۷۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی
ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے، انھیں اسامہ بن
زید رضی اللہ عنہ نے ضربی کہی کہ علی رضی اللہ عنہ وسلم گھڑے کی پالان پر مذک کی چادر
ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔
آنحضرتؐ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عبادت کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جنگ
جہد سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرتؐ روز بروز لڑے اور ایک مجلس سے گزرے جس میں
عبداللہ بن ابی سلول بھی تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ (ظاہر میں بھی) اسلام نہیں لایا تھا۔ اس
مجلس میں ہر گروہ کے لوگ تھے مسلمان بھی، مشرکین یعنی بت پرست اور
یہودی بھی، مجلس میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی گروہ جب
مجلس تک پہنچی تو عبداللہ نے اپنی چادر اپنی ناک پر رکھی۔ اور کہا کہ ہم پر گروہ
اڑاؤ۔ پھر ان حضرات نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر واپس آگئے۔ پھر
آپؐ نے انھیں اللہ کی طرف بلایا اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی
نے کہا، میاں، تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ اگر حق میں تو ہماری مجلس میں
انھیں بیان کر کے تکلیف نہ پہنچا یا کرو، اپنے گھر جاؤ وہاں جو تمہارے پاس
آئے اس سے بیان کرو۔ اس پر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں۔
یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ ہم ان باتوں کو
پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہو گئی۔
اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھتے، لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش
کرتے رہے، یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار
ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا
سعد! تم نے سنا نہیں، ابو حباب نے کیا کہا، آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی
طرف تھا۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجئے۔
اور اس سے روز گزر فرما بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ نعمت عطا فرمادی ہے
جو عطا فرمائی تھی۔ (آنحضرتؐ کے وہ تشریف لانے سے پہلے) اس سببی کے لوگ

إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَنْبِيَهُمْ وَأَعْقَبُ أَنْ يَقُولَ
الْعَاقِلُونَ أَذَاتِي مَتَى الْمُسْتَمْتُونَ نَحْنُ قُلْتُ
يَا بِي اللَّهُ وَكَيْدٌ فَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ كَيْدٌ فَهُمُ اللَّهُ وَكَيْفِي
الْمُؤْمِنُونَ ۝

۝ بن بن ۝

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَلَمَانَ بْنُ دَاهِيَمٍ الشَّيْبِيُّ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ وَحَلَّتْ عَلَى السَّيِّئِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يُدْعَى فَقُلْتُ إِنَّكَ لَتَوْعَكَ
وَهُكَاشَا نِيذًا، قَالَ أَحَلَّ كَمَا يُدْعَى رَجُلَانِ مِنْكُمْ
قَالَ لَكَ أَجْرَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَصِيبُهُ
أَذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا
تَحَطُّ الشَّجَرَةُ وَرَأَتْهَا ۝

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ مُعَاوِيَةَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الدَّهْرِيُّ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ فِي مَنٍّ وَحَجٍّ اشْتَدَّ فِي
رَمَنٍ حَبَّةَ الذُّوَادِ فَقُلْتُ بَلَّغْ فِي مَا تَرَى وَأَنَا
مُؤْمَلٌ وَلَا يَكْرَهِي إِلَّا أَنْ يَنْتَهَى فَإِنَّا لَنَعْدُكَ
بِشَيْءٍ مَا لِي قَالَ لَكَ قُلْتُ بِالشَّطْرِ قَالَ كَا، قُلْتُ
الْثَلَاثُ قَالَ : الثَّلَاثُ مُمْسِكٌ أَنْ تَدْعَ وَرَأْسَكَ
أَغْنِيَا حَيْثُ مِنْ أَنْ تَدْعَ سَهْمٌ عَالِيَةً
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَكِنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً
سُبْنِيغِي بِهَا وَحَبَّ اللَّهُ إِلَا
أَحْبَبْتُ عَلَيْكَ حَتَّى
مَا تَجْعَلُ فِي نَفْسِي
أَمْذَاتِكَ ۝

بلکہ میں خود درد میں مبتلا ہوں، میرا ارادہ ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے
صحابہ زادے کو بلا بھیجوں اور انھیں (خلافت کی) وصیت کر دوں کہیں ایسا
دہرہ نہ کہنے والے کہیں خلافت دوسرے کو ملنی چاہیے یا خلافت کے
خواہشمند اس کی خواہش کریں، لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہونے
نہیں دے گا۔ اور مسلمان بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور کو منظور
نہیں کریں گے یاد رکھو نے یہ فرمایا کہ میں فہم اللہ یا بی المؤمنون ۝

۶۲۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان بن دہیم الشیبی عن
الحارث بن سويد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا بڑا تھا میں
نے جسم چھو کر عرض کی کہ آنحضرت کو تو بڑا تیز بخار ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ اٹل
تم میں کے دو آدمیوں کے برابر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آنحضرت کا
اجر بھی دگنا ہے پھر آنحضرت نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو بھی جب کسی مرض کی
تکلیف یا اور کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو اس طرح
جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔

۶۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبد
بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں عامر بن سعد نے
اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک
سڑید بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میری بیماری جس حد کو پہنچ
چکی ہے اسے آنحضرت دیکھ رہے ہیں، میں صاحب مال و دولت ہوں اور میری
وارث میری ایک لڑکی کے سوا اور کوئی نہیں، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ
کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی پھر آدھا کر دوں، آنحضرت
نے فرمایا کہ نہیں، میں نے عرض کی، ایک تہائی کر دوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ
تہائی بہت کافی ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے
بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں۔
اور تم جو خرچ بھی کرو گے اور اس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود
ہوگی اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جو تم اپنی بوی
کے مز میں رکھو گے۔

بَابُ كَوْلِ الْمَرْيُفِينَ قَوْمًا عَنِّي:

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَفَرَ بِي فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِأَنْبِيَائِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِأَنْبِيَائِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِأَنْبِيَائِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ»

بَابُ كَوْلِ الْمَرْيُفِينَ قَوْمًا عَنِّي:

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَفَرَ بِي فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِأَنْبِيَائِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِأَنْبِيَائِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ» قَالَ: «وَمَنْ كَفَرَ بِرَسُولِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا نَزَّلَ فِيهِ مِنَ الْكِتَابِ»

بَابُ كَوْلِ الْمَرْيُفِينَ قَوْمًا عَنِّي:

بَابُ كَوْلِ الْمَرْيُفِينَ قَوْمًا عَنِّي:

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَفَرَ بِي فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِأَنْبِيَائِهِ»

۳۹۰۔ مریض کا یہ کہنا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ

۴۲۸۔ ہم سے ابو ہریرہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے سنا۔ اور مجھ سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن زراق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے سنا، انھیں عبداللہ بن عمر نے سنا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابہ تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے حضور اکرم نے فرمایا: لاؤ، میں تمہارے لیے ایک خر رکھ دوں گا کہ اس کے بچہ راہ راست سے نہ ہٹو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آنحضرت اس وقت سخت تکلیف میں ہیں، اور تمہارے پاس قرآن مجید تو موجود ہی ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلہ پر گھر میں موجود صحابہ کا اختلاف ہو گیا اور بحث کرنے لگے بعض صحابہ کہتے تھے کہ آنحضرت کو (دیکھنے کی چیزیں) دے دو تا کہ آنحضرت ایسی خر رکھ دیں جس کے بچہ راہ راست سے نہ ہٹو۔ اور بعض صحابہ کہتے تھے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، جب آنحضرت کے پاس اختلاف اور بحث ہو گئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے تھے کہ سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ ان کے اختلاف اور بحث کی وجہ سے حضور اکرم نے وہ تحریریں لکھی جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

۳۹۱۔ مریض بچے کو، اس کے لیے دعا کرنے لے جانا۔

۴۲۹۔ ہم سے ابو ہریرہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی آپ امحیل کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے سائب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے میری والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے بھائی کو درد ہے، حضور اکرم نے میرے سر پر ہاتھ بھرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کی اور میں نے آپ کی وضو کا پانی پیا۔ اور میں نے آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر نبوت کی مہر آپ کے دونوں شانوں کے درمیان دیکھی۔ یہ مہر نبوت جبریل و میکائیل کی گھنٹی جیسی تھی۔

۳۹۲۔ مریض کی موت کی تمنا

۴۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے

أَبَسَافِي عَنْ أَبِي بِن مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
مِنْ خَيْرٍ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَدَيْهِ مَا عَلَيْهِ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّيْ
إِذَا كَانَتْ الْمَوْتَ خَيْرًا لِي ۝

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي جَارٍ قَالَ دَخَلْنَا
عَلَى خَبَّابٍ لَعُودٍ ۝ وَكَانَ رَاكِنًا سَبْعَ لَيَّاتٍ
قَالَ: إِنَّ أَهْلَ بَابِ الْبَيْتِ سَلَفُوا مَقُورًا وَ
لَمْ تَنْقُصْهُمْ السُّنْيَا وَإِنَّا أَهْبَيْنَا مَا لَدَى خَدِّ
لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا السُّنْيَا، وَلَوْ أَنَّ أَلْبَيْتُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَنَّا أَنْ نَتَخَوَّاهُ بِالْمَوْتِ
لَدَعَوْتُ بِهِ نَحْنُ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَ
هُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ
يُؤَجَّرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفَعُهُ إِلَّا
فِي شَيْءٍ يُتَجَلَّهُ فِي هَذَا
الْتَّرَابِ ۝

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا عَمَلُهُ
الْجَنَّةَ تَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَ
لَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَ فِي اللَّهِ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ
فَسَيَدُودًا ذَاكَ بَوَّاءُ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
إِنَّمَا تُحْسِنُ فَاعْلَمْ أَنْ تَرُدَّ دَاخِرًا وَإِنَّمَا مُبِيتًا
فَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْتَبَ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمَادٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ثَابِت بَانِي نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی تکلیف میں اگر کوئی شخص مبتلا ہے تو
اسے موت کی تمنا نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی گئے تو
یہ کہنا چاہیے۔ اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے
زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ پر موت طاری کرے۔

۴۳۱۔ ہم سے آدم نے حدیث کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
اسماعیل بن ابی خالد نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ہم خباب
رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کرنے گئے۔ آپ نے اپنے پیٹ میں اسات
داغ لگوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں وفات پا چکے وہ یہاں سے اس حالی میں رخصت ہوئے کہ
دنیا نے ان کے عمل میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور ہم نے دمال و دولت اتنی پائی کہ جس
کے خرچ کرنے پر ہمارے پاس مصرف مٹی (میں ڈال دینے) کے سوا اور کوئی
نہیں؛ اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا
تو میں اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ اپنی
دیوار بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مسلمان کو ہر اس چیز پر ڈاب ملتا ہے جسے
وہ خرچ کرتا ہے سوا اس مال کے جو وہ اس مٹی میں (دوبارہ وغیرہ) میں محفوظ کر
کے رکھتا ہے؛

۴۳۲۔ ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے خبر دی، ان سے
زہری نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمن بن عوف کے مولا عبید نے خبر دی اور ان
سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔
صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا بھی نہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا: نہیں امیر
بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ اپنے فضل و رحمت سے مجھے نوازے۔ اس لیے
رعل میں (میان درمی اختیار) کرد اور قریب قریب چلو، اور تم میں کوئی شخص موت
کی تمنا نہ کرے، کیونکہ ماوہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال خیر میں اور
اصافہ ہو جائے۔ اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے توبہ ہی کرے۔

۴۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عباد بن عبداللہ بن زہری نے بیان کیا
کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ میرا سہارا لئے ہوئے تھے (مرض الوفا میں)
اور فرما رہے تھے اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور حقیق
اعلیٰ سے مجھ کو دعا دیجئے۔

۳۹۳۔ مریض کے لیے عبادت کرنے والے کی دعا۔ عائشہ بنت
سعد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ ”اے اللہ! سعد کو
شفاء عطا فرما“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۳۹۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے
حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی
مریض کے پاس تشریف لے جاتے، یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ
یہ دعا فرماتے، تکلیف دور کر دے، اے انسانوں کے پالنے والے! شفا
عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا اور کوئی شفا نہیں۔
ایسی شفا جس میں مرض بالکل باقی نہ رہے۔ اور عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن
طہان نے منصور کے واسطے سے بیان کیا، انھوں نے ابراہیم اور ابو الضحیٰ
کے واسطے سے کہ ”جب کوئی مریض آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا، اور جبریتے
بیان کیا، ان سے منصور نے اور ان سے تنہا ابو الضحیٰ نے، انھوں نے بیان
کیا کہ ”جب آنحضرتؐ کسی کے مریض کے پاس تشریف لے جاتے“

۳۹۴۔ مریض کی عبادت کرنے والے کا دمنو۔

۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن مکرر نے، کہا کہ
میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ میں یہاں تھا۔ آنحضرتؐ نے
وضو کی اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا یا فرمایا کہ اس پر پانی ڈال دو۔ اس سے
مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کی کہ میرے دوتا کلام ربان اور بیٹے کے
سوا، میں تو بر میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۳۹۵۔ جس نے وبا اور بخار کے دفع ہونے کی دعا کی۔

۳۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف

مکی اللہ علیہ وسلم وہو مستنید الخ
یقول: اللہم اغفر لی وامنحنی والحقی
بالرفیق

۳۹۳۔ دعاء العائِدِ لِلْمَرِیضِ وَكَانَتْ

عائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ آبِیْہَا۔ اَللّٰهُمَّ

اسْتَفْ سَعْدًا اَقَالَہَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُو

ہُوَانَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرٰہِیْمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

عائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَتٰی مَرِیضًا اَوْ اُتِیَ بِہِ

قَالَ: اَذْهَبِ النَّاسُ رَبَّ النَّاسِ اسْتَفْ وَاَنْتَ

اسْتَفْ اِیْ لَا شِفَاۃَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاۃٌ لَا یُعَادِرُ

سَقَمًا۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ اَبِی قَیْسٍ وَابْرٰہِیْمُ بْنُ

طَہْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرٰہِیْمَ وَآبِی الضَّحٰی

اِذَا اَتٰی بِالْمَرِیضِ اَوْ قَالَ جَبْرِیْتُ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ آبِی الضَّحٰی وَحَدَّثَنَا اِذَا اَتٰی

مَرِیضًا۔

۳۹۴۔ دُعَاؤُ الْعَائِدِ لِلْمَرِیضِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَسٰرٍ حَدَّثَنَا غَدَرٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّیِّ قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَیَّ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَآتَانَا مَرِیضًا فَنَوَضَّأُ

فَصَبَّ عَلَیَّ اَوْ قَالَ صَبَّوْا عَلَیْہِ فَقُلْتُ قُلْتُ

لَا یَدْرِیْ اِلَّا کَلَامُہُ فَکَیْفَ الْمِیْرَاثُ

فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْفَرَاقِ

۳۹۵۔ دُعَا بِدَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمٰی

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا سَامِعٌ حَدَّثَنِیْ مَا لَیْکَ عَنْ ہِشَامِ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

اَنَّهُمَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِو بَكْرٍ وَبَدَلُ مَا لَكَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بَدَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ شَهَ الْحُمَى يَقُولُ: هـ

كُلُّ أَمْرٍ مُمْصِقٌ فِي أَهْلِهِ: وَالْمَوْتُ أَوَّلُ مَبْنَى شَرِّكَ تَعْلَهُ: وَكَانَ يَدُلُّ إِذَا أُقْبِلَ عَنْهُ يَذْفَعُ عَقَبَيْنَهُ مُقْبِلٌ هـ

أَلَا كَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبَيْتَ لَيْكَةَ يَوَادٍ وَخَوَلِي إِذْ خَيْرٌ وَحَبِيلٌ

وَهَلْ أَسَاءَ دُنْ يَوْمًا مَيَاةً حَبْنَةً وَهَلْ تُبْدُون لِي شَامَةً وَكُفَيْلٌ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِيبَ الْيَمِينِ الْمَدِينَةِ لَحْنًا مَكَّةَ أَدَّ أَشَدَّ وَصَحْبَهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاحِبِهَا وَمَوَدَّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْحُجْفَةِ هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كِتَابُ الطَّبِّ

بَابُ ۳۹۶ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاوُدَ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً هـ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الذُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرَا بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي سَرَّاجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاوُدَ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً هـ

بَابُ ۳۹۷ هَلْ يَبْغِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ أَوْ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ ۴۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَسْرُوبُ الْمُضَلِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ

لائے۔ تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخاری میں ملنا نہ گئے۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس گئی اور کہا کہ والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے تھے: ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے۔ اور موت تو اس کے جتنے کے تنہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار آتا تو عین آواز سے یہ اشعار پڑھتے: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی میں گزار سکوں گا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور حبیل ہوں گے اور کیا کبھی پھر میں مجنن کے پانی پر اتروں گا۔ اور کیا کبھی شام اور طہیل (مکہ کے قریب کی دو پہاڑیاں) کو اپنے سامنے دیکھ سکوں گا یا بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آنحضرتؐ سے اس کے متعلق کہا تو آنحضرتؐ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں عزیز کی محبت پیدا کر دے، جیسا کہ ہمیں اپنے وطن (مکہ) کی محبت تھی بلکہ اس سے زیادہ زیادہ، اور اس کی آب و ہوا کو محبت بخش بنا دے اور ہمارے لیے اس کے صانع اور مدد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے۔ اسے جحفہ میں منتقل کر دے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طِبِّكَ مُتَعَلِّقُ أَحَادِيثِ

۳۹۶ - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۴۳۷ - ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالحسن زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا بیماری نہیں بنائی جس کا علاج نہ پیدا کیا ہو۔

۳۹۷ - کیا مرد و عورت کا یا عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

۴۳۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن معقل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بن

عمر فاروق رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے تھے اور مسلمان مجاہدوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور مقتولین اور مجروحین کو دیرینہ منورہ لاتے تھے۔

۳۹۸۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔

۴۳۹۔ مجھ سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن منیع نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شفا تین چیزوں میں ہے، شہد کے شربت، پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں، لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا۔ اور یحییٰ نے روایت کی۔ ان سے لیث نے، ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شہد اور پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں اور ان سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سرتاج بن یونس ابو حاتم نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کی، ان سے سالم افطس نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے، پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں، اور میں اپنی امت کو آگ سے داغے سے منع کرتا ہوں۔

۳۹۹۔ شہد کے ذریعہ علاج اور اسٹغالی کا ارشاد اس میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

۴۴۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ہشام نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔ ۴۴۲۔ ہم سے ابن نعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الرحمن بن عسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، انھوں نے فرمایا، اگر تمھاری دواؤں میں کسی میں بھدائی ہے تو پھینکا نگوں لے کر آگ سے داغے میں ہے، اور اگر وہ مرض کے مطابق ہو، اور میں آگ سے داغے کو پسند نہیں کرتا۔

مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَالَ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِيُ الْقَوْمَ وَنَحْمِلُهُمْ وَنُدُّوهُمُ الْفَتْلَى وَالْعَجْرَى إِلَى الْمَدِينَةِ -

باب ۳۹۸ الشفاء في ثلاث -

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا سَالِحُ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبُ مَاءِ عَسَلٍ وَشَرْطَةُ الْحُجْبِمْ وَكِتَّةُ نَابٍ وَانْهَى الْمُتَنِيَّ عَنْ الْبُكِيِّ رَفَعُ الْحَبْدِيثِ، وَرَوَاهُ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبُ مَاءِ عَسَلٍ وَكِتَّةُ نَابٍ وَانْهَى الْمُتَنِيَّ عَنْ الْبُكِيِّ -

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سِرَجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِحِ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبُ مَاءِ عَسَلٍ وَكِتَّةُ نَابٍ وَانْهَى الْمُتَنِيَّ عَنْ الْبُكِيِّ -

باب ۳۹۹ الدوا بالعسل وقول الله تعالى فيه شفاء للناس -

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْبِدُ الْخَلَوَاءَ وَالْعَسَلَ - ۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ حَبْدٌ فَفِي شَرْطَةِ الْحُجْبِمْ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كِتَّةِ نَابٍ -

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَحِيلَةَ ابْنَةَ أَبِي النَّثِيِّ مَسَّتْ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي

يُطْنُفُ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَقْبَى النَّثَانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَكَاةُ فَقَالَ فَقُلْتُ فَقَالَ: مَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا مَسْقَاةً قَبْرًا؟

بَابُ الدَّاءِ بِالْبَاءِ الْإِبِلِ :

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَسَاكَانَ بِهِمْ سَقَمٌ فَأَلَوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَدْبَانًا وَاطْعَمْنَا فَلَمَّا صَحُّوا، فَأَلَوْا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخَمَتُ... فَأَنزَلَهُمُ الْعَصْرَةَ فِي دُرُوبَتِهِ، فَقَالَ اشْرَبُوا أَلْبَانَهَا فَلَمَّا صَحُّوا فَتَلَوْا رَاعِي ابْنَةَ النَّثِيِّ مَسَّتْ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوا دَوْدَا فَبَعَثَ رَحِيلَةَ تَأْتِيهِمْ فَنَقَطَ أَثَدَ بَهِيمَةٍ وَأَرْجَلُهُمْ وَسَرَّ أَعْيُنَهُمْ فَذَابَتْ الرَّحْلُ مِنْهُمْ بِكَدَمِ الْأَمْرِ هُنَّ يَلْسَانُهُ حَتَّى يَمُوتَ: قَالَ سَلَامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَاجَّ قَالَ لِذَنْبَرٍ: حَدَّثَنِي بِأَسَدَةٍ عَقُوبَةٍ عَمَّا قَبْلَهُ ابْنَةُ النَّثِيِّ مَسَّتْ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ شَئْءَ بَهْمًا فَفَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَذِدْتُ أَنَّكَ لَمْ يُحَدِّثْهُ :

بَابُ الدَّاءِ بِالْبَاءِ الْإِبِلِ :

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

۶۴۳۔ ہم سے عیاش بن الولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الامی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ۔ پھر دوسری مرتبہ وہی صاحب حاضر ہوئے۔ آنحضرتؐ نے اس مرتبہ بھی شہد پلانے کے لیے کہا۔ وہ پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوئے (اور عرض کی کہ شہد پلایا لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے پھر فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، وہ پھر آئے اور کہا کہ حکم کے مطابق میں نے عمل کیا (لیکن شفا نہیں ہوئی) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، انھیں پھر شہد پلاؤ، چنانچہ انھوں نے شہد پھر پلایا اور اسی سے صحت ہوئی۔

۴۰۰۔ اونٹ کے دودھ سے علاج

۶۴۴۔ ہم سے سلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے سلام بن مسکین ابو الروح بصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ لوگوں کو باری تھی، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہمیں قیام کی بجز عنایت فرمائیے اور مارے کھائے کا انتظام فرمائیے پھر جب وہ لوگ صحت مند ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ کی آب و ہوا خراب ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے جرہ میں، اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا انتظام کر دیا اور فرمایا کہ ان کا دودھ پو جب انھیں صحت ہو گئی تو انھوں نے حضور اکرمؐ کے حوٹے کو قتل کر دیا اور اونٹ مار کر لے گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے اور جیسا کہ انھوں نے حوٹے کے ساتھ کیا تھا آپؐ نے بھی ان کے ساتھ گاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھر داوی میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ زبان سے زمین چاٹتا تھا اور اسی حالت میں مر گیا۔ سلام نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حجاج نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ مجھ سے وہ سب سے سخت سزا بیان کیجئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو تو آپؐ نے یہی حدیث بیان کی جب حسن بصری تک یہ بات پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کاش وہ یہ حدیث حجاج سے نہ بیان کرتے۔

۴۰۱۔ اونٹ کے پیٹاب سے علاج

۶۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا
فَالْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ سَحَقُوا بِرَأْعِيهِمْ لَيْسِي الرِّبْدِ فَيَسْتَمُوا مِنْ
الْبَاسِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَأْعِيهِمْ فَتَنَبَّأُوا مِنْ
الْبَاسِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَسْدَانُهُمْ
فَقَتَلُوا السَّرَاعِيَّ وَسَافَرُوا إِلَى بَلَدٍ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ مَتَى
اللَّهُ مُلْكِيهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِئَتْ
بِهِمْ فَتَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَسْرَجِلَهُمْ وَسَبَرَ
أَعْيُنَهُمْ - قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ -

باب الحبة السوداء

۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عُمَيْرُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ الْبَجَرِ
فَمَرَضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ
مَرِيضٌ فَقَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ
بِهَذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا فَأَسْحَقُوا حَتَّى أَفْطَرُوا وَهَاتِي أَفْعِمِ
بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذِهِ الْحَبَّةِ وَالْجَانِبِ وَفِي هَذِهِ
الْجَانِبِ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ عَدْنٌ أَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا

۶۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَ
الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيزُ

باب الثلثينة بالبرقي

۶۴۸ - حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ (عرسہ کے) کچھ لوگوں
کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
کہ وہ آنحضرت کے چرواہے کے یہاں چلے جائیں، یعنی اونٹوں میں اور ان کا دودھ
اور میٹھا پئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آنحضرت کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور
اونٹوں کا دودھ اور میٹھا پیا۔ جب انھیں جسمانی صحت حاصل ہو گئی تو اونٹوں نے
چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو مالک سے گئے جنھوں کو جب اس کا علم
ہوا تو آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے بھیجا جب انھیں لایا گیا تو آنحضرت کے
حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں پلائی پھیر
دی گئی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ حدود
کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے (جو میں اس طرح کی کسر کی ممانعت نازل ہو گئی)
۴۰۲ - کلونجی - ۶

۶۴۶ - ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن
حدیث بیان کی، ان سے اسرافیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان
سے خالد بن سعد نے بیان کیا کہ ہم باہر گئے، اور ہمارے ساتھ غالب بن ابی جرحہ
اشعرہ بھی تھے۔ وہ راستہ میں بیمار پڑ گئے۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے اس وقت
بھی وہ بیمار ہی تھے۔ ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ لہذا
ہم سے کہا کہ انھیں سیاح دانے (کلونجی) استعمال کرادے۔ اس کے پانچ یا سات
دانے لے کر پیس لے۔ اور پھر زیتون کے تیل میں ہار کر ذناک کے اس طرف اور
اس طرف اسے قطرہ قطرہ کر کے ٹپکاؤ، کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث
بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ یہ کلونجی
بہر بیماری کی دوا ہے سوا سام کے، میں نے عرض کی سام کیا ہے فرمایا کہ موت۔

۶۴۷ - ہم سے یحییٰ بن مکی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ اور سعید بن
مسیب نے خبر دی اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ سیاح دانوں میں بہر بیماری
سے شفا ہے، سوا سام کے، ابن شہاب نے بیان کیا کہ سام موت کو کہتے ہیں۔
اور سیاح دانے کلونجی کو کہتے ہیں۔

۴۰۳ - درین کے لیے تبیین

۶۴۸ - ہم سے جہان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی

عبداللہ نے خبر دی، انھیں یوحنا بن زبید نے خبر دی، انھیں عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ نے، کواثر رضی اللہ عنہما ہمارے لیے اور میت کے سرکاروں کے لیے تلبینہ (روا، دودھ اور شہد طارک لکھایا جاتا تھا) پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تلبینہ مرین کے دل کو آرام پہنچاتا ہے اور غم دور کرتا ہے۔

۴۴۹۔ ہم سے فروہ بن ابی المغرا نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ تلبینہ کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ وہ (مریض کو) ناگوار لگتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

۴۴۴۔ ناک میں دوا ڈالنا

۴۵۰۔ ہم سے محلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا، اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈالوائی۔

۴۰۵۔ دریائی کست ناک میں ڈالنا "قسط" اور "کست" ایک

ہی چیز ہے جیسے "کافور" اور "قافور" یہی صورت "کشطت"

یعنی زرعہ میں ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسے

"قشطت" پر پڑھتے تھے۔

۴۵۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عبید اللہ سے کرام تیس بنت محسن رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کھنور نے فرمایا تم لوگ اس عود ہندی رکست کا استعمال کیا کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریاں کا علاج ہے، صحت کے درمیں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے۔ ذات الجنب تلبیس چھالی جاتی ہے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک نوہور در کے کوڑے کو حاضر ہوا، پھر کھنور کے اوپر اس نے پیشاب کر دیا تو کھنور نے پانی منگا کر پیشاب کی جگہ پر چھینٹا دیا۔

۴۰۶۔ کس وقت پچھنا لگوانا چاہئے۔ ابوسعوی رضی اللہ عنہ نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَلْبِينِ لِلْمَرِيضِينَ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْعَالِيَةِ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَ نَجْمٌ فَوَازِ الْمَرِيضِينَ وَتَذْهَبُ بِجَعِ الْخَرَنِ ۶۴۹۔ حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالْتَلْبِينِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبَعْضُ الشَّافِعُ ۶۴۴۔

باب السُّعُوطِ ۶۵۰۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَدَّادٍ عَنْ ابْنِ مَسْبُورٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحُجَّامَ اجْرًا وَاسْتَحَطَّ ۶۵۱۔

باب السُّعُوطِ بِالْفَسْطِ الْعِنْدَ حَيِّ

الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ

وَالْكَافُورِ مِثْلُ كَشَطَتٍ: تَزَيْغَتْ وَقَرَأَ

عَبْدُ اللَّهِ قَشَطَتِ ۶۵۱۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَلِ أَخْبَرَنَا مَجْنُونٌ عَيْنِيَّةً: قَالَ سَمِعْتُ الزَّهْرِيَّ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِذَاتِ الْخَوْدِ الْعِنْدِ حَيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَاءَ: يَسْتَعْطِبُ بِهِ مِنَ الْعَذَرَةِ وَكَيْدِ بِلِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ: وَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنِي لَحْدًا يَا كُلِّي الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَمَا عَادَ يَمَامًا فَدَسَّ عَلَيْهِ ۶۵۱۔

باب السُّعُوطِ بِخَيْجَمٍ، وَاجْتِجَمَ

۱۔ اس سے پہلے مراد حقیقی ذات الجنب (نورس) نہیں۔ بلکہ سینے میں غلیظہ اور فاسد باریح کے جمع ہوجانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے یہ نقل استعمال کیا گیا ہے، عود ہندی اس میں مفید ہے نیز یہ اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

أَبُو مُوسَى لَيْسَ بِهِ

۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِعٌ -

بَابُ الْحَجَمِ فِي السَّعَةِ وَالْإِحْطَامِ قَالَهُ ابْنُ مَجِيَّةٍ

۴۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ عَنْ طَائِفٍ وَطَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُجْرِمٌ -

بَابُ الْحَجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

۴۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَامِ فَقَالَ: اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَمِيمَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَكَلَهُ مَوَالِيَهُ فَنَحَقُوا عَنْهُ وَقَالَ: إِنْ أَثَلْتُ مَا مَدَّادُ مِثْعَمٍ الْحَجَامَةِ وَالْقُسْطُ النَّجْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تَحْذَرُوا صَبِيئًا مِنْكُمْ يَأْتِيكُمْ مِنَ الْعُنُوتِ وَغَيْرِهِ

بِالْقُسْطِ

۴۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَكْنِئًا حَدَّثَهُ أَنَّ هَاشِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَكَدَ الْمُقْتَمَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ فُيِدَ بِشَقَاءٍ

بَابُ الْحَجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

رات کے وقت پچھنا لگوا تھا

۴۵۲- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے ابو ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنا لگوا اور آپ روزہ سے تھے۔

۴۰۷- بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۴۵۳- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے طاؤس اور عطام نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنا لگوا۔

۴۰۸- بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا۔

۴۵۴- ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں حمید الطویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پچھنا لگنے والے کی اجرت کے متعلق پوچھا گیا تھا (کہ جائز ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوا تھا۔ آنحضرت کو ابو طیمہ نے پچھنا لگایا تھا۔ آپ نے انھیں دو صاع اناج (اجرت میں) دیا تھا۔ اور آپ نے ان کے آقاؤں سے گفتگو کی تو انھوں نے ان سے وصول کی جانے والی لگان میں کمی کر دی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ (خون کے دباؤ کا) بہترین علاج حرقم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا اور درمیانی کست کا استعمال ہے اور فرمایا اپنے بچوں کو عذرہ (حق اور ناک کے درمیان کا درد غالباً) میں درد کی جگہ کو ہاتھ سے دبا کر انھیں تکلیف میں مبتلا نہ کرو، بلکہ کست سے علاج کرو۔

۴۵۵- ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ذہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو وغیرہ نے خبر دی۔ ان سے بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمرو بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ متعین کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوا لو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنبھے، آنحضرت نے فرمایا کہ اس میں شفا ہے۔

۴۰۹- سر میں پچھنا لگوانا

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنَةِ سَمِيعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ بَنِي جَمَلٍ مِنْ طَرَفِي مَكَّةَ وَهُوَ حَزِيمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ وَكَانَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ بْنُ عَمَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ

بِأَنبَلِ الْحَجَمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَ الْمَصْدَاجِ

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ حَزِيمٌ مِنْ دَحِجٍ كَانَ يَمُوءُ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَ نَاهِشَامُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ وَهُوَ حَزِيمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةِ كَأَنَّهُ يَمُوءُ

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَسَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْخُبَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوَابِكُمْ خَيْرٌ حَتَّى شَرِبْتُمْ مَسَلٍ أَوْ شَرَطْتُمْ فُحْجِيمٍ أَدْلَدَا عَذَابًا مِنْ نَارٍ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَلْسِنِي

بِأَلْسِنَةِ الْحَيِّ مِنَ الْأَمْوَاتِ

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ هَوَّابٍ عَنْ جَعْفَرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَبَ بَيْتَهُ وَأَنَا أَوْ قَدْ مَحَتِ بَرْمَ

۶۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے علقمہ نے انھوں نے عبد الرحمن بن الاعرج سے سنا، انھوں نے عبد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقام لحي جمل میں اپنے سر کے نیچے میں پچھنا لگوایا، آنحضرت اس وقت حرم تھے اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا۔ انھیں ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔

۴۱۰۔ آدھے سر کے اور (یا پورے سر کے) درد میں پچھنا لگوانا۔

۶۵۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا، یہ پچھنا آپ نے سر کے درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو لحي جمل نامی پانی پر آپ کو ہوا تھا۔ اور محمد بن سواد نے بیان کیا کہ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

۶۵۸۔ ہم سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غنیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دو اٹیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں۔ پچھنا لگوانے میں اور آگ سے واسطے میں ہے، لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

۴۱۱۔ تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا

۶۵۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سنا، ان سے ابن ابی لیلی نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مصلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں ایک ہڈی کے نیچے آگ جلا رہا

مٹھا اور جوئی میرے سر سے گری جی تھیں (احرام باندھے ہوئے تھے) انھوں نے دریافت فرمایا، سر کے یہ کپڑے تھیں تکلیف پہنچاتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ پھر سر منڈوا لو اور کفارہ کے طور پر (تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ یا ایک قربانی کر دو۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ کس کا ذکر سب سے پہلے کیا تھا۔

۴۱۲۔ جس نے داغ لگوا یا دوسرے کو داغ لگایا۔

اور داغ نہ لگوانے کی فضیلت۔

وَالْعَمَلُ بَيْنَنَا وَرَبِّنَا قَالَ: أَيُؤْذِيكَ هُوَ أَمْ لَمْ تَلِدْ نَعَمْ قَالَ: مَا خَلِقَ وَصَمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَذًا طَعِمَ سِتَةً أَوْ ائْتَمَّ سِتِيكَةً. قَالَ: أَيُؤْذِيكَ أَوْ يَرِي بِأَيِّهِمْ مَبْدَأُ؟

باب ۱۲ من الکُتای اذ کوی غیرہ و فضل من کھ سیکو

۴۱۰۔ حدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَافِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَسِيلِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ كَانَ فِي نَتْنٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِقَاقٌ دَفَعْتُمْ شِرْطَةَ الْحُجَّيمِ أَوْ لَدَعْتُمْ بِنَارٍ وَمَا أَحَبُّ أَنْ الْكُتْبَى؟

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسُوَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ قَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رَجِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَضْتُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ النَّبِيَّ وَالنَّبِيَّانِ نَبِيًّا مِنْ مَعْبُودِي الشَّهْرِ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى دَفَعِي سَوَادَ عَظِيمٍ قُلْتُ مَا هَذَا؟

أُمِّي هَذِهِ؟ قِيلَ هَذَا مَوْسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ انْظُرِي إِلَى الْأُفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرِي هَهُنَا هَهُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَ مِلَّةُ خَلِ الْخَلَّةِ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ سَبَّحُونَ النَّبَا بِعَبْدٍ حِينَابِ ثُمَّ دَخَلَ وَ لَحَ يَبِينُ لَهُمْ فَأَقَامَ الْقَوْمَ وَ قَالُوا لِمَنْ السَّيِّئُ أَمْثًا يَا رَبِّهِ وَ انْتَبَهَا رَسُولُهُ فَذَهَبَ هُمْ أَوْ أُولَآ ذَا النَّبِيِّ وَ لَدَا فِي الْإِسْلَامِ

۴۱۰۔ ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن سلیمان بن غیل نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن عمر بن قتادہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دو آنوں میں شقاق ہے تو کھپا لگو انے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کو بھی پسند نہیں کیا۔

۴۱۱۔ ہم سے عمران بن میسوہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کے سوا اور کس چیز پر جھار پھینک صحیح نہیں حصین نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔ ایک ایک دو دو نبی اور ان کے ساتھ ان کے ماننے والے گزرتے رہے اور لعین نبی ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا انھیں میرے سامنے ایک عظیم جماعت آئی، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں، میری امت کے لوگ ہیں، کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ پھر کہا گیا کہ ان کی طرف دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک عظیم جماعت ہے جو ان پر چھائی ہوئی ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، آسمان کے مختلف آفاق ہیں، میں نے دیکھا کہ جماعت ہے جو تمام ان پر چھائی ہوئی ہے۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد آنحضرت (آپسے حجرہ میں) داخل ہو گئے اور کچھ وصاحت نہیں فرمائی کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے، لوگ بحث کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ہی اللہ پر ایمان لائے

فَانَا وَلِيدُنَا فِي الْجَا هِلِيَّةِ. فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ: هَذَا الَّذِي كَانَ يَسْرَتُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ وَعَلَى رَجْعِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَالَ عَكَاشَةُ بْنُ حُجْصٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِمْهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقْتُ عَكَاشَةَ

۴۶۲: بن

باب الاُثمِ والكحلِ مِن

الرَّمَدِ مِنْهُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَتَهُ قُوَيْحَةَ زَوَّجَهَا فَاسْتَلْكَ عَلَيْهِمَا فَنَدَّ كَرَدَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا إِلَيْهِ الْكُحْلَ وَأَنَّهُ يُجَافُ عَلَى عَيْنَيْهَا فَقَالَ: لَعَدُ كَأَمْتُ إِحْدَاهُمَا تَمَلَّكَتُ مَبْتَلًا فِي شَرِّ أَحَدِ سَيِّمَاتِي أَوْ فِي أَحَدِ سَيِّمَاتِي شَرِّ مَبْتَلَا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْدَهُ فَلَا أَرْجَى

اَسْتَهْبِ وَغَيْرُهَا

۴۶۳: بن

باب الحبة المرمية - وَقَالَ عَفَّانُ

حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَبِيَّاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذَابَ دَاحِي وَلَا حَيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا مَغَمًّا وَكَفَرٍ مِنَ الْمُجْبَدِ وَمِثْلُ مَا تَعْبَرُ مِنَ الْأَسَدِ

ہیں اور اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ اسی لیے ہم سب صحابہؓ اودہ لوگ میں یا ہمارے وہ اولاد میں جو اسام میں پیدا ہوئے۔ کیونکہ ہم جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے۔ یہابی سب حضور اکرمؐ کو پہنچیں تو آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے (باحتساب جنت میں جانے والے) جو منتر نہیں کرتے، نال پر اعتقاد نہیں رکھتے اور داغ کو علاج نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اس پر عکاشہ بن حصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کے بعد دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میں بھی ان میں سے ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے۔

۴۶۳- آنکھ آنے پر اللہ درمہر کا استعمال، اس باب میں

ام علیہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث بھی ہے۔

۶۶۲- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے زینب رضی اللہ عنہا نے اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا (زنا عدت میں) ان عورت کی آنکھ دھکنے لگی تو لوگوں نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ان لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے سرمر کا ذکر کیا، اور یہ کہ اگر سرمر آنکھ میں دھکایا تو ان کی آنکھ کے متعلق خطو ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زنا و جاہلیت میں عدت گزارنے والی تم عورتوں کو لینے گھر میں سب سے بدتر کڑے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ، اپنے کپڑوں میں سب سے گھر کے بدتر حصے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر وہ مینگنی پھینک کر داتی تھی، پس چار بیٹے اس دن تک سرمر نہ لگاؤ۔

۴۶۴- حزام۔ اوصاف نے بیان کیا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے

حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مبداء نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اراض میں تعدیہ، بدفالی حمامہ اور صفر محرم کو صفر تک کے لیے مؤخر کر دینا، کوئی اسل نہیں ہے۔ (اور ان حضورؐ کا یہ بھی ارشاد یہ ہے کہ) حزام کی بیماری دالے سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہوئے

باب ۱۵۱ اَلَسَّ شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ :

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ عُمَرُو بْنَ
حَدِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ مِنَ النَّارِ وَ
مَا ذُحَا شِفَاؤُہُ لِلْعَيْنِ۔ قَالَ شُعْبَةُ وَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ
بْنُ عَمِيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْأَعْرَفِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ حُرَيْثٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَمِعْتُهُ لَمَّا حَدَّثَ شَيْئًا بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ
مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ :

۳۱۵۔ من آنکھ کے لیے شفا ہے۔

۶۶۳۔ ہم سے محمد بن المثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عذر نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، انہوں نے
عمر بن حرث سے سنا کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ سانپ
کی چھری من میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے بشرطہ
بیان کیا کہ مجھے حکم بن عتبہ نے خبر دی، انھیں حسن عرفی نے انھیں عمرو بن
حرث نے اور انھیں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے شعبہ نے بیان کیا کہ جب حکم نے بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کر دی
تو مجھ عبد الملک کی حدیث کے بارے میں مجھے کوئی تاثر نہیں رہا۔

۳۱۶۔ دوا من میں ڈالنا

باب ۱۵۲ الدُّوْدُ :

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي
عَاصِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَعَاصِمَةَ أَنَّ أَبَا مَكْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ قَالَ وَ خَالَتُ
عَاصِمَةَ لَمَّا دُفِنَتْ فِي مَدْرَجِهِمْ فَجَعَلَ يَشِيرُ الْبَنَاءُ
أَنْ لَدُنْكَ دُوْنِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوْنِ
لِلدَّوَامِ فَلَمَّا خَافَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمُ
أَنْ تَتَلَّوْا دُوْنِي قُلْنَا كَرَاهِيَةً السُّوْنِ
لِلدَّوَامِ فَقَالَ : كَا يَبْلِي فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ
إِلَّا لَمْ دَا أَنَا أَنْظُرُوا كَا الْعَبَّاسُ

۶۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن
حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن
ابی عاصمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے
ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو مکروہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی لغزش مبارک کو بوسہ دیا۔ (عبداللہ نے) بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ
عنها نے فرمایا، ہم نے آنحضرت کے مرض (وفات) میں دوا آپ کے منہ میں ڈالی
تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ دوا من میں نہ ڈالو، ہم نے خیال کیا کہ مرعیں کو
دوا سے جو ناگوار دہوتی ہے اس طبعی ناگوار کی وجہ سے آنحضرت منع کر رہے
ہیں۔ پھر جب آپ کو آفاقت ہوا تو آپ نے فرمایا، کیوں میں نے تمہیں منع نہیں
کیا تھا کہ دوا میرے منہ میں نہ ڈالو! ہم نے عرض کی کہ یہ شاید آپ نے مرعیں کی
دوا سے طبعی ناگوار کی وجہ سے کیا ہو گا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا کہ اب گھر میں

لے (تقریر مکرر شد) ایدہم طرف تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں میں تھیر کے ہونے کی تردید فرمائی، دوسری طرف احادیث سے براحتم معلوم ہوتا ہے کہ بیماری میں تھیر
ہوتا ہے۔ بعض محدثین نے کہا کہ اصل دوا طبی بیماریوں میں تھیر نہیں ہوتا ہے، بھلا تھیر نہ ہونے کی مراحات ہے وہاں ہی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کی تحقیق سے
شباب بیماریوں میں تھیر ہوتا ہے اور جہاں یہ کہا گیا ہے کہ دوا کی بیماری والے سے بچو اس میں اسی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس کا جو جواب ابن قیم نے "زاد المعاد" میں دیا ہے وہ دل
کو لگتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ احادیث میں تھیر کی دوا (پرستی) کو ختم کرنے کے لیے کہ گئی ہے یعنی یہ سمجھنا کہ بیماری اگر کوئی مانتی ہے جیسا کہ ہندوستان کے ہندو بھی اعتقاد
لکھتے ہیں غلط ہے اور بیماریوں میں تھیر ہی حقیقت سے قطعاً نہیں ہے اصل تھیر کا انکار مقصود نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی بیماریوں میں تھیر پیدا کیا ہے اس لیے اس کا بائیں ادا م پکتا
دکری چاہئے البتہ ایک سبب کی حقیقت سے اسے ماننا چاہیے اور اس سلسلے میں مناسب پر مبنی کرنا چاہیے "حاضر کا اعتقاد عرب میں اس طرح تھا کہ وہ بعض پرندوں کے مشتق سمجھتے
تھے کہ اگر وہ کسی جگہ مگر کچھ نہ لکھتے تو وہ جگہ اجاڑ ہوتی ہے شریعت کے اس کی تردید کی کرنا اندر گڑھا کسی پرندہ کی کواڑ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتا ہے۔

فَاتَتْهُ لَحْدٌ

بَيْتُهُمْ كَحَدِّ

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَ بَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَا دَكْنٌ بِهَذَا الْعَبْدِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعَوْدِ وَالْعَنْدِ فَإِنْ فِيهِ سَبْعَةٌ أَشْفِيَهُ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَسْقُطُ مِنَ الْعُدَّةِ وَبِكُلِّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ بَيْنَ نَافِثَتَيْنِ وَلَهُ بَيِّنَةٌ لَنَا خَمْسَةٌ قُلْتُ بِسُفْيَانَ فَاتَتْ مَعَهُمْ يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْكَ قَالَ لَحْدٌ يُحْفَظُ أَعْلَقْتُ مِنْهُ حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانَ الْعُلَامَ هُجَيْبُكَ بِالْأَصْبَحِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانَ فِي حَنَكِهِ إِفْئَا بَعَثِي رَفَعَ حَنَكُهُ بِأَصْبَحَةٍ وَكَمْ يَقُولُ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا ۝

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ سُلَيْمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَّهَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَقَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْشَدَّ وَجْهَهُ إِسْتَأْذَنَ أَمْرًا وَاحِدَةً فَإِنْ أَنْ تَمْرٍ مِنْ فِي حَيْبَتِي فَأَذِنَ فَخَرَجَ بَيْنَ وَحَبْلَيْنِ يَحْتَطُّ رَجُلًا فِي الْأَرْضِ مِنْ بَيْنِ عَبَّاسٍ وَأَخْرَجَا خَبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ هَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الْأَخْرَجَ النَّبِيَّ لَحْدُ تَسْمِ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلَى قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَالَ

جتنے افراد اس وقت موجود ہیں سب کے منہ میں دو آوازیں جلتے ساور ہیں دیکھنا یہ لوگ، اللہ عباس رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ اس میں شریک نہیں تھے۔ ۶۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے انھیں عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں ام قیس رضی اللہ عنہا نے کہیں ایک لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اسے عذرہ (چھتر) ہو گیا تھا۔ اور اس کی تکلیف کی جگہ کو دبا کر اس کا علاج کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آخر تم عورتیں اپنے بچوں کا گلا دبا کر انھیں کیوں اذیت پہنچاتی ہو، تمہیں چاہیے کہ عذرہ سنہری (دست) اسے اس کا علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات ادراس سے شفا ہے۔ ان میں سے ذات الجنب بھی ہے، عذرہ کی بیماری میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور ذات الجنب میں چھایا جاتا ہے۔ پھر میں نے زہری سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ صرف دو بیماریوں کی آنحضرت نے وضاحت کی اور باقی پانچ کی نہیں کی۔ میں نے سفیان سے کہا کہ عمر "اعلقت علیہ" (علی کے صدمہ کے ساتھ) بیان کرتے تھے، سفیان نے کہا کہ انھیں "اعلقت منہ" (من کے صدمہ کے ساتھ) محفوظ نہیں ہوگا میں نے زہری سے یہ یاد کیا تھا (عذرہ کی بیماری میں) بچہ کا گلا جس طرح انگلیوں سے دبائے ہیں اسے سفیان نے اپنی انگلیوں کو تالو میں داخل کر کے بیان کیا، یعنی انھوں نے تالو کو انگلیوں سے اٹھایا۔ اور انھوں نے "اعلقتوا عنہ شیئاً" نہیں کہا۔

۶۶۶۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (ممن المرت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھنا بھرنے کا دستور ہو گیا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آنحضرت نے بیماری کے دن میرے گھر میں گزرنے کی اجازت اپنی دوسری اذواج سے مانگی جب اجازت ملی گئی تو آنحضرت دو اشخاص، عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان ان کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ آپ کے قدم مبارک نے زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تمہیں معلوم ہے، وہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں بتایا، میں نے کہا کہ میں نہیں سزا یا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ تھے عائشہ

رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنحضرتؐ کا مرض بڑھ گیا کہ مجھ پر سات مشک پانی ڈالو جو پانی سے گریز پرل۔ شاید میں دو گول کو کچھ نصیحت کر سکوں۔ بیان کیا کہ مجھ آنحضرتؐ کو ہم نے ایک لگن میں بیٹھایا، جو آنحضرتؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت رضی اللہ عنہا کا تھا اور آنحضرتؐ پر حکم کے مطابق مشکوں سے پانی ڈالے گئے۔ آخر آپ نے یہاں اشارہ کیا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ صحابہؓ کے جمع میں گئے، انھیں مناز پر بٹھائی اور انھیں خطاب کیا۔

۴۱۸۔ عذرہ ۶

۶۶۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ یہی زہری نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن اسدی رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزیمہ کی شاخ بنی اسد سے تھا آپ ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ آپ عکاش بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں (آپ نے بیان کیا کہ) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر آئیں۔ آپ نے اس لڑکے کو عذرہ (جھپو) کا علاج نالوہا کر کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آخر تم عورتیں کیوں اپنی اولاد کو لول نالوہا کر اذیت پہنچاتی ہو، انھیں چاہیے کہ ہر مرض میں عود مہندی کا استعمال کیا کر کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں ایک ذات العجب کی بیماری بھی ہے۔ (عود مہندی سے) آنحضرتؐ کی مراد کست تھی، یہی عود مہندی ہے۔ اور یونس اور اسحاق بن راشد نے بیان کیا اور ان سے زہری نے "علفت علیہ" دلی کے صلہ کے ساتھ)

۴۱۹۔ دستوں کی بیماری میں مبتلا شخص کا علاج

۶۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے البرسید رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انھیں شہد پلاؤ، انھوں نے پلایا۔ اور پھر دایس اور بائیں ہاتھ میں دے دیے۔ لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آنحضرتؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمھارے بھائی کا یہ عجب عود ہے یا شہد ہی سے انھیں شفا ہوئی اس روایت کی متابعت نے شعبہ کے

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ يَتَوَضَّأُ وَاسْتَدْبَأَهُمْ وَحَجَّهُ: هَبْنِي أَوْ عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرِيبٍ لَمْ تَحُلْ أَوْ لِيَمْنُ لَعَلِّي أَهْبُدُ إِلَى النَّاسِ. كَالْتِ فَاجْلِسْنَا فِي غَضَبٍ لِحَقِيقَةِ رُوحِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضِبُ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقَرِيبِ حَتَّى جَعَلَ يَشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا، فَالْتَمَسْنَا دَخْرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ ۝

باب العُدَّة ۶

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنِ بْنِ سَدِيقَةَ - أَسَدَ حَزِيمَةَ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى لِلَّهِ فِي بَابِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ أَحْتَمَتْ عَكَاشَةَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي لَهَا قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ هَذَا الْعِلَاقَ عَلَيْهِمْ جَهْدًا الْعُودَ الْهِنْدِيَّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْعِيَةِ مِمَّا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ. وَقَالَ يُونُسُ وَاسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عُلِفْتُ عَلَيْهِ ۝

باب دَوَاءِ الْمُسْطُونِ ۶

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْتَعِمْ عَسَلًا فَسَقَاهُ، فَقَالَ إِخِي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ، فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَعْلُ أَخِيكَ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ

شُعْبَةُ ۶

واسطہ سے کی۔

۴۶۰۔ صفحہ کی کوئی اصل نہیں، یہ پیٹ کی ایک بیماری ہے

۴۶۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد اللہ وغیرہ نے خبر دی اور ان سے ابوسہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ارض میں تسدیر، صفحہ اور حمار کی کوئی اصل نہیں۔ اس پر ایک اعرابی بولے کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریت میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح و صاف اور چمکنے لگتے ہیں پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آجاتا ہے اور ان میں گھس کر انھیں بھی خارش لگ جاتا ہے، انھوں نے اس پر فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟ اس کی روایت ذہری نے ابوسلمہ اور سنن ابن ابی سنان کے واسطہ سے کی۔

۴۶۱۔ ذات الجنب

۴۶۰۔ محمد سے محمد بن عتبہ نے حدیث بیان کی، انھیں عتبہ بن بشر نے خبر دی، انھیں اسحاق نے ان سے ذہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ ام قیس بنت محسن، جو ان ابتدائی مہاجرات میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیحہ کی تھی، عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں۔ ذہری کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر حاضر ہوئیں، انھوں نے اس بچے کا عذرہ میں تالودبا کر علاج کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا، اللہ سے ڈرو کہ تم اپنی اولاد کو اس طرح تالودبا کر لڑائی پہنچاؤ گی۔ بعد ازاں ذہری اس میں استعمال کیا کہ کونو اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ذہری کے لئے اس سے کس تھی جسے قسط بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

۴۶۱۔ ہم سے عازم نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، کراویہ سنجینی کے سلم نے ابوتلاب کی مکھی ہوئی حدیث پر بھی لکھی، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں (ایوب نے ابوتلاب کے واسطہ سے) بیان کی تھیں اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے بڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان مکھی ہوئی احادیث کے ذخیرہ میں انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی تھی کہ ابو طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہما نے انس رضی اللہ عنہ کا داغ لگا کر علاج کیا تھا (اور ابو طلحہ

بَابُ لَا صَفَرَ دَهْوَاءُ بَاخْتِ النَّطْنِ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَاهُمْ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةً، فَقَالَ أَحَدُنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبْرَاهِيمَ تَكُونُ فِي الرَّصْلِ كَأَهْمَا الظُّبَاكِ فَيَا فِي النَّبْعِ الْأَجْبَرِ قِيْدُ حُلٍّ بَيْنَهُمَا فَيُجْرِيهِمَا فَقَالَ: فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ: سَأَلَ الْأَنْهَرِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَنَانُ بْنُ أَبِي سَنَانٍ:

بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنُ مَيْمُونٍ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْأَنْهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُعَاجِزَاتِ الْأَوَّلِ اللَّاتِي بَالَعَيْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَحْتُ عَكَاشَةَ بْنُ مَحْصَنٍ أَخْبَرَكُهُ أَهْمَا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي لَهْمَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعَذْمِ قَدْ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ مِنْهُ وَالْعَلَى عَنِّي عَنِّي جَهْدُ الْعُودِ الْهَبْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ يَعْنِي الْفَسْطُ: قَالَ وَهِيَ لَعْنَةُ:

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَزَامُ حَدَّثَنَا حَمَادُ قَالَ ذُرِّي عَلَى أَجْوَبٍ مِنْ كُتَيْبٍ أَبِي مَلَكَةَ مِنْهُ مَا حَدَّثْتُهُمْ وَمِنْهُ مَا ذُرِّي عَلَيْهِ وَكَانَ هَذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ زَيَاةً وَكَوَاكِبًا أَجْوَبَ طَلْحَةَ بَيْدًا: وَقَالَ مَتَا وَابْنُ مَفْزُوقٍ عَنْ أَجْوَبٍ عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَدْرَى رَسُولُ

رضی اللہ عنہ نے ان کو خود اپنے نامہ سے دعا تھا۔ اور عباد بن مسعود نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں بھارتے کی اجازت بخشی، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ذات الجنب کی بیماری میں مجھے دعا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، اور اس وقت ابراہیم انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم موجود تھے اور مگر رضی اللہ عنہ نے مجھے دعا تھا۔

۴۶۲۔ خون بند کرنے کے لیے چٹائی جلا کر زخم پر لگانا۔

۴۶۲۔ مجھ سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عمار بن قاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے اور ان سے سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود ٹوٹ گیا۔ آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ و جنگ احد کے موقع پر، تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھیں پھر حبیبہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آگے تو آپ نے ایک چٹائی جلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رکا۔

۴۶۳۔ بخار جہنم کی بھاپ ہے۔

۴۶۳۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، پس اس کی گرمی کو پانی سے سجاؤ۔ نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب بخار آتا تو فراتے کہ اسے اللہ ہم سے اس عذاب کو دور کر۔

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے ہشام نے ان سے فاطمہ بنت منذر نے کہ اسما بنت ابوبکر صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کسی بجا میں مبتلا عورت کے سیاہ آتیں تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں، آپ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم دیا تھا کہ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۴۶۵۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا مکتوب
من الہاد ان مکتوب من الحمة والاذن
قال انس مکتوب من ذات الجنب و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی و
شہدا فی ابو طلحہ و انس بن
النضر و زید بن ثابت و ابو طلحہ
کوا فی

باب ۲۲۲ حَقُّ الْحَصْرِ لِبَسَدِ الدَّمِ
۴۶۲۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْفَةُ وَ
أُذِي وَجْهَهُ وَكُسِرَتْ رِجْلَا عَيْتِهِ وَكَانَ
يُحْيَى يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْجَنْبِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ
الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثِيرًا
عَبْدُ اللَّهِ حَمِيرًا فَأَحْرَقَتْهُمَا وَابْتِغَاءَ عَلَى حَبِيرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْيَانُ سَبِيلِنا
وَمَا كُنَّا لَنَجِدَ فِي هَذَا حَمِيمًا وَاسْتِغْنَاءَ عَنِ الْكَافِرِ إِلَّا ابْنُ سَبِيلٍ
وَمَا كُنَّا لَنَكْفُرَ بِهِ وَلَا لِنُؤْمِنَ أَنَّهُ خَيْرٌ لِمَنِ الْبَيْتُ وَلَا لَنَكُونَ فِيهِ أَحْدًا إِلَّا هَذِهِ

باب ۲۲۳ النَّصِي مِنَ فَيْلِمْ جَهَنَّمَ
۴۶۳۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّصِي
مِنْ فَيْلِمْ جَهَنَّمَ فَإِذَا طَفِئَتْ هَا بِالنَّارِ: قَالَ
نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ اكْشِفْ عَنَّا
الرَّحِيْبَةَ

۴۶۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ
بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ وَ
حَسَتْ مَقْعُومَهَا أَخَذَتْ مِنَ الْمَاءِ فَغَسَّطَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَنْبَيْهَا قَالَتْ وَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَنْ تُقْرَءَ هَا بِالْمَاءِ
۴۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

هَيْشَامٌ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخُضِيُّ مِنْ خُلَيْمٍ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُ دُهَا بِالْمَاءِ ۖ

۶۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُودٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَافَعَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي خَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخُضِيُّ مِنْ خُلَيْمٍ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُ دُهَا بِالْمَاءِ ۖ

بَابُ الْخُضِيِّ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تَكْفِيهِ

۶۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَتَّابٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَدَّاجٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ نَاسٍ أَوْ سِجَّانٌ حَدَّثَنَا عَنْ عُكَّةٍ وَعُمَرُ بْنُة قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ مَنْجَعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ دِيْفٍ وَاسْتَوْضَمْنَا الْمَدِينَةَ دَامَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي دِيْفٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهُ فَيَسُرُّوا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَبْوَ الْبَحَا، فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْخَسْرِ فَكَفَرُوا وَبَدَأُوا إِسْلَامَ وَقَالُوا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنُوا وَدَعَا فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَرِهِمْ وَأَمَرَهُمْ فَمَسَرُّوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَبَدَرُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَأَرُوا عَلَى حَالِهِمْ ۖ

بَابُ مَا يَنْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

۶۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ سَرْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کی جھاپ میں سے ہے، اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۶۶۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوس نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے حباب بن رما نے ان سے ان کے دادار فتح بن خدیج نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بخار جہنم کی جھاپ میں سے ہے اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کر دیا کرو۔

۶۶۷- جرابلسی سرزمین سے نکلا جو اس کے موافق نہیں تھی۔

۶۶۸- ہم سے عبد اللہ بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن خدیج نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی جبکہ عکک اور عکک کے مقابلہ میں گفتگو کی، انھوں نے کہا کہ اسے اللہ کے نبی، ہم موشی دے دیں اور اسی پر زندگی کا انحصار ہے، ہم لوگ کاشتکار نہیں ہیں دلیل مدینہ کی طرح (سے) مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آئی تھی چنانچہ حضور اکرم نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ باہر چلے جائیں اور ان کا دودھ اور عیشیاں پیئیں۔ وہ لوگ چلے گئے۔ لیکن حرہ کے اطراف میں پہنچ کر اسلام سے استلاد اختیار کیا اور حضور اکرم کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ساتھ لے کر کھجور کے بڑے حبیب حضور اکرم کو اس کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے ان کی تلاش میں ان کے پیچھے آدمی دوڑائے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں ملائی پھر دی گئی، ان کے ماتھے کاٹ دیئے گئے اور حرہ کے ایک کنارے میں چھوڑ دیا گیا۔ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

۶۶۹- طاعون سے متعلق روایتیں

۶۶۸- ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا، وہ سعد رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم سن لو کہ کسی

جنگ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے تو دہاں نہ جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے لگومچی مت رحیب بن الی ثابت نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم بن سعید سے کہا، آپ نے خود یہ حدیث اسامہ سے سنی ہے کہ انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔ فرمایا کہ اہل -

۶۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمد بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے، انھیں عبداللہ بن حارث بن نوفل نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لے جا رہے تھے جب آپ مقام مصر پر پہنچے تو آپ کی ملاقات فوجوں کے امراء ابو عبید اللہ بن جراح اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم سے ہوئی۔ ان لوگوں نے امیر المؤمنین کو بتایا کہ طاعون کی وبا شام میں پھوٹ پڑی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ آپ انھیں بلا لائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا اور انھیں بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ مہاجرین اولین کی رائیں مختلف ہو گئیں، بعض حضرات نے کہا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی باقیہ مذہ جماعت آپ کے ساتھ ہیں اور یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ انھیں اس وبا میں ڈال دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ میں انصار کو بلا کر لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا، ان حضرات نے مہاجرین کی طرح جواب دیا اور ان کی طرح ان کی بھی رائیں مختلف ہو گئیں بلکہ المؤمنین نے فرمایا کہ اب آپ لوگ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا کہ یہاں پر جو قریش کے بڑے بوڑھے ہیں، جو فوج مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ آئے تھے۔ انھیں بلاؤ، میں انھیں بلا کر لایا۔ ان حضرات میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوا سب نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو ساتھ لے کر واپس چلیں اور اس وبا میں انھیں نہ لے جائیں۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو واپس مدینہ منورہ جاؤں گا تم لوگ بھی واپس چلو۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ مال، ہم اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کر رہے ہیں لیکن اللہ ہی تقدیر کی طرف۔ کیا تمھارے پاس اور طریق

سَمِعَ بَارِزُ بْنُ دَاوُدَ مِنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي بَرِزَةَ
خَرَجُوا مِنْهَا فَقُلْتُ
أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحِبُّ
سَعْدًا وَلَا تُكْرَهُ
مَالِ نَعْمَةٍ

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ زَيْدِ بْنِ خَطَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا
كَانَ بِمَصْرَ لَقِيَهِ أَصْرَاءُ الْأَنْجَادِ أَبُو عَبِيدَةَ
بْنُ الْحَجْرَاجِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ
وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ إِذَا
لِيَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَوَّلِينَ قَدْ عَاهَدُوا فَاسْتَشَارَهُمْ
وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِمِصْرَ وَلَا تَرَى أَنَّ
تَرْجِعَ عَنْهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ يَقِيَّةُ النَّاسِ
وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى
أَنْ تَقْتَرِهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جِئْتُ
نَحْنُ قَالَ: ادْعُوا إِلَى الْإِفْصَارِ قَدْ عَوَّضْتُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
فَسَلَّكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ
فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جِئْتُ نَحْنُ قَالَ: ادْعُوا لِي مَنْ كَانَ لِي مَعًا
مَنْ تَشِيخَتُهُ قَدْرَتِي مِنْ مِهَاجِرَةٍ الْفَتْحِ قَدْ عَوَّضْتُمْ
فَكَمْ يَخْتَلِفُ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا: نَرَى
أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْتَرِهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ
فَقَالَ عُمَرُ فِي النَّاسِ لِي مِصْبَرٌ وَعَلَى ظَهْرٍ
فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبِيدَةَ بَنُ الْحَجْرَاجِ:
أَفِئْدَامُ امْنِ قَدْ رَأَيْتَهُ، فَقَالَ عُمَرُ تَوَعَّدُوا
قَالُوا يَا أَبَا عَبِيدَةَ: نَعَمْ: نَقَرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ

اور تم انھیں لے کر کسی ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک کیا یہ واقعہ نہیں کہ اگر تم سرسبز کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا اور خشک کنارے پر چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہوگا۔ بیان کیا کہ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آگئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھے، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس اس سلسلے میں ایک "علم" ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جب کسی سرزمین میں (دوبارہ کے متعلق) سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ دیا آجائے جہاں تم خود موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرنے کے لیے وہاں سے نکلو بھی نہ، بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد کی اور پھر واپس ہوئے۔

۶۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبداللہ بن عامر نے کثر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرع میں تھے۔ تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم دوبارہ کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ دیا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرنے کے لیے نکلو بھی نہ،

۶۸۱۔ ہم سے عبدالرحمن بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نعیم مجمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ طاعون۔

۶۸۲۔ ہم سے یونس بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یحییٰ بن مسیرین کا کس بیماری میں انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ طاعون میں۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔ ۶۸۳۔ ابوہم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے سمعی نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری میں

إِلَى قَدْرِ اللَّهِ، أَسَآئَتْ كَوْنًا لَكَ إِبِلٌ، هَبَّطَتْ وَادِيَالَهُ عَدُوًّا تَأْتِي أَحَدًا هَمًّا خَصْبَةً وَالْأُخْرَى حَبْدَةً أَلَيْسَ إِنْ تَغَيَّتِ الْخَفْبَةَ سَ عَيْتَهَا بَعْدَهَا اللَّهُ؟ قَالَ نَحْبَاءُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ: إِنْ عِنْدِي فِي هَذَا أَعْلَمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَادِيَةً فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا جَزَاءَ رَأَيْنَهُ قَالَ فَحَبَدَ اللَّهُ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ۝

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسَرْعٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضِنَا فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضِنَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا جَزَاءَ رَأَيْنَهُ ۝

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَعِيمٍ مَجْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ السَّيِّمُ وَلَا الطَّاعُونُ ۝

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِيدِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَسْرُورٍ؟ قُلْتُ مَبِ الطَّاعُونِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعِي عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَبْطُوتُ تَهْبِئًا وَالْمَطْعُونُ

شہید

مرنے والا شہید ہے۔

۴۲۶۔ طاعون میں صبر کرنے والے اجر

۶۸۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی ان سے
 داؤد بن ابی العزات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث
 بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے
 متعلق پوچھا، انھوں نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب تھا اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا
 رہا تو ان قوموں پر بھیجتا پھر اس امت میں اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین
 کے لیے رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر
 میں ٹھہر رہا جائے جہاں طاعون کی وبا چھوٹ پڑے ہو اور یقین رکھتا ہے
 کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس کے سوا اس کو اور کوئی
 نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور پھر طاعون میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اسے
 شہید جیسا اجر ملے گا۔ اس روایت کو متابعت کرنے والوں کے واسطے
 سے کی۔

۴۲۶۔ قرآن مجید اور معوذات سے دم کرنا۔

۶۸۵۔ محمد سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے
 خبر دی، انھیں عمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفا میں اپنے اوپر معوذات سورہ
 الفلق، انسان اور سورہ اخلاص کا دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے
 دشوار ہو گیا تو میں ان کا دم آپ پر کیا کرتی تھی اور برکت کے لیے انھیں پڑھا کرتی
 آپ کے جسم مبارک پر پھرتی تھی پھر میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ انھوں نے کس
 طرح دم کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ اپنے ہاتھ پر دم کر کے ہاتھ کو چہرے پر
 پھرتے تھے۔

۴۲۸۔ سورہ فاتحہ سے دم کرنا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ

عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

۶۸۶۔ محمد سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عنذر نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالبرص نے ان سے ابوالمتوکل
 نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ
 عرب کے ایک قبیلہ میں گئے، انھوں نے ان کی میزبانی نہیں کی کچھ درجہ اس قبیلہ

باب ۲۲۶۔ اَجْرُ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَبَانٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ
 بْنُ أَبِي الْعَزَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ
 يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَخْبَرَنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونِ
 فَأَخْبَرَهَا نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
 عَذَابًا يُبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَيَجْعَلُ اللَّهُ رُحْمَةً
 لِمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَهْجُمُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ
 فِي بَيْتِهِ مَابِدًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يَصِيبَهُ إِلَّا
 مَا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ
 الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ

دَاوُدَ

باب ۲۲۶۔ اَلدَّقُّ بِالْقُرْآنِ وَالْمُعْذَاتِ

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يُنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ
 فِيهِ بِالْمُعْذَاتِ فَلَمَّا قُتِلَ كُنْتُ أَفْنُثُ عَلَيْهِ
 بِهِمْ وَأَمْسَمُ بِيَدِ نَفْسِهِ كَبْرُكَهَا، سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ
 كَيْفَ يُنْفِثُ قَالَ كَانَ يُنْفِثُ عَلَى مِيدِ جَوْثَمِهِ
 يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ؛

باب ۲۲۸۔ الدَّقُّ فِي بَيْتِ حَجَّةِ الْكَأَبِ وَبَيْنَ كُرْعَيْنِ

ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذُوا عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ

کے سردار کو بھجوتے کاٹ لیا۔ اب قید والوں نے ان حضرات صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی جھاڑنے والا ہے، صحابہ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں مہمان بھی نہیں بنایا۔ اور اب ہم اس وقت تک نہیں بھاڑیں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی اجرت نہ مقدّر کرو۔ چنانچہ ان لوگوں نے جہیز بکریاں دینی منظور کر لیں۔ پھر (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سورۃ فاتحہ پڑھنے لگے اور اس پر دم کرنے میں منہ کاٹھوک بھی اس جگہ پر ڈالنے لگے جیسا کہ دم کرنے میں اکثر ٹھوک کے چھینے بھی پڑ جاتے ہیں، اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ چنانچہ قید والے بکریاں لے کر آئے لیکن صحابہ نے کہا کہ جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب انھوں نے پوچھا تو آپؐ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ سورۃ فاتحہ سے جھاڑا بھی جا سکتا ہے: ان بکریوں کو لے لو اور اس میں میرا بھی حصہ لکھاؤ۔

۴۲۹۔ حجاز نے میں بکریوں کی شرط

۶۸۷۔ ہم سے سیدان بن معنارب' ابو محمد بامی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معشر یوسف بن یزید ابراوے نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن خلفس ابوامام نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ملیک اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ چند صحابی ایک پانی سے گزرے جس کے پاس کے قنبد میں ایک بچہ کا کاٹا ہوا۔ (دینغ یا سلیم راوی کو ان دونوں الفاظ کے بارے میں شبہ تھا۔ مفہوم دو قول کا ایک ہی ہے) ایک شخص تھا قنبد کا ایک شخص ان حضرات کے پاس آیا اور کہا کیا آپ لوگوں میں کوئی بچھاڑنے والا ہے؟ قنبد میں ایک شخص کو بچھونے کا ٹپا ہے۔ چنانچہ صحابہؓ کی اس جماعت میں سے ایک صاحب اس شخص کے ساتھ گئے اور چند بکریوں کی ترطر کے ساتھ اس شخص پر سورۃ فاتحہ پڑھی۔ اس سے وہ اچھا ہو گیا وہ صاحب شرط کے مطابق بکریاں اپنے ساتھیوں کے پاس لائے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا پسند نہیں کیا اور کہا کہ اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی ہے، حضور اکرمؐ نے فرمایا جن چیزوں پر تم اجرت لے سکتے ہو ان میں سب سے زیادہ اس کی مستحق اللہ کی کتاب ہی ہے۔

۴۳۰۔ نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرنا۔

۶۸۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انھیں سفیان نے خرمدی کہا۔

فَلَمْ يَقْرَأْهُمْ بَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخِلَ
سَيِّدُهُ أُولَئِكَ فَقَالُوا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَائِ
أَوْسَاقٍ فَقَالُوا لَئِنْ لَمْ تَقْرَأْ دَهَاوَلَا نَفْعُ
حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جَلَدًا فَنَجْعَلُوا لَهُمْ
فُطَيْعًا مِنَ الشَّيْءِ / فَعَدَلَ يَقْرَأُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ
وَيُحِبُّهُمْ بَرَاقَةً وَيَتَقَدُّ عَيْنًا وَمَا تَوَا
يَا شَيْءٍ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُكَ حَتَّى تَسْأَلَ
الْشَيْءَ مِنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ
فَضَحِكَ وَقَالَ ، وَمَا أَدْرَاكَ أَتَمَّا
رُقِيَهُ حَذُّ دَهَاوَلَا هُوَلَا

إلى يَسْمَعُ :

باب ۴۲۹ الشَّرْطُ فِي مَرْقَةِ تَقْطِيعِ الْقَمَرِ

٤٨٤ - حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْتَمِرٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ
صَدُوقٌ يَوْمُئِذٍ بَنُو يَزِيدَ الْكِرَاءُ ، قَالَ
حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَصْرًا مِّنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا
بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيحٌ ، وَسَلِيلُهُ فَقَرَأَ
لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَذَا فِيكُمْ
مِّنْ سَائِيٍّ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيحًا أَوْ سَلِيمًا
فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِمَا تَحْتَ الْكِتَابِ عَلَى
سَائِيٍّ فَبَدَأَ نَحَاءً بِالشَّيْءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا
ذَلِكَ ، وَقَالُوا اخْذْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَقًّا فَدَمُوا
الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْذْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذَ رَسُولٌ أَجْرًا

بِأَنبِءٍ مُّسْتَفِئَةٍ عَنُوعُنْ

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ

کہ مجھ سے سعید بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن شداد سے سنا، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا (آپ سے اس طرح بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے حکم دے کر نظر لگ جانے پر قرآن مجید کی کوئی آیت) ہم کر لی جاتے۔

۶۸۹۔ مجھ سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن وحب بن علیہ دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ولید الزہری نے حدیث بیان کی، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عروہ بن زہیر نے، انھیں زریب بنت ابی سلیم رضی اللہ عنہا نے، اور ان سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرہ پر (نظر لگنے کی وجہ سے) دھبے پڑے ہوئے تھے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس پر دم کر دو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے کہا، ان سے زہری نے انھیں عروہ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اس روایت کی متابعت عبداللہ بن سالم نے زبیری کے واسطے سے کی۔

۶۸۳۔ منظر لگنا حق ہے۔

۶۹۰۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر لگنا حق ہے اور آل صفور نے گودنے سے منع فرمایا۔

۶۸۲۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے میں جھاڑنا

۶۹۱۔ ہم سے عروسی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہری سے جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر زہری جانور کے کاٹے میں جھاڑنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْظَرَ فِي بَيْتِ الْعَيْنِ :

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا حَارِبَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ : أَسْتَرْقُوا الْعَامَاتِ بِهَا النَّظَرَ ؟ قَالَ عَقِيلُ بْنُ الزُّهْرِيِّ : أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِحٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ :

بَابُ الْبُحْبُوحِ حَقٌّ :

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُعَمَّرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْبُحْبُوحُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ :

بَابُ مَقِيَّةِ الْحَيَّةِ وَالْقَعْرِ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّقِيَّةِ مِنَ الْحَمَةِ فَقَالَتْ رَفَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّقِيَّةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ :

بَابُ بَنَاتِ بَنَاتِ :

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیسواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۴ چوبیسواں پارہ

یا ۳۳۳ - بِرُقِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَاعِبٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَازِمَةَ إِنْ شَتَّ كُنْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أُرَاكَ بِرُقِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَلَّهِمَّ رَبَّ النَّاسِ مَذْهَبَ النَّبِيِّ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَفِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

۶۹۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَزَنٍ شَاتِجِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ بِمَنْهَمٍ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اذْهَبِ النَّاسَ الشَّيْءَ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا - قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ فِيهِ مَنْصُورًا حَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ غَوَاةً

۳۳۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۶۹۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں اور ثابت بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا: ابو حازمہ! میری طبیعت غراب ہو گئی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کون دوس میں تم پر وہ دعاء کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ ثابت نے عرض کی کہ ضرور کیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کو پالنے والے تکلیف کو دور کرنے والے شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، میرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء (عطا فرما) کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

۶۹۴ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض دیباہوں پر تعویذ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا دامن اٹھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے: اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے، تکلیف کو دور کرنے والے شفاء دے، تو ہی شفاء دینے والا ہے، حیرت شفاء کے سوا کوئی شفاء حقیقی نہیں، ایسی شفاء (دے) کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث ابراہیم کے واسطے سے بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی طرح۔

۶۹۵۔ محمد بن احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نفی حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم کیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے یہ تکلیف کو دور کرے اسے لوگوں کے ہاتھ پر تیرے ہی ہاتھ میں تھا ہے نیز اسے سوا تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔

۶۹۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مر لیض کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے۔ شروع اللہ کے نام سے ”ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ تنوک کے ساتھ ہمارے مر لیض کو شفا عطا فرما۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۶۹۷۔ محمد بن سعد بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عبید نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن سعید نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کرتے وقت یہ فرماتے تھے ”ہماری زمین کی مٹی اور ہمارا بعض تنوک، ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مر لیض کو شفا دے۔“

۶۹۸۔ محمد بن سعد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا کہا کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انھوں نے فرمایا کہ صالح خواب اللہ کی طرف سے ہے، اور حکم برا خواب جس میں گھبراہٹ ہو شیطان کی طرف سے ہے اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو ناگوار و نا پسند ہو تو جاگتے ہی تین مرتبہ بھونک مارے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے کہ اس طرح خواب کا اسے نقصان نہیں ہوگا۔ اور ابوسلمہ نے فرمایا کہ اب اگر میں ایسے خواب دیکھوں جو مجھ پر ہمارے سے بھی زیادہ گراں ہوں تو اس حدیث کو سننے کے بعد میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور نہ میں اس کی پروا کرتا۔

۶۹۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویس نے حدیث بیان کی، ان سے

۶۹۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَا حَدَّثَنَا الْمُصَنِّعُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِي يَقُولُ أَمْسَحُ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ بِمِدْرَةِ الشَّعَاءِ لَدَا كَاشِفَ لَهُ إِلَهَ أَنْتَ ۖ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَزِّقٍ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللَّهِ تَرْجُو أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ: بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

۶۹۷۔ حَدَّثَنِي مَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّيْدَةَ عَنْ عَبْدِ رَزِّقٍ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّقِيَّةِ: تَرْجُو أَرْضِنَا: وَرِيقَةٍ بَعْضُنَا نُسْفِي سَقِيمُنَا بِأَذْنِ رَبِّنَا ۖ

بِاسْمِ اللَّهِ تَرْجُو أَرْضِنَا ۖ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيدٍ حَدَّثَنَا سَلِمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْعِلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا شَكَّ هُوَ فَلْيَتَفَتَّ حِينَ يَسْتَيْقِظُ شَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا تَنْصَرُّ ۖ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتَ لَدَى الرَّؤْيَا أَثَقَلْتَ عَلَى مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتَ

هَذَا الْحَدِيثَ فَمَا

بِاسْمِ اللَّهِ ۖ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ

سلمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کے لیے لیٹے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر قیل حواضہ احد اور محوذین (قل العوذ رب الناس واللعنہ) سب پڑھ کر دم کرتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر اور جسے جس حصہ تک ہاتھ پہنچ پاتا، پھرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر جب آپ بیمار ہوتے تو آپ مجھے اسی طرح کرنے کا حکم دیتے تھے۔ یونس نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب کو بھی دیکھا کہ وہ اسی طرح کرتے تھے جب اپنے بستر پر لیٹے۔

۷۰۰۔ ہم سے یحییٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جابر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شریحہ نے ان سے ابو المتوکل نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے جسے انھیں طے کرنا تھا پھر انھوں نے عرب کے ایک قبیلہ میں پڑاؤ کیا۔ اور چاہا کہ قبیلہ والے انھیں مہمان بنائیں لیکن انھوں نے انکار کیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو کھجور نے کاٹ لیا۔ اسے اچھا کرنے کی طرح کی کوشش انھوں نے کر ڈالی، لیکن کسی سے نفع نہیں ہوا۔ آخر انھیں میں سے کسی نے کہا کہ لوگ جنھوں نے تمہارے قبیلہ میں پڑاؤ کر رکھا ہے ان کے پاس بھی چلو، ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو چنانچہ وہ صحابہ کے پاس آئے اور کہا، لوگو، ہمارے سردار کو کھجور نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر طرح کی کوشش اس کے لیے کر ڈالی لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، کیا آپ لوگوں میں سے کسی کے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک صاحب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی نے فرمایا کہ ہاں واللہ! میں جھاڑا جاتا ہوں، لیکن ہم تم سے کہا تھا کہ تم ہمیں مہمان بناؤ تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے میں بھی انھیں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم میرے لیے اس کی اجرت نہ متعین کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے چن کر ان پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صاحب روانہ ہوئے۔ یہ تھوکتے جاتے دھونکتے مارنے وقت جس طرح تھوک کی چھینٹیں نکلتی ہیں، اور الحمد للہ انھیں پٹھنے جاتے، اس کی برکت سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ بیان کیا

حَدَّثَنَا سَلَمَانٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ فَتَفَتْ فِي كَفِّهِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعْذَرَتَيْنِ جَمِيعًا تَمْسُحُ بِيَمَانِهِ وَجَمْعَهُ وَ مَا تَكْبُرُ، وَيَدَاهُ مِنْ حَبِيدِهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اسْتَيْسَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ، كُنْتُ أَسْمَى ابْنَ شِهَابٍ يَتَّبِعُنِي ذَلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ.

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمَتَوَكَّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ وَ هُطًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْعَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُوا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْتَضَاؤُهُمْ فَأَبَدُوا أَنْ يَضَيُّوهُمْ فَلَدَغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ ضَعْوَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْنَاهُ هُوَ لَدَغَ الرَّهْطِ الَّذِينَ هَذَا نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ تَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّا سَيِّدُنَا لَدَغَ مَسْعِيَالَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَذَاقٌ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَعَنَّا اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَضَيُّوْنَا فَمَا أَنَا بِذَاتِ تَكْرٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قِطْعٍ مِّنَ الْعَنَبِ فَأَنْظَلْنَ فَجَعَلَ يَنْقُبُ وَيَضْرُمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَاتَمَا نَشْطَ مِنْ عَقَالٍ، فَأَنْطَلَقَ يَبْشِي مَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ مَا وَفَّوْهُمْ جَعَلَهُمُ الدَّيُّ مَا حَوَّوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ائْتِمُوا فَقَالَ

کہ پھر معاہدہ کے مطابق تنبیہ والوں نے ان صحابی کی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ نے کہا کہ اسے تقسیم کرو، لیکن جنہوں نے جھارٹھا انھوں نے کہا کہ ابھی نہیں اپنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، پوری صورت حال آپ کے سامنے بیان کر دیں، پھر دیکھیں انھیں کھنڈہ میں حکم دیتے ہیں۔ سب حضرات حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے دم کیا جاسکتا ہے تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کرو اور میرا بھی اپنے ساتھ ایک حصہ لگاؤ۔

۴۳۵۔ تکلیف میں دم کرنے والے کا اپنا دایاں ہاتھ پھیرنا
۴۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے اور ان سے عیسیٰ نے ان سے مسلم نے ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے بعض افراد پر دم کرنے وقت داہنا ہاتھ پھیرتے تھے، رادیر دعا پڑھتے تھے (تکلیف کو دور کر، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، اسی شفا کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہ جائے) (سفیان نے بیان کیا کہ) پھر میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو انھوں نے مجھ سے ابراہیم کے واسطے سے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کی طرح۔

۴۳۶۔ عورت کے بارے میں جو مرد پر دم کرے
۴۰۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں ازہری نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے ریشوار ہو گیا تو آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور برکت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ آپ کے ہم پر پھرتی تھی (عمر نے بیان کیا کہ) پھر میں نے ابن شہاب سے سوال کیا، کہ آنحضرت کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضرت پہلے اپنے ہاتھ پر دم کرتے تھے اور پھر انھوں کو چہرے پر پھیرتے۔

۴۳۷۔ جس نے دم نہیں کیا۔
۴۰۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن زبیر نے حدیث

النَّبِيِّ رَفِي لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرْكُمْ الْكَذِبُ كَانَ فَتَنَظَرُوا مَا يُمَرُّنَا فَقَدْ مَوَّاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرْكُمْ وَالْكَذِبُ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ أَتَمَّا رَفِي؟ أَصَبَبْتُمْ دَهْمًا وَاصْبِرُوا إِلَى مَعَكُمْ سِتْمًا

باب ۳۵ سِرِّ الرَّاغِبِ الْوَجَعِ بِيَدِ الْيَمِينِ
۴۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ بِمَسْحَةِ يَمِينِهِ أَدْبَابِ النَّبَاسِ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَنَذَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

بِخَوَا
باب ۳۶ فِي الْمَرْأَةِ تَرْفِي الرَّجُلِ
۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَمَيَّزَ فِيهِ بِالْمَعُودَاتِ فَلَمَّا قَدَّرَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِجَهْتٍ فَأَمْسَمُ بِيَدِ نَفْسٍ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ

باب ۳۷ مَنْ لَسَّ بِرَفِي
۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ زَبِيرٍ

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
حَبِيبٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْكُلُومُ، فَجَلَّ يَسْرُ
النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلَانِ
وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّحْلُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ
أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادَ الْغَيْدِ اسْتَدَّ الْأُخْفَ
فَوَجِئْتُ أَنْ تَكُونَ أُمْنِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى
وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظِرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا
كَثِيرًا اسْتَدَّ الْأُخْفَ فَقِيلَ لِي أَنْظِرْ هَكَذَا
وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادَ الْكَثِيرِ اسْتَدَّ الْأُخْفَ
فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ
أَلْفًا يَخْلُقُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ
النَّاسُ وَلَهُ مِائَتِينَ لَحْمًا، فَتَنَزَّلَ أَكْرَاضُهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا
عَنْ قَوْلِهِ نَافِي الشِّرْكِ وَلَكِنَّا أُمْنِيَا لِلَّهِ
وَمِنْ سَوْلِهِ وَلَكِنَّا هَؤُلَاءِ يَهُودُنَا، فَقِيلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ
لَا يَتَطَهَّرُونَ وَلَا يَسْتَرُ قَوْنٌ وَلَا يَكْتُمُونَ
وَعَلَى رِجْلِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ
مُحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ نَعَمْ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَمَّا؟
فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ؟

باب الطيرة ۵

۶۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عُمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلَامٌ
عَدَاوِي وَلَا طَيْرَةٌ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ

بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے
پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی
گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف
ایک ہوتا، بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے، بعض کے ساتھ پوری
جماعت ہوتی اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی
جماعت دیکھی جس نے افق کو بھر دیا میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ
یہ میری ہی امت ہوتی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت
ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، میں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس
نے افق کو بھر دیا تھا، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دیکھو، ادھر دیکھو، میں
نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری
امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں
حساب کے بغیر داخل کئے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں چلے
گئے اور آنحضرت نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ صحابہ نے آپس میں اس
کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری سپدائش تو شرک میں ہوئی تھی۔ البتہ بعض
سم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے آئے لیکن یہ جو ہمارے اولاد ہیں یا
مرا ہیں (اور وہی بلا حساب جنت میں جانے والوں میں ہوں گے) جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے
جو شگون نہیں کرتے، دامن سے ہتھکڑی نہ کرتے اور نہ داغ لگاتے
بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں سے ہوں (جو جنت میں بلا حساب داخل
کئے جائیں گے؟) فرمایا کہ ہاں ایک دوسرے صاحب نے کھڑے ہو کر عرض
کی میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے

۴۳۸- شگون

۶۰۴- مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے
ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امراض میں تقدیر کی کوئی
اصل نہیں شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اگر نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں
ہوتی، عورت میں، گھر میں اور سواری میں۔

۷۰۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شگون کی کوئی اصل نہیں اور اس میں بہتر فال ہے صحابہؓ نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے؛

۲۳۹۔ فال

۷۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں عمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شگون کی کوئی اصل نہیں، اور اس میں بہتر فال ہے۔ پوچھا کہ فال کیا ہے، یا رسول اللہؐ؛ فرمایا، کلمہ صالح (اچھی بات) جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔

۷۰۷۔ ہم سے سلیمان ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کی کوئی اصل نہیں اور شگون کی کوئی اصل ہے۔ اور مجھے اچھی فال پسند ہے، کوئی کلمہ حسنہ۔

۲۴۰۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۷۰۸۔ ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، ان سے نصر نے حدیث بیان کی، انھیں اسراہیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے خبر دی، انھیں ابوسالم نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تعدیہ، شگون، حامہ اور صفر کی کوئی اصل نہیں۔

۲۴۱۔ کہانت

۷۰۹۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ذہیل کی دو عورتوں کے بارے میں خبروں نے جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک عورت نے دوسرے کو پتھر پھینک کر مارا اور پتھر عورت کے پیٹ میں جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی۔ اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ (پتھر کی چوٹ سے) مر گیا، یہ حاملہ دو فریق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپؐ نے فیصلہ کیا کہ عورت کے

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا طَيِّبَةَ وَلَا خَيْرَ هَا الْفَالُ؛ قَالُوا وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

باب الفال

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَيِّبَةَ وَلَا خَيْرَ هَا الْفَالُ؛ قَالَ وَمَا الْفَالُ؟ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ؛

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّبَةَ وَلَا يُغَيِّبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ؛

باب لا حامه

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ أَخْبَرَنَا اسْرَاهِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي سَالِمٍ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طَيِّبَةَ وَلَا حَامَةَ وَلَا صَفَرَ؛

باب الكهانة

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ حَدَّثَنَا الثَّلَاحِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ فِي إِمْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَلٍ اقْتَتَلَا فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلَةٌ فَفَتَكَتْ وَلَدًا هَالِكًا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَضَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعِيَ

أَنْ دُمِيَّةَ مَا بِي بَطْنَهَا عُرِّيَّ عُبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ
وَلِيَ الْمَرْأَةَ السَّيِّئَةَ عَرِمْتُ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا
اسْتَمْعَلَ؟ فَمَثَلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۖ

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ
رَمَتْ أَحَدًا هُمَا الْأَخْرَى يَجْعَرُ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا
فَقَعِيَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرَقُ عَبْدٌ
أَوْ وَلِيدَةٌ - وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْحُسَيْنِ
يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ يَغْرَقُ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
قَضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ
وَلَا اسْتَمْعَلَ؟ وَمَثَلَ ذَلِكَ بَطْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ ۖ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
مَنْ الْكَلْبِ وَكُمَرِ النَّبِيِّ وَحَلْوَانِ الْكَاهِنِ ۖ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ
عُزْرَةَ بْنِ الزَّهْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسٌ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ ۖ فَقَالُوا:
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْهُمْ يَجْعَرُونَ أَفَمَا نَأْمُرُ بِهِ فَيَكُونُ
حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا مِنَ الْحُسَيْنِ
فَيَقْرَأُ فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْطُفُونَ مَعَهَا بَائِتَهُ كَذِبًا
قَالَ عَلِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَقْرَبُ مَرْسَلًا الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

نیٹ کے بچہ کا تادان ایک غلام یا باندی ہے۔ جس عورت پر تادان واجب
ہوا تھا۔ اس کے دل سے کہا، یا رسول اللہ! میں ایسی چیز کا تادان کیسے
دوں۔ جس نے دکھایا۔ نہ پیا، نہ بولا اور نہ ولادت کے وقت اس کی آواز
ہی سنائی دی؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی تادان نہیں ہر سکتا حضور اکرم
نے اس پر فرمایا، کریم شخص کا جنوں کا بھائی ہے۔

۱۰۱۔ یہ ہے تنبیہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن
شہاب نے، ان سے ابوسعلمہ نے اور ان سے ابوبررہ رضی اللہ عنہ نے کہ دو عورتیں
تھیں، ایک نے دوسرے کو پتھر سے مارا، جس سے اس کے پیٹ کا
جنین گر گیا۔ آنحضور نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی کے تادان میں دینے جانے
کا فیصلہ کیا۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین، جسے اس کی ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا، اس کے
تادان کے طور پر ایک غلام یا ایک باندی دینے جانے کا فیصلہ کیا تھا جسے تادان
دینا تھا اس نے کہا کہ ایسے بچہ کا تادان آخر کیوں دوں جس نے دکھایا، نہ پیا، نہ بولا
اور نہ ولادت کے وقت ہی آواز نکالی؟ ایسی صورت میں تو تادان نہیں ہر سکتا۔
آنحضور نے فرمایا کریم شخص کا جنوں کا بھائی ہے۔

۱۱۱۔ یہ ہے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث نے
اور ان سے ابوسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت،
زنائی اجرت اور کاهن کے دکھات کی وجہ سے ملنے والے اہریر سے منع فرمایا تھا۔

۱۱۲۔ یہ ہے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف
نے حدیث بیان کی، انھیں عمر بن زبیر نے، انھیں زہری نے، انھیں یحییٰ بن عروہ بن
زبیر نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کچھ لوگوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاهنوں کے متعلق پوچھا۔ آنحضور نے فرمایا کہ
اس کی کوئی نیا دہنیدہ، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! بعض اوقات وہ ہمیں
ایسی چیزیں بھی بتاتے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر یہ صحیح
ہوتا ہے، اسے کاهن کسی جنت سے حاصل کرتا ہے، وہ جنت اپنے دست
کاهن کے کان میں ڈال جاتا ہے، کسی طرح فرشتوں کی باتیں سن کر اور پھر
یہ کاهن اس کے ساتھ سو بھڑٹا کر بیان کرتے ہیں۔ علی نے بیان کیا اور ان
سے عبد الرزاق نے مرسل بیان کیا، "کلمۃ من الحق" پھر مجھے معلوم ہوا کہ انھوں نے

ثُمَّ بَلَغْنِي أَنَّهُ أَتَى سُلَيْمَةَ بَعْدَ ذَلِكَ

بِالْحَقِّ السَّحَرِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّحَرِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلٌ وَمَا سَأَدَتْ وَمَا يَعْلَمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا عَنُوتُنَا فَلَاحُكَفَرُ فَيَعْلَمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمُرءِ وَتَرْتَابِهِ وَمَا هُم بِضَآئِرٍ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذَنُ اللَّهُ وَيَعْلَمُونَ مَا بِيَضُّهُمْ وَلَا يُفَعِّهُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَقَى - وَقَوْلِهِ: أَفَنَّا نَكُونُ السَّحَرِ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ - وَقَوْلِهِ: يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنْتَ سَعَى - وَقَوْلِهِ: وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ - وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاهِرُ تَسْحَرُونَ تَحْمُونَ

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَر رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ لَيْسَ بْنَ الْأَعْمِمْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لِكُنْهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ أَفْأَنِي نِيَامًا اسْتَفَيْتُهُ فَنِيَامًا تَأْتِي رَجُلًا فَقَعَدَ أَحَدُ هُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَ

بعد میں یہ حدیث موصولاً بیان کی۔

۲۲۲۔ جادو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلکہ شیطان ہی کفر کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتا اور اس علم کی بھی جو بابل میں دو فرشتوں کا روت اور باروت پر اتارا گیا تھا، اور وہ دونوں کسی کو بھی اس فن کی باتیں نہیں بتاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ تم تو بس ایک ذریعہ امتحان ہیں، سو تم کہیں کفر نہ اختیار کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ ہی لیتے جس سے وہ بدلتی ڈالتے، مرد اور اس کی بیوی کے درمیان، حالانکہ وہ (فی الواقع) کسی کو بھی نقصان اس کے ذریعہ پہنچا سکتے، مگر ال ارادہ الہی سے۔ اور یہ وہ چیز سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان پہنچا سکتی ہے اور انھیں نفع نہیں پہنچا سکتی، اور یہ خوب جانتے ہیں کہ جس نے اسے اختیار کر لیا۔ اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جادوگر کہیں جائے کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: کیا جان لو جو کہ تم جادو کی پیروی کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان کی رسیاں اور لٹائیاں (موسیٰ کے خیال میں ان کے جادو کے زور سے ایسی نظر آنے لگیں گویا کہ وہ دور ٹھہر رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اگر توں پر پڑھ پڑھ کر بھوکے والیوں سے) النما ثات یعنی جادوگر نیاں۔ ”تسحر وں“ ای نعمون۔

۱۳۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی زید کے ایک شخص لیس بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آنحضرتؐ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ ایک دن بار راوی نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرتؐ میرے یہاں تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعا کر رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا، عائشہ! تھیں معلوم ہے اللہ سے جوابات میں پوچھ رہا تھا اس نے اس کا جواب مجھے دے دیا۔ میرے پاس دو شخص رفرشتے، جبرئیل و میکائیل علیہما السلام آئے، ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف، ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے

الْأَخَرُ عِنْدَ رَجُلٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبُهُمَا
رَجُلٌ السَّحَابُ؟ فَقَالَ مَطْبُوبٌ، قَالَ مَنْ طَبَّعَهُ؟
قَالَ، لِبَيْدِ بْنِ الرُّعْبِ، قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ
فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ وَجَفَّتْ طَلْعُ غُفْلَةٍ ذَكَرَ
قَالَ وَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ فِي بَيْتٍ دَسَدَانٍ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَهْلِهِمْ فَجَاءَهُ
فَقَالَ يَا عَافِيَةُ كَأَنَّ مَا هَذَا نَفَاعَةُ الْحَيَاءِ أَوْ كَانَ
مُكُونُ مِنْ غُفْلَةٍ أَوْ مِنْ شَيْءٍ طِينٍ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَلَا أَسْخَرُ جَبْدِي؟ قَالَ قَدْ عَافَا فِي اللَّهِ فَكَلِمَةُ
أَنْ أَسْخَرُ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَهَا حَتَّى فَنَتْ -
تَابِعَهُ أَجْبَاسًا مَاتَ وَأَبُو حَمْسَةَ وَابْنُ أَبِي
السَّرَّادِ عَنْ هِشَامٍ - وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ هِشَامٍ فِي مَشْطٍ وَمَشَاطَةٍ - يُقَالُ الْمَشَاطَةُ
مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مِيطَ، وَالْمَشَاقَةُ مِنَ
مَشَاقَةِ الْكَلْبِ ۝

باب ۳۳ الشِّرْكَ وَالسِّحْرِ مِنَ الْمُؤَيَّقَاتِ ۝

۱۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَانُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اجْتَنِبُوا الْمُؤَيَّقَاتِ الشِّرْكَ وَالسِّحْرَ ۝

باب ۳۴ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ - وَقَالَ

قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ
طَبٌّ أَوْ يُؤْمَلُّ عَنْ امْرَأَةٍ أَيْحَلَّ عَنْهُ أَوْ
يُنْشَرُ؟ قَالَ لَكَ بَأْسٌ بِهِ الْإِصْلَاحُ فَأَمَّا
مَا يَنْفَعُ وَلَهُ مَيْتُهُ
عَنْهُ ۝

۱۴۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلَ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ
يَقُولُ حَدَّثَنِي أَلِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا

پوچھا ان صاحب راخفروہ کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ ان پر
جاد و ہراس ہے۔ اس نے پوچھا، کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لعین بن
اعمر نے، پوچھا کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ کے بال میں جوڑ کھجور
کے خوشے میں رکھے ہوئے ہیں سوال کیا۔ اور یہ جادو ہے کہاں؟ جواب
دیا کہ زردان کے کنوئیں میں۔ پھر اخفروہ اس کنوئیں پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ
تشریف لے گئے۔ اور جب واپس آئے تو فرمایا عائشہ! اس کا پانی لیا
(سرخ) تھا جیسے مہندی کا پتھر ہوتا ہے اور اس کے کھجور کے درختوں کے
سر اور کاحصہ شیطان کے سروں کی طرح تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول
اللہ! آپ نے اسے کھولا کیوں نہیں؟ اخفروہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے اس سے عافیت دے دی، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی دوسرے
پس برائی کو ڈالوں۔ پھر اخفروہ نے اس کے مشق حکم دیا۔ اور اسے دفن کر دیا
گیا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ البزمرہ اور ابن ابی الزناد نے مشام کے
واسطے سے کی اور لیث اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطے سے بیان کیا وہ فی
مشط و مشاقہ۔ مشام ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھا کرنے وقت نکلے ہیں
اور المشاقہ۔ مشاقہ امکان سے مشتق ہے۔

۴۴۳ - شرک اور جادو تباہ کر دینے والی چیزیں ہیں۔

۱۴۴ - مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے ابوالعباس اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تباہ کر دینے والی
چیز، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو سے بچو۔

۴۴۳ کیا جادو کو نکال جا سکتا ہے؟ قتادہ نے بیان کیا

کہ میں نے سعید بن مسیب سے کہا، ایک شخص پر اگر جادو ہو یا اس
کی بیوی تک پہنچنے سے اسے باز دیا گیا ہے تو کیا اس بندھے
ہوئے مرد کو کھولا جائے گا؟ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ
کھولنے والے کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔ جس سے نفع پہنچتا
ہے وہ ممنوع نہیں۔

۱۴۵ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے
سنا، کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی، وہ بیان
کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث اہل عروہ نے عروہ کے واسطے سے بیان کی، اس

لیے میں نے (عروہ کے صاحبزادے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنے اپنے اعضاء مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کلاہیں ہرئی بھینچنا نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا ریزہ اچھڑو اگر تم نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے میرے پاس دھڑشتے اُسے ایک کمرے سے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرے میرے پاؤں کے پاس، جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے کہا ان صاحب (آنحضور) کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ بسید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زید کی ایک فرد تھا، اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا، جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ زکھور کے خوشے میں جو دروان کے کوئٹھ کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اس کو نہیں پر تشریف لائے اور جادو انڈر سے نکالا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطا نوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کوئٹھ میں سے نکالا گیا، عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا۔ آپ نے اس جادو کو کھولا کیوں نہیں؟ فرمایا، ہاں واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی، اور میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ کسی اور شخص کو کسی برائی میں مبتلا کر دوں۔

۴۳۵- حبادو

۱۶۴- مریم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ان سے ابراہام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

عَنْهُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِرَ حَتَّى كَانَ بَرَأً يَأْتِي النَّسَاءَ وَلَا يَأْتِيَهُنَّ قَالَتِ سَفِيَانٌ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّجَرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ حَذَقَنَا فِي دِينِهِمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَمَّا فِي رَجُلٍ فَقَدْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ سَائِسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجُلِي فَقَالَ السَّائِسِيُّ عِنْدَ رَأْسِي بِلَا خَيْرٍ مَا بَالَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْقَمٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ خَلِيفٌ لِّيَهُودَ كَانَ مَنَاقِبًا قَالَ وَفِينَا؟ قَالَ فِي مَشْطٍ وَمَشَافَةٍ قَالَ وَآيِن؟ قَالَ فِي جُفٍّ طَلْعَةٍ ذَكَرْتُ رَعُوفَةَ فِي بَيْتٍ ذَمُّوا وَإِنْ قَالَتْ فَأَقِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُتْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبُتْرُ السَّائِسِيُّ أَمْرِيهَا وَكَانَ مَا هَذَا نَقَاعَهُ الْخِيَانَةِ وَكَانَ تَخْلَعُهَا رَأْسِي الشَّيْطَانِ قَالَ مَا سَتُخْرِجُ قَالَتْ فَقُلْتُ: أَفَلَا تَتَلَوَّنِي فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَانِي وَكَأَنَّكَ أَنْ تُبَيِّرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا

پارہ ۲۳۵ السجور

۱۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجِرَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۔ اسی معنوں کی ایک حدیث پر اس سے پہلے ایک نوٹ لکھا جا چکا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ قابل غور ہیں اکثر احادیث میں الفاظ عام استعمال کئے گئے ہیں اور یہ شرب ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے بہت سے کاموں میں رکاوٹ پڑتی تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے لکھا ہے، جادو کی ایک خاص قسم ہے جس میں مرد عورت کے ساتھ محبت سے رک جاتا ہے۔ اس کے لئے مرد کو باندھنا، استعمال کرتے ہیں، آنحضور پر بھی جادو کیا گیا تھا جیسا کہ اس حدیث کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن روایات کے مبہم الفاظ کی وجہ سے ابوبکر جصاص نے اس حدیث کی تصحیح سے ہی انکار کر دیا ہے لیکن جیسا کہ معلوم ہے حدیث صحیح ہے اور جادو کا تعلق صرف عورتوں کے معاملات سے ہے اور کسی بھی دوسرے معاملہ سے نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَتْهُ لِيَحْيَلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ
تَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ
وَهُوَ عِنْدِي وَمَا اللَّهُ وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ
أَشْعَرْتُ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ آمَنَ فِي
فِي مَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ جَاءَ فِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ
أَحَدُهُمَا عِنْدَ أُسْحَى وَالْآخَرُ عِنْدَ رَحْبِئِ
ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا بِصَاحِبِهِ مَا رَجَعَ الرَّجُلُ
قَالَ مُطْبُوبٌ، قَالَ وَمَنْ طَبَّه؟ قَالَ لَيْسَ
بُنِ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيِّ مِنْ بَنِي زُرَّاقٍ، قَالَ
فِي مَاذَا؟ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُسَاطِيَةٍ وَجَفٍّ طَلْعَةٍ
ذُكْبٍ، قَالَ فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي مِثْرٍ ذِي
أَسْرٍ وَأَنْ، قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَنَا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى الْبَيْتِ
فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَخَلُّدٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَ أَمَّا هَآ هَآ فُتَاةُ الْحَيَاةِ
وَلَكَ أَنْ تَخْلُهَا رَمَوْسُ الشَّيَاطِينِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَى اللَّهُ دَ
شَقَا فِي دَحْشِيَّتٍ أَنْ تُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ
شَرًّا وَأَمْرِيهَا قَدْ فُتَتْ

باب ۴۴ من البیان بسحر

۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ وَدَّعَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَنَظَبَا
فَجَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنْ
لَبَعْضُ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

باب ۴۵ السحر والنجوة للسحر

۱۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ مَرْفُوعًا أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ

عنه عن بيان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا اثر یہ
تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ سے کوئی چیز کچے ہیں، حالانکہ وہ چیز زکی ہوتی
ایک دن آنحضرت میرے بیان تشریف رکھتے تھے اور مسلسل دعائیں کر رہے
تھے۔ پھر فرمایا، عائشہ تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی
تھی اس کا جواب اس نے مجھے دے دیا ہے۔ میں نے عرض کی، وہ کیا بات
ہے، یا رسول اللہ! آنحضرت نے فرمایا: میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل و
میکائیل علیہما السلام) آئے اور ایک میرے سر کے پاس کھڑے ہو گئے اور
دوسرے پاؤں کی طرف۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا، ان
صاحب کی تکلیف کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو ہے۔
پوچھا، کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ فرمایا بنی زریق کے لعین بن اعصم یہودی نے۔
پوچھا، کس چیز میں؟ جواب دیا کہ کنگھ اور بال میں جو زکھور کے خوشے میں
رکھا ہوا ہے۔ پوچھا اور وہ جادو رکھا کہاں ہے؟ جواب دیا کہ ذروان کے
کنوٹ میں۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم اپنے چند صحابہ کے ساتھ اس کنوٹ پر
تشریف لے گئے اور اسے دیکھا، وہاں کھجور کے درخت بھی تھے۔ پھر آپ
واپس عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان تشریف لائے اور فرمایا لا واللہ۔ اس
کا پانی مہندی کے عرق جیسا (سرخ) ہے اور اس کے کھجور کے درخت
شیاطین کے سرور جیسے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اسے
کھولا بھی؟ فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے عافیت دے ہی دی
اور شفا دے دی۔ لیکن مجھے خوف ہوا کہ کبیں اس کی دیر سے لوگ کسی برائی
میں مبتلا ہو جائیں، پھر آپ کے حکم سے اسے دفن کر دیا گیا۔

۴۴۶- بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

۱۷- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی
انھیں زید بن اسلم نے اور اس سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ دو افراد
دریہ منورہ کی مشرق کی طرف سے آئے اور لوگوں کو خطاب کیا، لوگ ان کی
تقریر سے متاثر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں
بھی جادو ہوتی ہیں (جادو کا اثر رکھتی ہیں) یا (آپ نے یہ الفاظ فرمائے) ”اِنَّ
بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ“ (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۴۷- عجمہ (دریہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) سے جادو کا علاج۔

۱۸- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی،

انھیں ہاشم نے خبر دی، انھیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص روزانہ چند عجوہ کی کھجوریں کھالیا کرے گا اسے اس دن رات تک ذرہ اور حادہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے علی کے سوا دوسرے راوی نے بیان کیا کہ ”سات کھجوریں“۔

۱۹۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر بن سعد سے سنا، انھوں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے ذرہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ حادہ۔

۲۴۸۔ حامہ کی کوئی اصل نہیں۔

۲۰۔ محمد سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابویسر نے اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تغیر، صغر اور لامہ کی کوئی اصل نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر اس اونٹ کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ریت میں ہرن کی طرح شاہوڑا ہے، لیکن ایک عارض زدہ اسے مل جاتا ہے اور اسے بھی عارض لگا دیتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے عارض لگائی تھی؟ اور ابویسر سے روایت ہے انھوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بیمار اونٹوں کو کسی کے صحت مند اونٹوں میں دے جائے۔ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم نے عرض کی (ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے) کیا آپ ہی سے ہم سے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ امراض میں تغیر نہیں ہوتا؟ پھر آپ (غصہ میں) حبشی زبان بولنے لگے (یعنی آپ کی باتیں ہم سمجھ نہیں سکے کہ کیا کہا) ابویسر بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ اس حدیث کے سوا میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ کو اور کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْطَبَعَ كُلَّ يَوْمٍ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَشَرِّ بَصُرَةٍ سَمٌّ وَلَا سَجَرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ عَلَيْهِ سَبْعُ ثَمَرَاتٍ:

۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصْطَبَعَ سَبْعَ ثَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَشَرِّ بَصُرَةٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَجَرُ:

بَابُ ۲۴۸ لَا هَامَةَ

۲۰۔ حَدَّثَنَا ثَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَغَرٌ وَلَا هَامَةَ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي التَّمْلِكِ كَالْحَمَّاءِ الطَّبَّاءِ فَيَمْلِكُ بِطَمَ الْبَعِيرِ الذَّجْرُ فَيَجُوجُجًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْإِدْلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ جَدًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤِيدَنَّ مُؤْمَرٌ عَلَى مُصْبِحٍ وَانْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدِيثَ الْإِدْلَ قُلْنَا لَكُمُ خُحَاتٌ أَنَّهُ كَمَا عَدْوَى فَرَطُنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ، ثَعْنِي حَدَّثَنَا عَيْرَةُ:

اس حدیث کے تعارض پر ہم ایک نوٹ پہلے لکھ چکے ہیں۔ راوی کا یہ خیال غلط ہے کہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بھول گئے تھے، اس لیے آپ نے انکار کیا۔ بلکہ غالباً انکار کی وجہ شاگرد کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا آپ کو اس پر ناواقفگی ہوئی کیونکہ غالباً آپ کی رائے میں دونوں حدیثیں (تغیر و صغر) صحیح ہیں۔

۴۲۹۔ امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔

۶۲۱۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ اور حمزہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں، شگون کی کوئی اصل نہیں (اگر ممکن تھی تو) محسوس تین چیزوں میں ہوتی، گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔

۶۲۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر کی کوئی اصل نہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امراض اونٹوں والا اپنے اونٹ، تندرست اونٹوں والے کے اونٹ میں نہ چھوڑے، اور زہری سے روایت ہے، بیان کیا کہ مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر دی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے، اس پر ایک اعرجی نے کھڑے ہو کر پوچھا آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک اونٹ جو ریت میں بہن جیسا رہتا ہے، لیکن جب وہی ایک خارش زدہ اونٹ کے پاس آجاتا ہے تو اسے بھی خارش ہو جاتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

۶۲۳۔ مجھ سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امراض میں تقدیر نہیں ہے اور شگون نہیں ہے، الحجہ قال مجھے پسند ہے صحابہؓ نے عرض کی، قال کیا ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اچھی بات۔

۴۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر میں نہ جانے بیٹھے احادیث۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کی انھوں

باب ۳۱۰ لا عداویۃ

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَزَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَيْرَةَ إِلَّا مَا لَشَوْمٌ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَذَارِ

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاوَةَ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبَاهُ بِرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُؤْمِدُ وَالْمُصْرَضُ عَلَى الْمُصْرِجِ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانَ الدَّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدَاوَةَ، فَقَامَ اعْتِرَافِي فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الدِّسَالِ أَمْثَالِ الطَّيَالِمِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْخَجَرُ فَتَجَرَّبُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَنْ أَعْدَايَ إِلَّا ذَلْ

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدَاوَةَ وَلَا طَيْرَةَ يُعْجَبُ مَا لَعَالُ قَالُوا وَمَا لَعَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ

باب ۳۱۱ مَا يُدْكَرُ فِي سَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

دقیقہ صفر ۳۱۱ دو ایک ایک معنائیں بیان کرتی ہیں اور ان میں لغات میں لاکھوں سوال نہیں۔ لیکن حضرات نے لکھا ہے کہ ان معاملات میں عام لوگوں کے ذہنوں میں جو دم پڑتا ہے اسی سے بچنے کے لیے حکم حدیث میں ہے کہ صحت مند جانوروں کو بیمار جانوروں سے الگ رکھو، کیونکہ اگر ایک ساتھ رکھنے میں صحت مند جانور بھی بیمار ہو گئے تو مالک کے ذہن میں یہ دم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اس بیمار جانور کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طرح کے اداام کی شریعت نے ممانعت کی ہے۔

الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّكَ قَالَ لَمَّا فَجِئْتَ خَيْبَرَ أَهْدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَبِمَا سَمَّيْتُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَقُولُوا أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْوَكَهُ قَالُوا أَبُو نَافِلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْوَكَهُ فَلَانَ فَقَالُوا صَدَقْتَ وَيَرْمَتُ، فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقٌ فِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أُمِّيْنَا، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَهْلُ النَّارِ فَقَالُوا نَكُونُ فِيهَا لَيْسِيذًا ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَحَدًا. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَهْلٌ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فَقَالُوا نَعَمْ، فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا لَسْتَ بِرَجُلٍ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَرَفِضَتِكَ :

باب شُذُوبِ السِّمِّ وَاللَّذَائِمِ وَ

بِمَا يُهَايِئُ مِنْهُ :

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۶۲۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابویہ ہریری نے، آپ نے بیان کیا کہ جب خیمہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری درمیں پیش کی گئی (ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے پیش کی تھی) جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ (خصوصاً دست وغیرہ میں زہر زیادہ ڈالا گیا تھا کہ آنحضرتؐ اسے زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں) اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہاں پر جتنے یہودی ہیں انھیں میرے پاس جمع کرو جتنا چاہو سب آنحضرتؐ کے پاس جمع کئے گئے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم مجھے صحیح بات بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم، پھر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تمہارا اجداد کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ فلاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم جھوٹ کہتے ہو، تمہارا اجداد تو فلاں ہے۔ اس پر وہ بولے کہ آپ نے سچ فرمایا، درست فرمایا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا، کیا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو تم مجھے سچ بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ اے ابوالقاسم۔ اور اگر ہم جھوٹ بولیں بھی تو آپ ہمارا جھوٹ پوچھ لیں گے، جیسا کہ ابھی ہمارے اجداد کے متعلق آپ نے ہمارا جھوٹ پوچھ لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، دوزخ والے کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا کہ کچھ دن کے لیے تو ہم اس میں رہیں گے پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ دائرہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔ آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو تم مجھے اس کے متعلق صحیح بتا دو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر لایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ اور اگر سچے ہوں گے (دعویٰ نبوت میں) تو آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۶۲۵۔ زہر پینا اور اس کی دوسری ان چیزوں کی جن سے

خوف ہو دوا کرنا، اور ناپاک دوا۔

۶۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے

بیان کیا کہ میں نے ذکوان سے سنا۔ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پیار سے اپنے آپ کو لڑکھو کشتی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا، اور جس نے زہری لڑکھو کشتی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۶۲۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں احمد بن بشر ابوہریرہ نے خبر دی۔ انھیں ہاشم بن ہاشم نے خبر دی، کہا کہ مجھے عامر بن سعد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجرہ کھجوریں کھالے اسے اس دن زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔

۶۵۲۔ گدھی کا دودھ

۶۲۷۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابودریس خولانی نے اور ان سے ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ندال نیش والے درندہ جانور (کے گوشت) سے منع کیا۔ زہری نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث اس وقت تک نہیں سنی جب تک شاہ نہیں آیا۔ اور لیث نے اضافہ کیا ہے، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ میں نے ابودریس سے پوچھا، کیا ہم دوا کے طور پر گدھی کے دودھ سے دوا کر سکتے ہیں یا اسے پی سکتے ہیں۔ یا درندہ جانوروں کے پتے (انگل بیڑ وغیرہ میں) استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ ابودریس نے فرمایا کہ مسلمان اونٹ کے پیشاب کو دوا کے طور پر استعمال کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ ابوزہر گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت نے اس کے گوشت سے منع فرمایا تھا، اس کے دودھ کے متعلق ہمیں کوئی حکم یا ممانعت آنحضرت سے معلوم نہیں ہے۔ البتہ درندوں کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے ابودریس خولانی نے خبر دی اور انھیں ابوالعباس خشعی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ندال نیش درندے سے منع فرمایا ہے۔

ذَكَوَانٌ مُّجَدِّثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ السَّيِّمِيِّ مَكَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ سِتْرًا مِمَّنْ فِيهَا خَالِدٌ أَلَيْسَ أَفْهَمُ؟ وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا أَلَيْسَ أَفْهَمُ؟ وَمَنْ تَمَلَّكَ نَفْسَهُ بِجَدِيدٍ فَإِذَا خَدَّيْهِ قَتَلَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَجْأُ يَمَافِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا أَلَيْسَ أَفْهَمُ؟

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ بَشِيرٍ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَصْطَبَحَ بِسَبْعِ نَمْرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌ وَلَا سَجَرٌ

بِالْبَابِ الثَّانِي

۶۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ دَيْمِ نَابٍ مِنَ السَّبْعِ. قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ هَلْ تَوَصَّاهُ؟ وَنَشَرْتُ الْبَابَ الْاَلْفَ أَوْ مِائَةَ السَّبْعِ، أَوْ أَجْزَالَ الْإِبِلِ، قَالَ: كَانِ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَنَ بِهَا فَكَانَ يَرُدُّونَ بِذَلِكَ بِأَمْرِهِ مَا سَأَلْتُهُ الْاَلْفَ ثَمَّ فَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْزَدَ لَا نَهَى، وَآمَّا مِائَةَ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ دَيْمِ نَابٍ مِنَ السَّبْعِ

باب ۲۵۳۔ اِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ :

۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِهِمَا جَنَاحَهُ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

باب ۲۵۴۔ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا وَاشْرَبُوا وَالسُّبُورُ وَنَقَدُوا فِي غَيْرِ اسْتِرَافٍ وَلَا خَبْلَةٍ - وَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ كُلُّ مَا شِئْتَ وَالنِّسْ مَا شِئْتَ مَا أَطْعَمَكَ اثْنَانِ سَوْفَ أَوْ خَلِيلَةٌ :

۲۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ خَيْلَةً :

باب ۲۵۵۔ مَنْ جَدَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خَيْلَةٍ :

۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَدَّ ثَوْبَهُ، خَيْلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ تَزَوُّرَ نَقِيصَةٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَيْئِي إِسَارِعِي يَسْتَرْجِي إِلَا أَنْ أَتَعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۵۳۔ جب مکھی برتن میں پڑ جائے۔

۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے بنی تمیم کے مولا عبد بن مسلم نے، ان سے بنی زریق کے مولا عبد بن حنین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پڑ جائے تو پوری مکھی کو برتن میں ڈلو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ اللَّبَاسِ

۲۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی زمین کو حرام

کیا ہے جو اس نے نبردوں کے لیے (زمین سے) نکالی ہے (جیسے روٹی وغیرہ) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور سبورو اور نقد کرو لیکن بغیر فضول خرچی اور بغیر بیکری کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا شریعت کے احکام کی حدیں جو چاہو پہنو، بشرطیکہ دو چیزیں نہ ہوں فضول خرچی اور تکبر۔

۲۹۔ اسماعیل، مالک، نافع و عبد اللہ بن دینار و زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا غور کے سبب سے زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

۲۵۵۔ بغیر تکبر کے اپنا تہہ گھسیٹنا چلے۔

۳۰۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بیکری کے تہہ گھسیٹتا ہوا چلے گا، اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے تہہ کا ایک حصہ ٹٹکتا رہتا ہے، اللہ اگر خاص طور سے اس کا خیال رکھا کر دے۔ (تو وہ بھی رکھ سکتا ہوں، حضور اکرم نے فرمایا، آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں، جو ایسا تکبر کی

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہزار تفسیریں مزاراتِ حبیبیت ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
تفسیر مہر مہری اردو ۱۲ جلدیں	قاضی محمد شمس الدین علی نقی
قصص القرآن ۴ حصے دار ۲ جلدیں	مولانا مفتاح الرحمن سیوریہ دیوبند
تاریخ و فن القرآن	مدرسہ صیوان مدنی
قرآن اور تاجوت	ابو نعیم شریف میرٹھ
قرآن تائیسرے مرتبہ تفسیر تمدن	ڈاکٹر مفتاحی انیس قادی
نفاذ القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
جامعہ قرآن	قاضی محمد شمس الدین علی نقی
جامعہ الفاظ القرآن الکریم (عربی و انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عباس مدنی
ملک الیاسی فی مناقب القرآن (عربی و انگریزی)	حبیب اللہ جیلانی
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد الدین، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
تفسیر بیہدائم ۱۰ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
بہارِ ترمذی ۱۰ جلد	مولانا غفر اللہ صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا سراج الدین صاحب، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا افضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۱۲ جلد، ۷ حصے کول	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد	مولانا مہاراجن کابیر سہتی، مولانا محمد عبدالغفور صاحب
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا عیسیٰ الرحمن صاحب، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
الادب المفرد کلام ترمذی و شرح	ڈاکٹر امام حسین مدنی
مناہج فرقہ بدیع شریعت مشکوٰۃ شریف و دیگر کلام	مولانا عبدالرشید مدنی، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
تقریر بخاری شریف ۳ حصے، مکمل	محمد شمس الدین، مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند
تجربہ بخاری شریعت ۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک، مدنیہ
تفہیم اللمعات ۱۰ جلد	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح الیعین نووی ترجمہ و شرح	مولانا مفتاحیہ دارالعلوم دیوبند

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں لیون مکس میکانیکس (Pty) لمیٹڈ
 لاہور پاکستان، ضلع لاہور، پاکستان